احادیث: 1 — 1236

کتاب بدء الوحي — کتاب السهو

صحیح بخاری (اُردو)

1

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب بدء الوحي ــــ كتاب السهو ✧ أحاديث: 1 ــ 1236

صحیح بُخاری (اُردو)

1

تالیف

اِمام ابُوعبداللہ مُحمّد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافِظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح

حافِظ صلاح الدین یُوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ محمّد عبدالجبّار حفظہ اللہ

حافِظ محمّد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمّد عُثمان مُنیب حفظہ اللہ

مولانا مُختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مُرتضٰے حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری (اردو)

1

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری (اردو)

1

ⓒ مكتبة دارالسلام، ١٤٣٣ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
البخاري، محمد بن اسماعيل
صحيح البخاري. / محمد بن اسماعيل بخاري: عبدالستار الحماد - الرياض، ١٤٣٣ هـ
ص: ٧٢٨ مقاس: ٢٤×١٧ سم (٣ مج)
ردمك: ٠-١٤١-٠٠٠-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة) (النص باللغة الاردية)
١. الحديث الصحيح ٢. الحديث - شرح أ. الحماد، عبدالستار (محقق) ب - العنوان
ديوي ٢٣٥,١ ١٤٣٣/٧١٢٢
رقم الإيداع: ١٤٣٣/٧١٢٢
ردمك: ٠-١٤١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
٧-١٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١)

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 • الملز فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422

جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لیمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دار مکہ انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180

• ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم ایس براک انٹر پرائزز فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 0092 42 373 240 34,372 400 24,372 32 4 00 فیکس: 042 373 540 72

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0092 42 371 200 54 فیکس: 042 373 207 03

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمین مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 0092 21 343 939 36 فیکس: 0092 21 343 939 37

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalapk.com

ارشاد باری تعالیٰ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی اطاعت کرو اور (ان کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال باطل مت کرو۔

(محمد 33:47)

فرمانِ رسولِ اکرم

فمن اطاع محمدا فقد اطاع الله
ومن عصى محمدا فقد عصى الله
ومحمد فرق بين الناس

جس نے محمد (ﷺ) کی اطاعت کی بلاشبہ اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور جس نے محمد (ﷺ) کی نافرمانی کی، یقیناً اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اور محمد (ﷺ) لوگوں (مسلمانوں اور کافروں) کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

(صحيح البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، حديث:7281)

فہرست مضامین (جلد اول)

عرض ناشر

انسان جسم اور روح دو چیزوں کا مجموعہ ہے، جسمانی زندگی کا انحصار مادی اشیاء پر اور روحانی زندگی کا دارومدار آسمانی غذا پر ہے۔ جسم کی نشوونما کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں طرح طرح کے اناج پھل اور میوے پیدا کیے تاکہ جسم کو طاقت اور راحت میسر آئے۔ روح کے سکون و اطمینان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ عالی سے ہدایات نازل فرمائیں اور انھیں بنی آدم تک پہنچانے کے لیے انسانوں ہی میں سے اپنی برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب فرمایا۔ انھیں انبیاء و رسل کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے کے پہلے سفیر سیدنا آدم علیہ السلام تھے۔ اس سلسلۂ نبوت کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی سب سے افضل اور اجمل و اکمل ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا۔ جس طرح پہلے انبیاء و رسل کو ان کے زمانے میں عہد بعہد یکے بعد دیگرے صحائف سماوی دیے گئے۔ اسی طرح آپ کو بھی آسمانی ادب کی آخری کتاب عطا فرمائی گئی جس کا عنوان قرآن کریم ہے۔ اس کی توضیح و تشریح کی ذمہ داری بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سپرد ہوئی۔ آپ قرآن مجید کی عملی تصویر تھے، اس لیے آپ کے اقوال و اعمال حتی کہ کسی امر پر سکوت تک کو بھی دین قرار دیا گیا۔ قرآن کریم کی حفاظت کے لیے لازم تھا کہ اس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کی توضیح اور تشریح کو بھی محفوظ رکھا جاتا کیونکہ کلام کے مفہوم کا ضیاع خود اس مقدس و مکرم کلام کو ضائع کرنے کے مترادف ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے جن عظیم لوگوں سے قرآن مجید کی حفاظت کا کام لیا انھی لوگوں نے اپنے عزم کی برگزیدگی اور محنت شاقہ کو بروئے کار لا کر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اسے کماحقہ اپنے شاگردوں تک منتقل کیا۔

بہت سے اسباب کے باعث، جن کی تشریح کا یہ موقع نہیں، قرون اولیٰ میں لکھنے لکھانے کا زیادہ رواج نہ تھا لیکن حدیث کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہ نفس نفیس قلم بند کرنے کا حکم دیا، حدیث یاد کرنے والوں اور اسے کماحقہ آگے پہنچانے والوں کے نہ صرف فضائلِ عظیمہ بیان فرمائے بلکہ انھیں ڈھیروں دعاؤں سے بھی سرفراز فرمایا۔ کتب سیر و تاریخ میں متعدد صحابۂ کرام کے صحیفوں کا ذکر ملتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین عظام نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کیں اور متعدد رجالِ رشید نے باقاعدہ تحریر کا اہتمام کیا۔ ہر چند کہ اس زمانے میں قوی حافظے پر اعتماد کی وجہ سے کتابت کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا اہتمام روز بروز بڑھنے لگا حتی کہ جلیل القدر

تابعی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے دورِ حکومت میں تحریرِ حدیث کی باقاعدہ داغ بیل ڈالی۔

تحقیق حدیث کی ریت اور روایت اگرچہ دورِ صحابہ ہی میں پڑ چکی تھی لیکن یہ باقاعدہ فن کی شکل اور شان میں نمایاں نہیں ہوئی تھی مگر جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سننے والے حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے تو اسناد کی ضرورت پیش آئی تاکہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ کر دے جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، اس لیے تابعین اور ان کے مابعد دور میں اس سلسلے نے باقاعدہ ایک فن جلیلہ کی شکل اختیار کر لی۔

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ وغیرہ نے اسناد کے ساتھ احادیث کی باقاعدہ تدوین کی اور کتابی شکل میں کئی مجموعے سامنے آئے۔ ان میں سرفہرست موطا امام مالک اور مسند احمد ہیں۔لیکن ان میں صحیح اور ضعیف ہر طرح کی اسناد والی روایات درج کر دی گئی تھیں۔ضرورت اس بات کی تھی کہ صرف صحیح احادیث پر مشتمل ایک مجموعہ تیار کیا جائے جس سے عام فرد بھی بلا تردد استفادہ کر سکے اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی کی روشنی حاصل کی جا سکے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے امت پر احسانِ عظیم کرتے ہوئے صحیح اسناد کے ساتھ احادیث جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنتِ شاقہ اور اخلاص کو قبول فرمایا، اس طرح ایک انتہائی مستند و معتبر اور لازوال کتاب معرضِ تحریر میں آ گئی جس کا عنوان انھوں نے ''الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللّٰہ ﷺ و سننہ و أیامہ'' تجویز فرمایا جو بعد ازاں ''صحیح البخاری'' کے نام سے شہرۂ آفاق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس رفیع الشان کتاب پر قبولِ عامہ کی مہر لگا دی۔ یوں ان کی یہ محنت بہت مبارک ثابت ہوئی اور خلقِ خدا کو اس سے بہت فائدہ پہنچا۔

زمانے اور زندگی کی رفتار آگے بڑھی اور اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو مختلف زبانیں بولنے اور سمجھنے والے لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے، اس لیے اشد ضرورت تھی کہ فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفہیم کے لیے انھیں مقامی زبانوں میں منتقل کیا جائے۔ مفتوحہ علاقوں میں ہندوستان کو خاص اہمیت حاصل تھی اور یہاں کے باشندوں کا بڑا طبقہ اردو دان تھا۔ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں کے باشندوں کو صحیح اور خالص دین ان کی مادری زبان میں بتایا اور سکھایا جائے تاکہ اسلام کا فیض عام ہو۔ اس کی ایک ہی راہ تھی کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و فرامین سے براہ راست آگاہی حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل نہایت معتبر مجموعہ کتب ستہ کی صورت میں موجود تھا۔ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے کتب ستہ کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر ان کے تراجم کی ذمہ داری اٹھائی اور یہ کام مولانا وحید الزمان سے کرایا جسے بہت شہرت ملی۔ مولانا وحید الزمان کی فکری لغزشوں اور بعد ازاں اُردو زبان کی ترقی کی وجہ سے ان کتب کے نئے تراجم اور توضیحات کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ مختلف افراد اور

اداروں نے اس کار خیر میں حصہ لیا، لیکن انفرادی محنت کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ ترجمہ اور فوائد سامنے نہ آ سکے۔ بالآخر اس مبارک کام کا آغاز دارالسلام نے کیا اور الحمدللہ اس تشنگی کا بڑی حد تک ازالہ ہو گیا۔

سنن ابو داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے بعد اب صحیح بخاری کا ترجمہ اور مختصر فوائد آپ کے زیر مطالعہ ہیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد صحیح بخاری کی مفصل اُردو شرح بھی منظر عام پر آ جائے گی۔ یہ ترجمہ و فوائد شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد ﷾ فاضل مدینہ یونیورسٹی نے تحریر فرمائے ہیں۔ جبکہ نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح کا فریضہ عصر حاضر کے ادیب نجیب فاضل مفسر و مترجم اور مؤلف کتب کثیرہ حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ مدیر شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام لاہور اور ان کے رفقاء مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار، مولانا حافظ محمد آصف اقبال، مولانا محمد عثمان منیب، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا ابوالوبینہ مختار احمد ضیاء ﷾ نے نہایت دیانت و استقامت اور باریک بینی سے سرانجام دیا ہے، نیز فنی مراحل کمپوزنگ و ڈیزائننگ میں محمد اسد، عبدالجبار غازی، محمد رمضان شاد، محمد وسیم اور گل رحمٰن نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اسی طرح کے معظم اور مبارک کام کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ اور تابندہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین.

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام، الریاض۔ لاہور۔

جمادی الاولیٰ 1433ھ / اپریل 2012ء

حالات امام بخاری رحمہ اللہ

ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد ﷾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سوال کیا: اللہ کے رسول! سورۂ جمعہ کی اس آیت: ''اور انھی میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو ان سے نہیں ملے۔''[1] کا مصداق کون لوگ ہیں؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان (کی ران) پر رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے کی بلندی پر ہوتا تو ان لوگوں میں سے کئی لوگ وہاں تک پہنچ جاتے اور ایمان کو وہاں سے حاصل کرتے۔''[2]

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کا مصداق اہل فارس کو ٹھہرایا ہے کہ یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے بعد اسلام کی نشر و اشاعت کا جتنا کام اہل فارس نے سرانجام دیا، یہ سعادت دوسرے لوگوں کو نصیب نہ ہوسکی۔ بڑے بڑے محدثین اور فقہائے عظام کی اکثریت اسی علاقے سے تعلق رکھتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ اس وقت بخارا شہر ملک فارس کا حصہ تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے ہاں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

◉ نام ونسب: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری۔ بردزبہ، فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کاشتکار اور زراعت پیشہ کے ہیں، چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ کے جداعلیٰ کھیتی باڑی کرتے تھے، اس لیے بردزبہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ بزرگ اپنے آبائی مذہب کے مطابق مجوسی آتش پرست تھے۔ ان کے بیٹے اور ابراہیم کے والد مغیرہ، یمان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اس زمانے کے دستور کے مطابق جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا وہ اسی کے قبیلے کی طرف منسوب ہوتا تھا، اس بنا پر آپ جعفی کہلائے۔ کیونکہ عرب قبول اسلام کے ربط خاص کو ولائے اسلام سے تعبیر کرتے تھے اور پھر اس ولا کی شاخیں دور دور تک پھیلتی جاتی تھیں، اسی کے ساتھ وہ اپنی نسبتیں قائم کر لیتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو بھی ان کے جداعلیٰ کی نسبتِ ولا کی وجہ سے جعفی کہا جاتا ہے۔ چونکہ آپ بخارا میں پیدا ہوئے تھے، اس بنا پر آپ

---

1 الجمعة 62:3. 2 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4897.

بخاری کہلائے۔ گویا آپ کی دو نسبتیں ہیں: ایک وطن بخارا کی وجہ سے بخاری اور دوسری ولائے اسلام کی بنا پر جعفی ہے۔[1]

❀ ولادت: آپ 13 شوال 194 ہجری بمطابق 21 جولائی 810ء بعد از نماز جمعہ بخارا شہر میں پیدا ہوئے۔ بخارا، روس کے علاقے ازبکستان میں ماوراء النہر کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے جو چین، ایران اور افغانستان کی سرحدوں کی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس شہر میں ان تینوں ملکوں کے راستے آ کر آپس میں ملتے ہیں۔

❀ بچپن کے حالات: امام بخاری رحمہ اللہ ابھی چھوٹے تھے کہ ان کے والد اسماعیل بن ابراہیم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پھر ان کی والدہ نے ان کی تربیت کی جو بہت صابرہ، حلیم الطبع تھیں، بہت عبادت گزار اور مستجاب الدعوات تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ بچپن میں کسی مرض کی وجہ سے دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تو ان کی والدہ کو بہت صدمہ ہوا۔ اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر دعائیں کیں کہ لخت جگر کی بینائی واپس آ جائے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے شب خیزی کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔ آپ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، انھوں نے آپ کو بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لخت جگر کی بصارت واپس کر دی ہے، چنانچہ جب نیند سے بیدار ہوئیں تو دیکھا کہ بیٹے کی آنکھیں روشن ہیں۔[2]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی قرآن مجید حفظ کر رہا تھا کہ مجھے احادیث حفظ کرنے کا الہام ہوا۔ جب میں مکتب سے فارغ ہوا تو اس وقت میری عمر تقریباً دس برس تھی۔ میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور کچھ ابتدائی کتابیں بھی پڑھ لی تھیں۔ اس کے بعد میں نے مختلف اساتذہ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ کی ذہانت: اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو ذہن رسا اور قوی حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسناد سمیت لاکھوں احادیث یاد کر رکھی تھیں۔ آپ کا اپنا بیان ہے: ''مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔'' بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ سند میں کوئی تابعی ہو یا صحابی، میں ان کی ولدیت، جائے پیدائش اور سن وفات الغرض سب کچھ جانتا ہوں۔ ایک دفعہ امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے ان کے شیخ امام اسحاق بن راہویہ کا یہ قول پیش کیا: میں اپنی کتاب میں ستر ہزار احادیث کو دیکھتا ہوں۔ یہ سن کر امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید اس زمانے میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جو دو لاکھ احادیث اپنی کتابوں میں دیکھتا ہو۔ امام بخاری نے اگرچہ اپنا نام نہیں لیا لیکن ان کی مراد اپنی ذات تھی۔[3]

ایک مرتبہ امام بخاری رحمہ اللہ بغداد تشریف لے گئے تو بغداد کے مشائخ نے جمع ہو کر امام بخاری کا امتحان لینے کا پروگرام بنایا۔ امتحان کا طریقہ یہ طے ہوا کہ دس علماء کو مقرر کیا گیا اور ہر عالم کو دس، دس احادیث دی گئیں، پھر انھوں نے سند اور متن میں تبدیلی کی، اس طرح کہ ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے متن کے ساتھ ملا دیا، دوسری حدیث کا متن کسی اور حدیث کی سند کے ساتھ ملا دیا، اس طرح انھوں نے سو کی تعداد میں مقلوب احادیث تیار کیں۔ ہر ایک عالم کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ جب مجلس خوب جم جائے تو باری باری ان احادیث کو امام بخاری رحمہ اللہ پر پیش کیا جائے۔ جب بغداد میں مجلس

1 مقدمة فتح الباري، ص:669. 2 مقدمة فتح الباري، ص:669. 3 مقدمة فتح الباري، ص:681.

حدیث قائم ہوئی، جس میں مقامی اور بیرونی بے شمار لوگ موجود تھے، اور اہل مجلس مطمئن ہو کر بیٹھ گئے تو طے شدہ پروگرام کے مطابق ان دس علماء میں سے ایک عالم امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے آیا اور ایک مقلوب حدیث پیش کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے نہیں پہچانتا۔ جب اس نے دوسری حدیث پیش کی تو امام بخاری رحمہ اللہ نے وہی جواب دیا کہ میں اسے نہیں جانتا، اس طرح اس نے اپنی دس احادیث پوری کر لیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ ہر حدیث کے متعلق یہی کہتے تھے: میں اسے نہیں پہچانتا۔ پہلے شخص کے بعد دوسرا شخص کھڑا ہوا، اس نے بھی طے شدہ منصوبے کے مطابق دس مقلوب احادیث پیش کیں۔ اس طرح باقی علماء نے بھی باری باری احادیث کو الٹ پلٹ کر پیش کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ ہر ایک کو یہی جواب دیتے تھے: میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ اہل مجلس میں سے کچھ حضرات تو منصوبے کی تہہ تک پہنچ گئے اور کچھ تذبذب کا شکار ہونے لگے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظے اور ذہانت میں شک وشبہ کرنے لگے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے شخص کو بلایا اور اسے کہا: تو نے پہلے یہ حدیث اس طرح پڑھی جبکہ صحیح حدیث اپنے متن اور سند کے ساتھ ایسے ہے، پھر اس کی پیش کردہ دوسری حدیث پڑھی اور اصل متن اور سند کی نشاندہی فرمائی۔ اسی طرح باقی آٹھ احادیث درست کر کے بتائیں۔ پھر آپ نے دوسرے شخص کو بلایا اور اس کی پیش کردہ مقلوب احادیث صحیح متن اور سند کے ساتھ بتائیں۔ اسی طرح ہر آدمی کو بلاتے رہے اور ہر ایک کی دس مقلوب احادیث کو صحیح سند اور متن کے ساتھ بتاتے رہے۔ اس واقعے کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے، اس کے بعد بایں الفاظ اس پر تبصرہ کیا ہے:

''اس واقعے کو سننے کے بعد انسان امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظے کا سکہ تسلیم کر لینے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن اس مجلس میں ایک سو صحیح احادیث کا بیان کر دینا کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ تعجب وحیرت اس بات پر ہے کہ آپ نے مقلوب شدہ سو احادیث کو صرف ایک دفعہ سن لینے کے بعد انھیں اسی ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا اور اسی مجلس میں انھیں دہرا دیا۔'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس سے ملتا جلتا واقعہ بیان کیا ہے۔

بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ حفظ احادیث، تیزیٔ ذہن، دقت نظر، کثرت فقاہت، علل حدیث کی وسیع معرفت، معرفت اسانید، قوتِ حافظہ اور ملکۂ اجتہاد واستنباط میں اپنی مثال آپ تھے۔

⊛ **رحلات بخاری:** محدثین کی اصطلاح میں رحلہ اس سفر کو کہا جاتا ہے جو حدیث یا اس کی سند عالی حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی عمر کے سولہویں برس تک اپنے ہی ملک کے اساتذہ سے تحصیل علم کرتے رہے کیونکہ علمی سفر کے لیے محدثین کے ہاں یہ شرط ہے کہ جب علمی سفر کا قصد ہو تو اپنے وطن کے شیوخ سے جس قدر احادیث مل سکیں انھیں حاصل کر لیا جائے اگرچہ وہ قلیل تعداد میں ہوں۔

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ نے سب سے پہلے علاقۂ حجاز کا ارادہ کیا جو کہ علوم شریعت کا ماویٰ اور رسول اللہ ﷺ کا مسکن اور نزول وحی کا مقام تھا، نیز وہ مرکز اسلام اور جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جائے سکونت تھا، لہٰذا آپ 210 ہجری میں اپنی

والدہ ماجدہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ پہنچے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں جن شیوخ کی درس گاہیں ممتاز تھیں اور جو لوگ امام فن و مرجع خلائق تھے وہ حسب ذیل ہیں: ابوالولید احمد بن الازرقی، عبداللہ بن یزید، اسماعیل بن سالم صائغ، ابوبکر عبداللہ بن زبیر، علامہ حمیدی۔ ان کے علاوہ دوسرے شیوخ سے بھی کسب فیض کیا جن کا مکہ مکرمہ میں قیام تھا۔

⊙ مکہ مکرمہ میں حصولِ علم سے فراغت کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے مدینہ طیبہ کا رخ کیا اور 212 ہجری میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ وہاں جن اہل علم کا چرچا تھا اور جو لوگ درس حدیث دیتے تھے ان میں سرفہرست حسب ذیل شیوخ ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل کیا: ابراہیم بن منذر، مطرف بن عبداللہ، ابراہیم بن حمزہ، ابوثابت محمد بن عبیداللہ اور عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی۔ واضح رہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مدینہ طیبہ میں دوران اقامت اپنی کتاب تاریخ کبیر کا مسودہ چاندنی راتوں میں لکھا۔

⊙ مدینہ طیبہ میں تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بصرہ کا قصد کیا جو ان دنوں وسعت علم اور اشاعت حدیث کے اعتبار سے بہت ترقی پر تھا۔ آپ نے بصرہ کا سفر چار مرتبہ کیا اور حسب ذیل شیوخ سے علم حاصل کیا: امام ابوعاصم النبیل، صفوان بن عیسیٰ، بدل بن محبر، حرمی بن عمارہ، عفان بن مسلم، محمد بن عرعرہ، سلیمان بن حرب، ابوالولید الطیالسی اور محمد بن سنان۔

⊙ بصرہ کے بعد آپ نے کوفہ کا رخ کیا جو ان دنوں علم و عرفان کا گہوارہ تھا۔ وہاں کے چند مشاہیر شیوخ حسب ذیل ہیں: عبداللہ بن موسیٰ، ابونعیم، احمد بن یعقوب، اسماعیل بن ابان، الحسن بن الربیع، خالد بن مخلد، سعید بن حفص، طلق بن غنام، عمر بن حفص، قبیصہ بن عقبہ اور ابوغسان۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کوفہ میں ان حضرات سے روایات لیں۔

⊙ بغداد، سلطنت عباسیہ کا دارالحکومت تھا۔ سرکاری طور پر علماء و مشائخ کی قدر افزائی نے بغداد کو مرجع علوم بنا دیا تھا۔ وہاں ہر طرف سے اہل کمال جمع ہو گئے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے بغداد کا کئی مرتبہ سفر کیا۔ بغداد کے شیوخ مندرجہ ذیل ہیں: امام احمد بن حنبل، محمد بن عیسیٰ الصباغ، محمد بن سائق اور سریج بن نعمان۔ امام بخاری رحمہ اللہ جب آخری مرتبہ بغداد سے واپس آنے لگے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کے لیے گئے تو امام موصوف نے انھیں بڑے دردناک لہجے میں فرمایا: آپ لوگوں، اہل زمانہ اور علم کو چھوڑ کر خراسان جا رہے ہیں۔ جب حاکم بخارا ابوطاہر نے امام بخاری رحمہ اللہ پر بہتان لگا کر بخارا بدر کرنے کا منصوبہ بنایا تو آپ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذکورہ مقولے کو یاد کر کے بہت افسوس کرتے تھے، فرماتے تھے: اب مجھے ان کی بات یاد آتی ہے۔

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ شام بھی گئے، وہاں حسب ذیل مشائخ سے علم حاصل کیا: امام یوسف فریابی، ابونصر اسحاق بن ابراہیم، آدم بن ابی ایاس، الحکم بن نافع اور حیوہ بن شریح۔ ان کے علاوہ دوسرے اہل علم معاصرین سے بھی تکمیل علم کی۔

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ حصول علم کے لیے مصر بھی گئے اور وہاں عثمان بن سعید صائغ، سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، احمد

بن صالح، احمد بن شبیب، اصبغ بن فرج، سعید بن ابی عیسیٰ، سعید بن کثیر اور یحییٰ بن عبداللہ سے احادیث حاصل کیں۔

⊙ اسی طرح آپ نے جزیرہ کا سفر کیا۔ وہاں احمد بن عبدالملک الحرانی، احمد بن یزید الحرانی، عمرو بن خلف اور اسماعیل بن عبداللہ الرقی سے خوب خوب استفادہ کیا۔

⊙ آپ نے مرو میں علی بن حسن، عبدان، محمد بن مقاتل۔ ⊙ بلخ میں مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن بشر، محمد بن ابان، حسن بن شجاع، یحییٰ بن موسیٰ، امام قتیبہ۔ ⊙ ہراۃ میں احمد بن ابوالولید الحنفی۔ ⊙ نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن حکم، اسحاق بن راہویہ، محمد بن رافع۔ ⊙ ری میں ابراہیم بن موسیٰ

⊙ واسط میں حسان بن حسان، حسان بن عبداللہ اور سعید بن عبداللہ سے احادیث حاصل کیں ...... رحمہم اللہ......

امام بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے صرف انھی شیوخ سے احایث لیں ہیں جو ایمان میں کمی بیشی کے قائل تھے اور اعمال کو جزو ایمان خیال کرتے تھے جیسا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کا موقف تھا۔[1]

⊙ طبقات شیوخ امام بخاری رحمہ اللہ: امام بخاری نے بے شمار مشائخ سے کسب فیض کیا، وہ خود فرماتے ہیں: ''میں نے ایک ہزار اسّی شیوخ سے احادیث لکھی ہیں اور وہ سب کے سب محدث تھے۔''[2] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری کے اساتذہ کو پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

⊙ پہلا طبقہ: اس طبقے میں وہ شیوخ شامل ہیں جنھوں نے آپ کو تابعین کے واسطے سے احادیث سنائیں جیسا کہ امام بخاری کے استاد محمد بن عبداللہ انصاری ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے بہت سے اساتذہ ایسے ہیں جو تابعین سے احادیث بیان کرتے ہیں، مشائخ بخاری میں یہ اعلیٰ طبقہ ہے۔

⊙ دوسرا طبقہ: اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ شیوخ شامل ہیں جو طبقۂ اولیٰ کے ہم عصر تو ہیں لیکن ثقات تابعین سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے، مثلاً: آدم بن ایاس، ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ، یہ تمام حضرات طبقۂ ثانیہ سے ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

⊙ تیسرا طبقہ: اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ اساتذہ شامل ہیں جن کی کسی تابعی سے ملاقات ثابت نہیں، مثلاً: سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ۔ اس طبقے سے روایت کرنے میں امام مسلم رحمہ اللہ بھی امام بخاری کے ساتھ شریک ہیں۔

⊙ چوتھا طبقہ: اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ مشائخ شامل ہیں جو طلب حدیث میں امام بخاری کے ساتھی تھے یا انھوں نے ان سے کچھ عرصہ قبل علم حدیث پڑھا، مثلاً: محمد بن یحییٰ ذہلی، ابوحاتم رازی، عبد بن حمید، احمد بن نصر اور محمد بن عبدالرحیم وغیرہ۔ ان اساتذہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے وہ احادیث روایت کی ہیں جو پہلے تین طبقات سے نہ مل سکیں۔

---

1 مقدمة فتح الباري، ص:669. 2 مقدمة فتح الباري، ص:670.

⊙ پانچواں طبقہ: اس طبقے میں وہ اساتذہ شامل ہیں جو عمر اور استاد کے اعتبار سے امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں، مثلاً: عبداللہ بن حماد الآملی، عبداللہ بن ابی العاص خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی وغیرہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے خاص فائدے کے تحت ان سے احادیث بیان کی ہیں، مثلاً: ایک حدیث اپنے اساتذہ اور ساتھیوں سے نہ مل سکی تو وہ اپنے شاگردوں سے بیان کریں گے۔ ایسا کرنے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام وکیع کی بات پر عمل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے سے اعلیٰ، اپنے ہم عمر اور اپنے سے نیچے والے سے احادیث بیان نہیں کرتا۔ بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ انسان محدث کامل اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے اعلیٰ، اپنے ہم عمر اور اپنے سے کم درجہ والے سے احادیث بیان نہ کرے۔"[1]

⊙ تلامذۂ بخاری: امام بخاری رحمہ اللہ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ امام بخاری کے شاگرد فربری کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے آپ سے صحیح بخاری کا سماع کیا ہے، ان کی تعداد نوے ہزار ہے۔[2] امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں کو ہم تین طبقات میں تقسیم کرسکتے ہیں:

⊙ پہلا طبقہ: اس طبقے میں وہ مشائخ شامل ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے کسب فیض کیا۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں: عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرماری، محمد بن خلف بن قتیبہ۔

⊙ دوسرا طبقہ: یہ طبقہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ہم عصر مشائخ پر مشتمل ہے جو آپ سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ اس طبقے میں مشہور مشہور تلامذہ یہ ہیں: ابوزرعہ رازی، ابوحاتم رازی، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون، محمد بن عبداللہ بن مطین، اسحاق بن احمد بن زیرک فارسی، محمد بن قتیبہ بخاری، ابوبکر اعین۔

⊙ تیسرا طبقہ: اس طبقے میں وہ تلامذہ شامل ہیں جن کا شمار بڑے بڑے حفاظ میں ہوتا ہے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں: صالح بن محمد جزرہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر البزار، حاشد بن اسماعیل، ابوالقاسم بغوی، حسین بن اسماعیل المحاملی۔[3]

یہ وہ تلامذہ ہیں جنھوں نے براہ راست امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے، بالواسطہ تلامذہ کی تعداد میں قیامت تک اضافہ اور آپ کے لیے صدقۂ جاریہ کا سامان پیدا ہوتا رہے گا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک: امام بخاری فقہی فروع اور اجتہادی مسائل میں مروجہ مسالک سے بالکل آزاد ہیں۔ مذاہب اربعہ میں سے کسی کی مخالفت یا موافقت کا انحصار تعصب یا عقیدت کی بنا پر نہیں بلکہ دلیل پر ہے جیسا کہ صحیح بخاری کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے پاس آپ کا مسلک معلوم کرنے کا واحد ذریعہ آپ کی تالیف صحیح بخاری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مسلک درج ذیل آیت کریمہ کا آئینہ دار ہے: ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 671,670. 2 مقدمة فتح الباري، ص: 686. 3 مقدمة فتح الباري، ص: 687.

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾ ''جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اس کے سوا اور دوستوں کی پیروی نہ کرو۔''[1] اگرچہ کچھ حضرات نے امام بخاری رحمہ اللہ کو شافعی یا حنبلی لکھا ہے لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ آپ مجتہد مطلق، امام الفقہ اور تحریک آزادیٔ فکر کے علمبردار ہیں جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے معلوم ہوتا ہے:

- شوافع کے نزدیک جمعہ کی ادائیگی کے لیے کم از کم چالیس آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے بایں طور عنوان قائم کیا ہے: ''جب لوگ نماز جمعہ کے وقت امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقی ماندہ آدمیوں کی نماز صحیح ہے۔''[2] پھر اس کے تحت حدیث ذکر فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ آدمیوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا فرمائی جبکہ تجارتی قافلہ آنے کی وجہ سے لوگ دورانِ جمعہ چلے گئے تھے۔[3]
- احناف کے ہاں جمعہ کی ادائیگی کی متعدد شرائط ہیں۔ ان کے ہاں عام دیہاتوں میں جمعہ جائز نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس موقف کی تردید میں بایں الفاظ عنوان قائم کیا: ''دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ کی ادائیگی۔''[4] پھر ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ عبدالقیس کی ایک بستی جواثی میں شروع ہوا جو بحرین میں تھی۔[5]
- حنابلہ کا مشہور مسلک ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے جمعہ جائز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صراحت فرمائی کہ یہ موقف صحیح نہیں ہے اور تردید میں ایک عنوان قائم کیا: ''جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہوتا ہے۔''[6] پھر آپ نے اس کے تحت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ زوال آفتاب کے بعد جمعہ پڑھتے تھے۔[7]
- مالکی حضرات کے نزدیک بارش کی وجہ سے جمعہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کی تردید میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا: ''بارش کی وجہ سے جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی رخصت ہے۔''[8] اس کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ذکر کیا کہ اگرچہ جمعہ کی ادائیگی بہت ضروری ہے، تاہم بارش کی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ تمھیں مشقت میں ڈالوں اور تم مٹی اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے مسجد میں آؤ۔[9]

مولانا انور شاہ کاشمیری نے امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: میرے نزدیک حق بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کسی مسلک کی تقلید نہیں کی بلکہ اجتہاد کا راستہ اختیار کیا ہے، ان کی فہم و بصیرت نے جو فیصلہ کیا، انھوں نے اسے آزادی کے ساتھ اپنایا ہے۔[10] مسائل میں ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کے ساتھ موافق ہونا چیزے دیگر است، یہ بات مجتہد کے مقلد ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

تالیفات امام بخاری رحمہ اللہ: امام بخاری نے متعدد تالیفات کی صورت میں اپنا علمی ترکہ امت کے سپرد کیا ہے۔ ان

---

1 الأعراف 3:7۔ 2 کتاب الجمعة، باب: 38۔ 3 کتاب الجمعة، حدیث: 936۔ 4 کتاب الجمعة، باب: 11۔ 5 کتاب الجمعة، حدیث: 892۔ 6 کتاب الجمعة، باب: 16۔ 7 کتاب الجمعة، حدیث: 904۔ 8 کتاب الجمعة، باب: 14۔ 9 کتاب الجمعة، حدیث: 901۔ 10 فیض الباري: 335/1۔

تصانیف کی دو اقسام ہیں: ① جو آج دستیاب ہیں۔ ② جن کا ذکر صرف مؤرخین نے کیا ہے۔ دستیاب تالیفات کی تفصیل حسب ذیل ہے: الجامع الصحیح: جس کا تفصیلی تذکرہ ہم آئندہ اوراق میں کریں گے۔

الأدب المفرد جزء رفع اليدين جزء القراءة كتاب الضعفاء خلق أفعال العباد

برالوالدين التاريخ الكبير التاريخ الأوسط التاريخ الصغير.

ان کے علاوہ کچھ تالیفات کا مؤرخین نے ذکر کیا ہے جو حسب ذیل ہیں: ۞ الجامع الكبير ۞ المسند الكبير ۞ التفسير الكبير ۞ كتاب الهبة ۞ كتاب الأشربة ۞ كتاب الوحدان ۞ كتاب أسامي الصحابة ۞ كتاب المبسوط ۞ كتاب العلل ۞ كتاب الكنى ۞ كتاب الفوائد [1]

ابوحاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ نے اپنی تمام تصانیف میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ آپ کو یاد ہے؟ تو امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا: ان تصانیف میں جو کچھ ہے، ان میں سے کوئی چیز مجھ پر مخفی نہیں ہے، نیز میں نے تمام کتابوں کو تین تین مرتبہ تصنیف کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے ان تصانیف میں دو لاکھ سے زیادہ احایث جمع کی ہیں۔ آپ اپنی تالیفات کے متعلق فرماتے تھے: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے ان تصانیف میں برکت عطا فرمائے گا۔ [2] ان تمام تصانیف میں جو قبولیت اور شہرت دوام صحیح بخاری کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی وہ دوسری کسی کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام بخاری رحمہ اللہ کو اتنی عظیم محنت کا اپنے ہاں اجر جزیل عطا فرمائے اور ہمیں قیامت کے دن خدام حدیث میں اٹھائے۔ آمین یا رب العالمین۔

وفات: آپ نے 30 رمضان المبارک 256 ہجری بمطابق 31 اگست 870ء عیدالفطر کی رات بوقت نماز عشاء 62 سال کی عمر میں وفات پائی اور عید کے روز ہی بعداز نماز ظہر بستی خرتنگ میں دفن ہوئے جو سمرقند سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ چونکہ آپ کے جنازے پر لوگ بکثرت آئے جس کی بنا پر سواری کی تنگی پیش آئی، اسی دن سے اس بستی کا نام خرتنگ مشہور ہو گیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کو دفن کرنے کے لیے جب قبر میں رکھا گیا تو مٹی سے کستوری کی طرح خوشبو آنے لگی، یہ خوشبو کئی دن تک آتی رہی۔ لوگ آپ کی قبر سے خوشبو والی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے حتی کہ قبر کے اردگرد دلکڑی کا جنگلا لگا دیا گیا تا کہ وہ محفوظ رہے۔ عبدالواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک مقام پر کھڑے ہیں گویا آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہاں کس کے انتظار میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔'' مجھے چند دنوں کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کا پتہ چلا تو میں نے دیکھا کہ ان کی وفات کا وہی وقت تھا جس وقت میں نے نبی ﷺ کو خواب میں کسی کا انتظار کرتے دیکھا تھا۔ [3]

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 686. 2 مقدمة فتح الباري، ص: 681. 3 مقدمة فتح الباري، ص: 688.

تعارف صحیح بخاری

ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد ﷾

کتب احادیث میں جو مرتبہ اور مقام صحیح بخاری کو حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو نہیں مل سکا۔ محدثین کرام کے ہاں یہ مقولہ مشہور ہے: ''اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب، صحیح بخاری ہے۔'' اس عظیم کتاب کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

❀ صحیح بخاری کا نام: الجامع الصحيح المسند المختصر من أمور رسول الله ﷺ و سننه و أيامه. اس نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کا موضوع صحیح اور مسند احادیث کو جمع کرنا ہے۔ امام بخاری ؒ نے خود فرمایا ہے: میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو درج کیا ہے۔[1] اب ہم اس نام کی مختصر وضاحت کرتے ہیں:

الجامع: محدثین کی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل آٹھ قسم کی احادیث پر مشتمل ہو: احکام، مناقب، سیر، آداب، تفسیر، فتن، رقاق اور عقائد۔

② الصحیح: اصول حدیث کے اعتبار سے صحیح حدیث کی پانچ شرائط ہیں: ① اتصال سند۔ ② عدل رواۃ۔ ③ ضبط رواۃ۔ ④ عدم شذوذ۔ ⑤ عدم علت۔ امام بخاری ؒ نے اس کتاب میں بنیادی احادیث کے لیے صحیح ہونے کا پورا پورا التزام کیا ہے۔

③ المسند: اس سے مراد وہ مرفوع حدیث ہے جس کی سند متصل ہو، خواہ وہ حدیث قولی ہو، فعلی ہو یا تقریری۔ اگر کسی موقع پر احادیث معلقہ اور آثار موقوفہ بیان ہوئے ہیں تو وہ اصل مقصود نہیں بلکہ انھیں صرف متابعت اور تائید و استشہاد کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

④ المختصر: امام بخاری ؒ نے چھ لاکھ احادیث سے اس کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ اس میں مکررات و معلقات کی مجموعی تعداد نو ہزار اناسی ہے، ان میں ایک ہزار تین صد اکتالیس معلقات، تین صد اکتالیس متابعات اور باقی سات ہزار تین صد ستانوے احادیث موصول ہیں۔

⑤ من أمور رسول الله ﷺ: اس سے مسند کی وضاحت مقصود ہے، یعنی اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 7.

اور تقریرات کا بیان ہو گا۔

6 سننه: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جاری ہونے والے فقہی احکام ہیں، یعنی ضابطۂ زندگی اور اس کی تفصیل جو آپ سے منقول ہے، اسے بیان کیا جائے گا۔

7 أیامه: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کو پیش آنے والے شب و روز کے حوادث و واقعات ہیں، یعنی اس کتاب میں ابواب جہاد اور غزوات کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

* سبب تالیف صحیح بخاری: صحیح بخاری سے پہلے کتب حدیث لکھی گئی تھیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں حدیث کی تدوین شروع ہو چکی تھی جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک صحیفہ مدون کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے الصحيفة الصادقة مرتب کر رکھا تھا، نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الصحيفة الصحيحة کا بھی تاریخ میں حوالہ ملتا ہے۔ لیکن ان میں صرف احادیث کو جمع کیا گیا تھا۔ ان کی عنوان بندی نہیں تھی۔ اس کے بعد سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی رحمہم اللہ نے اپنے مجموعوں کو کتب و ابواب کے ساتھ مرتب فرمایا لیکن ان میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا التزام نہیں کیا گیا تھا۔ عام لوگوں کو اس امر کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسا مجموعہ ہو جس پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جائے، جس کی ہر حدیث قابل حجت ہو اور اطمینان ہو کہ اس کی ہر حدیث واقعی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے ایک دفعہ اپنی علمی مجلس میں اس امر کا اظہار کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استاد محترم کی یہ بات میرے دل میں اتر گئی۔ میں نے اس خواہش کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ انھی دنوں امام بخاری نے ایک خواب دیکھا کہ وہ مورچھل کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے مکھیاں اڑا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر یوں کی گئی کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ کے کلام مبارک سے کذب و افترا کی مکھیاں دور فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ سے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے متعلق کوئی عظیم خدمت لے گا، چنانچہ صحیح بخاری کی تالیف دراصل آپ کے استاد محترم کی خواہش کی تکمیل اور آپ کے خواب کی تعبیر ہے۔[1]

* شرائط صحیح بخاری: امام بخاری رحمہ اللہ نے اخذ روایات کے سلسلے میں اپنی کسی کتاب میں شرائط وغیرہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے بعد آنے والے علماء حضرات نے ان کی تالیفات کا مطالعہ کیا، خاص طور پر ان کی تالیف ''الجامع الصحیح'' پر غور و خوض کیا تو تتبع و تلاش کے بعد ان شرائط کا ذکر کیا ہے جو انھوں نے اخذ روایات کے سلسلے میں ملحوظ رکھی ہیں۔

* تراجم صحیح بخاری: کسی چیز کے آغاز اور ابتدائی حصے کو ترجمہ کہا جاتا ہے جسے دوسرے لفظوں میں عنوان کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ''الجامع الصحيح'' کے تراجم میں بہت سے علمی، فقہی، اصولی اور لغوی حقائق بیان کیے ہیں۔

---

1 مقدمة فتح الباري، ص:9.

بڑے بڑے علماء ان تراجم کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ تراجم سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں حدیث، تفسیر، لغت اور علم کلام پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ یہ بات تو اہل علم میں مشہور ہے: [فقه البخاري في تراجمه] ''یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہ ان کے قائم کردہ تراجم میں ہے۔''

٭ نسخہائے صحیح بخاری: امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد رشید فربری نے ذکر کیا ہے کہ ''الجامع الصحیح'' کو نوے ہزار آدمیوں نے امام بخاری سے براہ راست سنا[1] لیکن ہم تک صحیح بخاری کے جو نسخے متصل سند سے پہنچے ہیں وہ صرف چار ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

٭ پہلا نسخہ: یہ حافظ فربری کا نسخہ ہے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے صحیح بخاری کو امام بخاری رحمہ اللہ سے دو مرتبہ سنا ہے۔ صحیح بخاری کا یہ نسخہ باقی تینوں نسخوں سے زیادہ شہرت یافتہ ہے۔

٭ دوسرا نسخہ: یہ حافظ نسفی کا نسخہ ہے۔ ان کا نام ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی ہے۔ حافظ نسفی نے پوری کتاب امام بخاری سے نہیں سنی، چند اوراق رہ گئے تھے، اس طرح اس نسخے میں معمولی سا نقص رہ گیا۔ حافظ نسفی کے نسخے کو وہ شہرت نہ مل سکی جو نسخۂ فربری کو حاصل ہوئی۔

٭ تیسرا نسخہ: یہ نسخہ حافظ نسوی کا ہے۔ ان کا نام حماد بن شاکر نسوی ہے۔ اس نسخے کو آگے بیان کرنے والا صرف ایک شخص ہے جبکہ فربری کے نسخے کو نقل کرنے والے نو تلامذہ ہیں۔ اس بنا پر حماد بن شاکر کے نسخے کو بھی وہ شہرت حاصل نہ ہو سکی جو نسخۂ فربری کو حاصل ہوئی۔

٭ چوتھا نسخہ: یہ نسخہ حافظ بزدوی کا ہے۔ ان کا پورا نام ابوطلحہ منصور بن محمد بن علی بزدوی ہے۔ اس نسخے کو بھی صرف ایک آدمی نقل کرتا ہے، اس لیے نسخۂ فربری کے مقابلے میں اس کی شہرت کم ہے۔

بعض حضرات حافظ محاملی کو بھی صاحب نسخہ کہتے ہیں لیکن ان کے پاس صحیح بخاری کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ بہرحال ہمارے ہندو پاک میں حافظ فربری کا نسخہ ہی مدارِ روایت ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٭ ترتیب صحیح بخاری: صحیح بخاری ایک ایسی کتاب ہے جس پر صحیح اور جامع دونوں صفات کا اطلاق ہوتا ہے۔ جامعیت کا یہ عالم ہے کہ یہ شریعت کے تمام فنون، یعنی عقائد و عبادات، جہاد و غزوات، آداب و معاملات، سیر و اخلاقیات، حدود و تعزیرات، تفسیر و فضائل، طب و علاج اور رقاق و توحید جیسے 54 فنونِ اسلامیہ پر مشتمل ہے۔ ملکی سیاسی قوانین کے علاوہ روزمرہ کے جزوی معاملات بڑے صاف اور روشن دلائل سے مستنبط کیے ہیں۔ الغرض اللہ کی کتاب کے بعد یہ ایک ایسی کتاب ہے جو

[1] مقدمة فتح الباري، ص: 676.

دین و دنیا کے معاملات بڑے اچھے انداز میں حل کرتی ہے اور مصنف کے متعلق تمام فنون میں قابلیت کی شہادت دیتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے آغاز کتاب میں وحی اور آخر میں توحید کو بیان کیا کیونکہ توحید کی اصل وحی اور وحی کا ثمرہ توحید ہے اور درمیان میں اس کا تقاضا عمل ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ جس نے دنیا میں اس پھل کو پا لیا وہ آخرت میں کامیاب ہوگا اور جنت میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین.

❀ **مقام صحیح بخاری:** امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''الجامع الصحیح'' کو حسن نیت اور اخلاص سے تالیف فرمایا اور اس کی تالیف میں بڑی محنت اور جانفشانی سے کام لیا۔ آپ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنی صحیح میں کوئی بھی حدیث غسل کرنے، دو رکعت پڑھنے اور استخارہ کرنے کے بغیر نہیں لکھی۔''[1]

امام بخاری رحمہ اللہ خود اس تالیف کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے سولہ برس کی محنت شاقہ سے اپنی اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور چھ لاکھ احادیث سے اس کا انتخاب کر کے اپنے اور اللہ کے درمیان اسے حجت قرار دیا ہے۔[2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے متعلق تمام محدثین کرام کا اتفاق ہے کہ ان میں مذکور تمام کی تمام متصل اور مرفوع روایات یقیناً صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں۔ جو انسان ان کی تعظیم نہ بجالائے وہ بدعتی، ملحد اور مسلمانوں کے راستے کے خلاف چلتا ہے۔[3]

صحیح بخاری کے متعلق ابوزید مروزی فرماتے ہیں: میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: ابوزید! تم کب تک شافعی کی کتاب پڑھتے رہو گے؟ میری کتاب تم کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: محمد بن اسماعیل کی جامع صحیح میری کتاب ہے۔[4] بہرحال اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تالیف ''الجامع الصحیح'' کو شرف قبولیت سے نوازا کہ کوئی بھی عامی یا اہل علم اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

---

1 مقدمة فتح الباري، ص:9. 2 مقدمة فتح الباري، ص:681. 3 حجة الله البالغة:134/1. 4 مقدمة فتح الباري، ص:683.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

1 - كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

وحی کے آغاز کا بیان

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبُخَارِيُّ - رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى آمِين - :

شیخ، امام، حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

(١) [بَابٌ] : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَوْلُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ﴾ [النسآء: ١٦٣].

باب:1 - رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز کیونکر ہوا؟ نیز اللہ عزوجل کے فرمان (کی وضاحت): ''ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی نازل فرمائی ہے جیسے حضرت نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء (علیہم السلام) کی طرف نازل کی تھی۔''

١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ [عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ] قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[انظر: ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣]

[1] حضرت علقمہ بن وقاص لیثی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا، پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

فائدہ: اس حدیث کی مذکورہ بالاعنوان سے بایں طور مطابقت بیان کی گئی ہے کہ اگرچہ نبوت و رسالت ایسی چیز نہیں ہے جسے محنت و ریاضت کے بل بوتے پر حاصل کیا جا سکے بلکہ یہ خاص عنایات ربانی کا نتیجہ ہے، تاہم اہل دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف ہجرت کر کے غار حرا میں خلوت گزیں ہونا عطیۂ نبوت ملنے کا سبب ضرور بنا ہے۔ اور یہ خلوت گزینی بھی اللہ کے فضل اور احسان ہی سے نصیب ہوئی۔ گویا رسول اللہ ﷺ کا اپنے گھر سے غار حرا تک ہجرت کرنا نزول وحی کا مقدمہ اور مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کرنا ظہور وحی کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوا کیونکہ مکے میں کفار کی مخالفت کی وجہ سے وحی کو عام کرنے کا موقع نہ مل سکا اور ہجرت مدینہ کے بعد اس وحی کا خوب چرچا ہوا۔[1] * اس حدیث میں اعمال سے مراد انسان کے وہ اختیاری افعال ہیں جو عبادات کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ عبادات ہی میں اخلاص اور حسن نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فسادِ نیت سے عبادات کی ادائیگی نہ صرف ثواب سے محرومی کا باعث ہے بلکہ اللہ کے ہاں اس پر سخت سزا کا بھی اندیشہ ہے، اس کے برعکس عادات و معاملات نیت کے بغیر بھی وقوع پذیر ہو جاتے ہیں، مثلاً: کوئی شخص کسی کو ہزار روپے دیتا ہے تو دوسرے کی ملکیت ثابت ہو جائے گی، البتہ اگر وہ اس میں نیت اللہ کی رضا کر لے تو پھر اخلاص آ جانے سے اسے بھی عبادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے جس پر اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ * چونکہ نیت دل کا فعل ہے، اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا تکلف محض ہے، نیز جن عبادات و اعمال کا تعلق ہی دل سے ہے، مثلاً: خشیت و انابت اور خوف و رجا وغیرہ، ان میں سرے سے نیت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بہرحال حج اور عمرے کی نیت کے علاوہ کسی بھی عمل کی نیت کے لیے زبان سے نیت کے الفاظ بولنا بدعت ہے۔ ہر عمل کے لیے دل میں جو نیت ہوتی ہے، وہی کافی ہے۔

٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ» - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ

[2] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی تو وحی آنے کی کیفیت گھنٹی کی ٹن ٹن کی طرح ہوتی ہے اور یہ کیفیت مجھ پر بہت گراں گزرتی ہے، پھر جب فرشتے کا پیغام مجھے یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے: میں نے سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی آتی تو اس کے موقوف ہونے پر آپ کی پیشانی سے

[1] المتواري على تراجم أبواب البخاري، ص: 49.

فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا . پسینہ بہہ نکلتا۔

[انظر : ۳۲۱۵]

فائدہ : اس حدیث میں وحی کی ان دوصورتوں کو بیان کیا گیا ہے جو عام طور پر آپ کو پیش آتی تھیں۔ ان کے علاوہ کبھی خواب کی صورت میں اور کبھی بذریعۂ الہام والقاء بھی وحی آتی اور بسا اوقات حضرت جبریل علیہ السلام اپنے اصل روپ میں وحی لے کر تشریف لاتے۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ کے پس پردہ بذاتِ خود کلام فرمانے سے بھی وحی کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ حدیث معراج اس کی صریح دلیل ہے۔

٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ، قَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ»، قَالَ: «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾» [العلق: ١-٣] فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي،

[3] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح نمودار ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی محبوب ہوگئی، چنانچہ آپ غار حرا میں خلوت اختیار فرماتے اور کئی کئی رات گھر تشریف لائے بغیر مصروف عبادت رہتے۔ آپ کھانے پینے کا سامان گھر سے لے جا کر وہاں چند روز گزارتے، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور تقریباً اتنے ہی دنوں کے لیے پھر توشہ لے جاتے۔ یہاں تک کہ ایک روز جبکہ آپ غار حرا میں تھے، (یکایک) آپ کے پاس حق آ گیا اور ایک فرشتے نے آ کر آپ سے کہا: پڑھو! آپ نے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' آپ کا فرمان ہے: اس پر فرشتے نے مجھے پکڑ کر خوب بھینچا، یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھو! میں نے کہا: ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبوچا، یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی، پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو! میں نے پھر کہا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اس نے تیسری بار مجھے پکڑ کر بھینچا، پھر چھوڑ کر کہا: ''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے

زَمِّلُونِي». فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ - وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ -: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي»، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللهِ! مَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِبْنِ عَبْدِالْعُزّٰى - ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ - وَكَانَ امْرَءًا قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلٰى مُوسٰى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ»؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ. [انظر: ۳۳۹۲، ٤٩٥٣، ٤٩٥٥، ٤٩٥٦، ٤٩٥٧، ٦٩٨٢]

سے پیدا کیا، پڑھو! اور تمھارا رب تو نہایت کریم ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس آئے اور آپ کا دل (خوف سے) دھڑک رہا تھا، چنانچہ آپ (اپنی بیوی) حضرت خدیجہ بنت خویلد ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی، یہاں تک کہ آپ سے خوف زدگی کی کیفیت دور ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ ؓ کو واقعے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔'' حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے سلسلے میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ ؓ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس آئیں۔ ورقہ دور جہالت میں عیسائی ہوگئے تھے اور عبرانی زبان بھی لکھنا جانتے تھے، چنانچہ عبرانی زبان میں حسب توفیق الٰہی انجیل لکھتے تھے۔ اس وقت بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ ان سے حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: بھائی جان! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا، بیان فرما دیا۔ اس پر ورقہ نے آپ سے کہا: یہ تو وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ کاش! میں آپ کے زمانۂ نبوت میں توانا ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو کیا

وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی اس طرح کا پیغام لایا جیسا آپ لائے ہیں تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔ اور اگر مجھے آپ کا زمانہ نصیب ہوا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ جلد ہی فوت ہوگئے اور وحی رک گئی۔

فائدہ: وحی کے موقوف ہونے کے زمانے میں صرف نزول قرآن موقوف ہوا تھا، تاہم جبریل علیہ السلام کا رسول اکرم ﷺ سے رابطہ منقطع نہیں ہوا تھا، چنانچہ جب آپ توقف وحی سے پریشان ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے بارہا تسلی دی اور آپ کو نبیٔ برحق ہونے کا مژدہ جانفزا سنایا۔

٤ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ [المدثر:١-٥] فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَوَاتَرَ». تَابَعَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلَالُ ابْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ: بَوَادِرُهُ. [انظر: ٣٢٣٨، ٤٩٢٢، ٤٩٢٣، ٤٩٢٤، ٤٩٢٥، ٤٩٢٦، ٤٩٥٤، ٦٢١٤]

[4] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی بندش وحی کا واقعہ سنا، آپ نے بیان فرمایا: ''ایک بار میں (کہیں) جا رہا تھا کہ مجھے اچانک آسمان سے ایک آواز سنائی دی، میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا، آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اسے دیکھ کر سخت دہشت زدہ ہوگیا۔ گھر لوٹ کر میں نے اہل خانہ سے کہا: مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ۔ (انھوں نے مجھے چادر اوڑھا دی۔) اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی: ''اے لحاف میں لپٹنے والے! اٹھو اور خبردار کرو، اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو، اور گندگی سے دور رہو۔'' پھر نزول وحی میں تیزی آگئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔''

اس حدیث کو (لیث بن سعد سے یحییٰ بن بکیر کے علاوہ) عبداللہ بن یوسف اور ابوصالح (عبداللہ بن صالح) نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن شہاب زہری سے (عقیل کے علاوہ) ہلال بن ردّاد نے بھی بیان کیا ہے، نیز یونس اور معمر نے (گزشتہ حدیث میں مذکور فُؤَادُهٗ کے بجائے)

بَوَادِرُهُ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فائدہ: یہ روایت پہلی روایت ہی کا تتمہ ہے جسے ایک دوسری سند سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلی سند حضرت عائشہ ؓ تک حضرت عروہ کے واسطے سے پہنچتی ہے جبکہ اس روایت کی سند حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت جابر ؓ تک پہنچتی ہے۔ پہلی روایت میں ابن شہاب زہری نے بواسطۂ عروہ عن عائشہ ؓ بندش وحی تک کا واقعہ بیان کیا تھا اور اس روایت میں بواسطۂ ابوسلمہ عن جابر ؓ اس کا نتیجہ ذکر کیا ہے۔

٥ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ [القيامة:١٦] قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [القيامة:١٦-١٩] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا كَانَ قَرَأَ. [انظر: ٤٩٢٧، ٤٩٢٨، ٤٩٢٩، ٥٠٤٤، ٧٥٢٤]

[5] حضرت ابن عباس ؓ فرمان الٰہی: ''(اے پیغمبر!) آپ وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول وحی کے وقت بہت مشقت برداشت کرتے تھے۔ اور آپ (اکثر) اپنے لب مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے...... حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں آپ کے سامنے اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہلاتے تھے۔ (آپ کے شاگرد) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو ہلاتے ہوئے دیکھا، پھر انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے...... (حضرت ابن عباس ؓ نے کہا:) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''(اے نبی!) اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اسے جمع کرنا اور پڑھا دینا ہماری ذمے داری ہے۔'' یعنی آپ کے سینے میں محفوظ کر دینا اور پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پھر ارشاد الٰہی: ''چنانچہ جب ہم پڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کرو۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: خاموشی سے کان لگا کر سنتے رہو۔ پھر فرمان الٰہی: ''اس کا بیان کرنا بھی ہمارا کام ہے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہماری ذمے داری ہے۔ ان آیات کے نزول کے بعد جب جبریل ؑ آپ کے پاس

آ کر قرآن سناتے تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے، جب وہ چلے جاتے تو آپ (وعدۂ الٰہی کے مطابق) اس طرح پڑھتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا ہوتا۔

فائدہ: نزول وحی کے وقت آپ ﷺ تین طرح کی مشقتیں برداشت کرتے تھے: ایک یہ کہ آپ قول ثقیل سن رہے ہوتے۔ دوسرے زبان مبارک کو جلدی جلدی حرکت دیتے۔ تیسرے اس کے مطالب و معانی بھی محفوظ فرما رہے ہوتے تھے۔ پھر محبوب اپنے محبّ کو اپنی صفت کلام عطا فرما رہا ہے، گویا آپ فرط اشتیاق اور حفاظت کلام کے باعث یہ مشقتیں برداشت کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کی ذمہ داری قبول فرما لی تو آپ کا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام لمبی لمبی سورتیں پڑھتے، رسول اللہ ﷺ انھیں اطمینان اور سکون سے سماعت فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے رخصت ہونے کے بعد آپ انھیں اسی طرح پڑھ لیتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھی ہوتیں۔

٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ [ح:] قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[انظر: ١٩٠٢، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧]

[6] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، خصوصاً رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی تو بہت سخاوت کرتے۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ صدقہ کرنے میں کھلی (تیز) ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوتے۔

فائدہ: مُدارَسہ یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان میں نازل شدہ قرآن پڑھتے اور رسول اللہ ﷺ اسے سنتے، پھر رسول اللہ ﷺ تلاوت فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اس کا سماع فرماتے۔ گویا باری باری قرآن مجید پڑھتے جسے ہمارے ہاں دَور کرنا کہا جاتا ہے۔ آخری سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دو مرتبہ دور کیا تا کہ مجموعی طور پر پورے قرآن کی یاد دہانی ہو جائے، نیز یاد رہے کہ یہ آخری دور اسی ترتیب سے ہوا تھا جس ترتیب سے آج ہمارے ہاں قرآن موجود ہے کیونکہ اس آخری دور کے وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے بعد میں اسی ترتیب سے لکھا جس ترتیب سے انھوں نے سنا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ترتیب نزولی کے مطابق قرآن جمع کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب ان کے علاوہ ہے۔

٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُوَ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: قُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، قَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ:

[7] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے انھیں قریش کی ایک جماعت سمیت بلوایا۔ یہ جماعت (صلح حدیبیہ کے تحت) رسول اللہ ﷺ، ابوسفیان اور کفار قریش کے درمیان طے شدہ عرصۂ امن میں ملک شام بغرض تجارت گئی ہوئی تھی۔ یہ لوگ ایلیاء (بیت المقدس) میں اس کے پاس حاضر ہو گئے۔ ہرقل نے انھیں اپنے دربار میں بلایا۔ اس وقت اس کے اردگرد روم کے رئیس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر اس نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلا کر کہا: یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے تم میں سے کون اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس کا سب سے زیادہ قریب النسب ہوں۔ تب ہرقل نے کہا: اسے میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کر کے اس کے پس پشت بٹھاؤ۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا:

قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ.

ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اس آدمی (نبی ﷺ) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم لوگوں نے اسے جھٹلا دینا ہے۔

قَالَ: فَوَاللهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَّأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَلَيْهِ.

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں آپ کے متعلق یقیناً جھوٹ بولتا۔

ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ:

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد پہلا سوال جو ہرقل نے مجھ سے آپ کے بارے میں کیا، یہ تھا کہ تم لوگوں میں اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں اونچے نسب والا ہے۔ پھر کہنے لگا: اچھا! تو کیا یہ بات اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کبھی کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں

أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا - قَالَ: وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ - قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ، قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اُعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.

نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے؟ میں نے کہا: بلکہ کمزوروں نے۔ کہنے لگا: اس کے پیروکار (دن بدن) بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کہنے لگا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین سے برگشتہ ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اس نے جو بات کہی ہے، کیا اس (دعوائے نبوت) سے پہلے تم لوگ اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہم لوگ اس وقت اس کے ساتھ صلح کی ایک مدت گزار رہے ہیں، نہ معلوم اس میں وہ کیا کرے گا......؟ ابوسفیان کہتے ہیں: اس فقرے کے سوا مجھے اور کہیں (اپنی طرف سے) بات داخل کرنے کا موقع نہیں ملا...... کہنے لگا: کیا تم لوگوں نے اس سے جنگ لڑی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اس نے کہا: پھر تمھاری اور اس کی جنگ کیسی رہی؟ میں نے کہا: جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر کی چوٹ ہے، کبھی وہ ہمیں زک پہنچا لیتا ہے اور کبھی ہم اسے نقصان سے دو چار کر دیتے ہیں۔ کہنے لگا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کی (شرکیہ) باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیز گاری، پاکدامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ

اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس شخص (ابوسفیان) سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص (نبی ﷺ) کا نسب پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ اونچے نسب کا ہے۔

أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ: رَجُلٌ يَّتَأَسّٰى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، قُلْتُ: فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ يُخَالِطُ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ.

اور دستور یہی ہے کہ پیغمبر (ہمیشہ) اپنی قوم کے اونچے نسب میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ آیا یہ بات اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کہی تھی؟ تم نے بتلایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر یہ بات اس سے پہلے کسی اور نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ شخص ایک ایسی بات کی نقالی کر رہا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنے باپ کی بادشاہت کا طالب ہے۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ جو بات اس نے کہی ہے، اس (دعوائے نبوت) سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ باندھنے سے تو پرہیز کرے لیکن اللہ پر جھوٹ بولے۔ میں نے تم سے (یہ بھی) دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ تو تم نے بتلایا کہ ناتواں لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے بتلایا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ درحقیقت ایمان کا یہی حال ہوتا ہے تا آنکہ وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور ایمان کا حال یہی ہوتا ہے کہ اس کی بشاشت (خوشی) جب دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نکلتی نہیں)۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا: کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور

رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، وہ دھوکا نہیں کرتے۔ میں نے تم سے (یہ بھی) پوچھا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمھیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور نماز، سچائی (اور پرہیزگاری) اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے، لہٰذا جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی زحمت ضرور اٹھاتا اور اگر میں اس کے پاس (مدینے میں) ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةَ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ:

اس کے بعد ہرقل نے رسول اکرم ﷺ کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے حاکم بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ [الْأَرِيسِيِّينَ]، وَ: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ ٱشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤].

”شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے ہرقل عظیم (شاہِ) روم کے نام۔ اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھے کلمۂ اسلام (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ) کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔ اور ”اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان یکساں ہے: ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ

کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا ایک دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھے۔ چنانچہ اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔''

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا، کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو وہاں آوازیں بلند ہوئیں اور بہت شور مچا اور ہم باہر نکال دیے گئے۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: ابوکبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا ہے، اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ اس (رسول) کا دین غالب آ کر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام جاگزیں کر دیا۔

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ - صَاحِبُ إِيلِيَاءَ - وَهِرَقْلَ [أُسْقُفًّا] عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ، يُحَدِّثُ: أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ. فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِّنَ الْيَهُودِ.

ابن ناطور، جو ایلیاء کا گورنر، ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا، بیان کرتا ہے کہ ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت رنجیدہ خاطر بیدار ہوا، اس کے کچھ مصاحب کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی ہے؟ ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا۔ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ (بتاؤ) ان دنوں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، ان سے فکر مند ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ اپنے اہل علاقہ کو پروانہ بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو مار ڈالیں۔

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا

اس گفتگو کے دوران میں ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات

أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا؟ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ: هُمْ يَخْتَتِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَّهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَّهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا لِهٰذَا النَّبِيِّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

حاصل کر لیں تو کہنے لگا: اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔ ہرقل نے اس سے دریافت کیا: عرب ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا: یہی شخص (پیغمبر) اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی رسول اللہ ﷺ کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔ آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل آنے کی دعوت دی۔ (جب وہ آ گئے تو) پھر اس نے حکم دے کر دروازے بند کروا دیے، پھر بالا خانے (بالکونی) سے انھیں دیکھا اور کہنے لگا: روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس پیغمبر کی بیعت کر لو۔ یہ (اعلان حق) سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے، دیکھا تو وہ بند تھے۔ جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا: ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) کہنے لگا: میں نے ابھی جو بات تمھیں کہی تھی، وہ صرف آزمانے کے لیے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو، اب میں وہ دیکھ چکا۔ تب تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔ یہ ہرقل (کے ایمان لانے) کے متعلق آخری حالات ہیں۔

رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥١، ٢٦٨١، ٢٨٠٤، ٢٩٤١، ٢٩٧٨، ٣١٧٤، ٤٥٥٣، ٥٩٨٠، ٦٢٦٠، ٧١٩٦، ٧٥٤١]

یہ روایت صالح بن کیسان، یونس اور معمر نے بھی زہری سے بیان کی ہے۔

فائدہ : ابوسفیان نے رسول اللہ ﷺ کو ابوکبشہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا ہے۔ دراصل عرب کا یہ طریقہ ہے کہ کسی کی تحقیر و استہزا کے پیش نظر اسے ایسے شخص کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جو گمنام ہو، لیکن اس مقام پر اصل بات یہ ہے کہ عرب میں ابوکبشہ نامی ایک شخص بھی گزرا تھا جس نے اپنا آبائی دین چھوڑ کر شعریٰ ستارے کی پرستش شروع کر دی تھی۔ چونکہ ابوکبشہ نے ایک نیا دین اختیار کیا تھا، اس لیے ہر وہ شخص جو عرب کے آبائی دین سے ہٹ کر کوئی نیا دین اختیار کرتا، اسے ابن ابی کبشہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔[1] اس سلسلے میں کچھ اور تاویلات بھی کی گئی ہیں، ان تمام میں قدر مشترک یہی ہے کہ ابوسفیان نے مذاق اور حقارت سے یہ اسلوب اختیار کیا۔

1 فتح الباري : 57/1.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

2 - كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمانیات کا بیان

(١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ»

وَهُوَ: قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّيَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ [الفتح: ٤] ﴿وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى﴾ [الكهف: ١٣] ﴿وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ هُدًى﴾ [مريم: ٧٦] وَقَالَ: ﴿وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ﴾ [محمد: ١٧] ﴿وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا﴾ [المدثر: ٣١] وَقَوْلُهُ: ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا﴾ [التوبة: ١٢٤] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا﴾ [آل عمران: ١٧٣] وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَٰنًا وَتَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٢]

باب:1- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے'' (کی وضاحت)

اور وہ (ایمان) قول و فعل (دونوں) پر مشتمل ہے، نیز وہ زیادتی اور کمی کو قبول کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(وہی ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں طمانیت اتاری) تاکہ ان کے ایمان میں مزید ایمان کی افزونی ہو۔'' ''(وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے) اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔'' ''اور جو لوگ راہ راست اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو راست روی میں ترقی عطا فرماتا ہے۔'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جنھوں نے ہدایت قبول کی اللہ نے ان کو (اور زیادہ) ہدایت میں بڑھا دیا اور انھیں ان کا تقویٰ عطا فرمایا۔'' ''اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''(اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو پوچھتے ہیں کہ) اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو جو حقیقی اہل ایمان ہوتے ہیں، وہ سورت ان کے ایمان میں اضافہ کرتی ہے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ ابْنِ عَدِيٍّ: إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَّسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا، اِسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا، لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: ﴿وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠] وَقَالَ مُعَاذٌ: اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَلْيَقِينُ، اَلْإِيمَانُ كُلُّهُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوٰى حَتَّى يَدَعَ مَاحَاكَ فِي الصَّدْرِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿شَرَعَ لَكُم﴾ [الشورى: ١٣] أَوْصَيْنَاكَ يَامُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَّاحِدًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ [المائدة: ٤٨] سَبِيلًا وَّسُنَّةً.

''(اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمھارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہیں) ان سے ڈرو تو (یہ سن کر) ان کا ایمان اور بڑھ گیا۔'' نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اس چیز نے ان کے ایمان واطاعت میں اور اضافہ کر دیا۔''

اور اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا اور بغض رکھنا داخل ایمان ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے گورنر) حضرت عدی بن عدی رحمہ اللہ کو لکھا کہ ایمان کے لیے فرائض و احکام، نیز حدود اور سنن ہیں جس نے ان کو پورا کیا اس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا اور جس نے ان تمام کو پورا نہ کیا اس نے اپنے ایمان کو ناقص رکھا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمھارے لیے ان تمام چیزوں کو ضرور بیان کروں گا تا کہ تم ان پر عمل کر سکو اور اگر مجھے زندگی نہ ملی تو مجھے بھی تمھارے پاس رہنے کا اتنا شوق نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول (قرآن میں نقل ہوا) ہے: ''لیکن میں قلبی اطمینان چاہتا ہوں۔'' حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ نے (حضرت اسود بن ہلال سے) کہا: ہمارے ساتھ بیٹھ تا کہ چند لمحات کے لیے اپنے ایمان کو تازہ کر لیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقین پورا ایمان ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انسان اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک ایسی چیزوں کو نہ چھوڑ دے جو دل میں کھٹکتی ہوں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ (اس ارشاد باری کی تفسیر میں) فرماتے ہیں: ''اللہ نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے (جس کے قائم کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا)۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد! ہم نے تمھیں اور نوح کو ایک ہی دین کی وصیت کی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شرعة سے مراد قانون الٰہی اور منهاجًا سے مراد اس قانون پر عمل کرنے کا طریقہ ہے۔

(٢) [بَابٌ] : دُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ [الفرقان: ٧٧] وَمَعْنَى الدُّعَاءِ فِي اللُّغَةِ : اَلْإِيمَانُ

باب:2- تمھاری دعا سے مراد تمھارا ایمان ہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے: اگر تمھاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمھاری مطلق پروا نہ کرتا۔'' اور عربی لغت میں دعا کے معنی ایمان بھی ہیں

٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[8] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

(٣) بَابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ

باب:3- امور ایمان کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٧٧] ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ اَلْآيَةَ [المؤمنون: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لینے ہی میں نہیں بلکہ حقیقت کے اعتبار سے اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور انبیاء پر ایمان رکھنے والا ہو۔ اور مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔'' (نیز فرمایا:) ''یقیناً ان مومنوں نے فلاح پائی (جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں)...... الخ.''

٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

[9] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبیٔ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

(٤) بَابٌ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ

باب:4- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ».

[10] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٤٨٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: اور ابومعاویہ نے کہا: ہمیں (یہ) حدیث داود نے بیان کی، ان کو عامر (شعبی) نے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اور عبدالاعلیٰ نے داود سے بیان کی، انھوں نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے، انھوں نے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے اس بے عملی یا بدعملی کے طوفان کو روکنا چاہتے ہیں جو مرجیہ کے موقف کی وجہ سے لوگوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ مرجیہ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے، اس کی موجودگی میں اعمال صالحہ کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ مومن صرف تصدیق ہی سے ان بشارتوں کا حقدار بن جاتا ہے جو اس کے لیے قرآن وحدیث میں موجود ہیں، نیز آپ یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد اگرچہ پانچ چیزوں پر ہے لیکن ان کے علاوہ بھی کچھ نیک عادات اور پاکیزہ خصائل ایسے ہیں جن کے بغیر انسان حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔

(٥) بَابٌ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟

باب: 5- کون سا (صاحب) اسلام افضل ہے؟

١١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[11] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا (صاحب) اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

(٦) بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب:6-کھانا کھلانا، اسلام کا حصہ ہے

١٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ». [انظر: ٢٨، ٦٢٣٦]

[12] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور سب کو سلام کرو، (عام اس سے کہ) تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔''

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث میں ایک ہی سوال کے مختلف جوابات اس بنا پر ہیں کہ سائل کے احوال مختلف ہوتے ہیں، اس کی ضرورت کو دیکھ کر جواب دیا جاتا ہے، مثلاً: ایک شخص نماز کا پابند ہے، روزے بھی رکھتا ہے لیکن طبیعت میں ذرا بخل ہے تو اس شخص کو ایسا عمل بتایا جائے گا جو اس کی کمی کا علاج کر سکے۔ اس طرح ایک شخص مہمان نواز ہے، رحمدل بھی ہے لیکن نماز میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے نماز کے متعلق تلقین کی جائے گی کہ یہ افضل عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ روحانی مربی ہیں، اس لیے جس عمل کی کمی دیکھتے ہیں اسی کی ترغیب دلائی ہے۔

(٧) بَابٌ: مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُّحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

باب: 7-اپنی پسندیدہ چیز کو اپنے بھائی کے لیے پسند کرنا ایمان کا حصہ ہے

١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ

[13] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی نفی سے مراد کمال ایمان کی نفی مقصود ہے جیسا کہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے:[فُلَانٌ لَيْسَ بِإِنْسَانٍ] ''فلاں شخص انسان نہیں ہے۔'' اس سے مراد کامل انسان ہونے کی نفی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مسلمان دیگر ارکان اسلام کا خیال رکھتے ہوئے اس مبارک خصلت کو عمل میں لائے گا وہ مومن کامل ہوگا بصورت دیگر اس کا ایمان ناقص ہوگا۔ امام بخاری کا مقصود بھی یہی ہے کہ ایمان کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔[1]

(٨) بَابٌ: حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 8- رسول اللہ ﷺ سے محبت بھی ایمان کا حصہ ہے

١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ».

[14] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہیں ہوسکتا تاآنکہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔''

فائدہ: دیگر عناوین کے برعکس اس عنوان میں ادباً رسول اللہ ﷺ کا ذکر مقدم فرمایا ہے، نیز ایمانیات کے معاملے میں آپ کی محبت اصل الاصول کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جس مسلمان کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگی وہی دیگر احکام کی تعمیل کر سکے گا، اور اسی محبت رسول ہی سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت موجود ہے تو ایمان ہے بصورت دیگر ایمان سے وہ محروم ہے۔ اس سے ایمان کی کمی بیشی پر بھی روشنی پڑتی ہے کیونکہ محبت ایک ایسا عمل ہے جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی سنت کی تائید ونصرت، اس کا دفاع اور منکرین سنت کا مقابلہ کیا جائے۔ آپ کے لائے ہوئے طریقے پر عمل کیا جائے۔ اس کے لیے وقت، صلاحیت اور مال وغیرہ خرچ کیا جائے، حقیقی ایمان انھی باتوں سے مکمل ہوگا۔ اس سلسلے میں جو چیز بھی رکاوٹ بنے، اسے قربان کر دیا جائے۔ اگر مومن اپنے اندر اس معیار کو محسوس کرتا ہے تو حقیقی مومن ہے بصورت دیگر اسے اپنے ایمان کے متعلق غوروفکر کرنا چاہیے۔[2] واللہ المستعان.

١٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[15] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

---

1 شرح الكرماني: 92/1. 2 شرح الكرماني: 99/1.

ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

فائدہ: محبت کی تین اقسام ہیں: * محبت تعظیم، جیسے والد اور استاد سے محبت کی جاتی ہے۔ * محبت شفقت، جیسے اولاد اور شاگردوں سے کی جاتی ہے۔ * محبت استحسان، جو عام انسانوں سے کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تمام اصناف محبت کو جمع کر دیا ہے کہ اس وقت تک ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی جب تک ان تمام اقسام سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔

(٩) بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَّكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ». [انظر: ٢١، ٦٠٤١، ٦٩٤١]

باب: 9- ایمان کی مٹھاس کا بیان

[16] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبئ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی شیرینی کو پالیا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جس شخص سے بھی محبت رکھے محض اللہ کے لیے محبت رکھے۔ اور وہ کفر میں لوٹ جانے کو ایسا برا خیال کرے جیسا کہ آگ میں گرائے جانے کو برا سمجھتا ہے۔''

(١٠) بَابٌ: عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ». [انظر: ٣٧٨٤]

باب: 10- انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

[17] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبئ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔''

فائدہ: انصار، مدینہ منورہ کے وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاں پناہ دی اور ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا جب اور کوئی قوم آپ کی مدد کے لیے تیار نہ تھی۔ پہلے یہ لوگ بنو قیلہ کے نام سے مشہور تھے۔ دین اسلام اور اہل اسلام کی مدد کرنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کا لقب انصار رکھا۔ اس حدیث میں انصار سے آپ کے مددگار اور معاون کی حیثیت سے محبت کرنا مراد ہے، شخصی طور پر کسی سے اختلاف اور جھگڑا اس محبت کے منافی نہیں۔

(۱۱) بَابٌ :

۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ - وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ -: «بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّاتُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ» فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. [انظر: ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۹۹۹، ٤٨٩٤، ٦٧٨٤، ٦٨٠١، ٦٨٧٣، ٧٠٥٥، ٧١٩٩، ٧٢١٣، ٧٤٦٨]

باب:11- بلاعنوان

[18] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، اور یہ بدری صحابی اور عقبہ والی رات کے نقباء میں سے ایک نقیب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے، جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کی ایک جماعت تھی، فرمایا: ''تم سب مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے سامنے (دیدہ دانستہ) کسی پر افترا پردازی نہیں کرو گے اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ عہد پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو اس کا گناہ اتر جائے گا۔ اور جو کوئی ان جرائم میں سے کسی کا ارتکاب کرے، پھر اللہ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے حوالے ہے کہ چاہے تو (قیامت کے دن) اسے سزا دے یا معاف کر دے۔'' ہم نے ان سب شرطوں پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی۔

فائدہ: یہ بیعت، بیعتِ اسلام ہے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے دین اسلام پر کاربند رہنے، ہجرت کرنے، میدان جہاد میں ثابت قدم رہنے، فواحش و منکرات کو چھوڑنے، سنت پر عمل کرنے اور بدعات و رسوم سے دور رہنے کی بیعت لیتے تھے۔ انصار سے اسی قسم کی بیعت لی گئی اور وہ اس پر کاربند رہنے کی بنا پر انصار کہلانے کے حق دار ٹھہرے۔ اس کے علاوہ بیعت تصوف کا اسلام میں کوئی وجود نہیں، یہ بہت بعد کی پیداوار ہے۔

(۱۲) بَابٌ : مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب:12- فتنوں سے فرار بھی دین کا حصہ ہے

[19] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زمانہ قریب ہے جب

ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [انظر: ٣٣٠٠، ٣٦٠٠، ٦٤٩٥، ٧٠٨٨]

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف نکل جائے گا اور فتنوں سے راہ فرار اختیار کر کے اپنے دین کو بچالے گا۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے دین کو بچانے کے لیے تمام لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنا اچھا عمل ہے اور ایسا کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ جو لوگ اس طرح کے اعمال صالحہ کو ایمان سے جدا قرار دیتے ہیں ان کا موقف صحیح نہیں ہے۔ تاہم یہ اس وقت ہے جب ایمان ضائع ہونے کا شدید اندیشہ ہو۔

(١٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ»،

وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ [البقرة:٢٢٥].

باب:13- فرمان نبوی (کی وضاحت) کہ "اللہ کے متعلق میں تم سے زیادہ جاننے والا ہوں۔"

اور اس بات کا ثبوت کہ معرفت دل کا فعل ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اس کی پکڑ اس چیز پر ہوگی جو تمھارے دلوں کا فعل ہے۔"

٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْبِيكَنْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ: «إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا».

[20] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیتے تو انھی کاموں کا حکم دیتے جن کو وہ بآسانی کر سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا حال آپ جیسا نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمایا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر غصے کا اثر ظاہر ہوا، پھر آپ نے فرمایا: "میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ کو جاننے والا ہوں۔"

(١٤) بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ، مِنَ الْإِيمَانِ

باب:14- جو کفر میں جانا اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکا جانا، تو یہ ایمان ہی سے ہے

٢١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[21] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ». [راجع: ١٦]

سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی پا لے گا: جس شخص کو اللہ اور اس کا رسول پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوں اور جو شخص کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے اور جو شخص کفر سے نکلنے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح برا سمجھے گویا اسے آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔''

(١٥) بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

باب:15- اہل ایمان کا اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہونا

٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ، شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟».

[22] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو، اسے جہنم سے نکال لاؤ۔ تو ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جو کہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انھیں پانی یا زندگی کی نہر میں ڈالا جائے گا۔ (راویٔ حدیث) مالک کو شک ہے (کہ ان کے استاذ نے کون سا لفظ بولا)۔ وہ از سرِ نو یوں اگیں گے جیسے دانہ لب جو اگتا ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں وہ کیسے زرد زرد لپٹا ہوا نمودار ہوتا ہے؟''

قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: «اَلْحَيَاةِ». وَقَالَ: «خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ». [انظر: ٤٥٨١، ٤٩١٩، ٦٥٦٠، ٦٥٧٤، ٧٤٣٨، ٧٤٣٩]

(عمرو بن یحییٰ مازنی کے شاگرد) وہیب نے (عن عمرو کی جگہ) حدثنا عمرو اور (شک کے بغیر (نَهْرِ) الْحَيَاةِ کہا ہے، نیز (خردل من ایمان کی بجائے) خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ بیان کیا ہے۔

فائدہ: اہل کفر پر عذاب انتقاماً ہوگا جبکہ اہل ایمان کو اس لیے جہنم میں ڈالا جائے گا تا کہ انھیں گناہوں کے میل کچیل سے صاف کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انھیں دنیا میں مصائب و آلام سے دوچار کیا جاتا ہے یا سکرات الموت کی تکالیف ان کی تطہیر کا باعث بنتی ہیں۔ اگر گناہ اس سے بھی زیادہ ہوں تو میدان حشر کی ہولناکیوں سے تدارک کیا جاتا ہے۔ اگر معاصی اس سے بھی زیادہ ہوں تو دوزخ میں ڈال کر انھیں پاک کر دیا جائے گا۔

٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلدِّينَ». [انظر: ٣٦٩١، ٧٠٠٨، ٧٠٠٩]

[23] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک مرتبہ سورہا تھا کہ بحالت خواب لوگوں کو دیکھا، وہ میرے سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کے کرتے چھاتیوں تک ہیں اور کچھ لوگوں کے اس سے بھی کم۔ اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو میرے سامنے اس حالت میں لایا گیا کہ وہ کرتا پہنے ہوئے ہیں اور اسے زمین پر گھسیٹ رہے ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دین۔''

(١٦) بَابٌ : اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:16- حیا جزوِ ایمان ہے

٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ». [انظر: ٦١١٨]

[24] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک انصاری مرد کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دے کیونکہ شرم تو ایمان کا حصہ ہے۔''

فائدہ: حیا اس تأثر کا نام ہے جو کسی برے کام کے خیال سے انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کی تعریف یہ ہے کہ جو خصلت انسان کو بھلائی پر آمادہ کرے اور برائی سے روکے، وہ حیا ہے۔ اس میں ایک طرح بزدلی اور عفت دونوں ہوتی ہیں اور اپنا اپنا کام کرتی ہیں۔ بزدلی برائیوں سے روکتی ہے اور عفت اسے نیک کاموں کی طرف لاتی ہے۔ اس وضاحت سے پتہ چلا کہ جو لوگ شرعی امور میں حیا سے کام لیتے ہیں اس کا نام حیا رکھنا غلط ہے بلکہ یہ ان کی طبیعت کی کمزوری ہے جسے حیا کا نام دے کر چھپانا درست نہیں۔ یہ ایسا جُبن (بزدلی) ہے جس سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے۔[1] حیا اور جبن میں بہت بڑا فرق ہے۔

(١٧) بَابٌ : ﴿فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ﴾ [التوبة: ٥]

باب:17- (فرمان الٰہی کی وضاحت:) ''پھر اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو''

1 صحيح البخاري، الدعوات، حديث: 6365.

٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ [الْمُسْنَدِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[25] حضرت عبداللہ بن عمر ﷜ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورے آداب سے نماز ادا کریں اور زکاۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انھوں نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچا لیا، سوائے حق اسلام کے۔ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

(١٨) بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

باب:18- اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے کہ ایمان عمل ہی کا نام ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَتِلْكَ ٱلْجَنَّةُ ٱلَّتِىٓ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الزخرف: ٧٢] وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [الحجر: ٩٢، ٩٣]: عَنْ [قَوْلِ] لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَقَالَ: ﴿لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ ٱلْعَٰمِلُونَ﴾. [الصافات: ٦١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور یہ جنت ہے جس کے تم اپنے عمل کے بدلے میں وارث بنے ہو۔'' نیز قرآن مجید میں ہے: ''قسم ہے تیرے رب کی! ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے ہر اس چیز کی جو وہ کرتے رہے ہیں۔'' اس آیت کے متعلق اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے مراد [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کے متعلق سوال ہونا ہے، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔''

٢٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [انظر: ١٥١٩]

[26] حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔'' سوال کیا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''وہ حج جو قبول ہو۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا﴾ [الحجرات: ١٤] فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ﴾ [آل عمران: ١٩] ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ [آل عمران: ٨٥].

٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا؟ فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا»، فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا»، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ».

باب: 19- اگر اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہ ہوں بلکہ ظاہری اطاعت مراد ہو یا قتل کے خوف سے (کوئی شخص) مسلمان کہلوائے (تو لغوی حیثیت سے یہ اطلاق درست ہے)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ کہہ دیجیے! تم درحقیقت ایمان نہیں لائے ہو بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں (مخالفت چھوڑ کر اطاعت گزار ہو گئے ہیں)۔'' بعض اوقات اسلام اپنے حقیقی (شرعی) معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً اللہ کے ہاں دین تو اسلام ہی ہے۔'' ''اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہو گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

[27] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور (وہ) سعد رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا، یعنی اسے کچھ نہ دیا، حالانکہ وہ تمام لوگوں میں سے مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا، اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''(مومن) یا مسلمان!'' میں تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر اس کے متعلق میں جو جانتا تھا اس نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: آپ نے فلاں شخص کو کیوں نظر انداز کر دیا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ''(مومن) یا مسلمان!'' میں پھر تھوڑی دیر چپ رہا، پھر اس کے متعلق جو میں جانتا تھا، اس نے مجھے مجبور کیا تو میں نے تیسری مرتبہ

وہی عرض کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی فرمایا۔ اس کے بعد آپ گویا ہوئے: ''اے سعد! میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ یہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے۔''

وَرَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ١٤٧٨]

اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ہر مسلمان کے دو احوال ہیں: ایک کا تعلق باطن سے ہے اور دوسرے کا ظاہر سے۔ ایمان، یہ باطنی امر ہے جس کا واقعی علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہوسکتا، وہی کسی کو بتا دے تو دوسری بات ہے۔ البتہ کسی کے ظاہری احوال کو دیکھ کر کہ وہ متشرع ہے، نماز روزے کا پابند ہے، کہا جاسکتا ہے کہ یہ پکا مسلمان ہے۔

(٢٠) بَابٌ: [إِفْشَاءُ] السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب: 20- سلام کی اشاعت بھی اسلام کا حصہ ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ: ثَلَاثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: اَلْإِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ.

حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں: تین خصلتیں ایسی ہیں جس نے انھیں جمع کر لیا اس نے ایمان مکمل کر لیا: اپنے نفس سے انصاف کرنا، دنیا میں سلام پھیلانا اور تنگ دستی کے باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ». [راجع: ١٢]

[28] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ، آشنا اور ناآشنا، سب کو سلام کرو۔''

(٢١) بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُوْنَ كُفْرٍ

باب: 21- خاوند کی ناشکری بھی کفر ہے، لیکن کفر کفر میں فرق ہے

فِيهِ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس باب میں ایک حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَرَأَيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ»، قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ». [انظر: ٤٣١، ٧٤٨، ١٠٥٢، ٣٢٠٢، ٥١٩٧]

[29] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے دوزخ دیکھی تو وہاں اکثر عورتیں تھیں (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔“ لوگوں نے کہا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ وہ اپنے خاوند کا کفر کرتی ہیں، یعنی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہیں۔ وہ یوں کہ اگر تو ساری عمر عورت سے اچھا سلوک کرے پھر وہ معمولی سی (ناگوار) بات تجھ میں دیکھے تو کہنے لگتی ہے کہ مجھے تجھ سے کبھی آرام نہیں ملا۔“

(٢٢) بَابٌ: اَلْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

باب: 22- گناہ، جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا مرتکب کافر نہیں ہوتا، البتہ شرک کا مرتکب (یا کفر کا معتقد) ضرور کافر ہو جاتا ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ [النسآء: ٤٨].

فرمان نبوی ہے: ”(اے ابوذر!) تیرے اندر ابھی جاہلیت کی خصلت باقی ہے۔“ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔“

٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ

[30] حضرت معرور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ربذہ (جگہ) میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا، دیکھا تو انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسا جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو بایں طور گالی دی کہ اسے ماں کی عار دلائی۔ نبیٔ اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ”تو نے اسے اس کی ماں سے عار دلائی ہے؟ ابھی تک تجھ میں جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں،

مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ». [انظر: ٢٥٤٥، ٦٠٥٠]

انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے تصرف میں رکھا ہے، چنانچہ جس شخص کا بھائی اس کے قبضے میں ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور ان سے وہ کام نہ لو جوان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اور اگر ایسے کام کی انھیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔''

بَابٌ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩]. فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ.

باب: ...... ''اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں قتال کریں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔'' اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے جنگ و قتال کے باوجود دونوں گروہوں کے لیے لفظ مومن استعمال فرمایا ہے

٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [انظر: ٦٨٧٥، ٧٠٨٣]

[31] احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے چلا۔ راستے میں مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اس شخص کی مدد کرنے کا ہے۔ انھوں نے فرمایا: واپس ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر آپس میں لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہے (اس کا جہنمی ہونا سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کا کیا جرم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی خواہش بھی دوسرے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔''

فائدہ: جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے ہوئے اس جنگ میں شریک ہوئے، وہ خواہ قاتل ہوں یا مقتول، وہ حدیث میں مذکور وعید سے خارج ہیں اور جن لوگوں کا مقصد محض فساد برپا کرنا تھا، وہ قاتل ہوں یا مقتول، از روئے حدیث جہنمی ہیں۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جو لوگ حق کی حمایت کے لیے کھڑے ہوئے، وہ باذن اللہ جنت میں جائیں گے لیکن جن لوگوں کا مقصد حصول اقتدار، عہدہ طلبی، عصبیت یا اور کوئی دنیاوی غرض تھی، ان کے متعلق حدیث نبوی ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ عصبیت کا مفہوم یہ ہے کہ حالات کی تحقیق کیے بغیر صرف یہ سمجھ کر کسی کی مدد کی جائے کہ یہ اپنا آدمی ہے۔

(۲۳) بَابٌ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

باب: 23- ایک ظلم کا دوسرے ظلم سے کم تر ہونا

۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ أُو۟لَـٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ [الأنعام: ٨٢] قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣]. [انظر: ٣٣٦٠، ٣٤٢٨، ٣٤٢٩، ٤٦٢٩، ٤٧٧٦، ٦٩١٨، ٦٩٣٧]

[32] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اتری: ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''یقیناً شرک ظلم عظیم ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے دور حاضر کے معتزلہ (منکرین حدیث) کی بھی تردید ہوتی ہے جو قرآن فہمی کے لیے صرف عربی لغت کو کافی سمجھتے ہیں اور صاحب قرآن رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو اہمیت نہیں دیتے۔ اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہوتا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن کا شکار نہ ہوتے، لہٰذا قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے صاحب قرآن ﷺ کے ارشادات و معمولات کو پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ بیان ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ''پھر اس قرآن کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔''[1]

(۲٤) بَابُ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ

باب: 24- منافق کی نشانیاں

۳۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ». [انظر: ٢٦٨٢، ٢٧٤٩، ٦٠٩٥]

[33] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

1 القيامة 75:19.

٣٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ. [انظر: ٢٤٥٩، ٣١٧٨]

[34] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بھی ہوگی، اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو دغابازی کرے اور جھگڑے تو بے ہودہ بکواس کرے۔''
اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کرنے میں (سفیان کی) متابعت کی ہے۔

فائدہ: نفاق کی دو قسمیں ہیں: ایک نفاق تو ایمان وعقیدے کا ہوتا ہے جو کفر کی بدترین قسم ہے جس کی نشاندہی صرف وحی سے ممکن ہے۔ دوسرا عملی نفاق ہے جسے سیرت وکردار کا نفاق بھی کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ نفاق میں بھی کفر اور ظلم کی طرح مراتب ہیں۔ ان احادیث میں عملی نفاق کی علامات ذکر کی گئی ہیں۔ مسلمان کو ان بری خصلتوں سے بچنا چاہیے۔

(٢٥) بَابٌ: قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 25- شب قدر کا قیام بھی جزو ایمان ہے

٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ٣٧، ٣٨، ١٩٠١، ٢٠٠٨، ٢٠٠٩، ٢٠١٤]

[35] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے گا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

فائدہ: اس حدیث میں ایمان واحتساب کے الفاظ بطور خاص ذکر کیے گئے ہیں۔ لفظ ایمان میں تنبیہ ہے کہ اس رات کا قیام ایمانی تقاضے کے تحت ہونا چاہیے، کوئی دوسرا مقصد پیش نظر نہ ہو۔ اس قسم کے ایمانی تقاضوں سے ایمان میں ترقی ہوگی اور جس ایمان میں اس قسم کے تقاضے شامل نہیں ہوں گے، وہ ایمان کمزور ہوگا۔ اسی طرح لفظ احتساب جس کے معنی نیت کا استحضار ہیں، یہ اصل نیت سے زائد شے ہے۔ عمل کے وقت استحضارِ نیت اجر میں ترقی کا باعث ہے، مثلاً: ایک شخص بیدار ہے اور عمل خیر میں مشغول ہے تو یقیناً یہ بڑی سعادت ہے لیکن اگر شب بیداری کے ساتھ نیت کا استحضار بھی ہو جائے تو درجات ثواب میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

(٢٦) بَابٌ: اَلْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 26- جہاد ایمان کا حصہ ہے

٣٦ - حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ». [انظر: ٢٧٨٧، ٢٧٩٧، ٢٩٧٢، ٣١٢٣، ٧٢٢٦، ٧٢٢٧، ٧٤٥٧، ٧٤٦٣]

[36] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ذمے داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے۔ اسے گھر سے صرف اس بات نے نکالا کہ وہ مجھ (اللہ) پر ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے، تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا جو اس نے جہاد میں پایا، یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کروں گا۔ اور (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) اگر میں اپنی امت کے لیے اسے دشوار نہ سمجھتا تو کبھی چھوٹے سے چھوٹے لشکر سے بھی پیچھے نہ بیٹھ رہتا۔ اور میری یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔''

(٢٧) بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:27- رمضان میں تراویح پڑھنا بھی ایمان کا حصہ ہے

٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[37] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان میں ایماندار ہو کر حصول ثواب کے لیے رات کے وقت قیام کرے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

فائدہ: گناہوں کی معافی میں حقوق العباد شامل نہیں ہیں کیونکہ اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ حقوق العباد، حقداروں کی رضامندی ہی سے ساقط ہو سکتے ہیں۔ قیامت کے دن حق داروں کی برائیاں لے کر اور اپنی نیکیاں دے کر ان کی تلافی ممکن ہے الا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے ثواب دے کر راضی کر دے۔

(٢٨) بَابٌ: صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِّنَ الْإِيمَانِ

باب:28- ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

٣٨ – حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[38] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے ایمان کے پیش نظر حصول ثواب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(٢٩) بَابٌ: اَلدِّينُ يُسْرٌ

باب:29- دین آسان ہے

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ».

فرمان نبوی ہے: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب دین، دین حنیف ہے، جس کی بنیاد سہولت پر رکھی گئی ہے۔''

٣٩ – حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّينَ [أَحَدٌ] إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ». [انظر: ٥٦٧٣، ٦٤٦٣، ٧٢٣٥]

[39] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین اسلام بہت آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا، اس لیے میانہ روی اختیار کرو اور (اعتدال کے ساتھ) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ۔ صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے مدد حاصل کرو۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو راحت وسکون کے اوقات میں نہایت نشاط اور مستقل مزاجی سے فریضۂ عبادت ادا کرنا چاہیے تاکہ اس کا عمل مستقل بنیادوں پر قائم رہے کیونکہ تھوڑا سا عمل استقلال وثبات سے کرنا اس عمل کثیر سے کہیں بڑھ کر ہے جس میں انقطاع آجائے۔[1] نیز عزیمت اور رخصت دونوں چیزیں دین میں شامل ہیں۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ دونوں پر عمل ہو۔ عزیمت کی حالت میں عزیمت پر عمل کیا جائے اور رخصت کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہر ہر موقع پر رخصت کی تلاش بے دینی ہے جبکہ ہر وقت عزیمت کی تمنا بھی حد سے تجاوز ہے، ایسا کرنے میں ناکامی کا اندیشہ اور نامرادی کا خطرہ رہتا ہے جیسا کہ پانی کے استعمال پر کوئی عذر مانع ہو تو تیمم کی اجازت ہے، ایسے موقع پر پانی کے استعمال پر اصرار کرنا دین میں تشدد ہے جسے اسلام نے پسند نہیں کیا۔

(٣٠) بَابٌ: اَلصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:30- نماز بھی ایمان کا جز ہے

1 شرح الكرماني: 162/1.

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرة:١٤٣]. يَعْنِي صَلَاتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔'' اس سے مراد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی گئی نمازیں ہیں۔

٤٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلٰى أَجْدَادِهِ - أَوْ قَالَ: أَخْوَالِهِ - مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا - أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا - وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلّٰى - أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا - صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذٰلِكَ.

[40] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ددھیال یا ننھیال، جو انصار سے تھے، کے ہاں اترے اور (مدینے میں) سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، البتہ آپ چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ کعبے کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا)۔ اور پہلی نماز جو آپ نے (کعبے کی طرف) پڑھی، وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی تھے، پھر ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد والوں کے پاس سے اس کا گزر ہوا، وہ (بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے) رکوع کی حالت میں تھے تو اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکے کی طرف نماز پڑھی ہے۔ (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اور جب آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو یہودی اور دوسرے اہل کتاب (نصاریٰ) بہت خوش ہوتے تھے لیکن جب آپ نے اپنا منہ بیت اللہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انھیں بہت ناگوار گزرا۔

قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا، أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ - قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ - رِجَالٌ وَّقُتِلُوا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرة:١٤٣]. [انظر: ٣٩٩، ٤٤٨٦، ٤٤٩٢، ٧٢٥٢]

اسی حدیث میں زہیر (راوی) نے بواسطۂ ابو اسحاق، براء سے یہ بھی بیان کیا کہ تحویل قبلہ سے پہلے کچھ لوگ فوت اور شہید ہو چکے تھے۔ ان کے متعلق ہمیں معلوم نہ تھا کہ انھیں نمازوں کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارا ایمان (نمازیں) ضائع کر دے۔''

(٣١) بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب:31-آدمی کے اسلام کی خوبی

٤١ - [قَالَ] مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا».

[41] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب کوئی بندہ مسلمان ہو جاتا ہے، پھر اسلام پر اچھی طرح کاربند رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جن کا اس نے قبل از اسلام ارتکاب کیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر قصاص کا اصول چلتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اور برائی کا بدلہ تو برائی کے مطابق ہی دیا جاتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمالے۔''

٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا».

[42] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو اچھا کرے تو ہر وہ اچھائی جس کو وہ بجالائے گا، دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جائے گی اور ہر وہ برا کام جو وہ کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے (جتنا اس نے کیا ہے)۔''

(٣٢) بَابٌ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ

باب:32- اللہ تعالیٰ کو دین (کا) وہ (عمل) بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے

٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قَالَتْ: فُلَانَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: «مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ

[43] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے، وہاں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ فلاں عورت ہے اور اس کی (کثرت) نماز کا حال بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا: ''رک جاؤ! تم اپنے ذمے صرف وہی کام لو جو (ہمیشہ) کر سکتے ہو۔ اللہ کی قسم!

عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [انظر: ١١٥١]

اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں اکتاتا، تم ہی عبادت کرنے سے تھک جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب، اطاعت کا وہ کام ہے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشگی کرے۔"

فائدہ: پہلے باب میں تھا کہ حسن اسلام مطلوب ہے اور اس باب میں فرمایا کہ وہ حسن مطلوب، دوام عمل میں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں حسن، اعمال سے آتا ہے مگر وہ اعمال اس درجے میں نہ ہوں کہ ان میں زبردستی کی جائے بلکہ اس حد تک مطلوب ہیں کہ ان پر دوام ہو سکے۔ اعمال اتنے زیادہ نہ ہوں کہ دل کی تنگی کی بنا پر ان کے چھوڑنے تک نوبت پہنچ جائے۔ اللہ کے ہاں مقدار نہیں، معیار کی قدر و قیمت ہے۔

(٣٣) بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب:33- ایمان میں کمی بیشی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى﴾ [الكهف: ١٣]. ﴿وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِيمَٰنًا﴾ [المدثر: ٣١] وَقَالَ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [المائدة: ٣]. فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "(یہ چند نوجوان (اصحاب کہف) اپنے رب پر ایمان لائے تھے) اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی دی تھی۔" "اور تاکہ اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔" نیز فرمایا: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔" اور جب کمال میں سے کوئی چیز باقی رہ جائے تو اس کو کمی کہا جاتا ہے۔

٤٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ إِيمَانٍ» مَكَانَ «خَيْرٍ». [انظر: ٤٤٧٦، ٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، ٧٥٠٩، ٧٥١٠، ٧٥١٦]

[44] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔ اور جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے ضرور نکلے گا۔ اور جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ بھی دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔"

حضرت امام ابو عبداللہ بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابان نے بروایت قتادہ بواسطۂ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

٤٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ ابْنَ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ قَالَ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣]. قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ. [انظر: ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨]

[45] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے رہتے ہو، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن ٹھہرا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی بولا یہ آیت: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کر لیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس دن اور اس مقام کو جانتے ہیں جس میں یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ آیت جمعے کے دن اتری جب آپ عرفات میں کھڑے تھے۔

فائدہ: یہودی دراصل یہ کہنا چاہتا تھا کہ مسلمان اس آیت کی اہمیت سے نابلد ہیں۔ اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم مارے خوشی کے اس کے یوم نزول کو عید کے طور پر مناتے اور ہر سال اس دن خوشی کا اظہار کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تمھاری عید تو خود ساختہ ہوتی لیکن ہمارے نزدیک تو اس کا نزول ہی عید کے دن ہوا اور ایسی جگہ پر نزول ہوا جو بہت تاریخی اور انتہائی تقدیس کی حامل ہے، یعنی جمعے کا دن، ذوالحجہ کی نویں تاریخ اور میدان عرفات، اب فیصلہ کیا جائے کہ کون سی خوشی، درحقیقت خوشی کہلانے کا حق رکھتی ہے؟ ایک وہ خوشی ہے جسے خود انسان مقرر کرتا ہے اور ایک وہ جس کی تعیین اللہ کی طرف سے ہو، جبکہ اصل خوشی تو وہی ہے جو اللہ کی مقرر کردہ ہو۔

(٣٤) بَابٌ: اَلزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب:34- زکاۃ، اسلام کا حصہ (رکن) ہے

وَقَوْلُهُ: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ﴾ [البيّنة: ٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر عبادت اللہ کے لیے خاص رکھیں، نماز قائم کریں، زکاۃ دیتے رہیں، یہی مضبوط دین ہے۔''

٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ»، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَصِيَامُ رَمَضَانَ»، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ». [انظر: ١٨٩١، ٢٦٧٨، ٦٩٥٦]

[46] حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل نجد سے ایک شخص پراگندہ مو(بال) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ کیا کہتا ہے تا آنکہ وہ نزدیک آ پہنچا۔ تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔'' اس نے کہا: ان کے علاوہ (بھی) مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے۔'' (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' اس نے عرض کیا: اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے۔'' حضرت طلحہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکاۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا: مجھ پر اس کے علاوہ (کوئی اور صدقہ بھی) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے۔'' حضرت طلحہ نے کہا: پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا: اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ یا کم نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔''

(٣٥) بَابٌ: اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 35- جنازے کے ساتھ جانا ایمان کا حصہ ہے

٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى

[47] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ایماندار ہو کر حصول ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس آتا ہے۔ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص جنازہ پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔''

عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ». تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [انظر: ١٣٢٣، ١٣٢٥]

عثمان المؤذن (راوی) نے عوف سے بیان کرنے میں رَوْح (راوی) کی متابعت کی ہے، چنانچہ اس نے کہا: ہمیں عوف نے محمد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی طرح بیان کیا۔

فائدہ: دنیا کے پیمانے کے لحاظ سے ایک قیراط بارہ درہم کا ہوتا ہے، البتہ آخرت میں اجر وثواب کے لحاظ سے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے، چنانچہ بخاری کی ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے۔[1]

(٣٦) بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: 36- مومن کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں اس کے اعمال بے خبری میں ضائع نہ ہو جائیں

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذَّبًا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ. وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ: مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ. وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: ١٣٥].

حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں: جب بھی میں نے اپنے قول وفعل کا تقابل کیا تو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میری تکذیب نہ کر دی جائے۔ اور ابن ابی ملیکہ نے کہا: میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابۂ کرام ؓ سے ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے متعلق نفاق کا اندیشہ تھا۔ ان میں سے کوئی یہ نہ کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل و میکائیل جیسا ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے مومن کے علاوہ اور کوئی نہیں ڈرتا اور اس سے منافق کے علاوہ اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔ اس باب میں باہمی جنگ و جدال اور گناہوں پر اصرار، نیز توبہ نہ کرنے سے بھی ڈرایا گیا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومن دانستہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔''

٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

[48] زبید بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابووائل سے مرجیہ کے متعلق دریافت کیا (کہ ان کا عقیدہ ہے کہ گناہ سے آدمی فاسق نہیں ہوتا) انھوں نے اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن مسعود

1 صحيح البخاري، الجنائز، حديث: 1325.

[انظر : ٦٠٤٤، ٧٠٧٦]

رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اس کفر سے مراد کفر حقیقی نہیں ہے کہ اس کا مرتکب دین اسلام سے خارج ہو جائے جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کا عقیدہ ہے بلکہ اس سے مراد کبیرہ گناہ ہے۔ اس کی سنگینی کے پیش نظر اس پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے۔ ہاں اگر اس جرم کو حلال سمجھتا ہو تو اس کا مرتکب کفر حقیقی کا حامل ہوگا۔[1]

٤٩ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ». [انظر: ٢٠٢٣، ٦٠٤٩]

[49] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ شب قدر بتانے کے لیے (اپنے حجرے سے) نکلے۔ اتنے میں دو مسلمان آپس میں جھگڑ پڑے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تو اس لیے باہر نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر بتاؤں، مگر فلاں فلاں آدمی جھگڑ پڑے، اس لیے وہ (میرے دل سے) اٹھالی گئی اور شاید یہی تمھارے حق میں مفید ہو۔ اب تم شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔''

(٣٧) بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ

باب: 37- حضرت جبرئیل کا نبی ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے متعلق دریافت کرنا

وَبَيَانِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ» فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ [آل عمران: ٨٥].

پھر نبی ﷺ کا جبریل کے لیے ان امور کا بیان فرمانا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''حضرت جبرئیل علیہ السلام تمھیں، تمھارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔'' اس مقام پر آپ نے ان تمام چیزوں کو دین شمار فرمایا ہے، نیز ان باتوں کے بیان میں جو رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سامنے بیان فرمائی تھیں اور ارشاد باری تعالیٰ: ''جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرے گا، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

1 فتح الباري: 150/1.

٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ». قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَاتُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْؤُلُ [عَنْهَا] بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ»، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [اَلْآيَةَ] [لقمان: ٣٤]. ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: «رُدُّوهُ»، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ. [انظر: ٤٧٧٧]

[50] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور روز حشر اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو۔'' اس نے مزید سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم محض اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نماز ٹھیک طور پر ادا کرو اور فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' پھر اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو، تو وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمھیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی)۔ دراصل قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے......'' اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

فائدہ: ''لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔'' شارحین نے اس کے کئی ایک مطالب بیان کیے ہیں: ○ والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ اولاد والدین کو ذلیل اور خوار کر کے، ان سے اس طرح کام لے گی جس طرح خاوند اپنی بیوی سے لیتا ہے بالخصوص بیٹی جو ماں سے بہت محبت کرتی ہے وہ بھی نافرمانی پر اتر آئے گی۔ آج اس کا اکثر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ ○ باندیوں کے بچے برسر اقتدار آ جائیں گے، جن کے اخلاق و عادات اور اطوار فطری طور پر خراب ہوتے ہیں، یعنی اقتدار پر ایسے لوگ قابض ہو جائیں گے جو اس کے اہل نہیں ہوں گے بلکہ نالائق، درشت مزاج اور انصاف کے تقاضوں سے ناآشنا ہوں گے۔ ○ فتوحات زیادہ ہوں گی جس کے نتیجے میں لونڈیاں زیادہ آئیں گی اور وہ ام ولد بنیں گی، ام ولد بننا گویا اپنے آقا کو جنم دینا ہے۔ اس تفسیر پر یہ علامت بالکل ابتدائی نشانی ہوئی کیونکہ فتوحات کی کثرت تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہو چکی ہے۔ ○ قرب قیامت کے وقت جہالت عام ہوگی جس کی بنا پر ہر طرف بے عملی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہوگا، معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا کہ ام ولد جس کی خرید و فروخت ناجائز ہے، کھلے عام فروخت ہوگی اور وہ فروخت ہوتے ہوتے ایسے آقا کے پاس پہنچ جائے گی جس کو اس نے جنم دیا ہوگا اور وہ لاشعوری طور پر اس کا مالک بن جائے گا۔[1]

(٣٨) بَابٌ :

٥١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسُفْيَانَ: أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ: سَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ. [راجع: ٧]

باب:38- بلاعنوان

[51] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے یہ کہا: میں نے تم سے دریافت کیا تھا کہ اس کے پیروکار ترقی پذیر ہیں یا روبہ انحطاط؟ تو تم نے بتایا کہ وہ دن بدن زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ یقیناً ایمان کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے، تاآنکہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: اس کے متبعین میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد اسے برا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہو جاتا ہے؟ تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے۔ جب اس کی بشاشت دلوں میں سرایت کر جاتی ہے، تو پھر کوئی شخص اس سے ناراض نہیں ہوتا۔

(٣٩) بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

باب:39- اپنے دین کی خاطر گناہوں سے الگ ہو جانے والے کی فضیلت

[52] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

1 فتح الباري: 162/1.

عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ، اِسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ». [انظر: ٢٠٥١]

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنھیں اکثر لوگ نہیں جانتے، چنانچہ جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوگیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو شاہی چراگاہ کے آس پاس (اپنے جانوروں کو) چرائے، قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر اس کا جانور گھس جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں ایک ٹکڑا (گوشت کا) ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو! وہ ٹکڑا دل ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ ورع و پرہیز گاری بھی ایمان کو کامل کرنے والے اعمال میں سے ہے اور اس میں مراتب ہیں، لہٰذا ایمان و دین میں بھی مراتب ہیں، ایمان کے لیے ان کا بجالانا اس کے ثمر آور ہونے کا باعث ہے اور ان کا ترک کر دینا ایمان کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

٤٠ - بَابٌ: أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:40- خمس کا ادا کرنا جزو ایمان ہے

٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلٰى سَرِيرِهِ فَقَالَ: أَقِمْ عِنْدِي حَتّٰى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي، فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى»، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ!

[53] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھاتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے: تم میرے پاس کچھ روز اقامت کرو، میں تمھارے لیے اپنے مال میں سے کچھ حصہ مقرر کر دوں گا۔ تو میں ان کے ہاں دو ماہ تک اقامت پذیر رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: جب وفد عبدالقیس نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں یا کون سے نمائندے ہیں؟'' انھوں نے کہا: ہم خاندان

إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَّأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ»، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ، - وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ - وَقَالَ: «اِحْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ».
[انظر: ۸۷، ۵۲۳، ۱۳۹۸، ۳۰۹۵، ۳۵۱۰، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۶۱۷۶، ۷۲۶۶، ۷۵۵۶]

ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم آرام کی جگہ آئے ہو، نہ ذلیل ہو گے اور نہ شرمندہ!“ پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ماہ حرام کے علاوہ دوسرے دنوں میں آپ کے پاس نہیں آ سکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے، لہٰذا آپ خلاصے کے طور پر ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیں کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انھوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق بھی پوچھا تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا: آپ نے انھیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو، اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔“ اور (شراب سازی کے) چار برتنوں، یعنی بڑے مٹکوں، کدو سے تیار کردہ پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے انھیں منع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو ان سے مطلع کر دو۔“

فائدہ: حرمت والے مہینوں سے مراد رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ کفار ان کی بے حد تعظیم کرتے تھے اور ان مہینوں میں کسی دوسرے پر دست درازی کرنے سے باز رہتے تھے۔

(٤١) بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ

باب: 41- اعمال کا مدار نیت اور احتساب پر ہے

وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَدَخَلَ فِيهِ الْإِيمَانُ، وَالْوُضُوءُ، وَالصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالْحَجُّ،

اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔ اس میں ایمان، وضو، نماز، زکاۃ، حج، روزہ اور دوسرے

وَالصَّوْمُ، وَالْأَحْكَامُ، وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ﴾ [الإسراء: ٨٤] عَلٰى نِيَّتِهِ، وَنَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا، صَدَقَةٌ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ».

احکام بھی شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہہ دیجیے: ہر شخص اپنی نیت کے مطابق عمل پیرا ہے۔'' شاکلہ کے معنی نیت ہیں۔ اور انسان کا اپنے اہل و عیال پر بہ نیت ثواب خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن جہاد اور نیت باقی ہیں۔''

٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[54] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی۔ اگر کوئی اپنا وطن اللہ اور اس کے رسول کے لیے چھوڑتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی۔ اگر کسی کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔''

٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ». [انظر: ٤٠٠٦، ٥٣٥١]

[55] حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مرد اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں صدقہ بن جاتا ہے۔''

٥٦ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ». [انظر: ١٢٩٥، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٣٩٣٦، ٤٤٠٩، ٥٣٥٤، ٥٦٥٩، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣]

[56] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس نفقے پر ضرور اجر دیا جائے گا جس سے تمھارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ ہے کہ بال بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ صدقہ صرف وہی نہیں جو غیر کو دیا جائے بلکہ خود اپنے اوپر خرچ کر کے بھی ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی باعث اجر و ثواب ہے اگر نیت ثواب کی ہو۔

(٤٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ. . . لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ»

باب:42- نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یہ خیر خواہی اللہ، اس کے رسول، اہل اسلام حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ ہونی چاہیے۔''

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [التوبة: ٩١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیر خواہی کا تعلق رکھیں۔''

٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [انظر: ٥٢٤، ١٤٠١، ٢١٥٧، ٢٧١٤، ٢٧١٥، ٧٢٠٤]

[57] حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے (کے اقرار) پر بیعت کی۔

٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ - يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ - قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، وَالْوَقَارِ، وَالسَّكِينَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ، ثُمَّ قَالَ: اِسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَشَرَطَ عَلَيَّ: «وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ»، فَبَايَعْتُهُ عَلٰى هٰذَا، وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ! إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ.

[58] زیاد بن علاقہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے سنا، جس دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا: تمھیں صرف ایک اللہ سے ڈرنا چاہیے جس کا کوئی شریک نہیں، نیز تمھیں دوسرے امیر کے آنے تک تحمل و اطمینان سے رہنا چاہیے، بس وہ عنقریب ہی آ جائیں گے۔ پھر فرمایا: اپنے امیر کے لیے دعائے مغفرت کرو کیونکہ وہ خود بھی معاف کرنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر کہا: تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے اسلام پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا عہد لیا، پھر

اسی شرط پر میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ مجھے اس مسجد کے رب کی قسم! میں تمھارا خیرخواہ ہوں۔ پھر آپ نے استغفار کیا اور منبر سے نیچے اتر آئے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الایمان کے آخر میں لا کر اشارہ کیا ہے کہ میں نے اس کتاب کی جمع و تدوین میں لوگوں کی خیرخواہی کی ہے۔ صرف ان احادیث کو جمع کیا ہے جو معیار محدثین پر پوری اترتی ہیں تاکہ عمل کرنے میں سہولت رہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3 - كِتَابُ الْعِلْمِ

علم اور اس کے متعلقات کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [المجادلة: ١١]. وَقَوْلِهِ: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤].

باب: 1-علم کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو درجات کے اعتبار سے بلندی عطا فرمائے گا جو ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا، اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔'' اس کے علاوہ فرمان الٰہی ہے: ''(آپ کہہ دیجیے:) میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

(٢) بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ

باب: 2- جس شخص سے کوئی علمی مسئلہ دریافت کیا جائے اور وہ کسی بات میں مصروف ہو تو (اسے چاہیے کہ) وہ اپنی بات پوری کرے پھر جواب دے

٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ

[59] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ نبی ﷺ مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ (اسے کوئی جواب دیے بغیر) اپنی باتوں میں مصروف رہے۔ (حاضرین میں سے) کچھ لوگ کہنے لگے: آپ نے دیہاتی کی بات کو سن تو لیا ہے لیکن اسے پسند نہیں فرمایا۔ اور بعض کہنے لگے: ایسا نہیں ہے بلکہ آپ نے سنا ہی

بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: «أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟» قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». [انظر: ٦٤٩٦]

نہیں۔ جب آپ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: ''قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟'' دیہاتی نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اس نے دریافت کیا: امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جب (ذمے داری کے) کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔''

(٣) بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

باب:3- علمی باتیں بہ آواز بلند کہنا

٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [انظر: ٩٦، ١٦٣]

[60] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں نبی ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر آپ ہمیں اس حالت میں ملے کہ ہم سے نماز میں دیر ہو گئی تھی اور ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پاؤں (خوب دھونے کی بجائے ان) پر مسح کی طرح تر ہاتھ پھیرنے لگے۔ یہ دیکھ کر آپ نے بآواز بلند دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''دوزخ میں جانے والی ایڑیوں پر افسوس!''

فائدہ: پہلے باب میں سوال کرنے کا طریقہ تھا، اس باب میں جواب دینے کا طریقہ بتایا ہے کہ ازالۂ غفلت یا کسی اور مصلحت کے پیش نظر جواب دیتے وقت اپنی آواز کو اونچا کرنا مستحسن ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ: حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا

باب:4- محدث کا حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا اور أَنْبَأَنَا جیسے الفاظ استعمال کرنا

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ «حَدَّثَنَا» وَ«أَخْبَرَنَا» وَ«أَنْبَأَنَا» وَ«سَمِعْتُ» وَاحِدًا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَلِمَةً، وَقَالَ

ہمیں امام حمیدی نے بتایا کہ محدث ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا، أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ برابر حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں۔ حضرت شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ أَنَسٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ.

روایت کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک بات سنی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ حضرت ابوالعالیہ نے روایت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اور آپ نے اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے بیان کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے اپنے رب سے بیان فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ اسے تمھارے رب عزوجل سے بیان کرتے ہیں۔

٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [انظر: ٦٢، ٧٢، ١٣١، ٢٢٠٩، ٤٦٩٨، ٥٤٤٤، ٥٤٤٨، ٦١٢٢، ٦١٤٤]

[61] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک ایسا درخت بھی ہے جو کبھی پت جھڑ نہیں ہوتا اور مسلمان کو اس سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر صحابۂ کرام کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (کہتے ہوئے) شرما گیا۔ پھر صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ فرمائیں وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٥) بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

باب:5- علم و صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے استاد کا شاگردوں کے سامنے کوئی مسئلہ پیش کرنا

٦٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ: فَوَقَعَ فِي

[62] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے۔ مجھے بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' اس پر لوگوں نے صحرائی درختوں کا خیال کیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میرے

نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن بزرگوں کی موجودگی میں بتانے سے مجھے شرم آئی۔) آخر صحابۂ کرام ﷺ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ہی بتا دیجیے وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ

باب:6- طریقۂ تعلیم کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ کہہ دیجیے! میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

ملحوظہ: صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں باب ماجاء في العلم کا باب نہیں ہے اور بعض میں ذیل کا باب نہیں ہے، بلکہ اس کو لفظ باب کے بغیر پہلے باب کے ساتھ ہی بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے نسخے میں اس پر بھی باب کا لفظ ہے۔ زیادہ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ دو نہیں ایک ہی باب ہے اور وہ بھی پہلا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ذیل کے باب پر نمبر نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ

باب: شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا

وَرَأَى الْحَسَنُ، وَسُفْيَانُ، وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ الْإِمَامِ أَنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ الْقِرَاءَةَ وَالسَّمَاعَ جَائِزَةً. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي وَسَمِعْتُ. وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَهٰذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَأَجَازُوهُ. وَاحْتَجَّ مَالِكٌ

اس کے متعلق حضرت حسن بصری، سفیان ثوری اور امام مالک کی رائے ہے کہ قراءت علی الشیخ بھی جائز ہے۔ امام ابوعبداللہ (بخاری) نے فرمایا: میں نے ابوعاصم سے سنا، وہ سفیان ثوری اور امام مالک کے متعلق ذکر کرتے تھے کہ یہ حضرات قراءت علی الشیخ اور سماع من الشیخ دونوں طریقوں کو جائز اور معتبر قرار دیتے تھے۔ عبیداللہ بن موسیٰ حضرت سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا جائے تو حَدَّثَنِي اور سَمِعْتُ میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بعض محدثین نے عالم کے سامنے قراءت کرنے پر حضرت ضمام بن ثعلبہ ؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: أَشْهَدَنَا فُلَانٌ، وَيُقْرَأُ ذٰلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ، وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ: أَقْرَأَنِي فُلَانٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَابَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى بْنُ بَاذَامَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ: اَلْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ.

آپ کو نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا تھا: ''ہاں۔'' یہ قراءۃ علی النبی ﷺ ہے۔ حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو خبر دی اور ان لوگوں نے اسے جائز قرار دیا۔ اور حضرت امام مالک نے اشام (دستاویز شہادت) سے استدلال کیا ہے جو قوم کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں نے گواہ بنایا، حالانکہ یہ صرف ان کے سامنے پڑھا گیا تھا، نیز پڑھنے والا اپنے استاد کے سامنے پڑھتا ہے پھر کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔ حضرت عوف، حسن بصری سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عالم کے سامنے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز عبیداللہ بن موسیٰ حضرت سفیان سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب محدث کے سامنے حدیث پڑھی جائے تو پھر حدثني کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابوعاصم حضرت امام مالک اور حضرت سفیان سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: (شاگردوں کا) عالم کے سامنے پڑھنا یا عالم کا (شاگردوں کے سامنے) پڑھنا، دونوں برابر ہیں۔

٦٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِىءُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِبْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ أَجَبْتُكَ»، فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ

[63] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم مسجد میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ سوار آیا اور اپنے اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا، پھر پوچھنے لگا: تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ نبی ﷺ اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا: یہ سفید رنگ والے، تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ آپ سے کہنے لگا: اے فرزند عبدالمطلب! نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پوچھ) میں تجھے جواب دیتا ہوں۔'' اس نے نبی ﷺ سے کہا: میں آپ سے کچھ دریافت کرنے والا ہوں اور اس میں سختی کروں گا، آپ دل میں مجھ پر ناراض نہ ہوں۔ آپ

عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَقَالَ: «سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ»، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ» قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ. رَوَاهُ مُوسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

نے فرمایا: ''(کوئی بات نہیں) جو چاہے پوچھ!'' اس نے پوچھا: میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے مالک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ شاہد ہے۔'' پھر اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' پھر کہنے لگا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امراء سے صدقہ لے کر ہمارے فقراء پر تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا: میں اس (شریعت) پر ایمان لاتا ہوں جو آپ لائے ہیں۔ میں اپنی قوم کا نمائندہ بن کر حاضر خدمت ہوا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور قبیلۂ سعد بن بکر سے تعلق رکھتا ہوں۔

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے بھی سلیمان اور ثابت کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے کیونکہ روایت میں اختصار ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں حج کا ذکر بایں الفاظ ہوا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص پر حج فرض ہے جو زادِ سفر کی استطاعت رکھتا ہو۔[1] نیز حضرت ضمام کی آمد 9 ھ میں ہوئی تو اس وقت حج فرض ہو چکا تھا کیونکہ ان کا تعلق بنو سعد سے ہے جو قبیلۂ ہوازن کا ایک بطن (حصہ) ہے اور قبیلۂ ہوازن غزوۂ حنین کے بعد مسلمان ہوا تھا۔[2]

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 102(12). 2 فتح الباري: 201/1.

(٧) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

باب:7- مناولہ کا بیان، نیز اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر دیگر شہروں میں بھیجنے کا ذکر

وَقَالَ أَنَسٌ: نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ، وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا، وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ: لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کی کتابت کرائی اور انھیں چاروں طرف بھیج دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ مکاتبہ جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے مناولہ کے جواز پر نبی ﷺ کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ آپ نے امیر لشکر کو ایک مکتوب دیا اور تاکید فرمائی کہ فلاں مقام تک پہنچنے سے قبل تم نے اسے پڑھنا نہیں، جب وہ اس مقام پر پہنچ گئے تو انھوں نے وہ مکتوب لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور انھیں آپ کے حکم کی اطلاع دی۔

٦٤ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. [انظر: ٢٩٣٩، ٤٤٢٤، ٧٢٦٤]

[64] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط ایک شخص کے ہمراہ بھیجا اور اس سے فرمایا: ''یہ خط بحرین کے گورنر کو پہنچا دے۔'' پھر حاکم بحرین نے اس کو کسریٰ تک پہنچا دیا۔ کسریٰ نے اسے پڑھ کر چاک کر دیا۔ راوی (ابن شہاب) نے کہا: میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے کہا: (اس واقعے کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ ہر طرح ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔

٦٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ

[65] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک خط لکھا، یا لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا: وہ لوگ بغیر مہر لگا خط نہیں پڑھتے۔ تب آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

رَسُولُ اللهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَنْ قَالَ: نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ: أَنَسٌ. [انظر: ٢٩٣٨، ٥٨٧٠، ٥٨٧٢، ٥٨٧٤، ٥٨٧٥، ٥٨٧٧، ٧١٦٢]

ہے کہ (اس کی خوب صورتی میری نظر میں کھب گئی) گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

(شعبہ کہتے ہیں) میں نے قتادہ سے پوچھا: اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے، یہ الفاظ کس کے بیان کردہ ہیں؟ انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے۔

(٨) بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

باب: 8- علمی مجالس میں جو شخص مجلس کے آخر ہی میں بیٹھ گیا اور جس نے حلقے کے اندر جگہ دیکھی اور وہاں جا کر بیٹھا

٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ تَعَالَى فَآوَاهُ اللهُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ». [انظر: ٤٧٤]

[66] حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں لوگوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں تین آدمی آئے۔ ان میں سے دو تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ راوی نے کہا کہ وہ دونوں کچھ دیر رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہرے رہے۔ ان میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا، تیسرا تو واپس ہی جا چکا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف پناہ لی تو اللہ نے بھی اسے اپنی طرف جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا۔''

(٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى [مِنْ] سَامِعٍ»

باب: 9- ارشاد نبوی: ''بسا اوقات وہ شخص جسے حدیث پہنچائی جائے، وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے'' کا بیان

٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ مِنْهُ».

[انظر: ١٠٥، ١٧٤١، ٣١٩٧، ٤٤٠٦، ٤٦٦٢، ٥٥٥٠، ٧٠٧٨، ٧٤٤٧]

[67] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دفعہ نبی ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص اس کی نکیل یا باگ تھامے ہوئے تھا، آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم لوگ اس خیال سے خاموش رہے کہ شاید آپ اس کے اصل نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم پھر اس خیال سے چپ رہے کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ماہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تب آپ نے فرمایا: ''تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ تمھارے ہاں اس شہر اور اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔ چاہیے کہ جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے، اس لیے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو خبر کر دے جو اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے۔''

(١٠) بَابٌ: اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

باب:10- علم کا مرتبہ گفتار و کردار سے پہلے ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [محمد: ١٩] فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ، وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟﴾ [فاطر: ٢٨] وَقَالَ: ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا ٱلْعَٰلِمُونَ﴾ [العنكبوت: ٤٣]. ﴿وَقَالُوا۟ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىٓ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ﴾ [الملك: ١٠] وَقَالَ: ﴿هَلْ يَسْتَوِى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں (اور اپنے گناہوں سے استغفار کریں۔'') اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتدا کی ہے اور علماء، حضرات انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ ان انبیاء نے وراثت میں علم چھوڑا ہے۔ جس نے اس علم کو حاصل کیا، اس نے انبیاء کی میراث کا وافر حصہ حاصل کر لیا اور جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ٩] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ» وَ«إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ» وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هٰذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ - ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كُونُوا رَبَّانِيِّينَ﴾ [آل عمران: ٧٩]: حُلَمَاءَ، فُقَهَاءَ، عُلَمَاءَ، وَيُقَالُ: اَلرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ.

نیز فرمایا: ''قرآن کی بیان کردہ مثالوں کو صرف علماء ہی سمجھتے ہیں۔'' ''اہل جہنم کہیں گے: اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔'' نیز فرمایا: ''کیا جاہل اور عالم برابر ہو سکتے ہیں؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دینی معاملات میں بصیرت عطا کر دیتا ہے۔'' اور ''علم تو سیکھنے ہی سے آتا ہے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی گدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم شمشیر براں میری گردن پر رکھ دو اور مجھے گمان ہو کہ میں گردن الگ ہونے سے پہلے پہلے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ بیان کر سکوں گا جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، تو میں ضرور اس کلمے کو ادا کروں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: دانشور، اہل علم اور فقہاء بن جاؤ۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جو بڑے مسائل سے قبل چھوٹے چھوٹے مسائل سے لوگوں کی تربیت کرے۔

(١١) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

باب:11- نبی ﷺ وعظ و تعلیم میں (موقع و محل کا) خیال رکھتے تاکہ لوگ متنفر نہ ہو جائیں

٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

[انظر: ٧٠، ٦٤١١]

[68] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے اکتا جانے کے اندیشے سے ہمیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقع و محل کا خیال رکھتے تھے۔

٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ

[69] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''(دین میں) آسانی کرو، سختی نہ کرو اور لوگوں کو خوشخبری

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا». [انظر: ٦١٢٥]

سناؤ، انھیں (ڈرا ڈرا کر) متنفر نہ کرو۔"

فائدہ: واعظین کو چاہیے کہ وہ وعظ کرتے وقت ایسا پرکشش اور جاذب نظر اسلوب اختیار کریں جس سے لوگوں کے دلوں میں رغبت و محبت پیدا ہو، صرف قرآن وحدیث میں آمدہ وعیدوں ہی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ قرآن کریم کے طرز پر بشارت و انذار کو ساتھ ساتھ رکھا جائے۔ اگر ہمیشہ بشارت ہی دی جائے گی تو لوگ رحمت پر بھروسہ کر کے بے خوف ہو جائیں گے، اور اگر وعید ہی وعید پر زور ہوگا تو لوگ رحمت سے مایوس ہو جائیں گے اور یہ دونوں چیزیں ایک متلاشیٔ حق کے لیے بہت خطرناک ہیں۔ مذکورہ حدیث میں تعلیم و تبلیغ کے لیے ایک درمیانی راہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(١٢) بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَّعْلُومَةً

باب: 12- اہل علم کے لیے تعلیمی اوقات کی تعیین کرنا

٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَاأَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [راجع: ٦٨]

[70] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کام سے یہ چیز مانع ہے کہ میں تمھیں اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا چاہتا اور میں پند و نصیحت میں تمھارے جذبات کا خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی ﷺ وعظ کرتے وقت ہمارے جذبات کا خیال رکھتے تھے تاکہ ہم اکتا نہ جائیں۔

(١٣) بَابُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

باب: 13- جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے

٧١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ

[71] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے دوران خطبہ میں کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت کر دیتا ہے۔ اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور (اسلام کی) یہ

يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ».

[انظر: ٣١١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠]

جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو ان کا مخالف ہوگا انھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم، یعنی قیامت آجائے۔"

(١٤) بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

باب:14-علم میں فہم وبصیرت کا بیان

٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ»، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ».

[راجع: ٦١]

[72] حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ مدینے تک رہا لیکن میں نے انھیں ایک حدیث کے سوا اور کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گودا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: "درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔" میں نے ارادہ کیا کہ بتاؤں وہ کھجور ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے خاموش رہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔"

(١٥) بَابُ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب:15-علم وحکمت میں رشک کرنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا - [قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا] - وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے علم حاصل کرو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: سردار بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ نے بڑی عمر میں علم حاصل کیا۔

٧٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ

[73] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "رشک جائز نہیں مگر دو (آدمیوں کی) خصلتوں پر: ایک اس شخص (کی عادت) پر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہو۔ اور دوسرے اس شخص (کی عادت) پر جسے اللہ نے

اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[انظر: ١٤٠٩، ٧١٤١، ٧٣١٦]

(قرآن وحدیث کا) علم دے رکھا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں لفظ غبطہ بڑھا دیا جس کے معنی رشک کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں لفظ حسد اپنے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ وہ غبطہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں یہ اضافہ موجود ہے کہ جب اس کا پڑوسی اس کا قرآن پڑھنا پڑھانا دیکھتا ہے تو کہتا ہے: کاش مجھے بھی قرآن کی یہ دولت ملے تو میں بھی اسی طرح کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔[1]

(١٦) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: 16- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ﴾ اَلْآيَةُ [الكهف: ٦٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا:) کیا (اس شرط پر) میں تیرا اتباع کرسکتا ہوں کہ تو مجھے اس میں سے سکھائے جو تجھے بھلائی سکھائی گئی ہے۔''

٧٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ:

[74] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا اور حضرت حر بن قیس بن حصن الفزاری رضی اللہ عنہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ساتھی حضرت خضر ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بلایا اور کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس ہم نشین کے متعلق باہمی اختلاف ہو گیا ہے جس کی ملاقات کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ دریافت کیا تھا۔ کیا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، اتنے میں

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5026.

هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَّقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، وَكَانَ يَتَّبِـعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، قَالَ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ». [انظر: ٧٨، ١٢٢، ٢٢٦٧، ٢٧٢٨، ٣٢٧٨، ٣٤٠٠، ٣٤٠١، ٤٧٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٢٧، ٦٦٧٢، ٧٤٧٨]

ایک آدمی آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم جانتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ دانا ہے۔) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اس سے ملنے کی کیا صورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو فوراً واپس لوٹ پڑنا کیونکہ وہاں قریب ہی تمھاری اس سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام چلے اور دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ پھر (ایک مقام پر) موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں (وہیں) مچھلی کو بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو وہ چیز تھی جس کے ہم متلاشی تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش ہائے قدم تلاش کرتے ہوئے ان پر واپس ہوئے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ پھر ان دونوں کا وہی قصہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ»

باب: 17- دعائے نبوی: ''اے اللہ! اسے قرآن کا علم دے۔''

٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». [انظر: ١٤٣، ٣٧٥٦، ٧٢٧٠]

[75] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا دی: ''اے اللہ! اسے اپنی کتاب کا علم عطا فرما۔''

(١٨) بَابُ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

باب:18- نابالغ لڑکے کا کس عمر میں سماع حدیث درست ہے؟

٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ الصَّفَّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [انظر: ٤٩٣، ٨٦١، ١٨٥٧، ٤٤١٢]

[76] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ اس وقت میں قریب البلوغ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کسی دیوار کو سامنے کیے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے آگے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا۔ مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي - وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ - مِنْ دَلْوٍ. [انظر: ١٨٩، ٨٣٩، ١١٨٥، ٦٣٥٤، ٦٤٢٢]

[77] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے (اب تک) نبی ﷺ کی ایک کلی یاد ہے جو آپ نے ایک ڈول سے پانی لے کر میرے چہرے پر کی تھی۔ اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سمجھدار بچے مجلس علم میں حاضر ہو سکتے ہیں اور اہل علم ان سے خوش طبعی بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ لعاب دہن ناپاک نہیں ہے۔[1]

(١٩) بَابُ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

باب:19- حصول علم کے لیے سفر کرنا

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث کے لیے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی طرف ایک ماہ کی مسافت کا سفر کیا۔

٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ:

[78] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا

1 فتح الباري: 227/1.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى. فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ، يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ. قَالَ مُوسَى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ». [راجع: ٧٤]

اور حضرت حر بن قیس بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہم نشین کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ دریں اثنا ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ گزرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بلا لیا اور فرمایا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہم نشین کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے حالات کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے نبی ﷺ کو ان کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے: ''ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کسی کو اپنے سے زیادہ عالم جانتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر (آپ سے زیادہ عالم ہے۔) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشان مقرر کر دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا، قریب ہی کہیں تمھاری اس سے ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا میں مچھلی کی علامات تلاش کرتے رہے۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے ان سے عرض کی: کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (وہیں) مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بتانے سے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو وہ چیز تھی جس کے ہم متلاشی تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش ہائے قدم تلاش کرتے ہوئے ان پر واپس ہوئے تو وہاں حضرت خضر سے ملاقات ہو گئی۔ پھر

آگے ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(٢٠) بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

باب:20-علم سیکھنے اور سکھانے والے کی فضیلت

٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

[79] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت و علم مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے جو زمین پر برسے۔ صاف اور عمدہ زمین تو پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سا گھاس اور سبزہ اگاتی ہے، جبکہ سخت زمین پانی کو روکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لوگ خود بھی پیتے ہیں اور جانوروں کو بھی سیراب کرتے ہیں اور اس کے ذریعے سے کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ اور کچھ بارش ایسے حصے پر برسی جو صاف اور چٹیل میدان تھا۔ وہ نہ تو پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزہ ہی اگاتا ہے۔ پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو تعلیمات دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے، ان سے اسے فائدہ ہوا، یعنی اس نے انھیں خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے سر تک نہ اٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہ کیا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ، قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: امام اسحاق بن راہویہ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو انھوں نے [وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ] کے الفاظ نقل کیے ہیں، نیز قَاعٌ (جس کی جمع قیعان ہے) اس زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھتا ہوا گزر جائے اور صفصف اس زمین کو کہتے ہیں جو برابر اور ہموار ہو۔

(٢١) بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ أَنْ يُّضَيِّعَ نَفْسَهُ.

٨٠ - **حَدَّثَنَا** عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا». [انظر: ٨١، ٥٢٣١، ٥٥٧٧، ٦٨٠٨]

٨١ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

باب:21-علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہو جانا

ربیعہ رائے کا ارشاد ہے کہ کسی ایسے شخص کے لیے جس کے پاس علم کا کچھ بھی حصہ ہے، یہ درست نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

[80] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔ شراب بکثرت نوش کی جائے گی اور زنا کاری عام ہو جائے گی۔''

[81] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تمھیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم دین کم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہو جائے گی۔ زنا کاری عام ہو جائے گی۔ عورتیں زیادہ اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا کفیل ہوگا۔''

(٢٢) بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

٨٢ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْعِلْمَ».

باب:22-فضیلت علم کا بیان

[82] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اسے پی لیا یہاں تک کہ سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ نے فرمایا:

[انظر : ٣٦٨١، ٧٠٠٦، ٧٠٠٧، ٧٠٢٧، ٧٠٣٢] ''اس کی تعبیر ''علم'' ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا اور اس کی تعبیر بھی علم سے فرما دی۔ شاید ہی دین کا کوئی باب ایسا ہو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت یا اثر نہ ملتا ہو۔ مسائل و احکام، فضائل و آداب تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علوم حاوی ہیں۔ بعض لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کا توڑ کرنے کے لیے ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے'' جیسی خود ساختہ حدیث بنا ڈالی۔ اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو صدیق اکبر ہی ہیں، ان سے کسی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ رضی اللہ عنہم

(٢٣) بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: 23- سواری وغیرہ پر سوار رہ کر فتویٰ دینا

٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَقَالَ: «اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ»، فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ»، فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [انظر: ١٢٤، ١٧٣٦، ١٧٣٧، ١٧٣٨، ٦٦٦٥]

[83] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ان لوگوں کے لیے کھڑے تھے جو آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: مجھے خیال نہیں رہا، میں نے قربانی سے پہلے اپنا سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں۔'' پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا: لاعلمی سے میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) اس دن آپ سے جس بات کی بابت بھی پوچھا گیا جو کسی نے پہلے کر لی یا بعد میں، تو آپ نے فرمایا: ''اب کر لو کچھ حرج نہیں۔''

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں کی پشت سے منبر کا کام نہ لو۔[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحالت سواری وعظ کہنا، فتویٰ دینا درست نہیں۔ دونوں روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اسے عادت نہیں بنانا چاہیے کہ خواہ مخواہ جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ کر تقریر کی جائے، اس سے بچنا افضل ہے، تاہم ضرورت کے وقت اس کا جواز ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

باب: 24- جس نے ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا

1 سنن أبي داود، الجهاد، حديث: 2567.

٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، وَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: «وَلَا حَرَجَ». [انظر: ١٧٢١، ١٧٢٢، ١٧٢٣، ١٧٣٤، ١٧٣٥، ٦٦٦٦]

[84] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ سے پوچھا گیا: میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا ہے؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں۔'' پھر کسی نے کہا: میں نے ذبح سے پہلے اپنا سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں ہے۔''

فائدہ: تعلیم و تبلیغ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ خوب کھول کھول کر ارشاد فرماتے تا کہ حاضرین کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ ہاتھ کے اشارے میں وہ صراحت نہیں ہوتی، نہ ہر انسان اسے سمجھ ہی سکتا ہے۔ ان تمام اشتباہات کے پیش نظر امام بخاری رحمہ اللہ نے بوقت ضرورت ہی اس کا جواز ثابت کیا ہے، عام حالات میں نہیں۔

٨٥ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ، فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ. [انظر: ١٠٣٦، ١٤١٢، ٣٦٠٨، ٤٦٣٥، ٤٦٣٦، ٦٠٣٧، ٦٥٠٦، ٦٩٣٥، ٧٠٦١، ٧١١٥، ٧١٢١]

[85] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آئندہ زمانے میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے عام ہوں گے اور ہرج زیادہ ہوگا۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس طرح ترچھا اشارہ کر کے فرمایا، گویا آپ کی مراد قتل تھی۔

٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا

[86] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے، یعنی وہ پریشان کیوں ہیں؟ انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا، (یعنی دیکھو سورج کو گرہن لگا ہوا ہے۔) اتنے میں لوگ (نماز کسوف کے لیے) کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سبحان اللہ! میں نے پوچھا (یہ گرہن) کیا کوئی (عذاب یا قیامت کی) علامت ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا: ہاں۔ پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہوگئی حتیٰ

رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ - مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ: يُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ، ثَلَاثًا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

[انظر: ١٨٤، ٩٢٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٦١، ١٢٣٥، ١٣٧٣، ٢٥١٩، ٢٥٢٠، ٧٢٨٧]

کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ پھر (جب نماز ختم ہو چکی تو) نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: ''جو چیزیں اب تک مجھے نہیں دکھائی گئی تھیں، انھیں میں نے اپنی اس جگہ سے دیکھ لیا ہے حتی کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی کہ قبروں میں تمھاری آزمائش ہوگی، جیسے مسیح دجال یا اس کے قریب قریب فتنے سے آزمائے جاؤ گے...... (راویۂ حدیث فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان (لفظ مثل اور قریب) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... اور کہا جائے گا کہ تجھے اس شخص، یعنی رسول اللہ ﷺ سے کیا واقفیت ہے؟ ایمان دار یا یقین رکھنے والا ...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں (مومن اور موقن) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... کہے گا کہ وہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کا کہا مانا اور ان کی پیروی کی۔ وہ محمد ﷺ ہیں۔ تین بار ایسا ہی کہے گا، چنانچہ اس سے کہا جائے گا: تو مزے سے سو جا، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور منافق یا شک کرنے والا ...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان (لفظِ منافق اور مُرتاب) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... کہے گا: میں کچھ نہیں جانتا، ہاں لوگوں کو جو کہتے سنا، میں بھی وہی کہنے لگا۔''

فائدہ: اس حدیث سے عذاب قبر اور اس میں فرشتوں کا سوال کرنا بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو انسان رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر شک کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ ہلکی غشی پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

1 عمدة القاري: 2/137، 138.

(٢٥) بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى أَنْ يَّحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا بِهٖ مَنْ وَّرَاءَهُمْ

باب:25- نبی ﷺ کا وفد عبدالقیس کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور ان سے ان لوگوں کو مطلع کریں جو ان کے پیچھے ہیں

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ».

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اب تم لوگ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور انھیں تعلیم دو۔''

٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَنِ الْوَفْدُ؟ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى»، قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَّأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُّخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهُ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ»، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: «اَلنَّقِيرِ»،

[87] حضرت ابوجمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا: ''کون سا وفد ہے یا یہ کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: ربیعہ خاندان سے۔ آپ نے قوم یا وفد کو کہا: ''خوش آمدید، نہ رسوا ہوئے اور نہ ندامت ہی کی کوئی بات ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: ہم بہت دور دراز کی مسافت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ حائل ہے، اس لیے ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ کسی اور مہینے میں آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا آپ ہمیں کوئی ایسا کام بتا دیجیے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس سے مطلع کر دیں اور اس کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے انھیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ نے انھیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی

وَرُبَّمَا قَالَ: «اَلْمُقَيَّرِ»-قَالَ: «اِحْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». [راجع: ٥٣]

نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا ہے۔" اور انھیں دباء، حنتم اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی ابو جمرہ نے ان کے ساتھ نقیر کا بھی ذکر کیا اور کبھی مزفت کی جگہ مقیر کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم انھیں خوب یاد رکھو اور ان لوگوں کو مطلع کرو جو تمھارے پیچھے رہ گئے ہیں۔"

فائدہ: واضح رہے کہ جن برتنوں کے استعمال کے متعلق یہاں پابندی کا ذکر ہے، اسے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ختم کر دیا تھا۔[1]

(٢٦) بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ [وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ]

باب:26- درپیش مسئلے کے لیے سفر کرنا (اور اپنے اہل کو تعلیم دینا)

٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ ابْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ، وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلَا أَخْبَرْتِنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. [انظر: ٢٠٥٢، ٢٦٤٠، ٢٦٥٩، ٢٦٦٠، ٥١٠٤]

[88] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے کہا: مجھے تو علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے تو نے اس کی خبر دی۔ پھر حضرت عقبہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آ گئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(تو اس عورت سے) کیسے (صحبت کرے گا) جب کہ ایسی بات کہی گئی ہے؟" آخر عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

فائدہ: حضرت عقبہ بن حارث ؓ نے جس عورت سے شادی کی تھی اس کا نام ام یحییٰ غنیہ تھا جو ابواہاب بن عزیز کی بیٹی تھی اور تفریق کے بعد اس نے ظریب بن حارث سے شادی کر لی تھی اور جس عورت نے دودھ کے متعلق گواہی دی اس کا نام

1 صحیح مسلم، الأشربة، حدیث: 5207 (977).

معلوم نہیں ہو سکا۔[1]

(۲۷) بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

باب: 27- تحصیل علم کے لیے باری مقرر کرنا

٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ يَوْمًا وَّأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ. [انظر: ٢٤٦٨، ٤٩١٣، ٤٩١٥، ٥١٩١، ٥٢١٨، ٥٨٤٣، ٧٢٥٦، ٧٢٦٣]

[89] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنوامیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے جو مدینے کی (مشرقی جانب) بلندی کی طرف تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں۔ جس دن میں آتا، اس روز کی وحی وغیرہ کا حال میں اسے بتا دیتا اور جس دن وہ آتا وہ بھی ایسا ہی کرتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میرا انصاری دوست اپنی باری پر گیا۔ (جب واپس آیا تو) اس نے میرے دروازے پر زور سے دستک دی اور کہنے لگا کہ وہ (عمر) یہاں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر آیا تو وہ بولا: آج ایک بہت بڑا سانحہ ہوا ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔) میں حفصہ ؓ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ وہ بولیں: مجھے علم نہیں ہے۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے عرض کی: آیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تو میں نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا۔

(۲۸) بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

باب: 28- کسی ناپسندیدہ بات پر وعظ وتعلیم کے وقت اظہار ناراضی کرنا

1 فتح الباري: 244/1.

٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ». [انظر: ٧٠٢، ٧٠٤، ٦١١٠، ٧١٥٩]

[90] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے نماز باجماعت پڑھنا مشکل ہوگیا ہے کیونکہ فلاں صاحب نماز بہت لمبی پڑھاتے ہیں۔ (ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے نبی ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم دین سے نفرت دلانے والے ہو، دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں بیمار، ناتواں اور صاحب حاجت بھی ہوتے ہیں۔''

فائدہ: اصلاح معاشرہ کے لیے طریق نبوی یہ ہے کہ وعظ وارشاد میں کسی خاص شخص کا نام لے کر اسے نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ ایک اصولی بات کہہ دی جائے جس سے مقصد بھی حاصل ہو جائے اور مخاطب کو شرمندگی بھی نہ ہو، یا کسی وقت الگ اسے غلطی پر تنبیہ کر دی جائے کیونکہ بھرے مجمع میں کسی کو نشانہ بنانے سے بعض اوقات وہ ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ائمۂ مساجد کو اپنے مقتدی حضرات کا خیال رکھنا چاہیے۔

٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ [الْمَدَنِيُّ] عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اِعْرِفْ وِكَاءَهَا - أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا - وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوْ قَالَ: احْمَرَّ وَجْهُهُ - فَقَالَ: «وَمَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». [انظر:

[91] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے گری ہوئی چیز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے بندھن یا برتن اور تھیلی کی پہچان رکھ اور ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ، پھر اس سے فائدہ اٹھا۔ اس دوران میں اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالے کر دے۔'' پھر اس شخص نے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ یہ سن کر آپ اس قدر غصے ہوئے کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، یا آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا (راوی کو شک ہے۔) اور فرمایا: ''تجھے اونٹ سے کیا غرض ہے؟ اس کی مشک اور اس کا موزہ اس کے ساتھ ہے، جب پانی پر پہنچے گا، پانی پی لے گا اور درخت سے چر لے گا، اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔'' پھر اس شخص نے کہا: اچھا، گمشدہ بکری؟

٢٣٧٢، ٢٤٢٧، ٢٤٢٨، ٢٤٢٩، ٢٤٣٦، ٢٤٣٨، ٥٢٩٢، ٦١١٢]

آپ نے فرمایا: ''وہ تمھاری یا تمھارے بھائی (مالک) کی یا بھیڑیے کی ہے۔''

فائدہ: اونٹ کے متعلق سوال کرنا ہی فضول اور بے محل تھا کیونکہ لقطہ کو اٹھا کر محفوظ کر لینے کا مقصد مال کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، لیکن اونٹ کے ضیاع کا اندیشہ نہیں ہے کہ اسے حفاظت کے لیے پکڑا جائے۔ اونٹ بھوک، پیاس اور تھکن کی وجہ سے تو مر نہیں سکتا۔ اس کے ساتھ مشکیزہ ہے، کئی دن تک پانی پیے بغیر گزارہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن اتنی اونچی بنائی ہے کہ اونچے درخت کے پتے بھی کھا سکتا ہے۔ اسے چلنے میں تھکن نہیں ہوتی کیونکہ اس کے پاؤں میں جوتا ہے۔ طاقتور اتنا ہے کہ کسی جانور کا لقمہ نہیں بن سکتا۔ ایسے حالات میں اسے پکڑنے کا کیا فائدہ؟ اگر سائل نے تدبر سے کام لیا ہوتا تو اس کے متعلق سوال نہ کرتا، اس لیے کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈتے ہوئے خود اس تک پہنچ جائے گا۔

٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ»، قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ»، فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. [انظر: ٧٢٩١]

[92] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے چند ایسی باتیں پوچھی گئیں جو آپ کے مزاج کے خلاف تھیں۔ جب اس قسم کے سوالات کی آپ کے سامنے تکرار کی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا، پھر لوگوں سے فرمایا: ''اچھا جو چاہو مجھ سے پوچھو۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا غلام ہے۔'' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرۂ مبارک پر آثار غضب دیکھے تو کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کثرت سوالات اور لایعنی تکلفات ایک مکروہ عمل ہے، نیز کسی صاحب علم سے لغو اور بے ہودہ سوالات کرنا سراسر نادانی اور جہالت ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات کا انسان کی عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(٢٩) بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

باب: 29- محدث یا امام کے سامنے دو زانو بیٹھنے کا بیان

٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[93] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، فَسَكَتَ. [انظر: ٥٤٠، ٧٤٩، ٤٦٢١، ٦٣٦٢، ٦٤٦٨، ٦٤٨٦، ٧٠٨٩، ٧٠٩٠، ٧٠٩١، ٧٢٩٤، ٧٢٩٥]

تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: میرے والد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد حذافہ ہیں۔'' پھر آپ نے بار بار فرمایا: ''مجھ سے دریافت کرو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھ گئے اور کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر خوش ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بعض لوگ کسی اور کا بیٹا کہا کرتے تھے، اس لیے انھوں نے تسلی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حقیقت حال کی وضاحت فرما دی۔ اس طرح مجلس میں بہت سے بے تکے سوالات ہوئے جن سے رسول اللہ ﷺ کا غصہ بڑھنا شروع ہو گیا۔

(٣٠) بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

باب: 30- خوب سمجھانے کے لیے ایک بات کو تین مرتبہ دہرانا

فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ بَلَّغْتُ»؟ ثَلَاثًا.

آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو اور جھوٹ بولنا.....'' ان کلمات کو بار بار دہراتے رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: ''کیا میں نے فریضۂ تبلیغ ادا کر دیا؟''

٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا. [انظر: ٩٥، ٦٢٤٤]

[94] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے (تاآنکہ اسے خوب سمجھ لیا جاتا۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا خاص اوقات میں تین دفعہ سلام کرنے کا معمول تھا، مثلاً: کسی کے گھر آنے کی اجازت طلب کرتے تو ایسا ہوتا تھا۔ یا ایک مرتبہ اجازت کے لیے، دوسرا جب ان کے پاس جاتے اور تیسرا جب ان سے رخصت ہوتے۔ عام حالات میں تین مرتبہ سلام کرنا آپ کے معمولات سے ثابت نہیں۔[1]

1 شرح الكرماني: 86/2.

٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. [راجع: ٩٤]

[95] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی اہم بات فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو انھیں تین مرتبہ سلام کہتے تھے۔

٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٦٠]

[96] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ایک سفر میں پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہمیں آ ملے جبکہ عصر کا وقت ہو چکا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے، چنانچہ ہم اپنے پیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بآواز بلند دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔''

فائدہ: بوقت وضو ایڑیوں کے خشک رہ جانے کو رسول اللہ ﷺ نے اتنی اہمیت دی کہ ان کے متعلق وعید کو تین مرتبہ دہرایا۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ کسی اہم بات کو کئی دفعہ دہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣١) بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

باب:31- اپنی لونڈی اور اہل خانہ کو تعلیم دینا

٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ».

[97] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جنھیں دوگنا ثواب ملے گا: ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا، اور دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا رہا، اور (تیسرا) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو، پھر وہ اسے اچھی طرح تعلیم و ادب سے آراستہ کرکے آزاد کر دے، بعد ازاں اس سے نکاح کر لے، تو اسے دوہرا ثواب ملے گا۔

ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ. [انظر: ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٢٥٥١، ٣٠١١، ٣٤٤٦، ٥٠٨٣]

پھر عامر نے کہا: یہ حدیث ہم نے تمھیں کسی چیز کے بغیر ہی دے دی ہے ورنہ اس سے کم تر مسئلے کے لیے مدینے تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

(٣٢) بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

باب: 32- امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور انھیں تعلیم دینا

٩٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ، وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ. وَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٨٦٣، ٩٦٢، ٩٦٤، ٩٧٥، ٩٧٧، ٩٧٩، ٩٨٩، ١٤٣١، ١٤٤٩، ٤٨٩٥، ٥٢٤٩، ٥٨٨٠، ٥٨٨١، ٥٨٨٣، ٧٣٢٥]

[98] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (عید کے دن مردوں کی صف سے عورتوں کی جانب) نکلے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ تھے، آپ کو خیال ہوا کہ شاید عورتوں تک میری آواز نہیں پہنچی، اس لیے آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ و خیرات دینے کا حکم دیا، تو کوئی عورت اپنی بالی اور کوئی اپنی انگوٹھی ڈالنے لگی اور حضرت بلال ؓ (ان زیورات کو) اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔

اس حدیث کو اسماعیل (ابن علیہ) نے ایوب سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ پر گواہی دیتا ہوں۔

(٣٣) بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ

باب: 33- حدیث نبوی کے حصول کے لیے حرص کرنا

٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ

[99] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی سفارش سے کون زیادہ حصہ پائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی مجھ سے یہ بات نہیں

بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». [انظر: ٦٥٧٠]

پوچھے گا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھے حدیث کی بڑی حرص ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل یا خلوص نیت سے لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا۔''

فائدہ: دل سے کلمۂ اخلاص کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، کیونکہ جو شخص شرک کرتا ہے اس کا محض زبانی دعویٰ ہے، دل سے اس کا اقرار نہیں کرتا، ان میں سفارش کا زیادہ حقدار وہ ہوگا جس نے اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھا ہوگا۔

(٣٤) بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ؟

باب:34-علم کس طرح اٹھالیا جائے گا؟

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا [تَقْبَلْ] إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ، وَلْيَجْلِسُوا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُونَ سِرًّا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن حزم کو لکھا: دیکھو! جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں انھیں لکھ لو، اس لیے کہ مجھے علم مٹ جانے اور علماء کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلے میں صرف نبی ﷺ کی احادیث ہی قبول کرنا۔ علماء کو چاہیے کہ وہ علم کو پھیلائیں اور علمی مجالس کا اہتمام کریں تاکہ جاہل بھی جان لیں، اس لیے کہ علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔

١٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

[100] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ دین کے علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ اہل علم کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَّحْوَهُ. [انظر: ٧٣٠٧]

فربری نے اس حدیث کے مضمون کو ہشام سے ایک دوسری سند سے بھی حاصل کیا ہے۔

(٣٥) بَابٌ: هَلْ يَجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمًا عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

باب:35- کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے علیحدہ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

١٠١ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «وَاثْنَيْنِ». [انظر: ١٢٤٩، ٧٣١٠]

[101] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مرد آپ سے فائدہ اٹھانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی دن مقرر فرما دیں۔ آپ نے ان کی ملاقات کے لیے ایک دن کا وعدہ کر لیا، چنانچہ اس دن آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور شریعت کے احکام بتائے۔ آپ نے انھیں جو باتیں تلقین فرمائیں، ان میں ایک یہ بھی تھی: ''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے عرض کیا: اگر کوئی دو بھیجے تو؟ آپ نے فرمایا: ''دو کا بھی یہی حکم ہے۔''

١٠٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ». [انظر: ١٢٥٠]

[102] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تین بچے جو گناہ کی عمر، یعنی بلوغ تک نہ پہنچے ہوں۔''

(٣٦) بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَرَاجَعَ حَتّٰى يَعْرِفَهُ

باب:36- ایک مسئلہ سننے کے بعد سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا

١٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق: ٨] قَالَتْ: فَقَالَ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ». [انظر: ٤٩٣٩، ٦٥٣٦، ٦٥٣٧]

[103] ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جسے سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ پوچھتیں تاکہ سمجھ لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جس سے محاسبہ ہوا، اسے عذاب دیا جائے گا۔'' تو اس پر حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ''اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔'' آپ نے فرمایا: ''(یہ حساب نہیں ہے) بلکہ اس سے مراد اعمال کی پیشی ہے، لیکن جس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔''

(٣٧) بَابٌ: لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

باب:37- حاضرین کو چاہیے کہ وہ غیر حاضر لوگوں کو علمی باتیں پہنچا دیں

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ بات حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

١٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ - وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلٰى مَكَّةَ -: اِئْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا

[104] حضرت ابوشریح ؓ سے روایت ہے، انھوں نے (گورنر مدینہ) عمرو بن سعید سے کہا جب کہ وہ مکے کی طرف فوج بھیج رہا تھا: امیر (گورنر) صاحب! مجھے اجازت دے کہ میں تجھے وہ حدیث سناؤں جو نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمائی تھی۔ جسے میرے کانوں نے سنا، دل نے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''مکے (میں جنگ و جدال کرنے) کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا، لہٰذا اگر کوئی شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ مکے میں خون ریزی کرے، یا وہاں سے کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»، فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَاأَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ مَكَّةَ لَا تُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. [انظر: ١٨٣٢، ٤٢٩٥]

قتال سے جواز پیدا کرے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو تو اجازت دی تھی لیکن تمھیں نہیں دی ہے۔ اور مجھے بھی دن میں کچھ وقت کے لیے اجازت تھی اور آج اس کی حرمت پھر ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو شخص یہاں حاضر ہے، اسے چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے۔''

حضرت ابوشریح سے پوچھا گیا: عمرو بن سعید نے (حدیث سن کر) کیا کہا؟ (انھوں نے فرمایا:) عمرو نے کہا: ابوشریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ بلاشبہ مکہ کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا، نہ کسی کو قتل کر کے فرار ہونے والے کو اور نہ چوری کر کے بھاگنے والے کو۔

١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»، وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ ذٰلِكَ «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٦٧]

[105] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھاری جانیں، تمھارے اموال، محمد بن سیرین کہتے ہیں: آپ نے یہ بھی فرمایا: تمھاری عزتیں، تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارے آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں ہے۔ خبردار! حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے۔'' محمد بن سیرین فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، ایسا ہی ہوا۔ ''آگاہ رہو! جواب دو، کیا میں نے فریضۂ تبلیغ ادا کر دیا؟'' آپ نے ایسا دو بار فرمایا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ خطاب حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ بقیہ مباحث پر تفصیلی گفتگو کتاب الحج میں آئے گی۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ آپ کا ارشاد صحیح ثابت ہوا۔ حاضر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو غائبین تک پہنچانے میں پوری پوری کوشش کی اور اپنی تمام تر توانائیوں کو صرف کیا، پھر غائب محدثین و مجتہدین نے رسول اللہ ﷺ کے کلمات طیبات سے بے شمار مسائل کا استنباط کیا۔

(٣٨) بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:38- نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے کا گناہ

١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ ابْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ».

[106] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دیکھو!) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیونکہ جوشخص مجھ پر جھوٹ باندھے گا، وہ یقیناً دوزخ میں جائے گا۔''

فائدہ: خطباء حضرات جوش خطابت میں بعض دفعہ کئی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو سراسر غلط ہوتی ہیں، پھر ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دیتے ہیں، یعنی ان غلط باتوں کو حدیث کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے۔ امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی چیز کے انتساب میں کامل یقین، پورے احتیاط اور تثبت کی ضرورت ہے۔ اگر احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا تو نیکی برباد گناہ لازم کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت علی ؓ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کے لیے جہنم ہے۔ اس کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے مقابلے میں آگ میں داخل ہونا گوارا کر لیا جائے لیکن آپ پر جھوٹ نہ بولا جائے۔ واللہ أعلم.

١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[107] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد زبیر ؓ سے دریافت کیا: (والد محترم!) میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھتا ہوں جس طرح فلاں فلاں بیان کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں کبھی رسول اللہ ﷺ سے الگ نہیں ہوا، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا، وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔''

١٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[108] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جوشخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

فائدہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے بیان حدیث میں غلطی کا اندیشہ نہ ہوتو میں بکثرت احادیث بیان کروں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صرف اسی حدیث کو بیان کرتے تھے جس کے متعلق آپ کو یقین ہوتا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اگر کہیں شک پڑ جاتا تو اسے بیان کرنے سے اجتناب کرتے۔

١٠٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ:

[109] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو باتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہیں، خواہ وہ ترغیب وترہیب سے متعلق ہوں یا احکام ومسائل سے، ان کا بیان کرنا جہنم میں جانے کا پیش خیمہ ہے، لہٰذا روایات قولی ہوں یا فعلی، قائل کو پورے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ خاص طور پر موضوع اور خود ساختہ روایات کا بیان کرنا کسی صورت میں جائز نہیں، صرف بتانے کے لیے نقل کی جاسکتی ہیں کہ یہ بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔ اسی طرح ضعیف روایات کو بھی ایسے انداز میں پیش کرنا کہ سننے والے انھیں صحیح سمجھ بیٹھیں اور ان پر عمل کرنا ضروری قرار دے لیں، یہ انداز بھی درست نہیں ہے۔

١١٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٣٥٣٩، ٦١٨٨، ٦١٩٧، ٦٩٩٣]

[110] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام (محمد اور احمد) پر نام رکھو مگر میری کنیت (ابوالقاسم) پر کنیت نہ رکھو۔ اور یقین کرو جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا ہے، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

فائدہ: خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کی سعادت ایسی صورت میں بابرکت ہوسکتی ہے جبکہ خواب میں دیکھا ہوا حلیہ کتب حدیث میں موجود آپ کے حلیہ مبارکہ کے مطابق ہو۔ آپ کے حلیہ مبارکہ کے متعلق مستند کتاب: الرسول كأنك تراه بہت مفید ہے، جس کا اردو ترجمہ راقم کے قلم سے ''آئینہ جمال نبوت'' کے نام سے دارالسلام نے شائع کیا ہے۔

(٣٩) بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب:39- علمی باتیں تحریر کرنا

١١١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كِتَابُ اللهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ، وَفَكَاكُ

[111] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''نہیں، ہاں ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور وہ فہم ہے جو ایک مسلمان مرد کو دی جاتی ہے یا جو کچھ اس صحیفے میں موجود ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا:

الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [انظر: ١٨٧٠، ٣٠٤٧، ٣١٧٢، ٣١٧٩، ٦٧٥٥، ٦٩٠٣، ٦٩١٥، ٧٣٠٠]

دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

فائدہ: کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا کتابت حدیث کے متعلق ایک حکم امتناعی بایں الفاظ نقل ہوا ہے: ''میری کوئی بات نہ لکھا کرو اور جس نے قرآن کے علاوہ میری باتوں کو لکھا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مٹا دے۔''[1] اس میں کتابت حدیث سے منع کیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس بعض صحابۂ کرام ؓ کو کتابت حدیث کی اجازت تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ کا عمل منقول ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لیے مختلف انداز اختیار کیے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * حضرت ابوسعید خدری ؓ کی مذکورہ روایت موقوف ہے، اسے موقوف ماننے والوں میں امام بخاری سرفہرست ہیں، اس بنا پر تعارض کا قصہ ہی ختم ہے۔[2] * نہی کا معاملہ زمانۂ نزول قرآن کے ساتھ خاص ہے تاکہ قرآن و حدیث کا اختلاط نہ ہو۔ * نہی کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں چیزوں کو ایک ہی صحیفے میں نہ لکھا جائے۔ * ابتدا میں کتابت حدیث سے منع کیا گیا، اس کے بعد صحابۂ کرام ؓ کو کتابت کی اجازت دینے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ * نہی اس شخص کے لیے تھی جو صرف کتابت پر اعتماد کرتا ہے، حفظ کی طرف توجہ نہیں دیتا۔[3] * ممانعت اس لیے تھی تاکہ کتاب اللہ کے مقابلے میں کوئی دوسری کتاب نہ تیار کر لی جائے۔ * صحابۂ کرام ؓ کی اکثریت فن کتابت سے ناآشنا تھی، اس لیے انھیں لکھنے سے منع کر دیا اور جو صحیح لکھ سکتے تھے انھیں اجازت دے دی۔[4]

١١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ - أَوِ الْفِيلَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَذَا - قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنُونَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ، لَّا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا،

[112] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے اس مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا جسے بنولیث نے قتل کیا تھا۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی، آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور ایک خطبہ دیا: ''اللہ تعالیٰ نے مکے سے قتل یا فیل (ہاتھی) کو روک دیا۔ امام بخاری نے کہا: ابونعیم نے ایسے ہی (شک کے ساتھ) کہا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کو ان (کافروں) پر غالب کر دیا گیا۔ خبردار! مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ آگاہ رہو! یہ میرے لیے بھی دن میں ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ خبردار! وہ اس وقت بھی حرام ہے۔ وہاں

1 صحيح مسلم، الزهد، حديث: 7510 (3004). 2 فتح الباري: 275/1. 3 فتح الباري: 275/1. 4 فتح الباري: 275/1.

وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ»، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [انظر: ٢٤٣٤، ٦٨٨٠]

کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، نہ اس کے درخت قطع کیے جائیں، اعلان کرنے والے کے علاوہ وہاں کی گری ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے۔ اور جس کا کوئی عزیز مارا جائے، اسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے: دیت قبول کر لے یا قصاص دلوایا جائے۔'' اتنے میں ایک یمنی شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (یہ مسائل) مجھے لکھ دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا ابوفلاں کو لکھ دو۔'' قریش کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِذْخِر اِذْخِر، (خوشبو دار گھاس، یعنی اس کے کاٹنے کی اجازت دیجیے)، اس لیے کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مگر اذخر'' یعنی وہ کاٹ سکتے ہو۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ تدوین احادیث کی بنیاد خود زمانۂ نبوی سے رکھی جا چکی تھی جسے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانے میں نہایت اہتمام سے ترقی دی گئی۔ اب جو لوگ اسے عجمی سازش قرار دیتے ہیں اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں وہ دشمن اسلام ہیں، ان کی باتیں قابل التفات نہیں ہیں۔

١١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ ابْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[113] حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کوئی مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والا نہیں، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے میں لکھتا نہیں تھا۔ دوسری سند سے حضرت معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی ہے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بواسطۂ ہمام بن منبہ روایت کرتے ہیں۔

١١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَعُهُ

[114] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بہت بیمار ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''لکھنے کا سامان لاؤ تا کہ میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

قَالَ: «ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّاتَضِلُّوا بَعْدَهُ»، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ حَسْبُنَا، فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ، قَالَ: «قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ»، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيئَةَ كُلَّ الرَّزِيئَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ كِتَابِهِ. [انظر: ٣٠٥٣، ٣١٦٨، ٤٤٣١، ٤٤٣٢، ٥٦٦٩، ٧٣٦٦]

نبی ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے، وہ ہمیں کافی ہے۔ لوگوں نے اختلاف شروع کر دیا اور شور وغل مچ گیا۔ تب آپ نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے ہاں لڑائی جھگڑے کا کیا کام ہے؟''

پھر حضرت ابن عباس ؓ نکلے، فرماتے تھے: تمام مصائب سے بڑی مصیبت وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہوگئی۔

فائدہ: یہ حدیث، حدیث قرطاس کے نام سے مشہور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے چار دن قبل جمعرات کے دن یہ واقعہ ہوا۔ مسند امام احمد میں ہے کہ آپ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ شانے کی ہڈی لائیں تاکہ میں اس پر امت کی گمراہی کے تدارک کے لیے کچھ لکھوا دوں۔ حضرت عمر ؓ کا مقصد آپ کے حکم سے گریز نہ تھا بلکہ آپ نے ایسا از راہ محبت فرمایا، ورنہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد چار روز تک زندہ رہے اور دوسرے احکام نافذ فرماتے رہے، جبکہ تحریر کے متعلق آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر ؓ کی رائے سے آپ کو اتفاق تھا۔ بنیادی طور پر یہ حکم تو آپ نے حضرت علی ؓ کو دیا تھا، کم از کم ان سے اس کوتاہی کی توقع نہ تھی۔ اگر یہ حکم ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے اسے ترک نہ فرماتے۔ حضرت عمر ؓ اس تحریر کو مؤخر کرانے میں اکیلے نہ تھے بلکہ متعدد صحابۂ کرام ؓ آپ کے ساتھ تھے۔ ان حضرات کو اس بات کا یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات واجب التعمیل ہیں لیکن یہ حضرات اس بات سے بھی بخوبی آگاہ تھے کہ منافقین کو باتیں بنانے کے لیے ایک ثبوت مل جائے گا کہ خاکم بدہن، لیجیے شدت مرض کے ایام میں جبکہ ہوش وحواس میں اختلال کا امکان تھا، ایک تحریر لکھوالی۔ منافقین کی اس زبان بندی اور یاوہ گوئی کے پیش نظر حضرت عمر ؓ اور دیگر صحابۂ کرام ؓ نے ایسا کیا۔[1]

(٤٠) بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ

باب:40- رات کو علم ونصیحت کی باتیں کرنا

١١٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ

[115] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجروں میں سونے والیوں کو جگاؤ، کیونکہ دنیا میں

1 فتح الباري: 276/1.

ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ١١٢٦، ٣٥٩٩، ٥٨٤٤، ٦٢١٨، ٧٠٦٩]

بہت سی کپڑے پہننے والیاں ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔"

فائدہ: قرآن کریم نے لباس کے دو فائدے بتائے ہیں: ایک ستر پوشی اور دوسرا باعث زینت۔ اگر کوئی لباس پہننے کے باوجود ننگا رہتا ہے تو قیامت کے دن اس کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اس کی دو صورتیں ہیں: * لباس اتنا باریک ہو کہ بدن کی جھلک نمایاں نظر آئے۔ * سلائی اتنی چست ہو کہ جسم کا ابھار واضح معلوم ہو۔ حدیث میں اس حقیقت سے خبردار کیا گیا ہے کہ بہت سی کپڑے پہننے والی ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

(٤١) بَابُ السَّمَرِ فِي الْعِلْمِ

باب: 41- رات کو علمی باتیں کرنا

١١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». [انظر: ٥٦٤، ٦٠١]

[116] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی آخری عمر میں ہمیں نماز عشاء پڑھائی۔ سلام کے بعد جب کھڑے ہوئے تو فرمایا: "تم اس رات کی اہمیت کو جانتے ہو، آج کی رات سے سو برس بعد کوئی شخص، جواب زمین پر موجود ہے، زندہ نہیں رہے گا۔"

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت خضر اب زندہ نہیں ہیں، کیونکہ اس حدیث کے مطابق سو سال بعد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پانے والا کوئی بھی زندہ نہیں رہا۔ واللہ أعلم.

١١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ

[117] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ، اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ اس رات نبی ﷺ بھی انھی کے پاس تھے۔ نبی ﷺ نے

عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: «نَامَ الْغُلَيِّمُ»، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَوْ خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ١٣٨، ١٨٣، ٦٩٧، ٦٩٨، ٦٩٩، ٧٢٦، ٧٢٨، ٨٥٩، ١١٩٨، ٤٥٦٩، ٤٥٧٠، ٤٥٧١، ٤٥٧٢، ٥٩١٩، ٦٢١٥، ٦٣١٦، ٧٤٥٢]

عشاء (مسجد میں) ادا کی، پھر اپنے گھر تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو رہے۔ پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: ''کیا بچہ سو گیا ہے؟'' یا اس سے ملتی جلتی بات فرمائی۔ اور پھر نماز پڑھنے لگے، میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت (سنت فجر) ادا کیں۔ پھر سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے بھرنے کی آواز سنی۔ پھر (صبح کی) نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

(٤٢) بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

باب:42- علمی باتوں کو یاد رکھنا

١١٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ. [انظر: ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤]

[118] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں: ابو ہریرہ نے بہت احادیث بیان کی ہیں۔ اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک بھی حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر انھوں نے ان آیات کو تلاوت کیا: ''جو لوگ چھپاتے ہیں ان کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے نازل کیں...... '' الرحیم تک۔ بے شک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بازار میں خرید و فروخت کا شغل رہتا تھا اور ہمارے انصاری بھائی اموال و زراعت کے شغل میں لگے رہتے تھے لیکن ابو ہریرہ تو اپنا پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود رہتا تھا اور ایسے موقع پر حاضر رہتا جہاں لوگ حاضر نہ رہتے اور وہ باتیں یاد کر لیتا جو دوسرے لوگ یاد نہ کر سکتے تھے۔

١١٩ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

[119] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی

ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ، قَالَ: «أُبْسُطْ رِدَاءَكَ»، فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ضُمَّ»، فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ. [راجع: ١١٨]

حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی چادر پھیلاؤ۔'' میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو سا بنایا (اور چادر میں ڈال دیا)، پھر فرمایا: ''اسے اپنے اوپر لپیٹ لو۔'' میں نے اسے لپیٹ لیا، اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهٰذَا، أَوْ قَالَ: غَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ.

ابراہیم بن منذر نے بھی ابو فدیک کے طریق سے ابن ابی ذئب سے یہ روایت بیان کی ہے، البتہ اس میں غرف بيديه کی جگہ غرف بيده فيه کے الفاظ ہیں۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ.

[120] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو ظرف (برتن) یاد کیے۔ ان میں سے ایک تو میں نے ظاہر کر دیا ہے۔ اگر دوسرے کو بھی ظاہر کر دوں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے۔

(٤٣) بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

باب: 43- علماء کی باتیں سننے کے لیے خاموش رہنا

١٢١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [انظر: ٤٤٠٥، ٦٨٦٩، ٧٠٨٠]

[121] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کے، پھر کافر نہ بن جانا۔''

(٤٤) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ

باب: 44- جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون زیادہ جاننے والا ہے؟ تو بہتر ہے کہ وہ اپنے علم کو اللہ کے حوالے کر دے، یعنی اَللّٰهُ اَعْلَمُ کہہ دے۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ

[122] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: نوف

ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: اِحْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَّهُ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَّحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا وَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ: تَسَجّٰى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسٰى، فَقَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

بکالی یہ کہتا ہے کہ موسیٰ، موسیٰ بنی اسرائیل نہیں تھے بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ تھے۔ انھوں نے فرمایا: غلط کہتا ہے اللہ کا دشمن۔ فرمایا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ کے حوالے نہ کیا۔ پھر اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ، دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر، ایسا ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! میری ان سے کیونکر ملاقات ہوگی؟ حکم ہوا: ایک مچھلی کو تھیلے میں رکھو۔ جہاں وہ گم ہو جائے، وہی اس کا ٹھکانا ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور ان کا خادم یوشع بن نون بھی ساتھ تھا۔ ان دونوں نے ایک مچھلی کو تھیلے میں رکھ لیا۔ جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران میں مچھلی تھیلے سے نکل کر دریا میں چلی گئی جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں بقیہ دن اور ایک رات چلتے رہے۔ صبح کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: ناشتہ لاؤ! ہم تو اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ موسیٰ جب تک اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس وقت تک انھوں نے کچھ تھکاوٹ محسوس نہ کی۔ اس وقت ان کے خادم نے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو مچھلی (نکل بھاگی تھی اور میں اس کا ذکر کرنا) بھول گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم تو اس کی تلاش میں تھے۔ آخر وہ دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ جب اس پتھر کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک آدمی

هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ، قَالَ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ، يَا مُوسٰى ! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ ، لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ : سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ ، فَقَالَ الْخَضِرُ : يَا مُوسٰى ! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ ، فَقَالَ مُوسٰى : قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ؟ قَالَ : لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ - فَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُّوسٰى نِسْيَانًا - فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ ، فَقَالَ مُوسٰى : أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ؟» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : وَهٰذَا أَوْكَدُ ، «فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا ، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ ، فَأَقَامَهُ ، قَالَ مُوسٰى : لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ؟ قَالَ :

کپڑا لپیٹے ہوئے یا اپنے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا: تیرے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (میں یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں بلکہ) میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا میں اس امید پر تمھارے ہمراہ ہو جاؤں جو کچھ ہدایت کی تمھیں تعلیم دی گئی ہے، وہ مجھے بھی سکھا دو گے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ! بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک (قسم کا) علم مجھے دیا ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ دونوں سمندر کے کنارے چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی، اتنے میں ایک کشتی گزری، انھوں نے کشتی والوں سے کہا: ہمیں سوار کر لو۔ حضرت خضر علیہ السلام پہچان لیے گئے، اس لیے کشتی والوں نے بغیر اجرت کے بٹھا لیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام گویا ہوئے: اے موسیٰ! میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم سے صرف چڑیا کی چونچ کی بقدر حصہ لیا ہے۔ پھر حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: ان لوگوں نے تو ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور آپ نے یہ کام کیا کہ ان کی کشتی میں چھید کر ڈالا تاکہ اہل کشتی کو غرق کر دو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے نہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ نے جواب دیا: میری بھول چوک پر مؤاخذہ نہ کریں۔ (رسول اللہ ﷺ

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ»، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا». [راجع: ٧٤]

نے فرمایا:) موسیٰ کا پہلا اعتراض بھول کی وجہ سے تھا۔ پھر دونوں (کشتی سے اتر کر) چلے، ایک لڑکا ملا جو دوسرے لڑکوں سے کھیل رہا تھا۔ خضر نے اس کا سر پکڑ کر الگ کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کو ناحق قتل کیا۔ خضر نے کہا: میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا؟'' ابن عیینہ نے کہا: یہ زیادہ تاکیدی الفاظ ہیں (کیونکہ اس میں لَكَ کا اضافہ ہے۔)'' پھر دونوں چلتے چلتے ایک گاؤں کے پاس پہنچے۔ وہاں کے باشندوں سے انھوں نے کھانا مانگا تو انھوں نے ان کی مہمانی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اسی دوران میں دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سہارا دے کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے؟ حضرت خضر بولے: بس یہاں سے ہمارے تمھارے درمیان جدائی کی گھڑی آ پہنچی ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! ہم چاہتے تھے، کاش موسیٰ صبر کرتے تو ان کے اور حالات بھی ہم سے بیان کیے جاتے۔''

فائدہ: حضرت خضر اس اعتبار سے زیادہ عالم تھے کہ انھیں تکوینیات سے کچھ معلومات دی گئی تھیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس نہ تھیں۔ ان کے پاس علم تشریعی تھا جس کا کچھ حصہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس ضرور تھا کیونکہ حضرت خضر، خواہ نبی ہوں یا ولی، کسی نہ کسی شریعت کے ضرور پابند تھے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تشریعی علوم کے مقابلے میں ان کے تکوینی علوم کی کوئی حیثیت نہیں ہے جس کا اعتراف حضرت خضر نے بایں الفاظ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کا علم مجھے دیا ہے جو تمھارے پاس نہیں اور تمھیں ایک قسم کا علم دیا ہے جو میرے پاس نہیں۔ دراصل حضرت خضر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میرے علوم آپ کے پاس نہیں اور آپ کے علوم میرے پاس نہیں، اس لیے أَعْلَمُ میں ہوں نہ آپ، بلکہ أَعْلَمُ وہ ذات اقدس ہے جس نے ہم دونوں کو علم سے بہرہ ور کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے افضل نہ تھے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ انھیں چاہیے تھا کہ اس بات کو اللہ کے حوالے کر دیتے، چنانچہ ان کا مقابلہ ایسے انسان سے کرایا گیا جو ان سے درجے میں کہیں کم تھا تاکہ اس قسم کا دعویٰ نہ کریں۔

(٤٥) بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

باب:45- جو عالم بیٹھا ہو، اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا

١٢٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ٢٨١٠، ٣١٢٦، ٧٤٥٨]

[123] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصے کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی حمیت کے سبب جنگ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں: آپ نے اپنا سر مبارک اس لیے اٹھایا تھا کہ وہ کھڑا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو ایسی لڑائی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے۔''

(٤٦) بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب:46- رمی جمار کے وقت سوال کرنا اور فتویٰ دینا

١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ». قَالَ آخَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ؟ قَالَ: «اِنْحَرْ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

[124] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو جمرے کے قریب بایں حالت دیکھا کہ آپ سے سوالات کیے جا رہے ہیں، چنانچہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' الغرض کسی بھی چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا جواب دیا: ''اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٨٥]

باب:47- ارشاد باری تعالیٰ : ''تمھیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے'' کی تفسیر

١٢٥ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَّعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، فَقَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) قَالَ الْأَعْمَشُ: هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

[انظر: ٤٧٢١، ٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢]

[125] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کے ویرانے میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ راستے میں چند یہودیوں کے پاس سے گزر ہوا۔ انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا: تم ان سے ایسا سوال نہ کرو کہ جس کے جواب میں وہ ایسی بات کہیں جو تمھیں ناگوار گزرے۔ بعض نے کہا: ہم تو ضرور پوچھیں گے۔ آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے، چنانچہ میں کھڑا ہو گیا۔ جب وحی کی کیفیت ختم ہو گئی تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''(اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے مالک کا حکم ہے۔ اور انھیں بہت کم علم عطا کیا گیا ہے۔''

امام اعمش نے کہا کہ ہماری قراءت میں ایسا (بصیغۂ غائب) ہی ہے۔

فائدہ: قرآن مجید میں لفظ روح کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، مثلاً: ⊙ حضرت جبرئیل کے لیے: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ﴾ [1] ⊙ قرآن مجید کے لیے: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا﴾ [2] ⊙ روح انسانی کے لیے: ﴿فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا﴾ [3] متعلقہ آیت میں روح سے مراد روح انسانی ہے جو پورے بدن میں پھیلی ہوئی ہے اور بدن کی حرکت اس روح کی مرہون منت ہے۔ اس کی حقیقت اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، لہٰذا ہمیں بھی اس کے متعلق لب کشائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

1 الشعرآء 26:193. 2 الشوریٰ 42:52. 3 التحریم 66:12.

(٤٨) بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ

باب:48- اندیشۂ کوتاہ فہمی کے پیش نظر کچھ پسندیدہ چیزیں ترک کر دینا تاکہ لوگ کسی سنگین غلطی میں مبتلا نہ ہو جائیں

١٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا! فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ؟ فَقُلْتُ: قَالَتْ لِي: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: بِكُفْرٍ - لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ» فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.
[انظر: ١٥٨٣، ١٥٨٤، ١٥٨٥، ١٥٨٦، ٣٣٦٨، ٤٤٨٤، ٧٢٤٣]

[126] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ سے بہت راز کی باتیں فرمایا کرتی تھیں تو کعبے کے متعلق انھوں نے تجھ سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے انھوں نے یہ کہا تھا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تیری قوم کے لوگوں کا زمانہ قریب نہ ہوتا...... ابن زبیر نے کہا: یعنی کفر (جاہلیت) کے قریب نہ ہوتا (نئے نئے اسلام میں داخل نہ ہوئے ہوتے)...... تو میں کعبے کی اس تعمیر کو منہدم کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا: ایک سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔'' چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے (اپنے دور حکومت میں) ایسا ہی کر دیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود علمائے کرام کو تنبیہ فرمانا ہے کہ ان حضرات کو عوام کے سامنے ہر اس جائز عمل سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے غلط فہمی کا اندیشہ ہو، ممکن ہے کہ جس عمل کو جائز اور مستحب خیال کر کے کیا جا رہا ہو، وہ مصلحت عامہ کے خلاف ہو اور اس عمل کے اختیار کرنے میں بجائے فائدے کے نقصان ہو، وہ علماء سے متنفر ہو جائیں اور ان کے قریب آنے کے بجائے ان سے دور ہو جائیں، اس لیے ضروری ہے کہ پہلے ان کی ذہن سازی کی جائے، مثلاً: جوتے سمیت نماز پڑھنا سنت ہے لیکن اگر کسی جگہ لوگ جاہل ہوں اور ایسا کام کرنے سے اختلاف اور فساد کا اندیشہ ہو تو ایسی سنت پر عمل کرنے کو آئندہ کے لیے مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

(٤٩) بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَّا يَفْهَمُوا

باب:49- علمی باتیں کچھ لوگوں کو بتلانا اور کچھ کو نہ بتلانا، اس اندیشے سے کہ وہ سمجھ نہیں پائیں گے

وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرو جنھیں وہ پہچانتے ہیں، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟

١٢٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَّعْرُوفِ ابْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ.

[127] حضرت ابوطفیل سے روایت ہے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی ارشاد بیان کرتے ہیں۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: «يَامُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَّتَّكِلُوا» وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. [انظر: ١٢٩]

[128] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سواری پر پیچھے بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔'' حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسا کرے گا تو انھیں اسی پر بھروسا ہو جائے گا۔'' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنی وفات کے قریب، کتمانِ علم کے) گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث لوگوں کو بیان کی۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاذٍ: «مَنْ لَّقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا، [إِنِّي] أَخَافُ أَنْ يَّتَّكِلُوا». [راجع: ١٢٨]

[129] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے بایں حالت ملے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہوگا تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بات کی بشارت نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس پر بھروسا کر بیٹھیں گے۔''

(٥٠) بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

باب: 50- علم کے لیے شرم سے کام لینا (درست نہیں)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

حضرت مجاہد کہتے ہیں: حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں، انھیں دین میں سمجھ حاصل کرنے میں شرم دامن گیر نہیں ہوتی۔

١٣٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟». [انظر: ٢٨٢، ٣٣٢٨، ٦٠٩١، ٦١٢١]

[130] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جبکہ (اپنے کپڑے پر) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ ؓ نے (شرم سے) اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کر ملتی ہے؟''

١٣١ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنَا بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ» قَالَ

[131] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ اس کی شان مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: (لیکن) مجھے شرم دامن گیر ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیں وہ کون سا درخت

عَبْدُ اللهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٦١]

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد گرامی (حضرت عمر ؓ) سے وہ بات بیان کی جو میرے دل میں آئی تھی تو انھوں نے کہا: کاش! تم نے یہ بات کہہ دی ہوتی تو یہ میرے لیے بڑی دولت ہوتی۔

(٥١) بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

باب: 51- شرم کی وجہ سے دوسروں کے ذریعے سے مسئلہ دریافت کرنا

١٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ». [انظر: ١٧٨، ٢٦٩]

[132] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ میں نے حضرت مقداد ؓ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھیں، چنانچہ انھوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''مذی کے لیے وضو کرنا چاہیے۔''

فائدہ: بیوی کے ساتھ بوس و کنار کی صورت میں عضو مخصوص سے رطوبت خارج ہوتی ہے، اسے مذی کہا جاتا ہے۔ یہ پیشاب کی طرح ناقض وضو ہے۔ اس کے خارج ہونے سے غسل ضروری نہیں بلکہ صرف وضو ہی کافی ہے۔ اس حدیث سے متعلق دیگر احکام و مسائل کتاب الوضو اور کتاب الغسل میں بیان ہوں گے۔

(٥٢) بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: 52- مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور فتویٰ دینا

١٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُهِلُّ

[133] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس مقام سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے باشندے قرن سے احرام باندھیں۔'' حضرت ابن

أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ»، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ هٰذِهِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ١٥٢٢، ١٥٢٥، ١٥٢٧، ١٥٢٨]

عمر ؓ نے کہا: لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔'' حضرت ابن عمر ؓ کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ سے یہ (آخری) بات اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔

(٥٣) بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

باب:53- سوال سے زیادہ جواب دینے کا بیان

١٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ». [انظر: ٣٦٦، ١٥٤٢، ١٨٣٨، ١٨٤٢، ٥٧٩٤، ٥٨٠٣، ٥٨٠٥، ٥٨٠٦، ٥٨٤٧، ٥٨٥٢]

[134] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: جو شخص احرام باندھے وہ کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ کرتا، نہ پگڑی، نہ پاجامہ، نہ ٹوپی اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو۔ اور اگر جوتی نہ ہو تو موزے پہن لے اور انھیں اوپر سے کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔''

فائدہ: سوال یہ تھا کہ محرم کے لیے مباح ملبوسات کیا ہیں؟ لیکن جواب میں ان ملبوسات کا ذکر ہے جو محرم کے لیے ناجائز ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممنوع ملبوسات محدود ہیں جبکہ مباح ملبوسات کی فہرست بہت طویل ہے۔ اگر انھیں بیان کیا جاتا تو جواب بھی طویل ہو جاتا۔ اس کے ساتھ یہ شبہ بھی پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید یہ ملبوسات صرف محرم پہن سکتا ہے، غیر محرم کے لیے ان ملبوسات کا استعمال ناجائز ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جواب میں وہ طریقہ اختیار فرمایا جو آسان تھا اور اس میں کسی قسم کے اشتباہ کا اندیشہ نہیں تھا۔[1] اس میں سائل کو تنبیہ بھی ہے کہ تمھیں ان پابندیوں کے متعلق سوال کرنا چاہیے تھا جو احرام کی وجہ سے

1 فتح الباري: 304/1.

محرم پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے: ○ سلا ہوا کپڑا استعمال نہ کیا جائے۔ ○ اپنے سر کو کھلا رکھا جائے۔ خوشبو استعمال نہ کی جائے۔ اس حکم میں مرد عورتیں تمام شامل ہیں۔ ○ پاؤں میں کھلا جوتا پہنا جائے۔ دیگر مسائل و احکام کتاب الحج میں بیان کیے جائیں گے۔ إن شاء اللّٰه.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

4 - كِتَابُ الْوُضُوءِ

وضو سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي [الْوُضُوءِ، وَ]

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ﴾ [المائدة: ٦]، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ، وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ.

باب:1- وضو کے متعلق کیا وارد ہے؟

نیز ارشاد باری تعالیٰ (کی وضاحت): ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک (دھولو)۔“

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: نبی ﷺ نے بیان فرمایا: اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے، نیز آپ نے ان اعضاء کو دو، دو بار اور تین، تین بار بھی دھویا ہے، ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں دھویا۔ اور اہل علم نے وضو میں پانی کا حد سے زیادہ استعمال ناپسند کیا ہے اور اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ لوگ نبی ﷺ کے فعل سے تجاوز کریں۔

(٢) بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ»، قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا

باب:2- وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

[135] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے (اسے حدث ہو جائے) اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے۔“ ایک حضرمی نے پوچھا: اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ انھوں نے کہا: فساء یا ضراط (یعنی

الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ. [انظر: ٦٩٥٤]

وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے خارج ہو)۔

(٣) بَابٌ: فَضْلُ الْوُضُوءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

باب: 3- وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کا بیان جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار ہوں گے

١٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَقِيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ».

[136] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے جبکہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ اب جو کوئی تم میں سے اپنی چمک بڑھانا چاہے تو اسے بڑھائے۔“

فائدہ: حدیث کے آخر میں جو الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص چمک بڑھانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ بڑھا لے، یہ ارشاد نبوی ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیث سے استخراج؟ اس کی بابت اکثر محقق علماء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں جنھیں اصطلاح میں مدرج کہا جاتا ہے۔ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے نہیں۔ البتہ حضرت ابو ہریرہ کا یہ عمل ملتا ہے کہ وہ ہاتھوں کو کندھوں تک اور پیروں کو گھٹنوں تک دھوتے تھے، لیکن یہ ان کا اجتہاد تھا، رسول اللہ ﷺ کا عمل نہیں تھا۔

(٤) بَابُ: لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

باب: 4- شک کی بنیاد پر وضو نہ کرے جب تک (بے وضو ہونے کا) یقین نہ ہو جائے

١٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «لَا يَنْفَتِلْ - أَوْ: لَا يَنْصَرِفْ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [انظر: ١٧٧، ٢٠٥٦]

[137] حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا حال بیان کیا جسے یہ خیال ہو جاتا تھا کہ وہ دوران نماز میں کسی چیز (ہوا نکلنے) کو محسوس کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ نماز سے اس وقت تک نہ پھرے جب تک ہوا نکلنے کی آواز یا بو نہ پائے۔“

فائدہ: علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے وضو ہونے کا حکم صرف اس بات پر موقوف نہیں کہ وہ اس کی آواز سنے یا بدبو پائے کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہوا کے خروج کا یقین ہوتا ہے لیکن نہ اس کی آواز سنی جاتی ہے اور نہ اس کی بو ہی کا احساس ہوتا ہے، مثلاً: ایک آدمی بہرا ہے یا مرض زکام کی وجہ سے اس کی قوت شامہ مفلوج ہو چکی ہے جس کی بنا پر وہ آواز یا بو کا احساس نہیں کر پاتا، ایسی صورت میں اسے وضو کرنا ہوگا کیونکہ اسے بے وضو ہونے کا یقین ہو چکا ہے۔[1]

(٥) بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

باب:5- وضو میں تخفیف کا بیان

١٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ صَلَّى، وَرُبَّمَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا، يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ شِمَالِهِ - فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات:

[138] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ سوئے، یہاں تک کہ خراٹے بھرنے لگے، پھر آپ نے (بیدار ہو کر) نماز پڑھی۔ کبھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ کروٹ پر لیٹے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی، پھر بیدار ہو کر آپ نے نماز پڑھی۔ پھر حضرت سفیان نے اس روایت کو دوبارہ تفصیل سے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری۔ نبی ﷺ رات کے کسی حصے میں بیدار ہوئے۔ جب کچھ رات گزر گئی تو آپ کھڑے ہوئے اور لٹکتے ہوئے مشکیزے سے ہلکا وضو فرمایا۔ عمرو (راوی) اس (وضو) کا ہلکا پن اور معمولی ہونا بیان کرتا ہے۔ اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح وضو کیا، پھر میں آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا...... سفیان نے کبھی یسار کے بجائے شمال کا لفظ استعمال کیا...... آپ نے مجھے پھیرا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے جس قدر اللہ کی توفیق میسر آئی، (تہجد کی) نماز ادا فرمائی، پھر کروٹ کے بل لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے بھرنے لگے۔ پھر مؤذن آیا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ

[1] عمدة القاري: 359/2.

١٠٢]. [راجع: ١١٧]

نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔ (سفیان کہتے ہیں) ہم نے (اپنے استاد) عمرو سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نیند کا اثر رسول اللہ ﷺ کے دل پر نہیں، بلکہ صرف آنکھ پر ہوتا تھا۔ عمرو نے جواب دیا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرات انبیاء ﷺ کے خواب وحی ہوتے ہیں، پھر درج ذیل آیت کو بطور دلیل تلاوت فرمایا: ''میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔''

(٦) بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

باب: 6- مکمل وضو کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا ارشاد ہے: وضو پورا کرنے کا مطلب، اچھی طرح صاف کرنا ہے۔

١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ: اَلصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ»، فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا. [انظر: ١٨١، ١٦٦٧، ١٦٦٩، ١٦٧٢]

[139] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اترے، پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن وضو پورا نہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت قریب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے چل کر پڑھیں گے۔'' پھر آپ سوار ہوئے، جب مزدلفہ آئے تو اترے اور پورا وضو کیا، پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنے مقام پر بٹھایا، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ نے نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

(٧) بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

باب: 7- چلو بھر کر دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا

١٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ:

[140] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں

أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلٰى يَدِهِ الْأُخْرٰى، فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ.

نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا۔ اس طرح کہ پانی کا ایک چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ایک اور چلو پانی لیا، ہاتھ ملا کر اس سے منہ دھویا، پھر ایک چلو پانی سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ بعدازاں ایک چلو پانی اپنے دائیں پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا، پھر دوسرا چلو پانی لے کر اپنا بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٨) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

باب: 8- ہر کام کے وقت بسم اللہ کہنا حتیٰ کہ جماع کے وقت بھی اللہ کا نام لیا جائے

١٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ».

[انظر: ٣٢٧١، ٣٢٨٣، ٥١٦٥، ٦٣٨٨، ٧٣٩٦]

[141] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ پھر ان دونوں کو اگر کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(٩) بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 9- بیت الخلا جانے کی دعا

١٤٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[142] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ». تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ: «إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ». وَقَالَ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ: «إِذَا دَخَلَ»، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: «إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ». [انظر: ٦٣٢٢]

فرمایا: نبی ﷺ جب بیت الخلا جاتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

ابن عرعرہ نے اس حدیث کی شعبہ سے بیان کرنے میں متابعت کی ہے۔ اور غندر نے شعبہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: جب آپ بیت الخلا کے لیے آتے۔ (دَخَلَ کے بجائے أَتٰی کا لفظ استعمال کیا۔) اور موسیٰ نے حماد کے واسطے سے بیان کیا: جب داخل ہوتے۔ اور سعید بن زید نے کہا: ہمیں عبدالعزیز نے بیان کیا کہ جب آپ بیت الخلا جانے کا ارادہ فرماتے (تو مذکورہ دعا پڑھتے)۔

فائدہ: اس دعا کا دوسرا ترجمہ یہ ہے: ''اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(١٠) بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 10- بیت الخلا کے پاس پانی رکھنا

١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». [راجع: ٧٥]

[143] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ایک دفعہ نبی ﷺ بیت الخلا گئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ نے (باہر نکل کر) پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' آپ کو بتایا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔''

(١١) بَابٌ: لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ، جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهِ

باب: 11- قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھا جائے الا یہ کہ کوئی عمارت ہو، جیسے دیوار وغیرہ

١٤٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ

[144] حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پشت، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔''

غَرِّبُوا». [انظر: ٣٩٤]

فائدہ: قبلے کی طرف منہ یا پشت کر کے قضائے حاجت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ یہ مسئلہ سلف صالحین سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے اور اس کی وجہ جواز اور عدم جواز کے دلائل کا بظاہر متعارض ہونا ہے۔ جہاں تک کھلی فضا میں قضائے حاجت کا تعلق ہے تو اس صورت میں بالاتفاق منہ اور پشت کرنا دونوں ممنوع ہیں، تاہم اگر قضائے حاجت کرنے والا کسی عمارت وغیرہ میں ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ علماء کی اس بارے میں درج ذیل چار آراء ہیں: * منہ اور پشت دونوں ممنوع ہیں، خواہ صحرا ہو یا عمارت۔ ان کی دلیل ابوایوب انصاری کی درج بالا روایت ہے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو نبی ﷺ کی خصوصیت پر محمول کرتے ہیں۔ * کھلی فضا اور عمارات میں قبلے کی طرف منہ اور پشت کرنا دونوں امر جائز ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ناسخ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث منسوخ ہے۔ اور بعض نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔ * قبلہ رخ منہ کرنا صحرا اور عمارت دونوں میں منع ہے، البتہ عمارت میں پشت کی جا سکتی ہے، اس موقف کی دلیل بھی حدیث ابن عمر ہے۔ ان حضرات کے نزدیک کیونکہ حدیث ابن عمر میں کعبے کی طرف صرف پشت کرنے کا ذکر ہے۔ اس لیے پشت کرنا عمارت میں جائز ہے۔ * کھلی فضا میں قبلے کی طرف منہ اور پشت کرنا، دونوں ممنوع ہیں اور عمارات وغیرہ میں دونوں کا جواز ہے، البتہ بچنا افضل ہے۔ ان کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی آئندہ حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سنن ابی داود وغیرہ (حدیث: 13) کی احادیث ہیں جن میں عمارات میں استقبال اور استدبار دونوں کا جواز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ باب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہی چوتھا موقف راجح ہے۔

(١٢) بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ

باب: 12- اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا

١٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَّ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ، وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ، فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي

[145] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو، حالانکہ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع بن حبان سے کہا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں۔ (یعنی زمین سے چمٹ کر) واسع نے کہا: واللہ! میں نہیں جانتا (کہ آپ کا مطلب کیا ہے؟)، مالک کہتے ہیں: (ابن عمر) اس سے وہ

وَاللهِ، قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ. [انظر: ١٤٨، ١٤٩، ٣١٠٢]

شخص مراد لیتے ہیں جو نماز پڑھے اور زمین سے اونچا نہ ہو، سجدہ اس طرح کرے کہ زمین سے لگا رہے۔

فائدہ: آخر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع بن حبان کو تنبیہ کے طور پر جو بات کہی ہے، اس کا مفہوم کئی طرح سے بیان کیا گیا ہے: صحیح مسلم کی روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت واسع بن حبان رحمہ اللہ نے مسجد میں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ انھیں شک گزرا کہ واسع زمین کے ساتھ چمٹ کر سجدہ کرتے ہیں۔ اور شاید یہ ایسا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ پورے طور پر سجدہ کرنے سے عضو مستور کا رخ قبلے کی طرف ہو جاتا ہے۔ جب واسع بن حبان نماز سے فارغ ہو کر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو انھوں نے پہلے مرفوع حدیث بیان کر کے ان لوگوں کی تردید کی جو عمارت میں بھی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کو ناجائز سمجھتے تھے۔ بعد ازاں ان سے پوچھا کہ شاید تم بھی انھی لوگوں میں سے ہو جن کا یہ موقف ہے اور شاید اسی وجہ سے تم سجدہ بھی اس انداز سے کرتے ہو؟ اس پر واسع بن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے ایسے سجدہ کیا ہو۔ شاید لاشعوری طور پر ایسا ہو گیا ہو، تاہم میرا یہ موقف نہیں۔ مذکورہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گھر میں بنائے گئے بیت الخلا میں قضائے حاجت درست ہے کیونکہ اس میں پردہ پوشی کے ساتھ ساتھ نجاست سے بُعد بھی ہے۔ زمین سے متصل بیٹھ کر پیشاب کریں تو اس کے چھینٹوں سے بدن اور کپڑوں کے آلودہ ہونے کا اندیشہ ہے جبکہ بیت الخلا میں پردے کے ساتھ اس خطرے کا سد باب بھی ہے۔ والله أعلم.

(١٣) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

باب: 13- عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر جانا

١٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُحْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ!

[146] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رات کو قضائے حاجت کے لیے مناصع کی طرف جاتی تھیں، اس سے مراد کھلا میدان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ آپ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیں، لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہ فرماتے، چنانچہ ایک رات عشاء کے وقت نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت سودہ بنت زمعہ (قضائے حاجت کے لیے) باہر نکلیں اور وہ قد آور تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں آواز دی اور کہا: اے سودہ! ہم نے تمھیں پہچان لیا ہے۔ (حضرت

حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْحِجَابَ. [انظر: ١٤٧، ٤٧٩٥، ٥٢٣٧، ٦٢٤٠]

عمر نے یہ اس لیے کہا) ان کی خواہش تھی کہ پردے کا حکم نازل ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَدْ أُذِنَ [لَكُنَّ] أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ» قَالَ هِشَامٌ: تَعْنِي الْبَرَازَ. [راجع: ١٤٦]

[147] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں: آپ نے (اپنی ازواج مطہرات ؓ سے) فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تمھیں اپنی حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی ہے۔'' ہشام کہتے ہیں: اس سے قضائے حاجت کے لیے گھر سے نکلنا مراد ہے۔

(١٤) بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

باب:14- گھروں میں قضائے حاجت کا انتظام کرنا

١٤٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. [راجع:

[148] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن حضرت حفصہ ؓ کے گھر کی چھت پر اپنی کسی حاجت کے پیش نظر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبلے کی طرف پشت اور شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کیے ہوئے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

١٤٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ: أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. [راجع: ١٤٥]

[149] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کیے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

(١٥) بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب:15- پانی سے استنجا کرنا

١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، وَاسْمُهُ عَطَاءُ ابْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَّعَنَا إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ، يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ. [انظر: ١٥١، ١٥٢، ٢١٧، ٥٠٠]

[150] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک اور لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے کر آتے، (راویِ حدیث ہشام کہتے ہیں) یعنی رسول اللہ ﷺ اس سے استنجا کرتے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان سے یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پانی کے بجائے مٹی کے ڈھیلے بھی بطور استنجا استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن پانی کا استعمال بہتر ہے کیونکہ مٹی کے ڈھیلوں سے عین نجاست تو دور ہو جاتی ہے لیکن اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، جبکہ پانی کے استعمال سے نجاست اور اس کے اثرات ونشانات بھی زائل ہو جاتے ہیں۔ پانی اور ڈھیلوں کا جمع کرنا تو بالاتفاق جائز ہے۔ واللہ أعلم وعلمه آتم.

(١٦) بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

باب: 16- دوسرے شخص کی طہارت کے لیے پانی ہمراہ لے جانا

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں نعلین مبارک، آب طہارت اور تکیہ اٹھانے والا خادم موجود نہیں ہے؟

١٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ. [راجع: ١٥٠]

[151] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تو میں اور ہم میں سے ایک لڑکا آپ کے ساتھ ہو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کی چھاگل ہوتی تھی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ استنجا کے سلسلے میں دوسرے سے مدد لینا جائز ہے، مثلاً: پانی کی ضرورت ہو تو خدمت گزار سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنا نہ تو مخدوم کے لیے تکبر ہے اور نہ خادم ہی کے لیے عار ہے۔ چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا یا بڑوں کا چھوٹوں سے خدمت لینا، دونوں باتیں جائز ہیں۔

(١٧) بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: 17- استنجا کے لیے پانی کے ساتھ برچھی لے جانا

١٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، اَلْعَنَزَةُ: عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ. [راجع: ١٥٠]

[152] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور ایک برچھی لے کر آپ کے ساتھ ہو جاتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے تھے۔

نضر اور شاذان نے حضرت شعبہ سے اس (محمد بن جعفر) کی متابعت کی ہے۔ عنزہ اس لاٹھی کو کہتے ہیں جس کے آگے لوہے کا پھل لگا ہو۔

فائدہ: پانی اور برچھی دونوں کا تعلق استنجا سے ہے: پانی کا تعلق تو ظاہر ہے اور اسے حدیث کے آخر میں بیان بھی کر دیا گیا ہے اور برچھی اس لیے ساتھ لے جاتے تاکہ سخت جگہ کو نرم کر کے پیشاب کے چھینٹوں سے بچا جا سکے، نیز سخت زمین سے ڈھیلے حاصل کرنے کے لیے بھی اسے کام میں لایا جاتا تھا۔

(١٨) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

باب: 18- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

١٥٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ». [انظر: ١٥٤، ٥٦٣٠]

[153] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز نوش کرے تو برتن میں سانس نہ لے، نیز جب بیت الخلا آئے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ اس سے استنجا کرے۔''

(١٩) بَابٌ: لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

باب: 19- پیشاب کرتے وقت دائیں ہاتھ سے عضو مستور کو نہ پکڑے

١٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ،

[154] حضرت ابوقتادہ ؓ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو مستور کو دائیں ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس ہی لے۔''

وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ». [راجع: ١٥٣]

(٢٠) بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب:20-ڈھیلوں سے استنجا کرنا

١٥٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: «اِبْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ»، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلٰى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضٰى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ. [انظر: ٣٨٦٠]

[155] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ (کی عادت مبارکہ تھی کہ چلتے وقت) دائیں بائیں نہ دیکھتے تھے۔ جب میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے ڈھیلے تلاش کر دو، میں ان سے استنجا کروں گا...... یا اس کی مثل کوئی اور لفظ استعمال فرمایا...... لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔“ چنانچہ میں اپنے کپڑے کے کنارے میں کئی ڈھیلے لے کر آیا اور انھیں آپ کے پاس رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ پھر جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو ڈھیلوں سے استنجا فرمایا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہڈی اور گوبر کے علاوہ ہر جذب کرنے والی چیز جو کسی جاندار کی غذا نہ ہو، استنجا میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ مٹی کے ڈھیلوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ ان میں رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ آج کل ٹشو پیپر صفائی کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی جاذب ہونے کی وجہ سے اس مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

(٢١) بَابٌ: لَا يُسْتَنْجٰى بِرَوْثٍ

باب:21-لید وغیرہ سے استنجا نہ کیا جائے

١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ، وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ، وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: «هٰذَا

[156] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور مجھے تین پتھر لانے کا حکم دیا، چنانچہ مجھے دو پتھر تو مل گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود تیسرا نہ مل سکا تو میں نے (خشک) لید لی اور وہ آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے دونوں پتھر تو لے لیے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا: ”یہ پلید ہے۔“

رِكْسٌ». وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ابراہیم بن یوسف نے بھی بیان کیا، وہ اپنے باپ یوسف سے، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: مجھے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کی۔

فائدہ: استنجا کے متعلق تین باتیں قابل غور ہیں: ✽ انقائے محل ✽ تثلیث ✽ ایتار۔ انقائے محل سے مراد بول و براز کے محل کو صاف کرنا ہے اور اس کے لیے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنا تثلیث ہے۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو طاق تعداد میں استعمال کیے جائیں۔ اسے ایتار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حدیث میں صراحت ہے کہ تم میں سے کوئی تین ڈھیلوں سے کم تعداد میں استنجا نہ کرے۔[1] اور اگر تین ڈھیلوں سے انقائے محل کا مقصد حاصل نہ ہو تو تین سے زیادہ ڈھیلے استعمال ہو سکتے ہیں لیکن ان میں طاق تعداد کا لحاظ رکھنا ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ تم میں سے جب کوئی طہارت کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد (وتر) کا لحاظ رکھے۔[2]

(٢٢) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب: 22- وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً.

[157] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔

(٢٣) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب: 23- وضو میں اعضاء کو دو، دو بار دھونا

١٥٨ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

[158] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعضائے وضو کو دو، دو بار دھویا۔

(٢٤) بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب: 24- وضو میں اعضاء کو تین، تین بار دھونا

١٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ

[159] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حمران سے

1 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 606(262). 2 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 565(239).

قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ١٦٠، ١٦٤، ١٩٣٤، ٦٤٣٣]

روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان ؓ نے ایک دفعہ پانی کا برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انھیں دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر پانی لیا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔ پھر اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین دفعہ دھویا۔ بعد ازاں سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرے اور ان کی ادائیگی کے دوران میں کوئی خیال دل میں نہ لائے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

١٦٠ - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَّوْلَا آيَةٌ مَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا». قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا﴾ [البقرة: ١٥٩]. [راجع: ١٥٩]

[160] جناب حمران ہی سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان ؓ نے وضو کر لیا تو فرمایا: میں تمھیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ اگر قرآن میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں وہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے، تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز تک ہوں گے، وہ بخش دیے جائیں گے۔'' حضرت عروہ نے کہا: وہ آیت یہ ہے: ''بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کردہ کھلی آیات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، اس کے بعد کہ ہم کتاب میں انھیں لوگوں کے لیے صاف بیان کر چکے ہیں، ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔''

(٢٥) بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ

باب: 25- وضو میں ناک صاف کرنا

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ». [انظر: ١٦٢]

[161] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے، وہ ناک صاف کرے اور جو ڈھیلے سے استنجا کرے، وہ طاق ڈھیلے لے۔''

(٢٦) بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

باب:26-استنجا میں طاق ڈھیلے استعمال کرنا

١٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ». [راجع: ١٦١]

[162] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اور اسے صاف کرے۔ اور جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈالنے سے پہلے انھیں دھو لے کیونکہ تم میں سے کسی کو خبر نہیں کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پھرتا رہا ہے۔''

(٢٧) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ [وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ]

باب:27- دونوں پاؤں دھونے چاہییں، قدموں پر مسح نہیں کرنا چاہیے

١٦٣ - حَدَّثَنِي مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٦٠]

[163] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ نے ہم کو پا لیا جبکہ عصر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ ہم وضو کرنے لگے اور جلدی جلدی پاؤں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے پکار کر کہا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فائدہ: اس روایت سے شیعہ حضرات کی تردید ہوتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک پاؤں کا وظیفہ غسل نہیں بلکہ مسح ہے اور وہ اس روایت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کی ایڑیاں نجاست آلود تھیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں دھونے کا حکم دیا لیکن ہمیں

ان حضرات کی عقل وفکر پر حیرت ہوتی ہے۔ اگر ایک دو آدمیوں کی ایڑیاں نجاست آلود ہوتیں تو بات بن سکتی تھی کیا تمام حضرات کی ایڑیوں پر نجاست لگی ہوئی تھی اور انھیں اس کے دور کرنے کا خیال تک نہ آیا، حالانکہ نجاست کا ازالہ حدث کے ازالے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں پاک کرنے کا حکم نہیں فرمایا کہ تمھاری ایڑیاں نجاست آلود ہیں انھیں دھو کر پاک کرو۔ دراصل ان حضرات نے پورے دین کا ڈھانچہ از سر نو تشکیل دیا ہے، اذان، اوقات نماز، طریقۂ نماز، زکاۃ، الغرض ہر چیز الگ وضع کر رکھی ہے حتی کہ موجودہ قرآن کریم کے متعلق ان کے ہاں شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔

(٢٨) بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ

باب: 28- وضو میں کلی کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حکم کو حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت عبداللہ بن زید ؓ نے نبی ﷺ سے نقل فرمایا ہے۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، وَقَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ١٥٩]

[164] حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عثمان ؓ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور انھیں تین مرتبہ دھویا، اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اسے صاف کیا۔ بعد ازیں اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، پھر ہر پاؤں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا ہے، نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور دو رکعت بایں طور پڑھیں کہ اپنے دل سے باتیں نہ کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا۔''

فائدہ: وضو میں کلی کرنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کلی سمیت وضو فرمایا ہے اور کسی صحابی سے اس کا ترک ثابت نہیں۔ اس سلسلے میں آپ کا حکم بھی مروی ہے جو واجب الاتباع ہے، چنانچہ لقیط بن صبرہ ؓ کو آپ نے فرمایا: ''جب تو وضو کرنے لگے تو کلی کر۔''[1] بہرحال وضو میں استنشاق کی طرح کلی بھی مطلوب ہے، البتہ استنشاق میں زیادہ تاکید ہے۔ غالباً یہی

[1] سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 144.

وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے استنشاق اور استنثار کو مضمضے (کلی) پر مقدم کیا ہے، حالانکہ عمل کے لحاظ سے کلی پہلے ہے۔

(۲۹) بَابُ غَسْلِ الْأَعْقَابِ

باب: 29- ایڑیوں کا دھونا

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ.

حضرت ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کی جگہ بھی دھویا کرتے تھے۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ، قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[165] محمد بن زیاد کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے اور لوگ برتن سے وضو کر رہے ہوتے تو فرماتے: لوگو! وضو پورا کرو کیونکہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''خشک ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فائدہ: حدیث میں ایڑیوں کا ذکر اس لیے آیا ہے کہ اس وقت ان سے متعلقہ صورت حال سامنے آئی تھی بصورت دیگر اس سے مراد ہر وہ عضو وضو ہے جسے اچھی طرح دھونے میں عام طور پر بے پروائی یا سستی سے کام لیا جاتا ہے، مثلاً: ایڑیاں اور پاؤں کا نچلا حصہ وغیرہ، چنانچہ حدیث میں اس کی مزید وضاحت ہے۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین کا عمل اسی مقصد کے لیے بیان فرمایا ہے کیونکہ بعض اوقات انگوٹھی تنگ ہوتی ہے اور سہولت کے ساتھ پانی نہیں پہنچ پاتا، اس لیے آپ اسے حرکت دیتے۔[2] اسی طرح عام طور پر عورتیں اپنے چہرے کے میک اپ کے لیے ایسی اشیاء استعمال کرتی ہیں کہ اعضائے وضو تک پانی پہنچانے کے لیے ان کی جمی ہوئی تہ رکاوٹ بن جاتی ہے، مثلاً: ہونٹوں کے لیے لپ سٹک، چہرے کے لیے تہ دار پاؤڈر اور ناخن پالش وغیرہ، لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ ایسے سامان زیبائش کے استعمال سے اجتناب کریں جو اعضائے وضو کی جلد تک پانی پہنچانے کے لیے رکاوٹ کا باعث ہو، ہاں مخصوص ایام میں اپنے خاوند کے لیے اس طرح کا سامان زینت استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(۳۰) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب: 30- جوتوں پر مسح کرنے کے بجائے، انھیں پہنے ہوئے پاؤں دھونا

1 مسند أحمد: 191/4. 2 فتح الباري: 350/1.

١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَّمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَّيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ. [انظر: ١٥١٤، ١٥٥٢، ١٦٠٩، ٢٨٦٥، ٥٨٥١]

[166] حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں کرتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ (دوسرے) آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور (تیسرے) زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔ (چوتھے) مکے میں دوسرے لوگ تو ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں مگر آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: بیت اللہ کے کونوں کو چھونے کی بات تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ اور کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اور سبتی جوتوں کے متعلق یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی جوتیاں پہنے دیکھا جن پر بال نہ تھے اور آپ ان میں وضو فرماتے تھے، لہٰذا میں ان جوتیوں کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور جہاں تک زرد خضاب کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد خضاب استعمال کرتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اسے استعمال کرنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام باندھنے کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی نہ ہو جاتی (یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو)۔

فائدہ: عرب فطری طور پر سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ جوتوں کے متعلق ان کا عمومی ذوق یہ تھا کہ اونٹ، بکری کی کھال کو خشک کیا، اسے کاٹ کر اس میں تسمے لگا لیے، ان کے یہی جوتے ہوتے تھے۔ لیکن عرب کے علاوہ دوسرے لوگ چمڑے کو دباغت سے خشک کرتے، ان کے بال وغیرہ دور کرتے، پھر اس چمڑے کو جوتے میں استعمال کرتے، جن جوتوں پر بال نہ ہوتے انھیں سبتی جوتا کہا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے سبتی جوتے بطور تحفہ آتے اور آپ انھیں استعمال فرماتے۔ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چونکہ شدید الاتباع تھے، اس لیے جہاں سے اس قسم کا جوتا ملتا وہ اسے حاصل کرتے اور پہنتے تھے۔ ان پر اعتراض ہوا تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا جوتا پہنتے دیکھا ہے۔ پھر آپ نے ضمناً یہ بات بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ ان میں وضو کرتے تھے، یعنی ان پر مسح نہیں کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس ضمنی بات سے ایک اہم مسئلہ مستنبط فرمایا۔ روایت میں بیان شدہ دیگر مسائل کے متعلق کتاب الحج اور کتاب اللباس میں بحث ہوگی۔

(٣١) بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغَسْلِ

باب:31- وضو اور غسل میں دائیں جانب سے شروع کرنا

١٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». [انظر: ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣]

[167] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے متعلق عورتوں سے فرمایا: ''غسل دائیں جانب اور وضو کے مقامات سے شروع کریں۔''

١٦٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. [انظر: ٤٢٦، ٥٣٨٠، ٥٨٥٤، ٥٩٢٦]

[168] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے جوتا پہننا ہوتا، کنگھی کرنی یا پاکی حاصل کرنی ہوتی، الغرض آپ کو ہر ذی شان کام میں دائیں جانب سے آغاز کرنا اچھا لگتا تھا۔

فائدہ: دائیں جانب اختیار کرنے کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ جن امور کا تعلق تکریم و تعظیم اور تزئین و تحسین سے ہے، وہ دائیں جانب سے شروع کیے جائیں، مثلاً: لباس زیب تن کرنا، موزے پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن کاٹنا، مونچھیں مونڈنا، بالوں میں کنگھی کرنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، سر منڈوانا، نماز میں سلام پھیرنا، اعضائے طہارت دھونا، بیت الخلا سے نکلنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا وغیرہ۔ اور جو امور ان کے برعکس ہیں ان میں بائیں جانب اختیار کی جائے، مثلاً: بیت الخلا میں داخل ہونا، مسجد سے نکلنا، استنجا کرنا، ناک صاف کرنا، کپڑے یا موزے یا جرابیں اتارنا، وغیرہ، نیز بعض اعضائے وضو ایسے بھی ہیں جن میں دائیں یا بائیں کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا بلکہ انھیں یکبارہی دھونا پڑتا ہے، مثلاً: ہاتھ، کان، رخسار وغیرہ۔[1]

1 عمدة القاري: 2/ 472.

(٣٢) بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ.

١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. [انظر: ١٩٥، ٢٠٠، ٣٥٧٢، ٣٥٧٣، ٣٥٧٤، ٣٥٧٥]

باب: 32- نماز کا وقت آ جانے پر وضو کے لیے پانی تلاش کرنا

اور حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: صبح کی نماز کا وقت آ گیا، پانی تلاش کیا گیا تو نہ ملا، آخر تیمم کی آیت اتری۔

[169] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا، لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

(٣٣) بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءٌ لَّا يَرٰى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ. وَسُؤْرُ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ لَّيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، بِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا﴾ [النساء: ٤٣] وَهٰذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

باب: 33- اس پانی کا حکم جس سے انسان کے بال دھوئے گئے ہوں

حضرت عطاء انسانی بالوں سے سوت اور رسیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، نیز کتوں کے جوٹھے پانی اور ان کے مسجد میں آنے جانے کا حکم۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے اور اس کے علاوہ پانی نہ ہو تو اسی سے وضو کر لیا جائے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں: ارشاد باری: ''تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو'' سے یہی بات سمجھ میں آئی ہے کیونکہ کتے کا جوٹھا بھی پانی ہی ہے لیکن اس کے استعمال سے دل میں کراہت پیدا ہوتی

ہے، لہٰذا اس پانی سے وضو بھی کر لے اور تیمّم بھی کر لے۔

١٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. [انظر: ١٧١]

[170] حضرت ابن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: میں نے عبیدہ سلمانی سے کہا: ہمارے پاس نبیٔ اکرم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے اہل خانہ کی طرف سے ملے ہیں۔ اس پر حضرت عبیدہ نے کہا: اگر میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی ہوتا تو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتا۔

١٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ. [راجع: ١٧٠]

[171] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنا سر منڈوایا تو سب سے پہلے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے موئے مبارک لیے تھے۔

بَابٌ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

باب: جب کتا برتن میں سے پی لے تو برتن سات مرتبہ دھویا جائے

١٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا».

[172] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں سے پی لے، تو چاہیے کہ اس کو سات مرتبہ دھوئے۔''

١٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ٢٣٦٣، ٢٤٦٦، ٦٠٠٩]

[173] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نے کتے کو دیکھا جو شدت پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، چنانچہ اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس میں پانی بھر بھر کر اسے پلانا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے جنت عطا فرما دی۔''

١٧٤ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ [تَبُولُ وَ] تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ.

[174] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کتے مسجد میں (پیشاب کرتے اور) آتے جاتے تھے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وہاں کسی جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے تھے۔

فائدہ: یہ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے جب مساجد کی حرمت وتکریم کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اس وقت مسجد کے دروازے بھی نہیں تھے۔ بعد میں مساجد کی حرمت وتکریم کا حکم بھی دیا گیا اور مسجد کے دروازے بھی لگا دیے گئے اور یوں مسجد میں کتوں کی آمد ورفت بند ہوگئی۔[1]

١٧٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ آخَرَ». [انظر: ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧]

[175] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبئ اکرم ﷺ سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑے اور وہ شکار کرے تو اسے کھا لے۔ اگر وہ کتا خود اس سے کچھ کھا لے تو اسے مت کھا کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لیے کیا ہے۔'' میں نے پھر عرض کیا: بعض دفعہ میں اپنے کتے کو شکار کے لیے چھوڑتا ہوں، پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے شکار کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔''

(٣٤) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ [مِنَ] الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ

باب: 34- جس شخص کا موقف ہو کہ وضو صرف اس حدث سے ہے جو دونوں راستوں، یعنی قبل یا دبر سے نکلے

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ﴾ [المائدة: ٦] وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو۔'' اور حضرت عطاء نے کہا: جس کی دبر

1 فتح الباري: 364/1.

دُبُرِهِ الدُّودُ، أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ: يُعِيدُ الْوُضُوءَ. وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ لَا الْوُضُوءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ. وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ، فَرَكَعَ وَسَجَدَ، وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ. وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ: لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ. وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنْ يَحْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ.

سے کیڑا یا عضو مستور سے جوں کی طرح کوئی چیز نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر کوئی دوران نماز میں ہنس دے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے لیکن وضو دوبارہ نہ کرے۔ اور حسن بصری نے کہا: جس نے اپنے (سر کے) بال منڈوائے یا ناخن کترائے یا اپنے موزے اتار ڈالے تو اس پر وضو کا اعادہ نہیں، نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وضو لازم نہیں ہوتا مگر حدث (بے وضو ہونے) سے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک شخص کو تیر لگا، اس میں سے بہت سا خون بہا لیکن اس نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھتا رہا۔ اور حسن بصری نے کہا: مسلمان اپنے زخموں سے چور ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور حجاز کے اہل علم کا کہنا ہے کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ پھنسی کو دبایا تو اس سے خون نکل آیا، لیکن انھوں نے وضو نہیں کیا۔ اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے خون تھوکا، لیکن نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور امام حسن بصری نے کہا: جو کوئی سینگی لگوائے تو صرف سینگی کی جگہ دھوڈالے۔

١٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ». فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: الصَّوْتُ، يَعْنِي الضَّرْطَةَ. [انظر: ٤٤٥، ٤٧٧، ٦٤٧، ٦٤٨، ٦٥٩، ٢١١٩، ٣٢٢٩، ٤٧١٧]

[176] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے، بشرطیکہ اسے حدث لاحق نہ ہو۔'' ایک عجمی شخص نے سوال کیا: ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ فرمایا: حدث آواز، یعنی گوز کو کہتے ہیں۔

١٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [راجع: ١٣٧]

[177] حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک نماز پڑھنے والا (حدث کی) آواز نہ سنے، یا بدبو نہ محسوس کرے، اس وقت تک اپنی نماز نہ چھوڑے۔''

فائدہ: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی کہ حالت نماز میں اسے خروج ریح کا خیال گزرتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے، یا بو محسوس نہ کرے۔''[1] مقصد یہ ہے کہ جب اسے حدث کا یقین ہو جائے تو نماز چھوڑ دے۔

١٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ». وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ. [راجع: ١٣٢]

[178] حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کرنے میں مجھے شرم آتی تھی، اس لیے میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم مسئلہ دریافت کرو۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس میں صرف وضو ہے۔'' اور اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے۔

١٧٩ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ. [انظر: ٢٩٢]

[179] حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر کوئی شخص (اپنی بیوی سے) جماع کرے لیکن اسے انزال نہ ہو تو (اس پر غسل ہے یا نہیں)؟ انھوں نے جواب دیا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنے عضو مستور کو دھو ڈالے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ مسئلہ نبیٔ اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ (حضرت زید کہتے ہیں) چنانچہ میں نے یہ مسئلہ حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

1 صحيح البخاري، الوضوء، حديث: 137.

فائدہ: عدم انزال کی صورت میں غسل نہ کرنے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اب حکم یہ ہے کہ محض دخول ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ ائمۂ اربعہ اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔

١٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ». فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ». تَابَعَهُ وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: «الْوُضُوءُ».

[180] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بلایا، وہ اس حالت میں حاضر ہوا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا ہے۔“ اس نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تجھے جلدی میں مبتلا کر دیا جائے یا انزال کو روک دیا جائے تو تجھ پر صرف وضو کر لینا ضروری ہے۔“

نضر کی وہب نے متابعت کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے شعبہ نے بیان کی، نیز غندر اور یحییٰ نے شعبہ سے ”وضو“ نقل نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب آدمی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی کوشش کرے اور مرد و زن کے ختان آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہے، انزال ہو یا نہ ہو۔“ [1]

(٣٥) بَابُ الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

باب: 35- دوسرے کو وضو کرانا

١٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، قَالَ أُسَامَةُ: فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «الْمُصَلَّى أَمَامَكَ». [راجع: ١٣٩]

[181] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”نماز کی جگہ تیرے آگے ہے۔“

1 صحيح البخاري، الغسل، حديث: 291.

١٨٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [انظر: ٢٠٣، ٢٠٦، ٣٦٣، ٣٨٨، ٢٩١٨، ٤٤٢١، ٥٧٩٨، ٥٧٩٩]

[182] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (جب آپ فارغ ہو کر آئے) تو حضرت مغیرہ ؓ نے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ وضو فرماتے رہے، چنانچہ آپ نے چہرۂ اقدس اور دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا۔ اور دونوں موزوں پر بھی مسح کیا۔

(٣٦) بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

باب: 36- حدث وغیرہ (بے وضو ہونے) کے بعد قرآن پڑھنا

وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَيَكْتُبُ الرِّسَالَةَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ.

حضرت منصور، ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ حمام میں قرآن پڑھنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت حماد، جناب ابراہیم نخعی سے بیان کرتے ہیں کہ اگر حمام والے تہ بند باندھے ہوں تو انھیں سلام کرو، بصورت دیگر انھیں سلام نہ کہا جائے۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ

[183] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ، جو ان کی خالہ ہیں، کے گھر ایک رات بسر کی۔ انھوں نے کہا: میں تو بستر کے عرض میں لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ دونوں بستر کے طول میں محو استراحت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے تا آنکہ جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد، تو آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر ہاتھ کے

قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

ذریعے سے چہرۂ مبارک سے نیند کے اثرات دور کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے اچھی طرح وضو فرمایا، پھر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور وہی کچھ کیا جو آپ نے کیا تھا۔ پھر میں اٹھ کر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا، چنانچہ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑا۔ پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات اور پھر دو رکعات پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے تا آنکہ مؤذن آیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعات ادا کیں، پھر باہر نکلے اور نماز فجر پڑھی۔

فائدہ: ابن بطال نے عنوان سے حدیث بالا کی مطابقت بایں الفاظ ظاہر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو کر اٹھے اور وضو سے پہلے ہی سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدث کے بعد وضو کیے بغیر قرآنی آیات تلاوت کرنا صحیح ہے۔[1]

(٣٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

باب: 37- شدید اور سخت قسم کی غشی ہی سے وضو ٹوٹتا ہے

١٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقُلْتُ: آيَةٌ؟

[184] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس اس وقت گئی جب سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ دیکھا کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہ ؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کیا کوئی نشانی ہے؟

1 شرح ابن بطال: 279/1.

فَأَشَارَتْ: أَنْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا کہ ہاں۔ میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہوگئی تاآنکہ مجھے غشی نے ڈھانک لیا اور میں اپنے سر پر پانی بہانے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''میں نے اپنے اس مقام میں ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے پہلے نہ دکھائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ میرے پاس وحی آئی ہے کہ تم اپنی قبروں میں مسیح دجال کے فتنے کے مماثل یا اس کے قریب قریب آزمائے جاؤ گے...... (راویۂ حدیث فاطمہ کہتی ہے:) میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے (لفظ مثل یا قریب میں سے) کون سا لفظ کہا تھا...... تم سے ایک کے پاس (قبر میں فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ تو مومن یا مُوقِنْ...... (فاطمہ نے کہا:) معلوم نہیں اسماء نے کیا لفظ کہا تھا...... تو وہ کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایات لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا، ان پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جاؤ۔ ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تم اس کا یقین رکھتے ہو۔ رہا منافق یا مرتاب...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں اسماء نے کیا کہا تھا...... تو وہ کہے گا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا تو میں نے بھی وہ کہہ دیا۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نواقض وضو میں غشی کا شمار کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ مثقل کی قید لگا کر ان لوگوں کا رد کر رہے ہیں جو اسے مطلقاً ناقض کہتے ہیں۔ امام بخاری کے نزدیک مطلق طور پر غشی ناقض نہیں، صرف وہ غشی ناقض ہے جو انسان کو اس حد تک بوجھل کر دے کہ اس کے حواس معطل ہو جائیں۔ استدلال کی بنیاد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا عمل ہے کہ ان پر بحالت نماز غشی کا اثر ہوا لیکن حواس بحال ہے، وہ اس حالت میں پانی سر پر ڈالتی رہیں تاکہ بے حواسی ختم ہو جائے۔ اسی حالت میں نماز پڑھتی رہیں۔ ان کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جماعت میں ہوا، اس لیے آپ کی تقریری حدیث کی رو سے حجت ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی غشی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٣٨) بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ﴾ [المائدة:٦] وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: اَلْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ، تَمْسَحُ عَلٰى رَأْسِهَا. وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَيُجْزِئُ أَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ.

باب: 38- پورے سر کا مسح کرنا

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے سروں کا مسح کرو۔'' حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ نے کہا: عورت مرد کی طرح ہے۔ وہ اپنے سر پر مسح کرے گی۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: آیا یہ کافی ہے کہ انسان اپنے سر کے کچھ حصے کا مسح کر لے؟ تو انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث (جو آگے آ رہی ہے) بطور دلیل پیش کی، یعنی پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔

١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى -: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. [انظر: ١٨٦، ١٩١، ١٩٢، ١٩٧، ١٩٩]

[185] یحییٰ مازنی سے روایت ہے، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اور وہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو مرتبہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کے لیے منہ میں اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ بعد ازاں اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو، دو مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں سے مسح کیا، ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے۔ مسح سر کے اگلے حصے سے شروع کیا اور اس کے پچھلے حصے تک لے گئے۔ پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں تک ہاتھوں کو لائے۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

(٣٩) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

باب: 39- پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

١٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ

[186] عمرو بن ابی حسن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے پانی کا برتن منگوایا اور انھیں نبی ﷺ

وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. [راجع: ١٨٥]

کا وضو کر کے دکھایا، چنانچہ برتن کو جھکا کر اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا۔ اس سے کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور اسے صاف کیا۔ یہ سب کام تین چلوؤں سے کیے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور چہرۂ مبارک کو تین بار دھویا۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اقبال و ادبار کے ساتھ ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ اس کے بعد اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

(٤٠) بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

باب: 40- لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو کام میں لانا

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَهْلَهُ أَنْ يَّتَوَضَّؤُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل خانہ کو اس پانی سے وضو کرنے کا حکم دیا جو مسواک کرنے کے بعد بچ رہا تھا۔

١٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. [انظر: ٣٧٦، ٤٩٥، ٤٩٩، ٥٠١، ٦٣٣، ٦٣٤، ٣٥٥٣، ٣٥٦٦، ٥٧٨٦، ٥٨٥٩]

[187] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ کے وضو سے باقی ماندہ پانی لینے لگے اور بدن پر ملنے لگے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو، دو رکعت ادا کیں اور دوران نماز میں آپ کے سامنے ایک برچھی گاڑی گئی تھی۔

١٨٨ - وَقَالَ أَبُو مُوسٰى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: «اِشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا». [انظر: ١٩٦، ٤٣٢٨]

[188] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ پھر آپ نے اس پیالے میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرۂ مبارک دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر ان دونوں سے

فرمایا: ''اس میں سے کچھ پانی نوش جان کرلو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔''

١٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ - مِنْ بِئْرِهِمْ - وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَانُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ. [راجع: ٧٧]

[189] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ وہی محمود ہیں جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے انھی کے کنویں کے پانی سے کلی فرمائی تھی جب کہ وہ بچے تھے۔ حضرت عروہ جناب مسور وغیرہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے: جب نبیٔ اکرم ﷺ وضو فرماتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے کے لیے آپس میں جھگڑتے تھے۔

بَابٌ:

باب: بلاعنوان

١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [انظر: ٣٥٤٠، ٣٥٤١، ٥٦٧٠، ٦٣٥٢]

[190] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری خالہ مجھے نبی ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پس پشت کھڑا ہوا اور مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان چھپرکھٹ کی گھنڈی (یا کبوتری کے انڈے) جیسی تھی۔

(٤١) بَابُ مَنْ مَّضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب: 41- ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

١٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ

[191] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٨٥]

ان کو دھویا، پھر دھویا۔ یا (یوں کہا کہ) ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، تین بار ایسا کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو، دو بار دھویا اور سر پر مسح کیا آگے اور پیچھے دونوں طرف سے۔ اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(٤٢) بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب:42- سر کا مسح ایک بار کرنا

١٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ بِهَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.
حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً. [راجع: ١٨٥]

[192] حضرت عمرو بن ابی حسن سے روایت ہے، انھوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور لوگوں کے سامنے وضو کیا۔ (پہلے) انھوں نے برتن کو جھکایا اور (پانی لے کر) دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی کے تین چلوؤں سے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی لے کر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

یہی روایت موسیٰ نے وہیب سے بیان کی تو کہا کہ سر پر ایک بار مسح کیا۔

(٤٣) بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ، وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب:43- مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی کو استعمال کرنا

وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيمِ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے (اور) ایک نصرانی

عورت کے گھر سے پانی لے کر وضو فرمایا۔

١٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمِيعًا.

[193] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مرد، عورتیں مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ مرد، عورتیں اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔ اس کے لیے لفظ [جميعًا] استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں: "کلهم" اس کا مطلب یہ ہے کہ سب وضو کرتے تھے۔ اس میں وقت کی رعایت نہیں ہوگی، یعنی سب وضو کرتے تھے، خواہ وقت الگ الگ ہو۔ "معا" اس لفظ کے اعتبار سے وقت کی رعایت بھی ہوگی، یعنی ایک ہی وقت میں ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے تو ممکن ہے کہ مرد، عورتوں کا مل کر وضو کرنا نزول حجاب سے پہلے کا واقعہ ہو یا اس سے وہ مرد عورتیں مراد ہوں جو ایک دوسرے کے محرم ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے میاں بیوی مراد ہوں۔ اس حدیث کا یہ بھی مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ مرد ایک جگہ مل کر وضو کرتے اور عورتیں ان سے علیحدہ ایک جگہ مل کر وضو کرتیں۔[1] لیکن ایک روایت میں صراحت ہے کہ سب ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔[2] لہٰذا یہ آخری مفہوم صحیح معلوم نہیں ہوتا۔

(٤٤) بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب:44- نبی ﷺ کا اپنے وضو سے باقی ماندہ پانی بے ہوش پر چھڑکنا

١٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَنِ الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. [انظر: ٤٥٧٧، ٥٦٥١، ٥٦٦٤، ٥٦٧٦، ٦٧٢٣، ٦٧٤٣، ٧٣٠٩]

[194] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں ایسا سخت بیمار تھا کہ کوئی بات نہ سمجھ سکتا تھا۔ آپ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو کوئی کلالہ ہی وارث بنے گا، تب آیت وراثت نازل ہوئی۔

(٤٥) بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ، وَالْقَدَحِ، وَالْخَشَبِ، وَالْحِجَارَةِ

باب:45- ٹب، لگن اور لکڑی یا پتھر کے برتن میں وضو یا غسل کرنا

1 فتح الباري: 1/392. 2 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 79.

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً. [راجع: ١٦٩]

[195] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کا وقت ہوگیا تو جس شخص کا گھر قریب تھا وہ تو اپنے گھر (وضو کرنے کے لیے) چلا گیا جبکہ کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پتھر کا برتن لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہ پھیلا سکے لیکن (اس کے باوجود) سب لوگوں نے اس سے وضو کرلیا۔ حضرت انس ؓ سے پوچھا گیا کہ تم اس وقت کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے فرمایا: اَسّی (80) سے کچھ زیادہ تھے۔

١٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ. [راجع: ١٨٨]

[196] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے اس میں ہاتھ منہ دھوئے اور اس میں کلی فرمائی۔

١٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. [راجع: ١٨٥]

[197] حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے ایک طشت میں پانی پیش کیا جو پیتل کا بنا ہوا تھا۔ آپ نے وضو فرمایا، یعنی تین بار منہ دھویا، دو، دو بار اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا اس طرح مسح کیا کہ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لائے۔ آخر میں آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

١٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ

[198] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے دیگر ازواج مطہرات سے تیمارداری کے لیے میرے گھر میں قیام کی اجازت چاہی، چنانچہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔ پھر نبی ﷺ (حضرت عائشہ کے گھر جانے کے لیے) دو آدمیوں کے سہارے اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ وہ دو آدمی حضرت عباس ؓ اور ایک

عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.
[انظر: ٦٦٤، ٦٦٥، ٦٧٩، ٦٨٢، ٦٨٣، ٦٨٧، ٧١٢، ٧١٣، ٧١٦، ٢٥٨٨، ٣٠٩٩، ٣٣٨٤، ٤٤٤٢، ٤٤٤٥، ٥٧١٤، ٧٣٠٣]

دوسرے شخص تھے۔ راویٔ حدیث عبیداللہ کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے شخص کون تھے؟ میں نے کہا: نہیں! تو انھوں نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر داخل ہونے کے بعد، جب بیماری شدت اختیار کر گئی، تو فرمایا: ''میرے اوپر سات مشک پانی ڈالو جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں۔ شاید میں (تندرست ہو کر) لوگوں کو وصیت کر سکوں۔'' پھر آپ کو ایک بڑے ٹب میں بٹھا دیا گیا جو آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ پھر ہم آپ کے جسم مبارک پر ان مشکوں کا پانی ڈالنے لگیں یہاں تک کہ آپ ہمیں اشارہ کرنے لگے کہ بس تم اپنا کام کر چکیں۔ پھر آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیماری کی شدت کے بعد پانچ دن تک مسجد میں تشریف نہیں لے گئے، صرف نماز ظہر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید مغرب کی نماز بھی آپ نے مسجد میں ادا کی ہے لیکن سنن نسائی میں وضاحت ہے کہ آپ نے یہ نماز گھر میں ادا کی تھی اور اس میں سورۂ مرسلات کی تلاوت فرمائی تھی۔[1] شدت بیماری کے پہلے دن نماز عشاء کے وقت مسجد میں جانے کے لیے غسل فرمایا لیکن بے ہوشی کی وجہ سے نہ جا سکے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جمعرات کے دن واقعۂ قرطاس پیش آیا۔ اس کے بعد ہفتہ یا اتوار نماز ظہر مسجد میں ادا کی۔ پیر کے دن پردہ اٹھا کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز باجماعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تو خوش ہوئے اور مسکرائے، پھر پردہ ڈال دیا اور ظہر سے پہلے پہلے جان، جان آفرین کے حوالے کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. جمعے کے سلسلے میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی روایت نہیں مل سکی کہ شدت بیماری کے دوران میں جمعہ کس نے پڑھایا؟ اگر کوئی صاحب علم اس کے متعلق آگاہ ہو تو ہمیں مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہو۔

(٤٦) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

باب:46- طشت سے وضو کرنا

1 سنن النسائي، الصلاة، حديث: 986.

١٩٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ، قَالَ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاغْتَرَفَ بِهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِهِ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ. [راجع: ١٨٥]

[199] عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا (عمرو بن ابی الحسن) وضو کرتے وقت بہت زیادہ پانی بہاتے تھے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی ﷺ کے وضو سے آگاہ فرمائیں، چنانچہ انھوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا۔ پھر انھیں تین مرتبہ دھویا۔ پھر اس طشت میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی چلو پانی سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا۔ پھر انھوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو، دو بار دھوئے۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور اس سے اپنے سر کا مسح کیا۔ مسح کے وقت ہاتھوں کو پیچھے لے گئے، پھر آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ. [راجع: ١٦٩]

[200] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا تو ایک کم گہرائی والا پیالہ لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگشت ہائے مبارک کو اس میں رکھ دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹتے دیکھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں: میں نے ان لوگوں کا اندازہ لگایا جنھوں نے اس پانی سے وضو کیا تھا تو ان کی تعداد ستر اسی کے درمیان تھی۔

فائدہ: یہ حدیث متعدد مرتبہ پہلے گزر چکی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وضو کے لیے برتن کی نوعیت یا مادے کی کوئی شرط نہیں ہے، صرف برتن اور پانی کا پاک ہونا ضروری ہے، اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اظہار تفاخر مقصود نہ ہو۔

(٤٧) بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

باب:47-ایک مُد سے وضو کرنا

٢٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

[201] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب غسل فرماتے تو ایک صاع سے پانچ مد تک پانی استعمال کرتے اور ایک مُد پانی سے وضو کر لیتے۔

(٤٨) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب:48-موزوں پر مسح کرنا

٢٠٢ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ.

[202] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے بھی اثبات میں جواب دیا (اور) فرمایا: جب سعد رضی اللہ عنہ تم سے کوئی حدیث بیان کریں تو کسی دوسرے سے اس کے متعلق مت پوچھا کرو۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ انھیں ابوالنضر نے بواسطہ ابوسلمہ خبر دی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے ایسا ہی کہا۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [راجع: ١٨٢]

[203] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی پانی کا برتن لے کر ساتھ ہو گئے۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں (مغیرہ رضی اللہ عنہ) نے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

٢٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

[204] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَتَابَعَهُ حَرْبُ [بْنُ شَدَّادٍ] وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى. [انظر: ٢٠٥]

انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں حضرت حرب بن شداد اور ابان بن یزید العطار نے حضرت شیبان بن عبدالرحمٰن کی متابعت کی ہے۔

٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٢٠٤]

[205] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابوسلمہ عن عمرو، امام اوزاعی کی متابعت کی ہے، انھوں (عمرو) نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (ایسا کرتے) دیکھا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو پگڑی پر مسح کرنے کے اضافے کے پیش نظر بیان کیا ہے۔ موزوں پر مسح کے لیے شرط یہ ہے کہ انھیں پہلے وضو کی حالت میں پہنا گیا ہو لیکن پگڑی پر مسح کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

(٤٩) بَابٌ: إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب: 49- موزوں کو باوضو پہننے کا بیان

٢٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. [راجع: ١٨٢]

[206] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ (آپ وضو کر رہے تھے) میں جھکا تاکہ آپ کے دونوں موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: ''انھیں رہنے دو، میں نے انھیں باوضو پہنا تھا۔'' پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

(٥٠) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

باب: 50- بکری کا گوشت اور ستو کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّؤُوا.

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے (گوشت) تناول فرمایا لیکن اس کے بعد وضو نہیں کیا۔

٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[207] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٥٤٠٤، ٥٤٠٥]

اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٢٠٨ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٦٧٥، ٢٩٢٣، ٥٤٠٨، ٥٤٢٢، ٥٤٦٢]

[208] حضرت عمرو بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں۔ آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے چھری رکھ دی، نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(٥١) بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب:51- ستو کھانے کے بعد وضو کے بجائے صرف کلی کرنا

٢٠٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ - فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٢١٥، ٢٩٨١، ٤١٧٥، ٤١٩٥، ٥٣٨٤، ٥٣٩٠، ٥٤٥٤، ٥٤٥٥]

[209] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، وہ فتح خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے تھے۔ جب مقام صہباء پر پہنچے جو خیبر کے قریب تھا، تو آپ نے نماز عصر ادا کی، پھر زادسفر طلب فرمایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ نے انھیں تیار کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ تیار شدہ ستو رسول اللہ ﷺ اور ہم سب نے کھائے۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے صرف کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

٢١٠ - **وَحَدَّثَنَا** أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ،

[210] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(٥٢) بَابٌ: هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

باب:52- دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

٢١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا». تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥٦٠٩]

[211] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ دودھ نوش فرمایا تو کلی کی اور فرمایا: ''اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔'' زہری سے بیان کرنے میں یونس اور صالح بن کیسان نے عقیل کی متابعت کی ہے۔

(٥٣) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَّمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا

باب:53- نیند سے وضو کرنا، نیز ایک یا دو بار اونگھنے یا جھونکا آ جانے سے وضو ضروری نہیں

٢١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ».

[212] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اس دوران میں اگر اسے اونگھ آ جائے تو وہ سو جائے تاکہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو وہ نہیں جانتا کہ وہ اپنے لیے استغفار کر رہا ہے یا خود کو بددعا دے رہا ہے۔''

٢١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ».

[213] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے نماز کے دوران میں اونگھنے لگے تو اسے سو جانا چاہیے تاآنکہ جو پڑھ رہا ہے اسے سمجھنے کے قابل ہو جائے۔''

(٥٤) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب:54- حدث کے بغیر وضو کرنا

٢١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا؛ ح: [قَالَ]: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

کہا: نبی ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ (راوی عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ حضرات (صحابہ) کا کیا معمول تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص کو اس وقت تک وضو کافی ہوتا تھا جب تک اسے حدث لاحق نہ ہوتا۔

٢١٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[215] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھانے (زادسفر) منگوائے، چنانچہ ستو کے علاوہ اور کوئی چیز پیش نہ کی جا سکی۔ پس ہم نے کھایا اور پیا۔ پھر نبی ﷺ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

(٥٥) بَابٌ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

باب:55- اپنے پیشاب سے احتیاط نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے

٢١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ»، ثُمَّ قَالَ: «بَلٰى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[216] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینے یا مکے کے کسی باغ سے گزرے تو وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں دیا جا رہا۔'' پھر فرمایا: ''ہاں (بڑی ہی ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کی عادت میں مبتلا تھا۔'' پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ آپ سے

لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ ﷺ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا». [انظر: ٢١٨، ١٣٦١، ١٣٧٨، ٦٠٥٢، ٦٠٥٥]

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں، ان دونوں پر عذاب ہلکا کر دیا جائے گا۔“

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر قبروں پر سبزہ لگانا اور ان پر پھول چڑھانا جائز قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔ اگر سبزہ لگانا میت کے حق میں تخفیف عذاب کا باعث ہوتا تو صراحت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اس کی ترغیب دیتے۔ آپ نے مردوں کے متعلق ایصال ثواب اور نفع رسانی کے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں لیکن ان میں پھول چڑھانے یا سبزہ لگانے کا عمل کہیں بیان نہیں فرمایا، حالانکہ یہ ایک عام دستیاب سستا اور بے ضرر نسخہ ہے جس سے ہر وقت زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا مگر آپ نے اسے جاری رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر بڑے بڑے صحابۂ کرام ؓ کے جنازوں کے مفصل حالات سیرت کی کتابوں میں محفوظ ہیں، کسی نے بھی اس کی ترغیب نہیں دی۔ صرف حضرت بریدہ اسلمی ؓ اس کے عامل ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو قبر پر شاخ رکھنے کی تلقین فرمائی تھی اور بس! دوسرے صحابہ کے مقابلے میں ایک صحابی کے عمل کو سنت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ واللہ أعلم.

(٥٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

باب:56- پیشاب کو دھونا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ: «كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ.

نبی ﷺ نے صاحب قبر کے متعلق فرمایا: ”وہ اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔“ اور آپ نے انسانوں کے پیشاب کے علاوہ اور کسی چیز کا ذکر نہیں فرمایا۔

٢١٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْتَسِلُ بِهِ. [راجع: ١٥٠]

[217] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے لیے پانی لے کر جایا کرتا جس سے آپ استنجا کرتے۔

بَابٌ:

باب: بلاعنوان

٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ

[218] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا گزر دو قبروں سے ہوا، آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی بات

النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا»، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِّثْلَهُ. [راجع: ٢١٦]

کے سلسلے میں نہیں ہے۔ ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔" پھر آپ نے ایک تازہ شاخ لی اور درمیان سے چیر کر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد ہوا: "جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔" ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے تحدیث کے صیغے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اسی طرح سنا۔

(٥٧) بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:57- نبی ﷺ اور صحابۂ کرام نے دیہاتی کو کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ ہوگیا

٢١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «دَعُوهُ»، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ، دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. [انظر: ٢٢١، ٦٠٢٥]

[219] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک دیہاتی کو دیکھا جو مسجد میں پیشاب کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: "اسے کچھ نہ کہو۔" تا آنکہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوگیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اسے پیشاب پر بہا دیا۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اعرابی کو نرمی سے سمجھایا کہ مسجدیں نماز، اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں، گندگی پھیلانے سے ان کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس دیہاتی کو پیشاب سے اس لیے نہیں روکا گیا کہ وہ برائی کا آغاز کر چکا تھا جس کو روکنے سے اس میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ اگر اسے روکا جاتا تو دو کاموں میں سے ایک ضرور ہوتا: اگر وہ مارے خوف کے پیشاب روک لیتا تو اس سے ضرر اور بیماری کا اندیشہ تھا۔ اگر وہ پیشاب نہ روکتا اور ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیتا تو مسجد کے بہت سے حصے اس سے متاثر ہوتے۔ مزید برآں اس کے کپڑے بھی پلید ہو جاتے۔[2]

1 صحیح مسلم، الطھارۃ، حدیث: 661(285)۔ 2 فتح الباری: 421/1۔

(٥٨) بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ». [انظر: ٦١٢٨]

٢٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢١٩].

باب:58- مسجد میں کیے ہوئے پیشاب پر پانی بہانا

[220] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد ہی میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اسے روکنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی سے بھرا ہوا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم لوگ آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، تمھیں سختی کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔''

[221] ہمیں عبدان نے بیان کیا ہے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے بتلایا۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا۔

بَابٌ: يُهْرِيقُ الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ

وَحَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَهُرِيقَ عَلَيْهِ.

باب: پیشاب پر پانی بہانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک اعرابی آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے انھیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو نبی ﷺ نے پانی کے ایک ڈول کا حکم دیا، چنانچہ وہ ڈول اس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

(٥٩) بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ

باب:59- بچوں کا پیشاب

[222] حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی

ﷺ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٥٤٦٨، ٦٠٠٢، ٦٣٥٥]

منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. [انظر: ٥٦٩٣]

[223] حضرت ام قیس بنت محصن ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا لیکن اسے دھویا نہیں۔

فائدہ: ان احادیث میں بچوں کے پیشاب کا حکم بیان ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پیشاب بچے کا ہو یا بچی کا دونوں ہی ناپاک ہیں، البتہ حالات وظروف کے پیش نظر بچے کے پیشاب کے متعلق تخفیف ہے۔ بچہ اگر پیشاب کر دے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے، البتہ بچی کے پیشاب کو دھونا ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث میں اس کی صراحت منقول ہے: * بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔[1]

(٦٠) بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

باب: 60- کھڑے ہوئے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

٢٢٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ. [انظر: ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٤٧١]

[224] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ کا ایک قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر سے گزر ہوا تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر آپ نے پانی مانگا تو میں پانی لے آیا، چنانچہ آپ نے وضو فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① امام بخاری ؒ اس عنوان سے خاص حالات وظروف کے پیش نظر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ بیٹھ کر پیشاب کرنے کا ذکر اس لیے کر دیا ہے تاکہ دوسری صورت بھی پیش نظر رہے۔ بلاشبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ پیشاب کرنے سے معمولی چھینٹے بھی کپڑوں اور بدن پر نہ آئیں۔ امام بخاری ؒ نے عنوان میں دونوں صورتوں کا ذکر کیا ہے لیکن احادیث صرف پہلی صورت سے متعلق بیان کی ہیں۔ شارحین نے اس کی متعدد توجیہات ذکر کی ہیں: ○ ابن بطال نے لکھا ہے کہ جب احادیث سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ثابت ہوئی تو بیٹھ کر

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 377.

پیشاب کرنے کی اجازت بالاولی ثابت ہوگئی، لہٰذا اس سے متعلقہ احادیث ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔[1] ○ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا مشہور و متعارف تھا اور بیشتر لوگوں کا عمل بھی اس پر تھا، اس لیے بیٹھ کر پیشاب کرنے کی احادیث کا حوالہ نہیں دیا۔[2] ○ امام بخاری رحمہ اللہ کے اصول میں سے ہے کہ جب کوئی روایت ان کی شرط کے مطابق نہ ہو تو اس کی طرف عنوان میں اشارہ کر دیتے ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا تو کہنے والوں نے کہا: دیکھو آپ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں۔[3] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے نقل فرمایا ہے۔[4] ○ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک امام موصوف کی غرض عقد باب سے صرف یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کو بھی ثابت کیا جائے، گویا وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک اس کا جواز صرف قعود (بیٹھنے) کے ساتھ مخصوص نہیں۔ 2 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کسی قسم کی نہی ثابت نہیں۔ اگر چھینٹے وغیرہ پڑنے کا امکان نہ ہو تو اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔[5] البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔'' اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔[6] لیکن یہ روایت عبدالکریم بن ابی المخارق کی وجہ سے سخت ضعیف ہے جس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔[7] علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔[8] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت بایں الفاظ ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔[9] بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے، چنانچہ زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضرت عمر کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔[10] مصنف ابن ابی شیبہ اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عمر، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے۔[11] جن حضرات نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ تحریمی یا تنزیہی لکھا ہے ان حقائق کے پیش نظر ان کا موقف صحیح نہیں۔ 3 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث میں ہے، انھوں نے فرمایا کہ جو شخص تمھیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق بتائے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی تصدیق نہ کرو۔ آپ تو بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔[12] بظاہر یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ حدیث کے معارض ہے۔ اس کے متعلق شارحین کا موقف حسب ذیل ہے: ○ محدث ابو عوانہ اور ابن شاہین نے حدیث عائشہ کے پیش نظر حدیث حذیفہ کو منسوخ ٹھہرایا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے علم کے اعتبار سے کہی ہے، چنانچہ گھر میں رسول اللہ ﷺ کا عمل بیٹھ کر پیشاب کرنے ہی کا ہے لیکن گھر کے علاوہ باہر کے عمل سے آپ مطلع نہ ہو سکیں۔ لیکن حضرت حذیفہ کبار صحابہ میں سے ہیں، لہٰذا گھر سے باہر ان کا مشاہدہ ناقابل تردید ہے۔ امام نسائی نے اپنی سنن میں اس موقف کے مطابق عنوان بندی کی ہے، چنانچہ انھوں نے ایک

1 شرح ابن بطال:334/1. 2 عمدة القاري:620/2. 3 سنن النسائي، الطهارة، حديث:30. 4 فتح الباري:427/1. 5 فتح الباري:430/1. 6 سنن ابن ماجه، الطهارة، حديث:308. 7 جامع الترمذي، الطهارة، حديث:12. 8 سلسلة الأحاديث الضعيفة، حديث:934. 9 المصنف لابن أبي شيبة:148/1. 10 المصنف لابن أبي شيبة:147/1. 11 المصنف لابن أبي شيبة:147/1. 12 سنن النسائي، الطهارة، حديث:29.

عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے:[الرخصة في البول في الصحراء قائما] ''آبادی سے باہر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز'' اس کے تحت وہ حدیث حذیفہ لائے ہیں۔[1] دوسرا باب ان الفاظ سے قائم کرتے ہیں:[البول في البيت جالسًا] ''گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا'' اس کے تحت حدیث عائشہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔[2] دوسرا جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق عام عادت کی نشاندہی فرمائی ہے، مخصوص حالات میں اگر اس کے برعکس ہوا ہے تو اس کے منافی نہیں۔ مخصوص حالات حسب ذیل ہو سکتے ہیں: * اس کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بیٹھنے کے لیے جگہ نہ تھی چونکہ وہ مخروطی شکل کا تھا، پیشاب کے آپ کی طرف لوٹ آنے کا اندیشہ تھا، اس بنا پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب سے فراغت حاصل کی۔ * عرب کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، درد کمر کا علاج تھا۔ ممکن ہے کہ آپ کو بھی کوئی شکایت ہو اور آپ نے بطور علاج ایسا عمل کیا ہو۔ اس سلسلے میں کچھ ضعیف روایات مروی ہیں۔[3] لیکن اس سلسلے میں بے تکلف بات یہ ہے کہ بیان جواز کے لیے آپ نے یہ عمل کیا ہے۔ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چنداں حرج نہیں بشرطیکہ اس کے چھینٹوں سے جسم یا کپڑے آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ واللہ أعلم.

(٦١) بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

باب:61- اپنے ساتھی کے قریب اور دیوار کی آڑ میں پیشاب کرنا

٢٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ. [راجع: ٢٢٤]

[225] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں خود کو اور نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم جا رہے ہیں۔ آپ کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر (گھورے) پر پہنچے جو ایک دیوار کی پشت پر تھا اور آپ وہاں اس طرح کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے، پھر پیشاب کیا۔ میں آپ کے قریب سے ہٹ گیا۔ آپ نے اشارے سے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تا آنکہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

(٦٢) بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب:62- کسی قوم کے گھورے پر پیشاب کرنا

1 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 26. 2 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 29. 3 المستدرك للحاكم: 241/4، و السنن الكبرى للبيهقي: 101/1.

٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَيْتَهُ أَمْسَكَ، أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. [راجع: ٢٢٤]

[226] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں بہت تشدد سے کام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں اگر کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو وہ متاثرہ کپڑے کو کاٹ دیتا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش وہ ایسا (تشدد) نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(٦٣) بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

باب:63-خون کا دھونا

٢٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: «تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ». [انظر: ٣٠٧]

[227] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: بتائیے ہم میں سے اگر کسی عورت کو حیض آئے اور کپڑے کو لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر رگڑے اور دھو ڈالے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي»، قَالَ: وَقَالَ أَبِي: «ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ».

[228] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ اکثر مستحاضہ رہتی ہوں اور اس کی وجہ سے پاک نہیں ہو سکتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، نماز مت چھوڑ۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں۔ پھر جب تیرے حیض کا وقت آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب وقت گزر جائے تو (اپنے بدن اور کپڑوں سے) خون دھو کر نماز ادا کر۔'' ہشام نے کہا: میرے والد (عروہ بن زبیر) نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آ جائے۔''

(٦٤) بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ

باب:64-منی کا دھونا اور اسے کھرچ ڈالنا، نیز جو رطوبت عورت سے لگ جائے، اس کا دھونا

٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ. [انظر: ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢]

[229] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے کپڑے سے جنابت کے اثرات کو دھو ڈالتی تھی اور آپ انھی کپڑوں میں نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے جبکہ پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں باقی ہوتے (نظر آتے) تھے۔

٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ. [راجع: ٢٢٩]

[230] حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا: جس کپڑے کو منی لگ جائے تو (کیسے پاک کیا جائے)؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی دھو ڈالتی، پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کے نشان، یعنی پانی کے دھبے کپڑے پر باقی رہ جاتے۔

فائدہ: منی نجس ہے، اس کی نجاست کے دلائل حسب ذیل ہیں: * قرآن کریم میں اسے "ماء مھین" حقیر پانی سے تعبیر کیا گیا ہے۔[1] کسی پاکیزہ چیز کے متعلق یہ انداز اختیار نہیں کیا جاتا۔ * جب حدث اصغر کا سبب پیشاب ناپاک ہے تو حدث اکبر کا سبب منی، بطریق اولیٰ ناپاک ہونا چاہیے۔ * صحیح احادیث سے ازالۂ منی کا ثبوت غسل، فرک، مسح، حت اور حک کے الفاظ سے ملتا ہے جو اس کی نجاست کے لیے واضح دلیل ہے۔ * حضرت معاویہ ؓ نے حضرت حفصہ ؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جماع کے کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ان میں نجاست کا اثر نہ دیکھتے تو ان میں نماز پڑھ لیتے۔[2] اس میں دو طرح سے منی کی نجاست پر دلیل لی گئی ہے: * اسے أَذًى سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ حیض کو أَذًى کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منی ناپاک ہے۔ * رسول اللہ ﷺ کا اس کی موجودگی میں نماز نہ پڑھنا بھی اس کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے۔ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ کپڑے یا جسم پر منی کو بدستور باقی رکھا گیا ہو اور اس کا ازالہ نہ کیا گیا ہو۔ اگر یہ پاک

1. المرسلات 20:77. 2. سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 366.

ہوتی تو کم از کم بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ تو اسے بدستور باقی رکھنے کا ثبوت ہوتا۔ حدیث الباب کے الفاظ [كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ] بھی نجاست منی کی دلیل ہیں۔ اس پر علامہ کرمانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے نجاست منی پر استدلال صحیح نہیں کیونکہ غسل منی نجاست کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اس کی گزرگاہ نجس ہے یا بوجہ اختلاط رطوبت فرج ہے۔[1] علامہ عینی کہتے ہیں کہ مستقر منی اور مستقر بول دونوں الگ الگ ہیں، اسی طرح ان کے مخرج بھی جدا جدا ہیں، لہٰذا گزرگاہ کے نجس ہونے کی بات بے دلیل ہے۔ اور نجاست رطوبت فرج کا مسئلہ بھی اختلافی ہے، اس کی وجہ سے بھی استدلال مذکور کو کمزور نہیں کہہ سکتے۔[2]

(٦٥) بَابٌ: إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ

باب:65- جب منی وغیرہ دھوئے اور اس کا اثر زائل نہ ہو

٢٣١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ. [راجع: ٢٢٩]

[231] عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے منی آلود کپڑے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی تھی، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے جبکہ دھونے کا نشان، یعنی پانی کے دھبے کپڑے پر باقی رہ جاتے۔

٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا. [راجع: ٢٢٩]

[232] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ منی کو نبی ﷺ کے کپڑوں سے دھوتی تھیں۔ (حضرت عائشہ نے کہا:) پھر میں اس دھونے کا ایک دھبا یا کئی دھبے آپ کے کپڑوں میں دیکھتی تھی۔

(٦٦) بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

باب:66- اونٹ، بکریوں اور دیگر چوپایوں کے پیشاب، نیز بکریوں کے باڑے کا حکم

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے دارالبرید اور سرقین میں

[1] شرح الكرماني: 82/2. [2] عمدة القاري: 639/2.

وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَاهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ.

نماز ادا کی جبکہ جنگل، یعنی میدانی علاقہ ان کے پہلو میں تھا اور انھوں نے فرمایا: یہاں اور وہاں دونوں برابر ہیں۔

٢٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ، وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ. [انظر: ١٥٠١، ٣٠١٨، ٤١٩٢، ٤١٩٣، ٤٦١٠، ٥٦٨٥، ٥٦٨٦، ٥٧٢٧، ٦٨٠٢، ٦٨٠٣، ٦٨٠٤، ٦٨٠٥، ٦٨٩٩]

[233] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے اور انھیں یہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی تو نبی ﷺ نے انھیں دودھ والی اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا کہ وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب استعمال کریں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے۔ اور جب وہ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانور ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت (رسول اللہ ﷺ کو جب) یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں چند آدمی روانہ کیے، چنانچہ سورج بلند ہوتے ہی ان سب کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھر آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں، اس کے بعد گرم سنگلاخ جگہ پر انھیں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ ابوقلابہ نے فرمایا: ان لوگوں نے چوری کی، خون ناحق کیا، ایمان کے بعد مرتد ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ انھوں نے اعلانِ جنگ کیا (اس لیے یہ سزا تجویز کی گئی)۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ حیوانات کے بول و براز کے مسائل بیان کر رہے ہیں کہ تمام ابوال ناپاک نہیں بلکہ جن حیوانات کا گوشت کھایا جاتا ہے، مثلاً: اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ اور بھینس وغیرہ ان کا بول و براز پاک ہے۔

٢٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

[234] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مسجد (نبوی) بننے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٦٧) بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

باب: 67- ان نجاستوں کا بیان جو گھی یا پانی میں گر جائیں

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ، أَوْ رِيحٌ، أَوْ لَوْنٌ. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، فِي عِظَامِ الْمَوْتَى نَحْوِ الْفِيلِ وَغَيْرِهِ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لَا يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ.

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ پانی کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک نجاست اس کا مزہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حضرت حماد نے فرمایا: مردار کے بال اور پروں میں (اگر وہ پانی میں گر جائیں) کوئی مضائقہ نہیں۔ زہری فرماتے ہیں: مردار جانور، مثلاً: ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں کے متعلق میں نے بہت سے علمائے سلف کو پایا کہ وہ ان کی کنگھی بنا کر استعمال کرتے تھے اور ان میں تیل رکھتے تھے، نیز ان کے استعمال میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ امام ابن سیرین اور ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں۔

٢٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ وَكُلُوا سَمْنَكُمْ». [انظر: ٢٣٦، ٥٥٣٨، ٥٥٣٩، ٥٥٤٠]

[235] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''اسے نکال دو اور اس کے قریب جس قدر گھی ہو اسے بھی پھینک دو، پھر اپنا باقی گھی استعمال کرلو۔''

٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ؟ فَقَالَ: «خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ». قَالَ مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مَا لَا أُحْصِيهِ يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ. [راجع: ٢٣٥]

[236] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ سے سوال ہوا کہ چوہا اگر گھی میں گر پڑے تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو۔''

حضرت معن کہتے ہیں: امام مالک نے ہمیں کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کی اور وہ یوں کہتے تھے: عن ابن عباس عن میمونة رضی اللہ عنہا۔

٢٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

[237] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ». [انظر: ٢٨٠٣، ٥٥٣٣]

مسلمان کو جو زخم لگتا ہے، قیامت کے دن وہ اپنی اصلی حالت میں ہوگا جیسے زخم لگتے وقت تھا، خون بہہ رہا ہوگا، اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔"

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت کی بابت حافظ ابن حجر ؒ لکھتے ہیں کہ امام بخاری کا مقصد اپنے موقف کی تائید کرنا ہے کہ پانی محض نجاست کے مل جانے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس میں تغیر نہ آ جائے۔ یہ اس لیے کہ صفت کے بدلنے سے موصوف پر اثر ہوتا ہے، جس طرح خون کی ایک صفت بو والی، خوشبو میں بدل جانے سے اس کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی اور ذم کے بجائے اس میں مدح کا پہلو پیدا ہوگیا اسی طرح پانی کی کوئی صفت اگر نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو اس کی طہارت کا حکم بدل کر نجاست کا حکم آ جائے گا اور جب تک تغیر نہیں ہوگا نجاست نہیں آئے گی،[1] بشرطیکہ پانی دو قُلّے یا اس سے زیادہ ہو۔ قلتین سے مراد پانچ حجازی مشکیں ہیں، جو پانچ سو رطل کے قریب ہے۔[2] موجودہ اعشاری وزن 197 کلو گرام ہے۔

(٦٨) بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب:68- کھڑے پانی میں پیشاب کرنا

٢٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ». [انظر: ٨٧٦، ٨٩٦، ٢٩٥٦، ٣٤٨٦، ٦٦٢٤، ٦٨٨٧، ٧٠٣٦، ٧٤٩٥]

[238] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں لیکن (قیامت کو) سبقت کر جانے والے ہیں۔"

٢٣٩ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ».

[239] اور اسی سند کے ساتھ (مروی ہے کہ) آپ نے یہ بھی فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایسے رکے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چلتا نہیں، پھر اس میں غسل بھی کرے۔"

(٦٩) بَابٌ: إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

باب:69- جب نمازی کی پشت پر گندگی یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز خراب نہیں ہوگی

1 فتح الباري: 449/1، 2 تحفة الأحوذي: 71/1.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ: إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ، أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَوْ تَيَمَّمَ وَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ: لَا يُعِيدُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اگر نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو نماز جاری رکھتے اور کپڑا اتار دیتے۔ حضرت سعید بن مسیّب اور امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑے پر خون یا منی لگی ہو یا اس کا رخ غیر قبلے کی طرف ہو یا اس نے تیمّم سے نماز پڑھی ہو، پھر وقت کے اندر اسے پانی میسر آ گیا ہو تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

٢٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ، لَا أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ. قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ:

[240] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آپس میں کہنے لگے: تم میں سے کون جاتا ہے کہ فلاں قبیلے کی اونٹنی کی بچہ دانی لے آئے جسے وہ سجدے کی حالت میں محمد (ﷺ) کی پشت پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت اٹھا اور اسے اٹھا لایا، پھر دیکھتا رہا۔ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اسے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان پشت پر رکھ دیا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ تو رہا تھا لیکن کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش کہ مجھے تحفظ حاصل ہوتا، پھر وہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے، اپنا سر نہیں اٹھایا تا آنکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پشت پر سے اسے اٹھا کر پھینک دیا۔ تب آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ یوں بددعا کی: ''یااللہ! قریش سے بدلہ لے۔'' رسول اللہ ﷺ کا یوں بددعا کرنا ان پر بڑا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے نام بہ نام فرمایا: ''یااللہ! ابوجہل سے انتقام لے۔ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی

وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمّٰى: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ»، وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَرْعٰى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ. [انظر: ٥٢٠، ٢٩٣٤، ٣١٨٥، ٣٨٥٤، ٣٩٦٠]

معیط کی ہلاکت کو اپنے اوپر لازم کر۔" ساتویں شخص کا بھی نام لیا لیکن میں وہ بھول گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ان لوگوں کو دیکھا، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ بدر کے کنویں میں مرے پڑے تھے۔

(٧٠) بَابُ الْبُصَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

باب:70- کپڑے میں تھوک اور بلغم وغیرہ لگ جانے کا بیان

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ: وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ.

عروہ نے حضرت مسور اور مروان سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال نکلے۔ اس کے بعد انھوں نے حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب تھوکا تو لوگوں میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرا اور انھوں نے اسے اپنے منہ اور بدن پر مل لیا۔

٢٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٠٥، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٧، ٥٣١، ٥٣٢، ٨٢٢، ١٢١٤]

[241] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے کپڑے میں تھوکا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس حدیث کو ابن مریم نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے یحییٰ بن ایوب سے بواسطۂ حمید سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے نبی ﷺ کی یہی روایت سنی۔

(٧١) بَابٌ: لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا الْمُسْكِرِ

باب:71- نبیذ اور نشہ آور چیزوں سے وضو جائز نہیں

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ، وَقَالَ عَطَاءٌ: التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ.

امام حسن اور ابوالعالیہ نے ایسی چیزوں سے وضو کرنے کو مکروہ خیال کیا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے بجائے تیمم کر لینا بہتر ہے۔

٢٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [انظر: ٥٥٨٥، ٥٥٨٦]

[242] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو، حرام ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے حدیث عائشہ ؓ کو بیان فرمایا ہے کہ ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔ وضو ایک عبادت ہے جس میں کسی حرام چیز کو استعمال نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا نشہ آور چیز سے وضو کرنا حرام ہے۔

(٧٢) بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

باب:72- عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: اِمْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ.

ابوالعالیہ نے کہا: میرے پاؤں پر مسح کر دو کیونکہ وہ صحت مند نہیں ہے۔

٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. [انظر: ٢٩٠٣، ٢٩١١، ٣٠٣٧، ٤٠٧٥، ٥٢٤٨، ٥٧٢٢]

[243] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، لوگوں نے ان سے سوال کیا: نبی ﷺ کے زخم پر کون سی دوا استعمال کی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا: اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں رہا۔ حضرت علی ؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور سیدہ فاطمہ ؓ آپ کے چہرۂ مبارک سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک بوریا لایا گیا اور اسے جلانے کے بعد اس کی راکھ کو آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

(٧٣) بَابُ السِّوَاكِ

باب:73- مسواک کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں ایک رات نبی ﷺ کے ہاں رہا تو آپ نے مسواک کی۔

٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ، يَقُولُ: «أُعْ، أُعْ»، وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

[244] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے ہاتھ مبارک سے مسواک کر رہے تھے۔ مسواک آپ کے منہ میں تھی اور آپ اع، اع کی آواز نکال رہے تھے، گویا آپ قے کر رہے ہیں۔

٢٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. [انظر: ٨٨٩، ١١٣٦]

[245] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو (پہلے) اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مسواک کو وضو کی سنت ثابت کرنے کے لیے کتاب الوضوء میں مذکورہ عنوان قائم کیا ہے کیونکہ مسواک متعلقات وضو سے ہے۔ اسے کتاب الصلاۃ میں بھی لائیں گے تاکہ اس کے سنت صلاۃ ہونے کو بھی واضح کیا جائے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر مجھے لوگوں پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کو ضروری قرار دے دیتا۔[1] اسی طرح وضو کے متعلق بھی ارشاد نبوی ہے کہ اگر مجھے امت پر گرانی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔[2]

(٧٤) بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

باب:74- بڑے شخص کو پہلے مسواک دینا

٢٤٦ - وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[246] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا، پھر میرے پاس دو شخص آئے، ان میں ایک عمر میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی تو مجھے ہدایت کی گئی کہ بڑے کا لحاظ کرو، تب میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔" امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بروایت ابن مبارک عن اسامہ عن نافع اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 887. 2 مسند أحمد: 250/2.

(٧٥) بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

باب:75- باوضوسونے کی فضیلت

٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ»، قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: «اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ»، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». [انظر: ٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥،

[247] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم اپنی خوابگاہ میں جاؤ تو پہلے نماز کا سا وضو کرو، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: [اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ......] ''اے اللہ! تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھے سونپ دیا، نیز تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور ٹھکانا نہیں مگر تیرے ہی پاس۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر یقین کیا جسے تو نے بھیجا۔ اب اگر تم اس رات مر جاؤ تو فطرتِ اسلام پر مرو گے، نیز یہ دعائیہ کلمات سب باتوں سے فارغ ہو کر (بالکل سوتے وقت) پڑھو۔'' حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات آپ کے سامنے دہرائے۔ جب میں اس جگہ پہنچا: [آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ] تو اس کے بعد میں نے [وَرَسُولِكَ] کہہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یوں کہو: [وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ]۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ ادعیۂ مسنونہ اور اذکار ماثورہ میں جو الفاظ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں ان میں تصرف درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے جامع کلمات عطا ہوئے ہیں۔ اس جامعیت وخصوصیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو نبیك کے بجائے رسولك پڑھنے سے اس بنا پر منع فرمایا کہ نبی میں جو جامعیت ہے وہ رسول میں نہیں کیونکہ رسول کا اطلاق فرشتوں پر بھی ہوا ہے، حالانکہ وہ نبی نہیں، نیز ان دعائیہ کلمات میں نبوت و رسالت کے دونوں اوصاف کا ذکر ہے جبکہ رسولك کہنے سے صرف ایک وصف کا ذکر ہوتا ہے۔[1]

1 فتح الباري: 466/1.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

5 - كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل سے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [المائدة: ٦] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء: ٤٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم بحالتِ جنابت ہو تو غسل کرلو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے اختلاط کیا ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ملو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمھیں پاک کرنے اور تمھیں بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکرادا کرتے رہو۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم بحالت نشہ ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ تاآنکہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور بحالت جنابت بھی، جب تک تم غسل نہ کرلو، ہاں اگر تم راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اسے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا بے حد بخشنے والا ہے۔''

(١) بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب:1- غسل سے پہلے وضو کرنا

٢٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[248] حضرت عائشہ ؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت

مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ الشَّعَرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. [انظر: ٢٦٢، ٢٧٢]

ہے کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے۔ بعد ازاں اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ. [انظر: ٢٥٧، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٦، ٢٧٤، ٢٧٦، ٢٨١]

[249] حضرت میمونہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (غسل کے وقت) اس طرح وضو فرمایا جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے لیکن پاؤں نہیں دھوئے، البتہ اپنی شرمگاہ کو اور جسم پر لگی ہوئی آلائش کو دھویا۔ پھر اپنے اوپر پانی بہایا، اس کے بعد جائے غسل سے الگ ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

فائدہ: ان دونوں روایات کے پیش نظر غسل کے لیے ضروری ہے کہ پہلے پردے کا اہتمام کیا جائے، پھر دونوں ہاتھ دھوئے جائیں۔ بعد ازاں دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا جائے اور اس پر لگی ہوئی آلائش کو دور کیا جائے۔ پھر وضو کا اہتمام ہو، بعد میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا کر انھیں اچھی طرح تر کیا جائے۔ پھر تمام بدن پر پانی بہا لیا جائے۔ اگر غسل خانہ صاف ستھرا ہو اور پانی جمع نہ ہوتا ہو تو وضو کرتے وقت پاؤں بھی دھوئے جائیں بصورت دیگر غسل سے فراغت کے بعد اس جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھوئے جائیں۔

(٢) بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

باب:2- خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

٢٥٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ

[250] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ وہ برتن ایک بڑا پیالہ تھا جسے فرق کہا جاتا ہے۔

إِنَاءٍ وَاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ: الْفَرَقُ. [انظر: ٢٦١، ٢٦٣، ٢٧٣، ٢٩٩، ٥٩٥٦، ٧٣٣٩]

(٣) بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

باب:3- ایک صاع یا اس کے قریب قریب پانی کی مقدار سے غسل کرنا

٢٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَّحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلٰى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَبَهْزٌ، وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ: قَدْرِ صَاعٍ.

[251] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اور حضرت عائشہ ؓ کے بھائی حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے بھائی نے نبی ﷺ کے غسل کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے صاع جیسا ایک برتن منگوایا۔ پھر غسل کیا اور اسے اپنے سر پر بہایا۔ اس وقت ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ یزید بن ہارون، بہز (بن اسعد) اور (عبدالملک بن ابراہیم) جدی نے حضرت شعبہ سے قدر صاع کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی آڑ میں منکرین حدیث اور رافضی بہت اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عریانیت ہے کیونکہ لوگوں کے سامنے غسل کرنے کا بیان ہے، لہٰذا احادیث کی صداقت مجروح ہے، حالانکہ حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ہمارے اور عائشہ ؓ کے درمیان حجاب تھا، یعنی یہ غسل پس پردہ کیا گیا تھا، پھر سوال کرنے والے بھی محرم تھے: ایک آپ کا رضاعی بھانجا اور دوسرا رضاعی بھائی تھا۔ چونکہ غسل کرکے دکھانا تھا، اس لیے سر کا حصہ پردے سے باہر تھا اور یہ دونوں محرم دیکھ رہے تھے کہ غسل کی ابتدا کہاں سے ہوئی لیکن جسم کے دیگر اعضاء جن کا چھپانا محرم سے بھی ضروری ہے، وہ پردے میں تھے۔[1]

٢٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَأَبُوهُ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ؟ فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ

[252] حضرت ابوجعفر ؒ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد گرامی، حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس تھے جبکہ ان کے ہاں اور لوگ بھی تھے۔ انھوں نے حضرت جابر ؓ سے غسل کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: تجھے ایک صاع کافی ہے۔ اس پر انھی لوگوں میں سے کسی نے کہا: مجھے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر ؓ نے

1 فتح الباري: 474/1.

أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مِّنْكَ، ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ. [انظر: ٢٥٥، ٢٥٦]

فرمایا: اتنا پانی تو اس ذاتِ گرامی کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے بال بھی تجھ سے زیادہ تھے اور وہ خود بھی تجھ سے بہتر تھے۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں ہماری امامت کرائی۔

٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ. وَالصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

[253] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ ابن عیینہ آخر عمر میں عن ابن عباس عن میمونہ کہنے لگے تھے لیکن صحیح الفاظ وہی ہیں جو ابونعیم نے بیان کیے ہیں۔

(٤) بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

باب:4- جس نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا

٢٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا» وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

[254] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔'' اور (یہ کہہ کر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ غسل میں اصل بات استیعاب ہے۔ تین بار پانی ڈالنے کا عدد بذاتِ خود مطلوب نہیں بلکہ تین بار عمل کرنے میں راز یہ ہے کہ تکرارِ عمل سے عمل میں قوت آ جاتی ہے۔ تین بار کا عمل تکرار کی آخری حد ہے۔

٢٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا. [راجع: ٢٥٢]

[255] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین بار پانی بہایا کرتے تھے۔

٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ:

[256] حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے پاس تمھارے چچا زاد

قَالَ لِي جَابِرٌ: أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ، يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ، فَقَالَ لِي الْحَسَنُ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا. [راجع: ٢٥٢]

آئے تھے، ان کا اشارہ حسن بن محمد ابن حنفیہ کی طرف تھا، انھوں نے پوچھا: غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے؟ میں نے کہا: نبی ﷺ تین چلو لیتے اور انھیں اپنے سر پر بہاتے تھے، پھر اپنے تمام بدن پر پانی ڈالتے تھے۔ حسن نے کہا: میں تو بہت بالوں والا شخص ہوں۔ میں نے جواب دیا: نبی ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے۔

(٥) بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب:5- غسل میں ایک مرتبہ پانی ڈالنا

٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً لِلْغُسْلِ، فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

[257] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت میمونہ ؓ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا، بعد ازاں کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

(٦) بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب:6- جس شخص نے غسل کے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کی

٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

[258] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب غسل جنابت کرنے کا ارادہ فرماتے تو حلاب جیسی کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں جانب لگاتے۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے تالو پر مالش کرتے۔

فائدہ: "حلاب" سے مراد، روغن، خوشبو یا برتن، جس میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

(٧) بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

باب:7- غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

٢٥٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلٰى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَأَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.

[259] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور اسے مٹی سے رگڑا اور دھویا۔ بعد ازاں آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرۂ مبارک کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ اس کے بعد آپ اس جگہ سے الگ ہوئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔ پھر آپ کو ایک رومال پیش کیا گیا لیکن آپ نے اس سے اپنا بدن صاف نہیں فرمایا۔

فائدہ: مضمضہ اور استنشاق غسل میں واجب ہیں یا سنت؟ احناف اور حنابلہ واجب کہتے ہیں جبکہ مالکیہ اور شوافع اسے سنت قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری ؒ کے ترجمۃ الباب سے یہ معلوم ہوتا ہے غالبًا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ غسل سے پہلے اگر وضو نہ کیا جائے (کیونکہ اسے وجوب کا درجہ حاصل نہیں، صرف سنت ہی ہے) تو غسل سے پہلے مضمضہ (کلی کرنے) اور استنشاق (ناک میں پانی ڈالنے) کا اہتمام ضرور کر لیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٨) بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقٰى

باب:8- ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا تاکہ وہ صاف ہو جائے

٢٦٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا،

[260] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت میمونہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بایں طور غسل جنابت کیا کہ پہلے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا، پھر ہاتھ کو دیوار سے رگڑا اور اسے دھویا، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ اور جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

(٩) بَابٌ: هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ؟

باب:9- کیا جنبی اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے انھیں برتن میں ڈال سکتا ہے جبکہ جنابت کے علاوہ اس کے ہاتھ پر کوئی گندگی نہ ہو؟

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے انھیں غسل کے پانی میں ڈالا تھا، پھر اس سے وضو کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ان چھینٹوں میں کوئی مضائقہ خیال نہیں کرتے تھے جو غسل جنابت سے اڑتی ہیں۔

٢٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ. [راجع: ٢٥٠]

[261] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جس میں ہمارے ہاتھ ایک دوسرے سے آگے پیچھے پڑتے تھے۔

٢٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ. [راجع: ٢٤٨]

[262] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھوتے تھے۔

٢٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٥٠]

[263] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) کے واسطے سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ

[264] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کی بیویوں میں سے کوئی بیوی ایک

ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِّسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ: مِنَ الْجَنَابَةِ.

ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ اس روایت میں مسلم بن ابراہیم اور وہب بن جریر نے بواسطۂ شعبہ یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ وہ غسل جنابت کا ہوتا تھا۔

فائدہ: بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ کا منشا یہ ہے کہ یہ تمام احادیث مطلق ہیں اور ان کا تعلق جنابت سے ہے۔ پانی لینے کی کوئی بھی صورت ہو اگر ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست لگی ہوئی نہ ہو تو غسل سے قبل پانی یا برتن میں ہاتھ ڈالنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، ہاں اگر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے غسل سے قبل ضرور دھو لینا چاہیے۔ اگر اسے دھوئے بغیر پانی یا برتن میں ہاتھ ڈال دیا تو اس سے پانی نجس ہو جائے گا۔

(١٠) بَابُ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

باب:10- غسل اور وضو کے درمیان فاصلہ کرنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوؤُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے قدموں کو وضو کا پانی خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

[265] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ اور اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا۔ پھر آپ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں دھوئے۔

(١١) بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ

باب:11- جس شخص نے غسل کے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا

٢٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ

[266] حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی

أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا. [راجع: ٢٤٩]

رکھا اور پردہ کر دیا۔ آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ سے بائیں) ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ حضرت سلیمان اعمش کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں، سالم نے تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا، پھر زمین یا دیوار سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، اور اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا۔ اس کے بعد ایک طرف ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد ازاں میں نے ایک کپڑا دیا لیکن آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا اور اس کے لینے کا ارادہ نہیں فرمایا۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ، وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب:12- ایک دفعہ جماع کے بعد دوبارہ ہم بستر ہونا اور ایک ہی غسل سے تمام بیویوں کے پاس جانا

٢٦٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا. [انظر: ٢٧٠]

[267] حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے، وہ اپنے والد محمد بن منتشر سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ کے سامنے اس (غسل احرام میں استعمال خوشبو) کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (ابن عمر) پر رحم فرمائے (انھیں غلط فہمی ہوئی)، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے آپ کا جسم مہک رہا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ جماع کے بعد دوسرے جماع کی نوبت آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یہ جماع، خواہ اس بیوی سے ہو جس سے پہلی بار کیا گیا تھا یا دوسری کسی بیوی سے۔ عنوان کا دوسرا جز یہ ہے کہ چند بیویاں ہیں، ان سب سے ہم بستر ہونے کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یہ دونوں جائز ہیں۔ دوسرے مسئلے کے ثبوت سے پہلا مسئلہ خود بخود ثابت ہو جائے گا کیونکہ جب متعدد بیویوں سے فراغت کے بعد ایک ہی غسل درست ہوا تو دوبارہ جماع خود بخود ثابت ہو گیا۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَوَكَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.

وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: إِنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: تِسْعُ نِسْوَةٍ. [انظر: ٢٨٤، ٥٠٦٨، ٥٢١٥]

[268] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کے برابر طاقت دی گئی ہے۔

سعید راوی نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے حضرت انس ؓ سے یہ نقل کیا ہے کہ آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

(١٣) بَابُ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

باب:13- مذی کا دھونا اور اس کے خروج سے وضو کا واجب ہونا

٢٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا [أَنْ] يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: «تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ». [راجع: ١٣٢]

[269] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے مذی بکثرت آتی تھی۔ چونکہ میرے گھر میں نبی ﷺ کی صاحبزادی تھیں، اس لیے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کرے۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وضو کر لو اور اپنے عضو مخصوص کو دھو لو۔''

(١٤) بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب:14- جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا لیکن خوشبو کا اثر باقی رہا

٢٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[270] حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے، وہ اپنے والد محمد بن منتشر سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا اور ان سے حضرت ابن عمر ؓ کے اس قول کا بھی ذکر کیا کہ میں یہ بات گوارا نہیں کرتا کہ احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم

ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا. [راجع: ٢٦٧]

سے مہک رہی ہو۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [انظر: ١٥٣٨، ٥٩١٨، ٥٩٢٣]

[271] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: گویا میں نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے شرح تراجم بخاری میں اس عنوان کا یہ مقصد بیان کیا ہے کہ غسل یا وضو میں اعضاء کو ملنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر غسل کے بعد بھی خوشبو کا اثر باقی رہا۔ اگر آپ نے بدن کو ملا ہوتا یا اس میں مبالغہ کیا ہوتا تو خوشبو یا اسکے اثرات کا باقی رہنا مشکل تھا۔ ہم شاہ صاحب کے بیان پر مزید اضافہ کرتے ہیں کہ امام بخاری ؒ نے غسل سے متعلقہ دو مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے: * خوشبو کے استعمال کے بعد جب مجامعت کا عمل کیا تو بدن ناپاک ہوگیا اور بدن کی ناپاکی سے خوشبو کا متاثر ہونا بھی یقینی ہے، اب اگر غسل کے بعد ایسی خوشبو کا اثر باقی رہے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے بتا دیا کہ وہ خوشبو جو جنابت کے اثر سے متاثر تھی غسل کے بعد طاہر ہے اور غسل بھی معتبر ہے، نیز جنابت کی حالت میں جنابت سے متاثر شدہ خوشبو کا غسل کے بعد باقی رہنا مضر نہیں۔ * بدن پر خوشبو یا تیل کے استعمال کے بعد غسل کیا جائے تو ایسی حالت میں پانی جسم پر بہت کم نفوذ کرتا ہے کیونکہ خوشبو یا تیل کی چکناہٹ جلد کی تہہ تک پانی پہنچانے میں بعض اوقات رکاوٹ بن جاتی ہے، اس قسم کے غسل کی کیا حیثیت ہے؟ اس عنوان سے معلوم ہوا کہ غسل صحیح ہے اور اس قسم کے خیالات شریعت کی نظر میں ناقابل التفات ہیں۔

(١٥) بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

باب:15- بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہوگیا کہ کھال تر ہوگئی تو اس پر پانی بہا دینا

٢٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ

[272] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے۔ پھر غسل کا آغاز کرتے۔ پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہوگئی ہے تو تین

حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ. [راجع: ٢٤٨]

دفعہ اس پر پانی بہاتے، پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

٢٧٣ - وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَّغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا. [راجع: ٢٥٠]

[273] حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔ ہم دونوں اس سے چلو بھر بھر کر پانی لیتے تھے۔

فائدہ: غسل جنابت میں جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور تمام بالوں کو تر کرنا بھی لازم ہے۔ صرف عورتوں کو گندھے ہوئے بالوں کے متعلق اجازت ہے کہ وہ انھیں (غسل جنابت میں) کھولے بغیر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈال لیں جیسا کہ حضرت ثوبان ؓ سے اس کی تفصیل مروی ہے۔[1]

(١٦) بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى

باب:16- جس نے بحالت جنابت وضو کیا، پھر سارا بدن دھویا اور اعضائے وضو دوبارہ نہیں دھوئے

٢٧٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ فَكَفَأَ بِيَمِينِهِ عَلٰى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ. [راجع: ٢٤٩]

[274] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ بعد ازاں اپنی شرمگاہ کو دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو زمین یا دیوار پر دو، تین مرتبہ رگڑ کر دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی بہایا۔ پھر تمام جسم کو دھویا، پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ حضرت میمونہ ؓ فرماتی ہیں: میں آپ کے پاس ایک کپڑا لے کر آئی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔

فائدہ: اعضائے وضو کو دوران غسل میں دوبارہ دھونے کی ضرورت اس وقت نہیں ہوگی جب وضوئے شرعی کی نیت سے

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 255.

اعضائے وضو کو غسل سے پہلے دھویا گیا ہو۔ اس کے برعکس اگر اعضائے وضو کو صرف ان کی شرافت کی وجہ سے غسل سے پہلے دھویا، وضوئے شرعی کی نیت نہیں کی تو اس صورت میں امام بخاری نے عدم اعادہ کا فیصلہ نہیں دیا۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

باب:17- جب کسی کو مسجد میں یاد آئے کہ وہ جنبی ہے تو اسی حالت میں باہر آ جائے، اسے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں

٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: «مَكَانَكُمْ»، ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[انظر: ٦٣٩، ٦٤٠]

[275] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں بھی سیدھی کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔'' پھر آپ واپس چلے گئے، غسل فرمایا اور دوبارہ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، چنانچہ آپ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

عبدالاعلیٰ نے بواسطۂ معمر زہری سے عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(١٨) بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

باب:18- غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ

[276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت میمونہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ بھی کر دیا۔ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی

عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر خوب رگڑا اور اسے دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ اور بازو دھوئے، پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور سارے جسم کو دھویا۔ اس کے بعد ایک طرف ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد ازاں میں نے آپ کو ایک کپڑا دینا چاہا لیکن آپ نے اسے نہیں لیا اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی جھاڑتے ہوئے چلے گئے۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ غسل کرنے کے بعد جو پانی بدن پر رہ گیا وہ پاک ہے اگرچہ وہ اس پانی کا بقیہ ہے جس سے جنابت کو دور کیا گیا تھا۔ اگر اس میں کوئی مضائقہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے ہاتھوں سے نہ جھاڑتے کیونکہ ایسا کرنے سے چھینٹے اڑتے ہیں اور ان کے کپڑوں پر پڑنے کا بھی اندیشہ بدستور ہے، اس لیے مناسب یہ تھا کہ احتیاط کے ساتھ تولیے وغیرہ سے پانی کو خشک کر لیا جاتا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ پانی پاک ہے اور اس کے کپڑوں پر لگ جانے میں کوئی نقصان نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعضائے وضو سے گرنے والا پانی پاک ہے جبکہ بعض غالی احناف اسے نجس کہتے ہیں۔[1]

(١٩) بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

باب:19- سر کے دائیں حصے سے غسل جنابت کا آغاز کرنا

٢٧٧ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الْأُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ.

[277] حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے اگر کسی کو جنابت لاحق ہوتی تو وہ اپنے ہاتھوں میں پانی لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالتی، پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے دائیں حصے پر ڈالتی، اس کے بعد پانی لے کر بائیں حصے کا غسل کرتی۔

(٢٠) بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَّحْدَهُ فِي خَلْوَةٍ، وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ

باب:20- جس نے خلوت میں ننگے ہو کر غسل کیا اور جس نے کپڑا باندھ لیا، (دونوں جائز ہیں، مگر) کپڑا باندھ کر غسل کرنا افضل ہے

1 فتح الباري: 472/1.

وَقَالَ بَهْزٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ».

بہز نے اپنے والد حکیم سے، انھوں نے بہز کے دادا معاویہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''اللہ تعالیٰ لوگوں کی نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

٢٧٨ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَحَ مُوسٰى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلٰى مُوسٰى فَقَالُوا: وَاللهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا». فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

[278] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو کر غسل کرتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے جبکہ موسیٰ تنہا نہاتے۔ بنی اسرائیل نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ ہمارے ساتھ اس لیے غسل نہیں کرتے کہ وہ مرض فتق میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے نہاتے وقت اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ ہوا یوں کہ وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے: اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ اے پتھر! میرے کپڑے دے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور کہنے لگے: واللہ! موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان اس پتھر پر اب بھی موجود ہیں۔

٢٧٩ - **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ، وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي

[279] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے انھیں آواز دی: اے ایوب! جو تم دیکھ رہے ہو، کیا میں نے تمھیں ان سے بے نیاز نہیں کیا؟ حضرت ایوب نے عرض کیا: مجھے تیری عزت

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا». [انظر: ٣٣٩١، ٧٤٩٣]

کی قسم! کیوں نہیں، مگر میں تیرے کرم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔" اس حدیث کو ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ سے، وہ صفوان سے وہ عطاء بن یسار سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے، وہ نبی ﷺ سے اس طرح بیان کرتے ہیں: "ایک دفعہ ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے۔"

(٢١) بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

باب:21- لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

٢٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ. [انظر: ٣٥٧، ٣١٧١، ٦١٥٨]

[280] حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو پردہ کر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون (خاتون) ہیں؟" میں نے خود عرض کیا: میں ام ہانی ہوں۔

٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ. [راجع: ٢٤٩]

[281] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کا پردہ کیا تھا جبکہ آپ غسل جنابت کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے اپنی شرمگاہ اور اس آلائش کو دھویا جو لگی ہوئی تھی۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر آپ نے نماز کے وضو جیسا وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے، پھر آپ نے پورے جسم پر پانی بہایا۔ اس کے بعد وہاں سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے۔

ستر کے بیان میں ابوعوانہ اور ابن فضیل نے سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

باب:22- جب عورت کو احتلام ہو جائے

٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». [راجع: ١٣٠]

[282] حضرت ام المؤمنین ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوطلحہ کی بیوی حضرت ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب پانی دیکھے۔''

فائدہ: اس عنوان سے امام بخاری ؒ کا مقصود یہ ہے کہ مرد کی طرح عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن بحالت خواب اگر وہ جماع کی حالت دیکھے تو بیداری کے بعد اگر اپنے کپڑے پر تری دیکھے تو عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ احتلام کے متعلق مرد وعورت میں مساوات کا حکم ہے کہ حالتِ نوم میں بصورت انزال دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور بصورت عدم انزال دونوں پر غسل واجب نہیں ہوگا۔

(٢٣) بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب:23- جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا

٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ». [انظر: ٢٨٥]

[283] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ انھیں مدینے کے راستے میں ملے جبکہ وہ (ابوہریرہ) اس وقت بحالت جنابت تھے، چنانچہ (وہ کہتے ہیں:) میں آپ کے پاس سے کھسک گیا اور دور جا کر غسل کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا، لہٰذا مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے پاس ناپاک حالت میں بیٹھوں۔ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مسلمان نجس نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت مسلمان میں اس قسم کی نجاست پیدا نہیں کرتی کہ اس کی وجہ سے سلام وکلام، نشست و برخاست، اکل وشرب اور اس سے میل ملاقات ممنوع قرار دی جائے۔ جنابت ایک حکمی چیز ہے جس کی موجودگی میں اکثر

علماء کے نزدیک وہ قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس کی تلاوت نہیں کر سکتا، مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جنبی نماز نہیں پڑھ سکتا، یعنی اس نجاست حکمی کا تعلق خاص خاص معاملات سے ہے۔

(٢٤) بَابٌ : اَلْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

باب:24- جنبی کا گھر سے باہر نکلنا، بازار میں چلنا وغیرہ جائز ہے

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ، وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت عطاء نے کہا: جنبی سینگی لگوا سکتا ہے، اپنے ناخن کاٹ سکتا ہے اور اپنا سر بھی منڈوا سکتا ہے، خواہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔

٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. [راجع: ٢٦٨]

[284] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ بعض اوقات ایک رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے اور اس وقت ان کی تعداد نو تھی۔

٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ». [راجع: ٢٨٣]

[285] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات بحالت جنابت ہوئی۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا، یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں چپکے سے اٹھا اور اپنے ٹھکانے پر پہنچا۔ وہاں میں نے غسل کیا، پھر حاضر خدمت ہوا، آپ وہیں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے آپ سے عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! سبحان اللہ! بلاشبہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بڑی عمدہ بات لکھی ہے، فرماتے ہیں ''جسے رات کو جنابت لاحق ہو، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ وضو کرو اور شرم گاہ کو دھو لو پھر سو جاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ جنابت چونکہ فرشتوں کی صفات و طبائع کے منافی ہے اور وہ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں، اس لیے مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ وہ بحالت جنابت یوں ہی آزادی و بے پروائی سے اپنی ضروریات، سونے، کھانے پینے میں مصروف نہ ہو۔ اگر طہارت کبریٰ (غسل) نہ کر سکے تو کم از کم طہارت صغریٰ (وضو) ہی کر لے کیونکہ فی الجملہ طہارت کا حصول دونوں سے ہو جاتا ہے اگرچہ شارع

نے دونوں کو، جدا جدا احداث پر تقسیم کر دیا ہے۔[1] اس بنا پر بہتر ہے کہ جنبی آدمی کم از کم وضو کر لے اگرچہ جواز کی حد تک وضو کے بغیر رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب:25-غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جبکہ وہ وضو کر لے

٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَيَتَوَضَّأُ. [انظر: ٢٨٨]

[286] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ بحالت جنابت گھر میں سو جاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، لیکن وضو کر لیتے تھے۔

(٢٦) [بَابُ نَوْمِ الْجُنُبِ]

باب:26-جنبی کا سونا

٢٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ». [انظر: ٢٨٩، ٢٩٠]

[287] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وضو کر کے بحالت جنابت سو سکتا ہے۔''

(٢٧) بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

باب:27-جنبی وضو کرے، پھر سوئے

٢٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٢٨٦]

[288] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بحالت جنابت سونا چاہتے تو پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر وضو کرتے جو نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ:

[289] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے،

[1] حجة الله البالغة: 558،557/1.

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ». [راجع: ٢٨٧]

انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وضو کرلے۔''

٢٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ». [راجع: ٢٨٧]

[290] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) رات کے کسی حصے میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وضو کرلو اور اپنا عضو دھولو، پھر سو جاؤ۔''

فائدہ: بحالت جنابت نیند سے پہلے وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ مستحب اور افضل ہے۔ اس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ نے غسل جنابت سے قبل سونے کے سوال پر فرمایا کہ ہاں سوسکتا ہے مگر وضو کرے اگر چاہے۔ إِنْ شَاءَ کے الفاظ سے وجوب نہیں بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے۔

(٢٨) بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

باب:28- جب (میاں بیوی) دونوں (کے) ختان ایک دوسرے سے مل جائیں

٢٩١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ». تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ، مِثْلَهُ. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ، مِثْلَهُ.

[291] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مرد، عورت کے چاروں اعضاء کے درمیان بیٹھ جائے، پھر کوشش شروع کردے تو غسل واجب ہو جائے گا۔'' اس حدیث کی متابعت عمرو بن مرزوق نے بواسطۂ شعبہ (عن قتادہ) کی ہے۔ اور موسیٰ نے کہا: ہم سے ابان نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے بیان کی، قتادہ نے حضرت حسن سے یہی روایت بیان کی۔

(٢٩) بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ رُطُوبَةِ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

باب:29- عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت لگ جائے، اس کا دھونا

وضاحت: عورت کی اندام نہانی سے بہنے والی رطوبت دو طرح کی ہوتی ہے: * رطوبت داخل فرج: اس سے مراد وہ رطوبت ہے جو عورت سے جماع کے وقت حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت بالاتفاق ناپاک ہے۔ اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے جسے دھونا ضروری ہے۔ * رطوبت خارج فرج: اس سے مراد وہ رطوبت ہے جو ہمہ وقت محل میں رہتی ہے، گویا وہ اس حصۂ جسم کا پسینہ ہے۔ چونکہ یہ پیشاب کا مقام ہے، اس لیے محل کے نجس ہونے سے یہ بھی نجس ہے، البتہ احناف کے ہاں یہ رطوبت ناپاک نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دونوں قسم کی رطوبت کو دھونے کے متعلق فرمایا ہے۔

٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ يَحْيَى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ، قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ. قَالَ يَحْيَى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٧٩]

[292] حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے مگر انزال نہ ہو تو اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو مخصوص کو دھولے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔ حضرت زید کہتے ہیں: میں نے پھر اس کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے بتایا، انھیں ابوایوب انصاری نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

٢٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ: «يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْغُسْلُ أَحْوَطُ، وَذَاكَ الْأَخِيرُ، إِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ.

[293] حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابی بن کعب نے بتایا، انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب کوئی مرد اپنی بیوی سے ہمبستر ہو اور اسے انزال نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''اس مقام کو دھولے جس سے عورت کو مس کیا تھا، پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔'' ابوعبداللہ بخاری کہتے ہیں کہ غسل کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ یہ آخری روایت ہم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کی وجہ سے بیان کی ہے۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف ہے کہ ایسے حالات میں غسل واجب ہے اور یہی درست بات ہے۔ [1]

1 فتح الباري: 517/1.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

6 - كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض سے متعلق احکام و مسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾. [البقرة: ٢٢٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: وہ ایک گندگی ہے، لہذا حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں، ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں! جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

(١) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ

باب:1- حیض کی ابتدا کیسے ہوئی؟

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ». وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''حیض ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر فرما دی ہے۔'' بعض حضرات کہتے ہیں: حیض پہلے پہلے بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: نبی ﷺ کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے۔

......بَابُ الْأَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ إِذَا نُفِسْنَ

باب:...... حائضہ کو جب حیض آ جائے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

٢٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ

[294] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم سب مدینہ منورہ سے صرف حج کے ارادے سے

قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ»، قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ. [انظر: ٣٠٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٩، ٣٢٨، ١٥١٦، ١٥١٨، ١٥٥٦، ١٥٦٠، ١٥٦١، ١٥٦٢، ١٦٣٨، ١٦٥٠، ١٧٠٩، ١٧٢٠، ١٧٣٣، ١٧٥٧، ١٧٦٢، ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٨٣، ١٧٨٦، ١٧٨٧، ١٧٨٨، ٢٩٥٢، ٢٩٨٤، ٤٣٩٥، ٤٤٠١، ٤٤٠٨، ٥٣٢٩، ٥٥٤٨، ٥٥٥٩، ٦١٥٧، ٧٢٢٩]

نکلے، چنانچہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ امر تو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے، لہٰذا تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتا ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

(٢) بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

باب:2- حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا

٢٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. [انظر: ٢٩٦، ٣٠١، ٢٠٢٨، ٢٠٣٠، ٢٠٣١، ٢٠٤٦، ٥٩٢٥]

[295] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

٢٩٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ: أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ

[296] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، ان سے سوال کیا گیا: آیا حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا بحالت جنابت میرے قریب آ سکتی ہے؟ حضرت عروہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح کی

جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي، وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَأْسٌ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ مُّجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

عورتیں میری بھی خدمت بجالاتی ہیں۔ کسی شخص پر اس سلسلے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مجھے حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ وہ بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ ؓ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرے ہی سے کنگھی کر دیا کرتی تھیں۔

(٣) بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: 3- مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں قرآن پڑھنا

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُّرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلٰى أَبِي رَزِينٍ لِتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ.

حضرت ابووائل اپنی خادمہ کو ابورزین کے پاس بھیجتے جبکہ وہ بحالت حیض ہوتی، وہ (غلاف میں لپٹے ہوئے) قرآن کو اس کی ڈوری سے پکڑے لے آتی۔

٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. [انظر: ٧٥٤٩]

[297] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے جبکہ میں حیض سے ہوتی، پھر آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٤) بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

باب: 4- جس نے نفاس کا نام حیض رکھا

٢٩٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ: «أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ،

[298] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا، اس لیے میں آہستہ سے باہر آ گئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے نفاس آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور میں چادر

فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ. [انظر: ۳۲۲، ۳۲۳، ۱۹۲۹]

میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

فائدہ: امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس کا خون دراصل حیض ہی کا خون ہے جو قرار حمل کے سبب رحم کا منہ بند ہونے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ ولادت کے بعد رحم کا منہ کھلتے ہی وہ نکل پڑا۔ اس بنا پر حیض و نفاس کے مسائل تقریباً یکساں ہیں۔

(٥) بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: 5- حائضہ عورت کے بدن سے بدن ملانا

٢٩٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، كِلَانَا جُنُبٌ. [راجع: ٢٥٠]

[299] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے۔

٣٠٠ - وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. [انظر: ٣٠٢، ٢٠٣٠]

[300] اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی، پھر آپ میرے ساتھ استراحت فرماتے، یعنی مل کر سوتے جبکہ میں بحالت حیض ہوتی۔

٣٠١ - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[301] اور آپ اپنا سر مبارک میری جانب نکال دیتے جب کہ آپ اعتکاف میں ہوتے اور میں بحالت حیض آپ کے سر مبارک کو دھو دیتی۔

٣٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - هُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. تَابَعَهُ خَالِدٌ وَّجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. [راجع: ٣٠٠]

[302] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ازواج میں سے جب کوئی حیض سے ہوتی اور اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ استراحت کا ارادہ فرماتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجودیکہ حیض جوش میں ہوتا، پھر آپ اس کے ساتھ استراحت فرماتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم میں سے ایسا کون ہے جو نبی ﷺ کی طرح اپنی خواہش پر کنٹرول کرنے والا ہو؟

اس حدیث کو شیبانی سے بیان کرنے میں خالد اور جریر نے (علی بن مسہر کی) متابعت کی ہے۔

٣٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[303] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ. رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ استراحت فرمانا، یعنی مل کر سونا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ کے حکم سے وہ ازار باندھ لیتی۔ اس حدیث کو سفیان نے شیبانی سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مباشرت حائض کے احکام بیان کرنے کے متعلق یہ عنوان قائم کیا ہے۔ اس سے مراد حائضہ کے ساتھ سونا یا اس سے بوس و کنار کرنا ہے۔ اس سے مراد جماع نہیں کیونکہ وہ تو حائضہ سے کسی صورت میں جائز نہیں۔ اگرچہ ہمارے ہاں اور محاورے میں لفظ مباشرت جماع کے لیے بولا جاتا ہے، اس لیے اس لفظ کا اردو زبان میں مباشرت سے ترجمہ کرنا غلط ہے۔

(٦) بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

باب:6- حائضہ عورت کا روزہ چھوڑ دینا

٣٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ». قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟» قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: «فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟» قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: «فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ

[304] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ کا گزر عورتوں پر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! تم صدقہ زیادہ کیا کرو کیونکہ میں نے تمھاری اکثریت جہنم میں دیکھی ہے۔'' وہ بولیں: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ کسی کو دین و عقل میں نقص رکھنے کے باوجود پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں پایا۔'' انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری عقل اور دین میں نقصان (کمی) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں؟'' انھوں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب عورت کو حیض آتا ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی

دِينِهَا». [انظر: ٩٥٦، ١٤٦٢، ١٩٥١، ٢٦٥٨]

ہے۔'' انھوں نے کہا: ہاں، یہ تو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بس یہی عورت کے دین کا نقصان ہے۔''

فائدہ: حیض ونفاس کی حالت میں فوت شدہ نمازیں ادا نہیں کی جاتیں جبکہ روزے بعد میں رکھے جاتے ہیں، اس کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں: * شریعت کا حکم ہے اور اس کا اتباع ضروری ہے، خواہ اس کے فرق کا ادراک ہو یا نہ ہو۔ خود حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں قضائے صوم کا حکم دیا جاتا تھا، قضائے صلاۃ کے متعلق نہیں کہا جاتا تھا۔[1] * نماز کا وجوب بار بار اور زیادہ ہوتا ہے، اتنی زیادہ نمازوں کی قضا میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے معاف ہے، لیکن روزے میں ایسا نہیں ہوتا، وہ سال بھر میں چند ہی قضا ہوتے ہیں۔[2] * طہارت کے بعد وقتی نمازوں کے ساتھ حالت حیض و نفاس کی قضا نمازوں کی ادائیگی کا حکم بھی ہوتا تو عمل ڈبل ہو جاتا، اس کی ادائیگی میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا، البتہ روزے اس کے برعکس ہیں۔ سات یا آٹھ روزے سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بسہولت رکھے جاسکتے ہیں۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

باب: 7- حائضہ کا طواف کعبہ کے سوا دیگر مناسک حج ادا کرنا

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٦٤]. وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ: حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي. وَقَالَ الْحَكَمُ: إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَأْكُلُواْ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ١٢١].

ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: حائضہ عورت کے لیے آیت پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ جنبی کے لیے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ نبی ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں: عید کے دن حائضہ عورتوں کو بھی باہر نکلنے کا حکم ہوتا تھا۔ وہ بھی مردوں کی طرح تکبیرات پڑھتی تھیں اور دعا کرتی تھیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: انھیں حضرت ابوسفیان ؓ نے بتایا کہ ہرقل نے نبی ﷺ کا نامۂ مبارک طلب کیا اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان انتہائی رحم کرنے والا ہے: اے اہل کتاب! ایک ایسے کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک

1 صحیح مسلم، الحیض، حدیث: 763(335)7. 2 فتح الباري: 547/1.

نہ ٹھہرائیں...... الآیۃ۔" حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (حج میں) حیض آ گیا تو انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر تمام مناسک حج پورے کیے اور وہ نماز بھی نہیں پڑھتی تھیں۔ حضرت حکم نے کہا: میں جنبی ہونے کے باوجود جانور ذبح کر لیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم اس ذبیحے کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔"

٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: لَوَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ، قَالَ: «لَعَلَّكِ نُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي». [راجع: ٢٩٤]

[305] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بایں حالت نکلے کہ ہم حج کے علاوہ کسی چیز کا ذکر نہ کرتے تھے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: "تم کیوں رو رہی ہو؟" میں نے عرض کیا: کاش میں امسال حج کا ارادہ ہی نہ کرتی۔ آپ نے فرمایا: "شاید تمھیں حیض آ گیا ہے؟" میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "اسے تو اللہ تعالیٰ نے تمام بنات آدم پر لکھ دیا ہے، اس لیے تم وہ تمام افعال کرتی رہو جو حاجی کرتا ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا تا آنکہ تم پاک ہو جاؤ۔"

(٨) بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

باب: 8- استحاضے کا بیان

٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا

[306] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاکی حاصل نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں، لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے ایام گزر جائیں تو خود سے خون دھو ڈالو،

أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي»[انظر :٣٢٥]

یعنی غسل کرواور نماز پڑھو۔''

فائدہ: عورت کو حیض اور نفاس کے علاوہ آنے والے خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔ استحاضے والی خاتون پاک عورت کے حکم میں ہے، صرف تین احکام اس کے ساتھ خاص ہیں: * مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرے۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ بروقت ادا کی جانے والی نماز کے لیے دخول وقت کے بعد وضو کیا جائے۔ اور جن نوافل کا وقت مقرر نہیں ہے انھیں ادا کرنے سے پہلے وضو کرنا ہوگا۔ * جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے خون کے نشانات کو دھویا جائے، پھر شرمگاہ پر روئی رکھ کر اس پر پٹی باندھ لی جائے تاکہ مزید خون بہنا بند ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمنہ ؓ کو فرمایا تھا کہ شرمگاہ پر روئی رکھ لو۔ عرض کیا: اس سے خون بند نہیں ہوگا۔ فرمایا: ''کپڑا رکھ لو۔'' عرض کیا: ایسا کرنے سے بھی خون جاری رہتا ہے۔ فرمایا: ''لنگوٹ باندھ لو۔''[2] اگر اس کے بعد بھی خون نہ رکے تو کوئی حرج نہیں۔ * مستحاضہ سے جماع کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ راجح بات یہی ہے کہ جماع کیا جاسکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کم و بیش دس عورتیں ایسی تھیں جنھیں استحاضے کا عارضہ لاحق تھا لیکن اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے ان سے جماع کے متعلق کوئی امتناعی حکم جاری نہیں فرمایا بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب عورتوں کو حیض آئے تو ان سے الگ رہو۔ اس کا بھی تقاضا ہے کہ حائضہ کے علاوہ دوسری عورتوں سے جماع کی پابندی نہیں۔ پھر جب نماز پڑھ سکتی ہے تو جماع بھی کیا جاسکتا ہے۔ حائضہ سے جماع پر اسے قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ ان دونوں کے احکام الگ الگ ہیں، اس لیے یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہوگا، نیز اس کے جواز کے متعلق حدیث میں وضاحت بھی موجود ہے۔[3]

(٩) بَابُ غَسْلِ دَمِ الْمَحِيضِ

باب:9- حیض کے خون کو دھونا

٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ». [راجع: ٢٢٧]

[307] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! جب ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا عمل کرے؟ اس کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے اپنی چٹکیوں سے ملے، پھر اسے پانی سے دھو ڈالے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

1 صحيح البخاري، الوضوء، حديث: 228. 2 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 287. 3 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 309، 310.

٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

[308] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو وہ طہر کے وقت اپنے کپڑے سے خون کو چٹکیوں سے کھرچ ڈالتی اور اسے دھو ڈالتی، پھر بقیہ کپڑے پر پانی چھڑک دیتی، پھر اس میں نماز پڑھ لیتی۔

(١٠) بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب:10-مستحاضہ کا اعتکاف بیٹھنا

٣٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ. وَزَعَمَ عِكْرِمَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ. [انظر: ٣١٠، ٣١١، ٢٠٣٧]

[309] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے اعتکاف کیا جبکہ وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں۔ وہ اکثر خون دیکھتی رہتیں اور عام طور پر وہ اپنے نیچے خون کی وجہ سے طشت رکھ لیا کرتی تھیں۔
راوی حدیث حضرت عکرمہ نے کہا کہ (کسی تقریب میں) حضرت عائشہ ؓ نے کسم کا پانی دیکھا تو فرمایا: یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ کا خون آتا ہے۔

٣١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِمْرَأَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ، وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا، وَهِيَ تُصَلِّي. [راجع: ٣٠٩]

[310] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک اہلیہ نے اعتکاف کیا تو وہ خون اور زردی دیکھتی تھیں۔ طشت ان کے نیچے ہوتا اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھتی تھیں۔

٣١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. [راجع: ٣٠٩]

[311] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ امہات المؤمنین میں سے کسی ایک نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ مسجد میں ٹھہر سکتی ہے لیکن حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، نیز

مستحاضہ کا اعتکاف اور نماز وغیرہ صحیح ہے۔ مندرجہ ذیل خواتین وحضرات کا مستحاضہ جیسا حکم ہے: * جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں۔ * مرض جریان ہو۔ * ہوا خارج ہوتی رہتی ہو۔ * سیلان رحم کا عارضہ ہو * جس کے زخموں سے خون رستا رہے۔

(١١) بَابٌ: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

باب: 11- عورت کا اس لباس میں نماز پڑھنا جس میں اسے حیض آیا ہو؟

٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ [قَالَ:] قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا.

[312] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس صرف ایک ہی لباس ہوتا تھا۔ اسی میں ایام حیض گزارتیں۔ اگر اس میں حیض کا کچھ خون لگ جاتا تو اس پر تھوک ڈال دیتیں اور اسے اپنے ناخنوں سے رگڑ دیتیں۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شرح تراجم ابواب میں لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے اس عنوان میں یہ ثابت کیا ہے کہ حائضہ عورت انھی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے جن میں اس نے ایام حیض گزارے ہوں۔ اور اس مسئلے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ قبل از اسلام عورتیں ایام حیض میں استعمال شدہ کپڑوں کو طہر کے وقت تبدیل کرنا ضروری خیال کرتی تھیں، لیکن شریعت نے بتلایا کہ جو کپڑا ایام حیض میں بدن پر تھا اگر وہ خون سے آلودہ نہیں ہوا تو اسے دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر کہیں خون لگا ہو تو اس آلودہ حصے کو دھولیا جائے، پھر اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ناخنوں سے رگڑنے کے بعد اسے پانی سے دھولیتی تھیں۔ ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے اختصار کے پیش نظر دھونے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔ کپڑے کو دھونے کی وضاحت حدیث (308) میں گزر چکی ہے کہ جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو وہ طہر کے وقت اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ ڈالتی اور اسے دھو دیتی، پھر باقی ماندہ کپڑے پر پانی بہا کر اس میں نماز پڑھ لیتی۔

(١٢) بَابُ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب: 12- غسل حیض سے فراغت کے بعد عورت کا خوشبو استعمال کرنا

٣١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، [قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: أَوْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ] عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ

[313] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا جاتا تھا، سوائے شوہر کے کہ اس کے معاملے میں چار ماہ دس دن تک سوگ کا حکم تھا، نیز یہ بھی حکم تھا کہ اس دوران

عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ، وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَّحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. قَالَ: وَرَوٰى هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤٠، ٥٣٤١، ٥٣٤٢، ٥٣٤٣]

میں ہم نہ سرمہ لگائیں، نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنیں، مگر جس کپڑے کا دھاگا بناوٹ کے وقت ہی رنگا ہوا ہو۔ البتہ حیض سے فراغت کے وقت یہ اجازت تھی کہ جب ہم میں سے کوئی غسل حیض کرے تو وہ کست اظفار (خوشبو) استعمال کرے۔ اس کے علاوہ ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے بھی روک دیا گیا تھا۔

اس حدیث کی روایت ہشام بن حسان نے حفصہ سے، انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بھی کی ہے۔

فائدہ: حیض کے خون میں زہریلا مادہ ہوتا ہے جس کے اخراج سے مخصوص محل کی جلد سکڑ جاتی ہے اور اس کی رنگت بھی بدل جاتی ہے۔ اس کی سکڑن کے ازالے اور تازگی کے اعادے کے لیے خوشبو کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت قسط ہندی کے استعمال سے پوری ہو جاتی ہے۔ غسل حیض کے بعد اس خوشبو کے استعمال کی اس حد تک تاکید ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے چار ماہ دس دن تک زینت اور خوشبو استعمال کرنے کی اجازت نہیں، اسے بھی غسل حیض کے بعد خوشبو استعمال کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ خوشبو کا استعمال اس لیے بھی ضروری ہے کہ نفرت وکراہت دور ہو جائے اور آئندہ نماز وغیرہ کے وقت خون حیض کا تصور تکدر طبع کا باعث نہ ہو، لیکن ہمارے برصغیر (پاک وہند) کی بیشتر عورتیں اس امر نبوی کو نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیتی ہیں۔

(١٣) بَابُ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ، وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

باب: 13- حیض سے فراغت کے بعد (نہاتے وقت) عورت کا اپنے بدن کو ملنا اور غسل کرنے کا طریقہ، غسل کے بعد وہ چیز جس پر مشک لگایا گیا ہو، اسے خون آلود مقامات پر پھیر دے

٣١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ:

[314] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے اپنے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اس کے سامنے غسل کی کیفیت بیان کی۔ مزید فرمایا: ”کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے

«خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ، فَتَطَهَّرِي بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي». فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. [انظر: ٣١٥، ٧٣٥٧]

طہارت حاصل کر۔'' وہ کہنے لگی: اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! پاکیزگی حاصل کر۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے سمجھایا کہ اسے خون کے مقامات پر لگا لے۔

(١٤) بَابُ غُسْلِ الْمَحِيضِ

باب:14- غسل حیض کا بیان

٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ؟ قَالَ: «خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا»، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ: «تَوَضَّئِي بِهَا». فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣١٤]

[315] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں حیض کا غسل کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا: ''کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لو اور اس سے پاکی حاصل کرو۔'' یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر نبی ﷺ کو حیا دامن گیر ہوئی اور آپ نے چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، یا فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرو۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور نبی ﷺ جو بات کہنا چاہتے تھے، وہ میں نے اسے سمجھائی۔

(١٥) بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب:15- غسل حیض کے وقت عورت کا بالوں میں کنگھی کرنا

٣١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ؟ فَقَالَ

[316] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا تو میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے حج تمتع کی نیت کی تھی اور اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ انھیں حیض آ گیا اور شب عرفہ تک پاک نہ ہو سکیں۔ تب انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرے کا احرام

لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ». فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ. [راجع: ٢٩٤]

باندھ کر تمتع کا ارادہ کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا سر کھول کر کنگھی کر لو اور اپنے عمرے کے اعمال کو موقوف کر دو۔'' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور جب میں حج سے فارغ ہو گئی تو آپ نے شب محصب (میرے بھائی) عبدالرحمٰن ﷠ کو حکم دیا تو وہ، میرے اس عمرے کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا، مجھے مقام تنعیم سے عمرہ کرا لائے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ غسل حیض کی امتیازی حیثیت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے بتایا تھا کہ غسل حیض کے وقت کستوری کا استعمال غسل جنابت سے مابہ الامتیاز ہے اور اس عنوان میں ثابت کیا کہ غسل حیض کے وقت جنابت کے برعکس، سر کے پراگندہ بالوں کی پراگندگی کو کنگھی کے ذریعے سے دور کرنا ہوگا تاکہ انھیں دھونے میں آسانی رہے۔ آئندہ باب میں بالوں کی مینڈھیوں کو کھولنے کا ذکر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری ؒ کے نزدیک غسل حیض کے وقت نقض رأس (سر کے بالوں کا کھولنا) ضروری ہے جبکہ غسل جنابت میں ان کا کھولنا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت ام سلمہ ﷞ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں اپنے بالوں کی بہت مینڈھیاں کرتی ہوں، کیا مجھے غسل جنابت کے وقت انھیں کھولنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔''[1]

(١٦) بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

باب: 16- غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا

٣١٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلِلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ»، فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

[317] حضرت عائشہ ﷞ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ہلال ذی الحجہ کے قریب حج کے لیے روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے، وہ عمرے کا احرام باندھ لے اور خود میں اگر ہدی (قربانی کا جانور) نہ لایا ہوتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا۔'' چنانچہ کچھ لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا۔ اور میں ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ مجھے عرفے کا دن بحالت حیض آیا، چنانچہ

1 صحیح مسلم، الحیض، حدیث: 744 (330).

«دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ»، فَفَعَلْتُ، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِي. قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ. [راجع: ٢٩٤]

میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ ترک کر دو اور سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو، پھر حج کا احرام باندھ لو۔'' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب وادئ محصب میں پڑاؤ کی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر ؓ کو بھیجا۔ میں (ان کے ساتھ) تنعیم تک گئی اور وہاں سے فوت شدہ عمرے کی جگہ دوسرا احرام باندھا۔ ہشام راوی کہتے ہیں کہ ان سب باتوں میں نہ قربانی لازم ہوئی، نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ صدقہ ہی دینا پڑا۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غسل حیض میں سر کھولنا ہوگا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ سر نہ کھولنے کا تخفیفی حکم صرف غسل جنابت میں ہے کیونکہ جنابت کثرت سے پیش آتی ہے جبکہ غسل حیض مہینے میں ایک مرتبہ کرنا ہوتا ہے۔

(١٧) بَابٌ: ﴿مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ﴾ [الحج: ٥]

باب: 17- مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ کا بیان

٣١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَارَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ». [انظر: ٣٣٣٣، ٦٥٩٥]

[318] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو عرض کرتا ہے: اے پروردگار! رحم مادر میں یہ نطفہ ہے۔ اے رب! یہ علقہ، یعنی خون بستہ ہو گیا۔ اے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی خلقت کو مکمل کر دینا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: مذکر یا مؤنث؟ بدبخت یا نیک بخت؟ پھر اس کا رزق اور عمر کس قدر ہے؟ یہ تمام باتیں (فرشتے کی طرف سے) رحم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔''

(١٨) بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 18- حائضہ عورت حج اور عمرے کا احرام کس طرح باندھے؟

٣١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ»، قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ. [راجع: ٢٩٤]

[319] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا۔ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ (عمرہ کرنے کے بعد) حلال ہو جائے۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ لایا ہے تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوگا۔ اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے اسے اپنے حج کو پورا کرنا ہوگا۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے حیض آ گیا اور یوم عرفہ تک اسی حالت میں رہی۔ چونکہ میں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا، اس لیے نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول کر کنگھی کر لوں، پھر حج کا احرام باندھ لوں اور عمرے کو ترک کر دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا تا آنکہ میں نے اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو روانہ کیا اور مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے ترک کردہ عمرے کے بدلے تنعیم سے دوسرا عمرہ کروں۔

(١٩) بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

باب: 19- حیض کی آمد اور ختم ہونے کا بیان

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ، فِيهِ الصُّفْرَةُ، فَتَقُولُ: لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ، تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ. وَبَلَغَ ابْنَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، يَنْظُرْنَ

عورتیں حضرت عائشہ ؓ کے پاس ڈبیہ میں روئی بھیجتیں جس میں زردی ہوتی تھی، تو حضرت عائشہ ؓ ان سے فرماتیں: جلدی نہ کرو تا آنکہ چونے کی طرح سفیدی دیکھو۔ اس سے مراد حیض کی پاکی ہوتی تھی۔ حضرت زید بن ثابت ؓ کی بیٹی کو یہ بات معلوم ہوئی کہ عورتیں درمیان رات چراغ

إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ.

منگوا کر طہر دیکھتی ہیں تو انھوں نے فرمایا: پہلے عورتیں (صحابیات) ایسا نہ کرتی تھیں اور انھوں نے اسے معیوب خیال کیا۔

٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي».

[320] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ کو استحاضے کا عارضہ تھا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہے، لہٰذا جب حیض کی آمد ہو تو نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔''

فائدہ: عورتیں رات کے وقت چراغ طلب کرنے کا اہتمام اس لیے کرتی تھیں تا کہ انھیں اختتام حیض کا پتہ چل جائے، مبادا عشاء کی نماز قضا ہو جائے۔ جب ان کا یہ اہتمام ادائیگی نماز کے پیش نظر تھا تو حضرت زید بن ثابت ؓ کی صاحبزادی کو یہ بات کیوں ناگوار معلوم ہوئی؟ بعض حضرات نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان کے رات کے وقت چراغ جلانے کا اہتمام بلاوجہ تھا کیونکہ خون کی آمد تو ہاتھ کے چھونے سے معلوم ہو سکتی تھی، لیکن یہ جواب درست نہیں کیونکہ ہاتھ کے چھونے سے حیض کے خون اور رطوبت فرج کے درمیان تمیز نہیں ہو سکتی۔ دراصل شریعت نے حیض کے متعلق زیادہ سختی نہیں کی ہے کہ اسے رات کے وقت چراغ جلا کر دیکھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ سوتے وقت دیکھ لیا جائے اگر منقطع ہو گیا ہو تو غسل کر کے نماز عشاء ادا کر لی جائے اور اگر سوتے وقت منقطع نہیں ہوا تو روئی رکھ کر سو جانا چاہیے۔ صبح اٹھ کر اگر روئی کو خون لگا دیکھے تو حیض جاری ہے، اس کے ذمے کچھ نہیں۔ اگر خون کا نشان وغیرہ نہیں ہے تو پھر غسل کر کے نمازِ فجر ادا کر لے۔

(٢٠) بَابٌ: لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

باب: 20- حائضہ عورت کا نماز کی قضا ادا نہ کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ وَّأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ».

حضرت جابر اور حضرت ابوسعید ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے: ''حائضہ نماز چھوڑ دے گی۔''

٣٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ [قَدْ] كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ،

[321] حضرت معاذہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کیا: جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیا وہ فوت شدہ نمازوں کی قضا ادا کرے؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا تو حروریہ (خارجی) ہے؟ ہمیں نبی ﷺ کے عہد مبارک میں حیض آتا تھا اور آپ ہمیں

أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ.

نماز کا حکم نہیں دیتے تھے یا فرمایا: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۲۱) بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

باب: 21- حائضہ کے ساتھ سونا جبکہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو

۳۲۲ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنُفِسْتِ»؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ، قَالَتْ: وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ. [راجع: ۲۹۸]

[322] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں آہستہ سے اٹھی اور اس چادر سے نکل آئی۔ پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیے اور انھیں پہن لیا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے مجھے بلا لیا اور اپنے ساتھ چادر میں لے لیا۔ زینب نے کہا: حضرت ام سلمہ ؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے، نیز میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔

(۲۲) بَابُ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوٰى ثِيَابِ الطُّهْرِ

باب: 22- عام کپڑوں کے علاوہ حالت حیض کے لیے الگ لباس بنانا

۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ: «أَنُفِسْتِ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ. [راجع: ۲۹۸]

[323] حضرت ام سلمہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں چپکے سے نکل آئی اور حیض کا لباس پہن لیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے مجھے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت ایام حیض کے لیے کوئی مخصوص لباس رکھتی ہے تو یہ عمل قابل اعتراض نہیں اور نہ اسے

اسراف میں شامل کیا جاسکتا ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہے۔ اسراف ممنوع یہ ہے کہ بے ضرورت یا محض فخر و مباہات کے لیے لباس میں تنوع اختیار کیا جائے۔ اگر گنجائش ہو تو ان دنوں الگ لباس کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔

(٢٣) بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى

باب: 23- حائضہ کا عیدین اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہونا بشرطیکہ وہ عیدگاہ سے الگ رہیں

٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا، وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ ﷺ: أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ». فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ: بِأَبِي نَعَمْ - وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي - سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى». قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: آلْحُيَّضُ؟ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا؟ [انظر: ٣٥١، ٩٧١، ٩٧٤، ٩٨٠، ٩٨١، ١٦٥٢]

[324] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم جوان لڑکیوں کو عیدین کے لیے باہر نکلنے سے منع کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری۔ اس نے اپنی بہن کے واسطے سے یہ حدیث سنائی اور اس کے بہنوئی نے نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور خود ان کی بہن بھی اپنے شوہر کے ہمراہ چھ غزوات میں شرکت کر چکی تھی۔ اس (بہن) نے بتایا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اور مریضوں کی تیمارداری بھی کرتی تھیں۔ میری بہن نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے دریافت کیا: اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو اس کے (نماز عید کے لیے) باہر نہ جانے میں کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کی ساتھی کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی چادر کا کچھ حصہ پہنا دے تاکہ وہ مجالس خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو۔" پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (ایسا) سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی آپ کا ذکر کرتیں "میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں" کے الفاظ ضرور کہتیں...... ہاں، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "جوان لڑکیاں، پردہ نشین خواتین (یا فرمایا) پردہ نشین جوان

لڑکیاں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ جائیں اور مجالس خیر، نیز مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔'' حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں: میں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آیا حائضہ بھی شریک ہو سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: (کیوں نہیں؟) کیا حائضہ عورتیں عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتیں؟

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ حائضہ عورتیں عیدین میں شرکت کر سکتی ہیں، نیز ان کا مجالس خیر و برکت اور اجتماعات دعوت وارشاد میں جانا بھی درست ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں: * ہنگامی طور پر عیدگاہ کو مسجد کا حکم دیا ہے، اس لیے حائضہ عورت کو عیدگاہ میں جانے کی ممانعت ہے۔ * جب اس نے نماز نہیں پڑھنی تو نمازی عورتوں کے ساتھ گھلنے ملنے اور ان کے پاس بیٹھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(٢٤) بَابٌ: إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ

وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ، وَفِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ: إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ، أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثًا صُدِّقَتْ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ، وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ. وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: اَلنِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ.

باب: 24- اگر کسی عورت کو ایک ہی مہینے میں تین بار حیض آ جائے

جب حیض آنے کا امکان ہو تو حیض اور حمل کے متعلق عورتوں کی تصدیق کی جائے گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے، وہ اسے چھپائیں۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح سے منقول ہے: اگر عورت کے گھرانے کا کوئی دیندار فرد گواہی دے کہ اس عورت کو ایک مہینے میں تین مرتبہ حیض آیا ہے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ حضرت عطاء نے کہا: عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے۔ ابراہیم نخعی نے بھی یہی کہا ہے۔ حضرت عطاء نے یہ بھی کہا: حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہو سکتا ہے۔ حضرت معتمر بن سلیمان اپنے باپ (سلیمان) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے ابن سیرین سے ایک ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا جو اپنی

عادت کے مطابق حیض آ جانے کے بعد پانچ دن تک خون دیکھتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: عورتیں اپنے معاملات کے متعلق زیادہ علم رکھتی ہیں۔

٣٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلٰكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي». [راجع: ٣٠٦]

[325] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا: مجھے استحاضے کا خون آتا ہے اور میں مدتوں پاک نہیں ہوسکتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں، اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرو جن میں اس (بیماری) سے قبل تمھیں حیض آیا کرتا تھا۔ اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔''

فائدہ: حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ اگر مطلقہ عورت ایک ماہ میں تین حیض گزر جانے کا دعویٰ کرتی ہے تو دیکھا جائے کہ طلاق سے قبل اس کی عادت کیا تھی۔[1] اگر اسے ایک ماہ میں تین مرتبہ حیض آنے کی عادت تھی تو اس کا دعویٰ تسلیم کیا جائے گا بصورت دیگر یہ سمجھا جائے گا کہ یہ اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کا دعویٰ کر رہی ہے اور اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ اس بہانے خاوند کا حق رجوع باطل کر رہی ہے۔

(٢٥) بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

باب: 25- ایام حیض کے علاوہ زرد اور خاکستری رطوبت کا آنا

٣٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

[326] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم زرد اور خاکستری رنگ کی رطوبت کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔

فائدہ: ایام حیض کے علاوہ اگر زرد یا خاکستری رنگ کی رطوبت آئے تو اسے کوئی اہمیت نہ دی جائے جیسا کہ حدیث ام عطیہ ؓ میں ہے اور اگر ایام حیض میں اس طرح کی رطوبت برآمد ہو تو اسے حیض شمار کیا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ ؓ کی

1 المصنف لعبدالرزاق: 311/6.

روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ام عطیہ ؓ کی روایت بایں الفاظ بھی مروی ہے کہ طہر کے بعد ہم زرد اور خاکستری رنگ کی رطوبت کو کچھ اہمیت نہ دیتی تھیں۔[1]

(٢٦) بَابُ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

٣٢٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: «هٰذَا عِرْقٌ»، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

باب:26- استحاضے کی رگ کا بیان

[327] حضرت عائشہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ ؓ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''یہ رگ (کا خون) ہے۔'' چنانچہ حضرت ام حبیبہ ؓ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

(٢٧) بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

٣٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟» فَقَالُوا: بَلٰى، قَالَ: «فَاخْرُجِي». [راجع: ٢٩٤]

باب: 27- طواف افاضہ کے بعد عورت کو حیض آنا

[328] حضرت عائشہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید وہ ہمیں (مدینہ) جانے سے باز رکھے گی۔ کیا اس نے تمھارے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کر لیا تھا؟'' انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ رخت سفر باندھے۔''

٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا

[329] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر حائضہ کو عذر حیض شروع ہو جائے تو وہ (طواف وداع کے بغیر) مکے سے روانہ ہو سکتی ہے۔

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 307.

حَاضَتْ. [انظر: ١٧٥٥، ١٧٦٠]

٣٣٠ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ. [انظر: ١٧٦١]

[330] حضرت ابن عمر ؓ پہلے پہلے اس حالت میں مکے سے واپس ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ (حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ) پھر میں نے انھیں یہ فرماتے سنا کہ وہ طواف وداع کے بغیر واپس جا سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جانے کی اجازت دے دی تھی۔

فائدہ: طواف کی تین اقسام ہیں: * طواف قدوم: اسے طواف تحیہ بھی کہا جاتا ہے۔ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہی پہلے یہ طواف کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی عورت حالتِ حیض میں مکہ پہنچے تو یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے۔ * طواف افاضہ: اسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حج کا رکن ہے۔ یہ طواف ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے۔ یہ کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتا۔ اگر عورت کو حیض آ جائے تو وہ اس کے ختم ہونے کا انتظار کرے اور طواف افاضہ کر کے وطن واپس آئے۔ * طواف وداع: اسے طواف صدر بھی کہتے ہیں جو وطن واپسی کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی عورت حالت حیض میں ہے تو طواف وداع بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

(٢٨) بَابٌ: إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

باب: 28- جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ، اَلصَّلَاةُ أَعْظَمُ.

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ (مستحاضہ کا جب خون بند ہو جائے تو) غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ یہ بندش تھوڑی دیر کے لیے ہو۔ جب وہ نماز پڑھ سکتی ہے جس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، تو اس کا شوہر بدرجۂ اَولیٰ اس کے پاس آ سکتا ہے۔

٣٣١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي».

[331] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (فاطمہ بنت ابی حبیش سے) فرمایا: ”جب حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے ایام گزر جائیں تو خون کو دھو ڈالو اور نماز ادا کرو۔“

فائدہ: علامہ سندھی نے عنوان کا مقصد بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ اس مقام پر طہر سے مراد خون حیض کا انقطاع ہے، مطلق خون کا بند ہونا مراد نہیں کیونکہ کلام تو اس عورت سے متعلق ہے جو خونِ استحاضہ کی حالت سے دوچار ہو اور اس کا خون بند نہ ہو رہا

ہو۔ [1] مقصد یہ ہے کہ عورت جس وقت دیکھے کہ طہر شروع ہوگیا ہے، گو استحاضے کا خون آتا رہے تو فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے۔

(٢٩) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

٣٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ وَسَطَهَا. [انظر: ١٣٣١، ١٣٣٢]

باب: 29- نفاس والی عورت کا جنازہ اور اس کا طریقہ

[332] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا زچگی میں انتقال ہوگیا تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جنازہ پڑھتے وقت اس کے درمیان (کمر کے سامنے) کھڑے ہوئے۔

فائدہ: اس مسئلے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ نفاس کی حالت نجاست کی حالت ہے اور اس حالت میں اسے موت آئی ہے، گویا موت آنے سے نجاست مستقر ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ نفاس کی حالتِ نجاست جب موت سے برقرار ہوگئی تو اس پر نماز جنازہ کی اجازت ہوگی؟ امام بخاری نے حدیث سے ثابت فرمایا کہ نفاس میں مرنے والی عورت کا جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔

(٣٠) بَابٌ:

٣٣٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي، وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ، إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ. [انظر: ٣٧٩، ٣٨١، ٥١٧، ٥١٨].

باب: 30- بلاعنوان

[333] حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں تو بھی رسول اللہ ﷺ کی سجدہ گاہ کے پاس لیٹی رہتیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے رہتے، جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا ان کے جسم سے لگ جاتا تھا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مطلب ہے کہ جس طرح نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے اسی طرح اگر عورت

1 حاشية السندي: 205/1.

دوران حیض میں فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا کیونکہ حیض ونفاس دونوں کا ایک ہی حکم ہے، لہٰذا جس طرح نفاس والی عورت کا خون مرنے سے بند ہو جاتا ہے اور غسل دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح حیض والی عورت کا خون بھی مرنے کے بعد بند ہو جاتا ہے اور غسل دینے سے وہ پاک ہو جائے گی اور اس کا جنازہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل احکام کا استنباط ہوتا ہے: * حائضہ نجس نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دوران نماز میں اپنا کپڑا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا پر نہ گرنے دیتے۔ یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے۔ * حائضہ نماز تو نہیں پڑھتی، البتہ نمازی کے آگے اپنا بستر بچھا کر لیٹ سکتی ہے۔ * حائضہ عورت کے پاس نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں، اسی طرح اس کے بستر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، جبکہ وہ بستر جہت قبلہ میں ہو، بھی جائز ہے۔ * کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھنا تواضع کی علامت ہے۔[1]

1 عمدة القاري: 184/3.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

7 - كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم سے متعلق احکام ومسائل

[وَ] قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ﴾ [المائدة: ٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو) پھر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔“

(١) [بَابٌ]:

باب:1- بلا عنوان

٣٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[334] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کے لیے قیام فرمایا تو دوسرے لوگ بھی آپ کے ہمراہ ٹھہر گئے، مگر وہاں کہیں پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ نہیں دیکھتے کہ عائشہ ؓ نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو ٹھہرا لیا اور یہاں پانی بھی نہیں ملتا اور نہ ان کے پاس پانی ہی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ آئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے محو استراحت تھے۔ صدیق اکبر ؓ کہنے لگے: تم نے رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو یہاں ٹھہرا لیا، حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کے

وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.
[انظر: ٣٣٦، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، ٤٦٠٧، ٤٦٠٨، ٥١٦٤، ٥٢٥٠، ٥٨٨٢، ٦٨٤٤، ٦٨٤٥]

پاس ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ابوبکر صدیق ؓ مجھ پر ناراض ہوئے اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) کہا، نیز میری کوکھ میں ہاتھ سے کچوکا لگانے لگے، لیکن میں نے حرکت اس لیے نہ کی کہ میری ران پر رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک تھا۔ صبح کے وقت اس بے آب مقام پر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرما دی، چنانچہ لوگوں نے تیمّم کر لیا۔ اس وقت حضرت اسید بن حضیر ؓ بولے: اے آل ابوبکر! یہ کوئی تمھاری پہلی برکت نہیں! حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جس اونٹ پر میں سوار تھی، ہم نے اسے اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

فائدہ: مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کے ہار کی گمشدگی دو مرتبہ ہوئی۔ اب یہ بات کہ ایک سفر میں دوبار ہار گم ہوا ہو، بعید از قیاس ہے، اس لیے یہ ماننا ہوگا کہ دو مختلف سفروں میں دو مرتبہ ہار گم ہوا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ایک مرتبہ غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ ؓ کا ہار گم ہوا جو انھوں نے اپنی بہن حضرت اسماء ؓ سے عاریتاً لیا تھا۔ اس مرتبہ انھوں نے خود ہی تلاش کیا اور اس وقت دستیاب ہوا جب لشکر کوچ کر چکا تھا۔ دوسری مرتبہ غزوۂ ذات الرقاع میں آپ کا ہار گم ہوا۔ اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا اور دوسرے لوگوں کو تلاش کرنے کے سبب اس میدان میں رکنا پڑا۔ طبرانی کی ایک روایت اس موقف کی مؤید ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جب میرے ہار گم ہو جانے کا واقعہ پیش آیا اور بہتان لگانے والوں نے جو چاہا کہا، پھر اس کے بعد میں دوبارہ کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی، وہاں پھر میرا ہار گم ہو گیا اور لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے رکنا پڑا تو اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا بیٹی! تو ہر سفر میں لوگوں کے لیے کوئی مصیبت کھڑی کر دیتی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی رخصت نازل فرمائی۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ ؓ کا ہار دوبار گم ہوا اور تیمّم کی آیت دوسرے سفر سے متعلق ہے۔ اگرچہ اس روایت کی سند میں محمد بن حمید رازی کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے، تاہم تائید و شواہد میں اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ

[335] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: ایک یہ کہ مجھے ایک مہینے کی مسافت پر بذریعہ رعب مدد دی گئی ہے۔ دوسری یہ کہ تمام

عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً». [انظر: ٤٣٨، ٣١٢٢]

روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔ اب میری امت میں جس شخص کو نماز کا وقت آ جائے اسے چاہیے کہ وہیں نماز پڑھ لے۔ تیسری یہ کہ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ چوتھی یہ کہ مجھے شفاعت (کبریٰ) عطا کی گئی ہے۔ پانچویں یہ کہ پہلے نبی خاص اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوا کرتا تھا، مگر میں تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔"

(٢) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا

باب: 2- جب نمازی پانی نہ پا سکے اور نہ مٹی دستیاب ہو (تو کیا کرے؟)

٣٣٦ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِّعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا. [راجع: ٣٣٤]

[336] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک بار حضرت اسماء ؓ سے مستعار لیا جو گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ اسے مل گیا لیکن ان لوگوں کو نماز کا وقت ایسی حالت میں آیا کہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، چنانچہ انھوں نے (ویسے ہی) نماز ادا کر لی۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: اللہ تمھیں جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی ایسی بات آ پڑی جسے تم ناگوار خیال کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمھارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر و برکت عطا فرما دی۔

فائدہ: فاقد الطہورین (پانی اور مٹی دونوں چیزیں نہ پانے والے) کے متعلق امام احمد بن حنبل ؒ کا یہ موقف ہے کہ وہ ایسی حالت میں وضو اور تیمم کے بغیر نماز ادا کر لے، اس کی نماز صحیح ہو گی اور اس کے ذمے کوئی قضا وغیرہ نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ "جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔" [1] نیز قرآن مجید میں ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ

1 التغابن 16:64.

نفسا الا وسعها﴾ ''اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''[1] امام بخاری ؒ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔

(٣) بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

باب: 3- اگر پانی دستیاب نہ ہو اور نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حضر میں تیمّم کرنا

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ: يَتَيَمَّمُ. وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ الْغَنَمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

حضرت عطاء بن ابی رباح بھی اسی کے قائل ہیں۔ حسن بصری ؒ نے اس مریض کے متعلق فرمایا جس کے پاس پانی ہو لیکن اسے دینے والا موجود نہ ہو، وہ تیمّم کر لے۔ اسی طرح حضرت ابن عمر ؓ اپنی اس زمین سے واپس ہوئے جو مقام جرف میں تھی، مربد غنم کے مقام پر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے وہیں نماز ادا کر لی۔ پھر جب مدینہ منورہ آئے تو آفتاب بلند تھا لیکن آپ نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

٣٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

[337] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اور نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے غلام عبداللہ بن یسار ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری ؓ کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ بئر جمل سے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا، یعنی تیمّم فرمایا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(٤) بَابُ الْمُتَيَمِّمِ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا؟

باب: 4- جب تیمّم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارے تو کیا ہاتھوں پر پھونک ماری جا سکتی ہے؟

٣٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ:

[338] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں: ایک

1 البقرة 286:2.

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ؟ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا» وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [انظر: ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧]

شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے لیکن پانی نہیں مل سکا۔ اس موقع پر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں اور آپ دونوں سفر میں تھے اور جنبی ہو گئے تھے؟ آپ نے تو نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے اتنا ہی کافی تھا۔'' یہ فرما کر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان میں پھونک ماری، اس کے بعد آپ نے ان سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح فرمایا۔

(٥) بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

باب: 5- تیمّم صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لیے ہے

٣٣٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ: قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا، وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [راجع: ٣٣٨]

[339] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے تیمّم کے متعلق یہ سب واقعہ بیان کیا (پہلی روایت کی طرف اشارہ ہے) اور شعبہ (ایک راوی) نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے قریب کیے، پھر اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى. قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ.

نضر (بن شمیل) کی روایت کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پاک مٹی) مسلمان کا وضو ہے، پانی کی جگہ وہ (مسلمان کو) کافی ہوتی ہے، یعنی جب پانی دستیاب نہ ہو۔

٣٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ

[340] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جب ان سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم دونوں ایک چھوٹے لشکر میں تھے کہ

عُمَرَ، وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا. وَقَالَ: تَفَلَ فِيهِمَا. [راجع: ٣٣٨]

دونوں کو جنابت لاحق ہوگئی۔ مزید کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر اتنی زور سے پھونک ماری کہ اس میں قدرے لعاب دہن بھی شامل ہوگیا۔

٣٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ». [راجع: ٣٣٨]

[341] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تجھے اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کرنا ہی کافی تھا۔''

٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: شَهِدْتُّ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣٣٨]

[342] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر انھوں نے حدیث (سابق) بیان کی۔

٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [راجع: ٣٣٨]

[343] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا، پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا۔

(٦) بَابٌ: اَلصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ عَنِ الْمَاءِ

باب: 6- پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اور اسے پانی کے بدلے کافی ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا.

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: تیمّم اس وقت تک کافی ہوگا جب تک دوبارہ بے وضو نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تیمّم کی حالت میں امامت کی۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شوریلی زمین پر نماز پڑھنے اور اس سے تیمّم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

[344] حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ، فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: «لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ، اِرْتَحِلُوا» فَارْتَحَلُوا فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: «مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ»، ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا، كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ، نَسِيَهُ عَوْفٌ، وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: «اِذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ»، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا: فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ،

تھے اور رات بھر چلتے رہے۔ جب آخر شب ہوئی تو ہم کچھ دیر کے لیے سو گئے، اور مسافر کے نزدیک اس وقت سے زیادہ کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی۔ ہم ایسے سوئے کہ آفتاب کی گرمی ہی سے بیدار ہوئے۔ سب سے پہلے جس کی آنکھ کھلی وہ فلاں شخص تھا، پھر فلاں شخص اور پھر فلاں شخص۔ ابورجاء ان (فلاں، فلاں اور فلاں) کے نام لیتے تھے لیکن عوف بھول گئے...... پھر چوتھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاگے۔ اور (ہمارا دستور یہ تھا کہ) جب نبی ﷺ استراحت فرماتے تو کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا تھا تاآنکہ آپ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کو خواب میں کیا پیش آ رہا ہے؟ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیدار ہو کر وہ حالت دیکھی جو لوگوں پر طاری تھی، اور وہ دلیر آدمی تھے، تو انھوں نے بآواز بلند تکبیر کہنا شروع کی۔ سو وہ برابر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی ﷺ بیدار ہو گئے۔ جب آپ جاگے تو لوگوں نے آپ سے اس مصیبت کا شکوہ کیا جو ان پر پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کچھ حرج نہیں یا اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ چلو اب کوچ کرو۔“ پھر لوگ روانہ ہوئے۔ تھوڑی سی مسافت کے بعد آپ اترے، وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا، نماز کے لیے اذان دی گئی، اس کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص کو گوشۂ تنہائی میں بیٹھے دیکھا جس نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے فلاں شخص! تیرے لیے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی؟“ اس نے عرض کیا: میں جنبی ہوں اور پانی موجود نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے پاک مٹی سے تیمّم کرنا چاہیے تھا۔ وہ تجھے کافی تھا۔“ پھر نبی ﷺ چلے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی

وَنَفَرُنَا خُلُوفًا، قَالَا لَهَا: اِنْطَلِقِي إِذًا، قَالَتْ: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: اَلَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِىءُ؟ قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اُسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقٰى مَنْ سَقٰى، وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ، وَكَانَ آخِرَ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ، قَالَ: «اِذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ»، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَايْمُ اللهِ! لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِجْمَعُوا لَهَا»، فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ، وَدَقِيقَةٍ، وَسَوِيقَةٍ، حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلٰى بَعِيرِهَا، وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ لَهَا: «تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا»، فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ. فَقَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ؟ قَالَتِ: الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلٰى هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِىءُ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللهِ! إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ، وَقَالَتْ بِإِصْبَعِهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ، فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ - تَعْنِي

شکایت کی۔ آپ اترے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے شخص کو بلایا...... ابورجاء اس شخص کا نام لیتے تھے، عوف بھول گئے ...... اور فرمایا: ''تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔'' چنانچہ وہ دونوں روانہ ہوئے تو راستے میں انھیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر پانی کی دو مشکوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی۔ انھوں نے اس سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ پانی مجھے گزشتہ کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے کہا: ہمارے ہمراہ چل۔ اس نے کہا: کہاں جانا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس۔ وہ بولی: وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں وہی ہے جنھیں تو ایسا سمجھتی ہے، چل تو سہی۔ آخر وہ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے اسے اونٹ سے اتار لیا اور نبی ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور دونوں پکھالوں یا مشکوں کے منہ اس میں کھول دیے۔ پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا اور لوگوں کو اطلاع دی کہ خود بھی پانی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، تو جس نے چاہا خود پیا اور جس نے چاہا جانوروں کو پلایا اور بالآخر آپ نے یہ کیا کہ جس شخص کو نہانے کی ضرورت تھی اسے بھی پانی کا ایک برتن بھر کر دیا اور اس سے کہا: ''جاؤ، اس سے غسل کرو۔'' وہ عورت کھڑی یہ منظر دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ کی قسم! جب پانی لینا بند کیا گیا تو ہمارے خیال کے مطابق وہ (مشکیں) اب اس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں جب آپ نے ان سے پانی لینا

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ. فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أُرٰى [أَنَّ] هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

شروع کیا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کے لیے کچھ جمع کرو۔'' لوگوں نے کھجور، آٹا اور ستو اکٹھا کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ طعام کی ایک اچھی مقدار اس کے لیے جمع ہو گئی۔ جمع شدہ سامان انھوں نے ایک کپڑے میں باندھ دیا اور اسے اونٹ پر سوار کر کے وہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: ''تم جانتی ہو کہ ہم نے تمھارے پانی میں کچھ کمی نہیں کی بلکہ ہمیں تو اللہ نے پلایا ہے۔'' پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئی۔ چونکہ وہ دیر سے پہنچی تھی، اس لیے انھوں نے پوچھا: اے فلاں عورت! تجھے کس نے روک لیا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اور وہ یہ کہ (راستے میں) مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو بے دین کہا جاتا ہے، اس نے ایسا ایسا کیا۔ اللہ کی قسم! جتنے لوگ اس (آسمان) کے اور اس (زمین) کے درمیان ہیں، اور اس نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی اٹھا کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا، ان سب میں سے وہ بڑا جادوگر ہے، یا وہ اللہ کا حقیقی رسول ہے۔ پھر مسلمانوں نے یہ کرنا شروع کر دیا کہ اس عورت کے اردگرد جو مشرک آباد تھے ان پر تو وہ حملہ آور ہوتے اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی ان کو چھوڑ دیتے۔ آخر اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا: میرے خیال میں مسلمان تمھیں دانستہ چھوڑ دیتے ہیں، کیا تمھیں اسلام سے کچھ رغبت ہے؟ تب انھوں نے اس کی بات قبول کی اور مسلمان ہو گئے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: صَبَأَ: خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلٰى غَيْرِهِ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: اَلصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ الزَّبُورَ. [انظر: ٣٤٨،

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: صبأ کے معنی ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونا ہیں۔ ابوالعالیہ نے کہا: صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور

[٣٥٧١

کی تلاوت کرتا ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ، أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

باب: 7- جب جنبی اپنے متعلق بیماری، موت یا پیاس کا اندیشہ رکھتا ہو تو اسے تیمّم کرنے کی اجازت ہے

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا ﴿وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء: ٢٩] فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انھیں سردی کی رات میں جنابت لاحق ہو گئی تو انھوں نے تیمّم کیا اور یہ آیت پڑھی: ”اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ بہت مہربان ہے۔“ جب نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے انھیں کوئی سرزنش نہیں فرمائی۔

٣٤٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ غُنْدَرٌ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ، قَالَ هٰكَذَا: يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلّٰى، وَقَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ. [راجع: ٣٣٨]

[345] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تمھیں (جنابت کی حالت میں) پانی نہ ملے تو کیا تم نماز نہیں پڑھو گے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر میں اس معاملے میں رخصت دے دوں تو پھر یہ ہوگا کہ جب کبھی کسی کو سردی کا احساس ہوگا تو یہی کرے گا، یعنی تیمّم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر یہی بات ہے) تو پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول کہاں جائے گا جو انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر اطمینان نہیں ہوا تھا۔

٣٤٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ

[346] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب حضرت ابوموسیٰ نے حضرت ابن مسعود سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کی کیا رائے ہے، اگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے تو وہ کیا

عَبْدُ اللهِ: لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَانَ يَكْفِيكَ»؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ؟ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللهِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ: إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ. فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ: فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللهِ لِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٣٨]

کرے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب تک پانی نہ ملے وہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے اس قول کی کیا تاویل کریں گے جب نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''تمھیں (چہرے اور ہاتھوں کا مسح) کافی تھا'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے اطمینان نہیں ہوا تھا؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کو جانے دیجیے۔ قرآن مجید میں جو آیت تیمّم ہے اس کا کیا جواب ہے؟ اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ لاجواب ہو گئے، فرمانے لگے: اگر ہم نے لوگوں کو اس کے متعلق رعایت دے دی تو عجب نہیں کہ جب کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہو گا تو وہ اسے استعمال کرنے کے بجائے تیمّم کر لیا کرے گا۔

(راویٔ حدیث حضرت اعمش کہتے ہیں:) میں نے (اپنے شیخ ابو وائل) شقیق بن سلمہ سے کہا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے تیمّم کی اجازت نہیں دیتے تھے؟ ابو وائل نے جواب دیا: ہاں ایسا ہی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کیا جا سکتا ہے، اسی طرح اگر پانی صرف اتنا ہے جس سے پیاس بجھائی جا سکے تو ایسے حالات میں بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر پانی زیادہ ہے جو وضو یا غسل کے لیے کافی ہو سکتا ہے لیکن اس کے استعمال سے کسی بیماری یا موت کا اندیشہ ہو تو بھی تیمّم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٨) بَابٌ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

باب:8- تیمّم میں صرف ایک ضرب ہے

٣٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: لَوْ أَنَّ رَجُلًا

[347] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر کسی کو جنابت

أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، مَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي؟ فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [المائدة: ٦]؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ؟ قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا»، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ زَادَ يَعْلٰى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا»، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً.

[راجع: ٣٣٨]

لاحق ہو جائے اور اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو کیا وہ تیمم نہ کرلے اور نماز پڑھے؟ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، خواہ اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے۔) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کے متعلق کیا کہیں گے: ''اگر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس بارے میں لوگوں کو رخصت دی جائے تو اندیشہ ہے کہ لوگوں کو جب پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرلیا کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن مسعود سے کہا: آپ اس رخصت کو اس مصلحت کے پیش نظر ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام پر بھیجا تھا۔ مجھے وہاں جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہ مل سکا تو میں نے چوپائے کی طرح زمین پر لوٹ پوٹ لگائی (اور نماز پڑھ لی تھی)۔ پھر جب میں نے نبی ﷺ کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا۔'' پھر آپ نے ایک بار زمین پر اپنا ہاتھ مارا، اس سے غبار کو جھاڑا، اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت کا بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا، یا اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کا اپنے ہاتھ سے مسح فرمایا، پھر ان سے اپنے چہرے پر مسح کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول سے مطمئن نہیں ہوئے تھے؟

حضرت یعلی بن عبید نے حضرت اعمش سے، انھوں نے شقیق سے قدرے اضافے کے ساتھ روایت کو بیان کیا

ہے۔ شقیق نے کہا: میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری کے ہمراہ تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو کہیں باہر بھیجا تھا۔ اس دوران میں مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں نے مٹی میں لوٹ لگائی۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت حال سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں صرف اس طرح کر لینا کافی تھا۔'' اس کے بعد آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کا ایک ہی مرتبہ مسح فرمایا۔

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی ایک کا یہی قول ہے کہ تیمم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔ ان میں حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر تابعین میں سے حضرت شعبی، حضرت عطاء اور مکحول وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔ اسی طرح ائمہ میں سے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے، جب کہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب ہاتھوں سے کہنیوں تک کے لیے ہے۔ ان میں حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت ابراہیم نخعی، حسن بصری اور سفیان ثوری کا بھی یہی موقف ہے۔ ائمہ میں سے امام مالک، امام عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی موقف کو اپنایا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس مسئلے میں امام احمد بن حنبل کی تائید میں ہیں کہ ایک ہی بار زمین پر ہاتھ مارا جائے پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کر لیا جائے۔ اگرچہ اس روایت میں اختصار ہے کہ دائیں ہاتھ کی پشت پر بایاں ہاتھ پھیرا یا بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ سے مسح کیا، یعنی اس روایت میں صرف ہاتھ کی پشت کا ذکر ہے۔ باطن کف، یعنی ہاتھ کے اندر کی جانب مسح کا ذکر نہیں ہے، تاہم دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔ ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر ہاتھ مارا، پھر اسے جھاڑا، پھر بائیں سے دائیں اور دائیں سے بائیں کا، یعنی ہتھیلیوں کا مسح کیا، اس کے بعد چہرے کا مسح کیا۔[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے علامہ اسماعیلی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بہت ہی واضح ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تجھے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتا، پھر انھیں جھاڑتا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا مسح کرتا، اس کے بعد اپنے چہرے کا مسح کرتا۔''[2]

(٩) بَابٌ: باب: 9 - بلاعنوان

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 321. 2 فتح الباري: 595/1.

٣٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ». [راجع: ٣٤٤]

[348] حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کون سا عذر مانع تھا؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور میرے پاس پانی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو مٹی استعمال کر لیتا، وہ تیری ضرورت کے لیے کافی تھی۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

8 - كِتَابُ الصَّلَاةِ
نماز سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابٌ: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِسْرَاءِ؟

باب: 1- شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ نے ہرقل کی حدیث ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ، یعنی نبی ﷺ ہمیں نماز، صدقہ اور پرہیز گاری کا حکم دیتے ہیں۔

٣٤٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ،

[349] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوذر ؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب میں مکے میں تھا تو ایک شب میرے گھر کی چھت پھٹی۔ حضرت جبریل ؑ اترے، انھوں نے پہلے میرے سینے کو چاک کر کے اسے آب زم زم سے دھویا، پھر ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لائے اور اسے میرے سینے میں ڈال دیا، بعد میں سینہ بند کر دیا، پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل ؑ نے داروغۂ آسمان سے کہا: دروازہ کھول۔ اس نے کہا: کون ہے؟ بولے: میں جبریل ہوں۔ پھر اس نے پوچھا: تمھارے ہمراہ بھی کوئی ہے؟ حضرت جبریل نے کہا: ہاں، میرے

مَعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَقَالَ: أَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ». قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسٰى، وَعِيسٰى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا عِيسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ:

ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس نے پھر دریافت کیا: انھیں دعوت دی گئی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ اس نے جب دروازہ کھول دیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے، وہاں ہم نے ایک ایسے شخص کو بیٹھے دیکھا جس کی دائیں جانب جم غفیر اور بائیں جانب بھی انبوہ کثیر تھا۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو رو دیتا۔ اس نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا: ''نیک پیغمبر، اچھے بیٹے خوش آمدید! میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں انبوہ کثیر ان کی اولاد کی ارواح ہیں، دائیں جانب والی جنتی اور بائیں جانب والی دوزخی ہیں، اس لیے دائیں طرف نظر کر کے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر رو دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور اس کے داروغے سے کہا: دروازہ کھول! اس نے بھی وہی گفتگو کی جو پہلے نے کی تھی۔ چنانچہ اس نے دروازہ کھول دیا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوذر کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی، لیکن ان کے مقامات کو بیان نہیں کیا، صرف اتنا کہا کہ آسمان اول پر حضرت آدم علیہ السلام اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کو لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے فرمایا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے پوچھا: یہ

مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيمُ ﷺ».

کون ہیں؟ جبریل نے جواب دیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے حضرت جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے بھی کہا: اے صالح نبی اور اچھے بیٹے! خوش آمدید۔ میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ حضرت ابراہیم ﷺ ہیں۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتی کہ میں ایک ایسے بلند ہموار مقام پر پہنچا جہاں میں (فرشتوں کے) قلموں کی آوازیں سنتا تھا۔"

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ مُوسٰى: فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى،

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس آیا، جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: (شب و روز میں) پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ (اس پر) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیے کیونکہ آپ کی امت ان کی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں معاف کر دی ہیں۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جاؤ آپ کی امت ان کی بھی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ میں لوٹا تو اللہ نے کچھ اور نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: پھر اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت ان (نمازوں) کی بھی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ میں پھر

وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ». [انظر: ١٦٣٦، ٣٣٤٢]

لوٹا (اور ایسا کئی بار ہوا) بالآخر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ نمازیں پانچ ہیں اور درحقیقت (ثواب کے لحاظ سے) پچاس ہیں۔ میرے ہاں فیصلہ بدلنے کا دستور نہیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس (مزید تخفیف کے لیے) لوٹ جاؤ۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے مالک سے شرم آتی ہے۔ پھر مجھے جبریل لے کر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت کا مجھے علم نہیں، پھر میں جنت میں داخل کیا گیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں موتیوں کی (جگمگاتی) لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔''

٣٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. [انظر: ١٠٩٠، ٣٩٣٥]

[350] حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر وسفر میں (ہر نماز کی) دو دو رکعتیں فرض کی تھیں، پھر نماز سفر اپنی اصلی حالت میں قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(٢) بَابُ وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

باب: 2- نماز کے لیے لباس کی فرضیت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف: ٣١] وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ». فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہر نماز کے وقت اپنی آرائش، یعنی لباس پہن لیا کرو۔'' اور جو شخص ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ لے (تو یہ درست ہے)۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھیں نبی ﷺ نے قمیص کے گریبان کو بند کرنے کے متعلق کہا تھا اگرچہ کانٹے ہی سے کیوں نہ ہو، لیکن اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اور اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھی جن میں جماع کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان میں نجاست نہ دیکھے۔ نبی ﷺ نے حکم

دیا تھا کہ کوئی برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

٣٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ. قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا»، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٣٢٤]

[351] حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے موقع پر حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہر لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ جو عورتیں ایام والی ہوں وہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کو چادر میسر نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ جانے والی اس کو اپنی چادر میں لے لے۔'' عبداللہ بن رجاء نے کہا: ہمیں عمران نے یہ حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم سے محمد بن سیرین نے یہ حدیث بیان کی اور محمد بن سیرین نے کہا: ہم سے ام عطیہ ؓ نے یہ حدیث ذکر کی، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔

(٣) بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

باب: 3- دوران نماز میں گردن پر تہ بند کی گرہ لگانا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ.

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام ؓ نے نبی ﷺ کے ساتھ اپنے شانوں پر تہ بند کی گرہ لگا کر نماز پڑھی تھی۔

٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ، وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟ [انظر: ٣٥٣، ٣٦١، ٣٧٠]

[352] حضرت محمد بن منکدر ؒ سے روایت ہے، حضرت جابر ؓ نے صرف ایک تہ بند میں نماز پڑھی جس کی گرہ انھوں نے اپنی گردن پر لگائی تھی، حالانکہ ان کے دوسرے کپڑے ایک تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: میں نے ایسا صرف اس لیے کیا ہے تاکہ مجھے تجھ جیسا احمق دیکھ لے اور نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کس کے پاس دو کپڑے ہوتے تھے؟

٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

[353] حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر ؓ کو ایک ہی کپڑے میں نماز

الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ. [راجع: ٣٥٢]

پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ صحت نماز کا مدار کپڑوں کی گنتی پر نہیں بلکہ ستر عورۃ پر ہے، خواہ وہ کسی طریقے سے حاصل ہو۔ پیش کردہ روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی چادر میں نماز پڑھی اور ستر عورۃ کے لیے انھوں نے چادر کے دونوں کناروں کو گردن پر باندھ لیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑے ہوں اس کے باوجود وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے، اگرچہ بہتر ہے کہ وہ پورا لباس پہن کر نماز پڑھے۔

(٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

باب: 4- صرف ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ، وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ [عَلَى] مَنْكِبَيْهِ.

امام زہری نے اپنی روایت کردہ حدیث میں بیان کیا کہ ملتحف کے معنی متوشح کے ہیں اور متوشح اس شخص کو کہتے ہیں جو کپڑے کے دائیں کنارے کو بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر اور بائیں کنارے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر کندھوں پر ڈال لے۔ اور دونوں کندھوں کو لپیٹ لینا (اشتمال) بھی یہی ہے۔

قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِثَوْبٍ، وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

امام زہری نے کہا: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک کپڑا کندھوں پر اس طرح لپیٹا کہ بایاں کنارہ دائیں طرف اور دایاں کنارہ بائیں طرف نکل آیا۔

٣٥٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. [انظر: ٣٥٥، ٣٥٦]

[354] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی جبکہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ کر اپنے کندھوں پر ڈال لیا تھا۔

٣٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي

[355] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے چادر کے

ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. [راجع: ٣٥٤]

دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

٣٥٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. [راجع: ٣٥٤]

[356] حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہ ؓ کے گھر میں ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے دیکھا جس کے دونوں کنارے آپ نے اپنے دونوں کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

٣٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ»، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى. [راجع: ٢٨٠]

[357] حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے اس وقت آپ ﷺ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ نے پردہ کر رکھا تھا۔ فرماتی ہیں: میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون عورت ہے؟'' میں نے خود عرض کیا: میں ابو طالب کی بیٹی ام ہانی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید ہو۔'' پھر جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ایک ہی کپڑا اپنے گرد لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے مادر زاد، یعنی حضرت علی ؓ ایک آدمی، یعنی فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، حالانکہ میں نے اسے پناہ دی رکھی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔'' حضرت ام ہانی ؓ فرماتی ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

٣٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ

[358] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر

رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟». [انظر: ٣٦٥]

ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟''

(٥) بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

باب:5- جب کوئی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو اس سے کچھ حصہ اپنے کندھوں پر ڈال لے

٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ». [انظر: ٣٦٠]

[359] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو، یعنی شانے ننگے ہوں۔''

٣٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ». [راجع: ٣٥٩]

[360] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے، اسے چاہیے کہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ لے، یعنی اس کا دایاں کنارہ بائیں طرف اور بایاں کنارہ دائیں طرف ڈال لے۔''

فائدہ: جب کپڑا اس قدر وسیع ہو کہ ستر پوشی کے بعد کندھوں کو ڈھانپا جا سکتا ہو تو ایسا ہی کرنا چاہیے، اس کے برعکس اگر کپڑا تنگ ہو کہ کندھوں کو چھپانے کے بعد ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں کندھوں کو کھلا رکھتے ہوئے تہ بند باندھ کر نماز پڑھ لینا بالاتفاق جائز ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٦) بَابٌ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

باب:6- جب کپڑا تنگ ہو تو (نمازی کیا کرے)؟

٣٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي،

[361] حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا، رات کو کسی ضروری کام کے لیے آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے

فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: «مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ؟» قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ قَالَ: «فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ». [راجع: ٣٥٢]

ہیں۔ اس وقت میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اسے اپنے بدن پر لپیٹا اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟'' میں نے آپ کی خدمت میں اپنی ضرورت پیش کی۔ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کپڑے کا لپیٹنا کیا ہے جو میں نے دیکھا ہے؟'' میں نے عرض کیا: میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کپڑا اگر کشادہ ہو تو اسے لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اسے بطور تہ بند پہنو۔''

٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَقَالَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا. [انظر: ٨١٤، ١٢١٥]

[362] حضرت سہل (بن سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ہمراہ کچھ صحابہ اپنی چادریں بچوں کی طرح گردنوں پر گرہ لگائے نماز پڑھتے تھے، چنانچہ مستورات کو ہدایت کی جاتی کہ جب تک لوگ سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اس وقت تک وہ سجدے سے اپنے سر نہ اٹھائیں۔

فائدہ: بچوں کی طرح گردن پر کپڑے کی گرہ اس لیے لگائی جاتی تاکہ بحالت سجدہ مستور حصہ ظاہر نہ ہو جائے لیکن اس اہتمام کے باوجود بھی ستر کھلنے کا اندیشہ تھا، اس لیے عورتوں کو ہدایت کی جاتی کہ وہ سجدے سے اپنے سر مردوں کے ساتھ ہی نہ اٹھا لیا کریں بلکہ جب مرد اچھی طرح بیٹھ جائیں تو پھر وہ سر اٹھائیں۔ ابوداود (851) اور مسند احمد (348/6) میں اس کی یہ مصلحت بیان کی گئی ہے کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کے حصۂ مستور پر نہ پڑ جائے، مبادا یہ صورت کسی فتنے کا باعث بن جائے۔[1]

(٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

باب:7- شامی جبے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا الْمَجُوسِيُّ: لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا. وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ. وَصَلّٰى عَلِيٌّ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ.

حضرت حسن (بصری) نے کہا: جن کپڑوں کو آتش پرست بنتے ہیں، انھیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر بن راشد نے کہا: میں نے امام زہری کو یمن کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا جنھیں پیشاب میں رنگا گیا تھا۔ حضرت علی

1 فتح الباري: 613/1.

ﷺ نے ایک کورے کپڑے میں (بغیر دھوئے) نماز پڑھی۔

٣٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: «يَا مُغِيرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ»، فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى. [راجع: ١٨٢]

[363] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، آپ نے فرمایا: ''اے مغیرہ! پانی کا برتن پکڑ لو۔'' میں نے تعمیل حکم کرتے ہوئے برتن پکڑ لیا۔ پھر آپ باہر گئے یہاں تک کہ آپ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر آپ نے قضائے حاجت کی اور اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے اس کی آستین سے اپنا ہاتھ باہر نکالنا چاہا، چونکہ وہ تنگ تھی، اس لیے آپ نے اپنا ہاتھ اس کے نیچے سے نکالا۔ پھر میں نے آپ کے اعضائے شریفہ پر پانی ڈالا، آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

(٨) بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ

باب: 8- نماز میں (یا نماز کے علاوہ) برہنہ رہنے کی ممانعت

٣٦٤ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ، قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ﷺ. [انظر: ١٥٨٢، ٣٨٢٩]

[364] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قریش کے ہمراہ تعمیر کعبہ کے لیے پتھر اٹھاتے تھے۔ آپ نے صرف تہ بند باندھا ہوا تھا۔ آپ کے چچا حضرت عباس ؓ نے کہا: اے میرے بھتیجے! اگر تم اپنا تہ بند اتار کر اسے اپنے کندھوں پر پتھر کے نیچے رکھ لو (تو تمھارے لیے آسانی ہوگی)۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا تہ بند اتار کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا، چنانچہ آپ اسی وقت بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

(٩) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

باب: 9- قمیص، پاجامہ، جانگھیا اور قبا میں نماز پڑھنا

٣٦٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: «أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟»، ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللهُ فَأَوْسِعُوا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ. [راجع: ٣٥٨]

[365] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہوا اور نبی ﷺ سے سوال کیا: آیا ایک کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے سب کے پاس دو، دو کپڑے ہیں؟'' پھر کسی شخص نے حضرت عمر ؓ سے یہی سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: جب اللہ تعالیٰ وسعت فرمائے تو اس وسعت کا اظہار کرو۔ چاہیے کہ لوگ اپنے جسم پر اللہ کے دیے ہوئے کپڑے استعمال کریں، یعنی ازار اور چادر میں، ازار اور قمیص میں، ازار اور قبا میں، پاجامہ اور چادر میں، پاجامہ اور قمیص میں، پاجامہ اور قبا میں، جانگھیے اور قبا میں، جانگھیے اور قمیص میں نماز پڑھیں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں: میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمر ؓ نے جانگھیے اور چادر میں ادائیگیٔ نماز کے متعلق بھی فرمایا تھا۔

٣٦٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٣٤]

[366] حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''محرم قمیص، پاجامہ اور بارانی کا استعمال نہ کرے اور نہ وہ کپڑے پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگے گئے ہوں۔ اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور انھیں اوپر سے کاٹ دے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ حضرت نافع نے بواسطۂ ابن عمر ؓ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیر محرم ان کپڑوں، یعنی قمیص اور پاجامے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

(١٠) بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

باب:10- قابل ستر حصے کا بیان

٣٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

[367] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [انظر: ١٩٩١، ٢١٤٤، ٢١٤٧، ٥٨٢٠، ٥٨٢٢، ٦٢٨٤]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سخت بکل سے منع فرمایا ہے، نیز آپ نے گوٹھ مار کر ایک کپڑے میں بیٹھنے سے بھی روکا جبکہ آدمی کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

٣٦٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ، وَأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. [انظر: ٥٨٤، ٥٨٨، ١٩٩٣، ٢١٤٥، ٢١٤٦، ٥٨١٩، ٥٨٢١]

[368] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا: ایک صرف چھونے سے اور دوسری جو صرف پھینکنے سے پختہ ہو جائے، نیز آپ نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِـ ﴿بَرَآءَةٌ﴾. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [انظر: ١٦٢٢، ٣١٧٧، ٤٣٦٣، ٤٦٥٥، ٤٦٥٦، ٤٦٥٧]

[369] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حج میں قربانی کے دن منادی کرنے والوں کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ ہم منیٰ میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ مشرکین سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی ؓ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ کے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف ہی کرے۔

فائدہ: جب حج فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو حجاج کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ انھوں نے مکہ پہنچ کر حضرت ابو ہریرہ ؓ کو اعلان پر مامور کیا جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس اعلان براءت کے لیے حضرت علی ؓ کو روانہ فرمایا تھا وہ سورۂ براءۃ کی ابتدائی آیات تھیں۔

(١١) بَابُ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

باب: 11- چادر کے بغیر نماز ادا کرنا

٣٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي كَذَا. [راجع: ٣٥٢]

[370] حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت جابر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جبکہ ان کی دوسری چادر پاس ہی رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں جبکہ آپ کی دوسری چادر الگ رکھی ہوئی ہے؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: جی ہاں! میں چاہتا ہوں کہ تم جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں۔ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

فائدہ: حضرت جابر ؓ نے زبانی مسئلہ سمجھانے کے بجائے عملی تعلیم کا اہتمام کیا ہے کیونکہ اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ وہ سنن و آداب اور مستحبات کے ساتھ فرض و واجب جیسا معاملہ کرتے ہیں، حالانکہ ہر ایک کو اپنے مقام پر رکھنا چاہیے، اس لیے حضرت جابر ؓ نے لوگوں کو تعلیم دی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعلیمی مقاصد کے پیش نظر بعض اوقات اولیٰ اور بہتر چیز کو ترک کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت جابر ؓ نے کیا کیونکہ نماز ایک کپڑے میں پڑھنا جائز ہے، تاہم بہتر ہے کہ اگر زیادہ کپڑوں کی گنجائش ہو تو نماز میں انھیں استعمال کیا جائے۔ واللہ أعلم.

(١٢) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

باب: 12- ان روایات کا بیان جو ران سے متعلق ہیں

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرْهَدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ». وَقَالَ أَنَسٌ: حَسَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَخِذِهِ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ، وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتَّى يُخْرَجَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: غَطَّى النَّبِيُّ ﷺ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ. وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ: أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ

(ابوعبداللہ حضرت امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ) حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش ؓ سے بیان کیا جاتا ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ران چھپانے کی چیز ہے۔'' حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی ران کو کھول دیا۔ حضرت انس کی حدیث سند کے لحاظ سے قوی ہے جبکہ احتیاط کا تقاضا ہے کہ حضرت جرہد ؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے، تاکہ اس مسئلے میں جمع و تطبیق کے ذریعے سے علماء کے اختلاف

تَرُضَّ فَخِذِي .

سے نکلا جا سکے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنوں کو ڈھانک لیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی تو اس وقت آپ کی ران میری ران کے اوپر تھی، وہ مجھ پر اتنی بھاری ہوگئی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے فریقین کے دلائل بیان کر کے اپنی طرف سے کوئی محاکمہ نہیں کیا، صرف ایک تبصرہ فرمایا کہ سند کے اعتبار سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت قوی ہے اور احتیاط کا تقاضا ہے کہ حضرت جرہد سے مروی حدیث پر عمل کیا جائے۔ پھر احتیاط کا پہلو اختیار کرنے کی وجہ بیان کر دی کہ جب کسی معاملے میں حلت وحرمت کا اختلاف ہو تو تقاضائے احتیاط یہی ہے کہ حرمت پر عمل کیا جائے۔ اس کی تفصیل ہم آئندہ بیان کریں گے۔

٣٧١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ، حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ»، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ - يَعْنِي الْجَيْشَ - قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا

[371] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا رخ کیا تو ہم نے نماز فجر خیبر کے نزدیک اندھیرے میں (اوّل وقت میں) ادا کی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے۔ میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں اپنی سواری کو ایڑی لگائی، (دوڑتے وقت) میرا گھٹنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک سے چھو جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے چادر ہٹا دی یہاں تک کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی نظر آنے لگی اور جب آپ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے تین دفعہ یہ کلمات فرمائے: ''اللہ اکبر، خیبر ویران ہوا۔ جب ہم کسی قوم کے آنگن میں پڑاؤ کرتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بڑی ہولناک ہوتی ہے جو قبل ازیں متنبہ کیے گئے ہوں۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بستی کے لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکلے تو کہنے لگے: یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کا لشکر آ پہنچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔ پھر قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور

نَبِيَّ اللهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ، قَالَ: «اِذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً»، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: «اُدْعُوهُ بِهَا»، فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا»، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ، وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٥٩، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣]

عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ کوئی لونڈی لے لو۔'' چنانچہ انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے اللہ کے نبی! آپ نے قبیلۂ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی صفیہ بنت حیی حضرت دحیہ کو دے دی، حالانکہ آپ کے علاوہ کوئی اس کے مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اسے (دحیہ رضی اللہ عنہ کو) صفیہ سمیت بلاؤ۔'' چنانچہ وہ صفیہ سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے جب صفیہ کو دیکھا تو (دحیہ سے) فرمایا: ''تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو حمزہ نبی ﷺ نے ان کا حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کی آزادی۔ حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کی آزادی۔ آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا حتی کہ جب روانہ ہوئے تو راستے ہی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے صفیہ کو آپ کے لیے آراستہ کر کے رات کو آپ کے پاس بھیجا اور صبح کو نبی ﷺ نے بحیثیت دولھا فرمایا: ''جس کے پاس جو کچھ ہے وہ یہاں لے آئے۔'' اور آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا تو کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لایا۔ راویٔ حدیث (عبدالعزیز) کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت انس نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر انھوں نے ملیدہ تیار کیا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی دعوت ولیمہ تھی۔

(١٣) بَابٌ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟

باب: 13- عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ

حضرت عکرمہ کہتے ہیں: اگر عورت نے ایک کپڑے سے

جَازَ.

ساراجسم ڈھانک لیا ہے تو اس کی نماز جائز ہے۔

٣٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ، مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ. [انظر: ٥٧٨، ٨٦٧، ٨٧٢]

[372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو آپ کے ہمراہ کچھ خواتین اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں۔ پھر (فراغت کے بعد) وہ اپنے گھروں کو ایسے لوٹ جاتیں کہ انھیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ عورت اگر ایک ہی چادر میں اچھی طرح لپٹ کر نماز ادا کرے تو نماز درست ہے کیونکہ اس حدیث میں صرف چادروں میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، ان کے ساتھ دوسرے کپڑوں کا ذکر نہیں ہوا ہے۔ چونکہ عورت کا پورا جسم چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ قابل ستر ہے، اس لیے عورتوں کے معاملے میں صحت نماز کا دارومدار کپڑوں کی گنتی پر نہیں بلکہ ستر پر ہے۔ اگر عورت سر سے پاؤں تک چادر لپیٹ لے تو نماز کے لیے کافی ہے۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

باب: 14- جب کوئی منقش کپڑے میں نماز پڑھے اور دوران نماز میں کپڑے کے نقش و نگار کو دیکھے؟

٣٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «اِذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي».

[373] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ کی ایک نظر اس کے نقش و نگار پر پڑی تو آپ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: ''میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ اور ابوجہم سے اس کی انبجانی (سادہ) چادر لے آؤ کیونکہ اس منقش چادر نے مجھے ابھی اپنی نماز میں دوسری طرف متوجہ کر دیا تھا۔''

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي». [انظر: ٧٥٢، ٥٨١٧]

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس چادر کے نقش و نگار کی طرف بحالت نماز نظر کی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھے فتنے میں نہ ڈال دے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر ابوجہم ؓ کو اس لیے واپس کی تھی کہ اسی نے آپ کو بطور ہدیہ بھیجی تھی جیسا کہ حدیث

میں ہے کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک منقش چادر بطور تحفہ بھیجی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عطیہ بھیجنے والے کو اگر اس کا عطیہ واپس کر دیا جائے اور وہ خود اسے واپس لینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اسے واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم کی دلجوئی کے لیے اس منقش چادر کی جگہ سادہ چادر لینے کا مطالبہ کیا تا کہ وہ اپنے ہدیے کی واپسی پر دل برداشتہ نہ ہو۔[1]

(١٥) بَابٌ: إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى مِنْ ذٰلِكَ؟

باب: 15- صلیب یا تصویر بنے کپڑے میں نماز پڑھے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟ اور اس کے متعلق ممانعت کا بیان

٣٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي». [انظر: ٥٩٥٩]

[374] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جسے انھوں نے گھر کی ایک طرف لٹکا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے (اسے دیکھ کر) فرمایا: ''ہمارے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں مسلسل میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں۔''

فائدہ: اس روایت سے تصاویر کے متعلق معلوم ہوا کہ نماز تو فاسد نہیں ہوگی، البتہ کراہت برقرار رہے گی۔ اس میں اگرچہ صلیب کا ذکر نہیں، تاہم رسول اللہ ﷺ کو اس کا نقش اس درجہ قابل نفرت تھا کہ جہاں اس کا نقش پاتے اسے مٹا دیتے یا اکھاڑ دیتے، چنانچہ حدیث میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں اگر کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کا نشان ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔[2]

(١٦) بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

باب: 16- ریشمی کوٹ پہن کر نماز پڑھنا پھر اسے اتار دینا

٣٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا

[375] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کوٹ بطور ہدیہ لایا گیا۔ آپ نے اسے زیب تن فرما کر نماز پڑھی، مگر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اسے سختی سے اتار پھینکا۔ گویا آپ

1 شرح ابن بطال: 37/2. 2 صحيح البخاري، اللباس، حديث: 5952.

كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ».

[انظر: ٥٨٠١]

کو وہ سخت ناگوار گزرا، نیز آپ نے فرمایا: ''تقویٰ شعار لوگوں کے لیے یہ غیر مناسب ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی شخص ریشم کا لباس پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی، ریشم پہننے کا گناہ اسے ضرور ملے گا کیونکہ اس کا پہننا مردوں کے لیے حرام ہے جیسا کہ محرم کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے لیکن اگر پہن لے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

(١٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب: 17- سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

[راجع: ١٨٧]

[376] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور میں نے یہ بھی بچشم خود ملاحظہ کیا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لائے تو لوگ اسے دست بدست لینے لگے۔ جسے اس میں سے کچھ مل جاتا، وہ اسے اپنے چہرے پر مل لیتا اور جسے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے آدمی کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک نیزہ اٹھا کر زمین میں گاڑ دیا اور نبی ﷺ ایک سرخ جوڑا زیب تن کیے، دامن اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے اور چھوٹے نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ اور جانور نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے۔

فائدہ: سرخ رنگ کے کپڑے استعمال کیے جا سکتے ہیں اور اس میں کوئی ممانعت نہیں، بشرطیکہ عورتوں اور کفار سے مشابہت نہ ہو۔

(١٨) بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ، وَالْمِنْبَرِ، وَالْخَشَبِ

باب: 18- چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُّصَلِّى عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَنَاطِرِ، وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: حسن بصری نے برف اور پل پر نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ اس کے نیچے یا اس کے اوپر یا آگے پیشاب بہہ رہا ہو بشرطیکہ نمازی اور پیشاب

سُتْرَةٌ. وَصَلّٰى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ. وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ.

کے درمیان کوئی چیز حائل ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے مسجد کی چھت پر نماز ادا کی۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برف پر نماز پڑھی۔

٣٧٧ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ، وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ، فَهٰذَا شَأْنُهُ.

[377] حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ (نبی ﷺ کا) منبر کس چیز سے تیار کیا گیا تھا؟ وہ بولے کہ اب لوگوں میں اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔ وہ مقام غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا جسے رسول اللہ ﷺ کے لیے فلاں عورت کے فلاں غلام نے تیار کیا تھا۔ جب وہ تیار ہو چکا اور مسجد میں رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہی۔ دیگر لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے، پھر آپ نے قراءت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ (دونوں سجدے ادا کرنے کے بعد) پھر منبر پر لوٹ آئے، پھر قراءت کی اور رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ منبر نبوی کا یہی قصہ ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَإِنَّمَا أَرَدْتُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيرًا، فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٤٤٨، ٩١٧، ٢٠٩٤، ٢٥٦٩]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ مدینی نے کہا: مجھ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق سوال کیا اور کہا: میرا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے بلند جگہ پر تھے، اس لیے اس حدیث کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں کہ امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہو۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے (احمد بن حنبل) سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے اس روایت کے متعلق بہت سوال کیا جاتا تھا، آپ نے ان سے یہ روایت نہیں سنی؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں (میں نے ان سے اس روایت کا سماع نہیں کیا)۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام مقتدی حضرات سے اونچے مقام پر کھڑا ہو تو امامت اور اقتدا جائز ہے،

اگر چہ ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دینے کے لیے اونچا کھڑے ہوئے تھے تاکہ مقتدی حضرات آپ کی حرکات و سکنات سے واقف ہو سکیں۔ البتہ امام اور مقتدی کا یہ فرق اگر کسی ضرورت کی بنا پر ہو تو بلا کراہت ایسا کرنا جائز ہے، مثلاً: * امام مقتدی حضرات کو نماز کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ * امام کی تکبیرات دوسروں تک پہنچانے کے لیے اونچا کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ * جگہ کم رہ جانے کی وجہ سے چھت پر نماز ادا کرنے کی نوبت آ جائے، وغیرہ۔

٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ، وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا»، وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [انظر: ٦٨٩، ٧٣٢، ٧٣٣، ٨٠٥، ١١١٤، ١٩١١، ٢٤٦٩، ٥٢٠١، ٥٢٨٩، ٦٦٨٤]

[378] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا مجروح ہو گیا اور آپ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی، اس بنا پر اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے جس کی سیڑھی کھجور کے تنوں کی تھی، چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی تیمار داری کے لیے آئے، آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام تو اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اسی طرح جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر اس کی اقتدا کرو۔'' پھر آپ نے انتیس دن پورے ہونے پر بالا خانے سے نزول فرمایا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی! آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ

باب: 19- جب نمازی کا کپڑا دوران سجدہ میں اس کی بیوی کو لگ جائے

٣٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ

[379] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور میں بحالت

مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. [راجع: ٣٣٣]

حیض آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی۔ اور بسا اوقات آپ کا کپڑا سجدے کی حالت میں میرے بدن پر پڑ جاتا تھا۔ حضرت میمونہ ؓ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کھجور کے چھوٹے مصلے پر نماز پڑھتے تھے۔

(٢٠) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

باب:20- چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا. وَقَالَ الْحَسَنُ: تُصَلِّي قَائِمًا مَّا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا.

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا: اگر تمھارے رفقاء سفر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں مشقت محسوس نہ کریں تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے بصورت دیگر بیٹھ کر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن ہر حال میں کشتی کے ساتھ قبلہ کی سمت گھومتے رہنا چاہیے۔

٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَلأُصَلِّي لَكُمْ». قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. [انظر: ٧٢٧، ٨٦٠، ٨٧١، ١١٦٤]

[380] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت مُلَیکہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے دعوت دی جو انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس سے کچھ تناول فرمایا، پھر فرمانے لگے: ''کھڑے ہو جاؤ میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔'' حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک چٹائی کو اٹھایا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی، اسے پانی سے دھویا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے اور ایک چھوٹے بچے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ فراغت کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔

(٢١) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب:21- چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[381] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز ادا کرتے تھے۔

شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. [راجع: ۳۳۳]

(۲۲) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ

باب:22- بستر پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى أَنَسٌ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى ثَوْبِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی، نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کر لیتا تھا۔

۳۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. [انظر: ۳۸۳، ۳۸٤، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱٤، ۵۱۵، ۵۱۹، ۹۹۷، ۱۲۰۹، ٦۲۷٦]

[382] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی ہوتی تھی جبکہ میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدے کی جگہ ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تھے تو مجھے دبا دیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں انھیں دراز کر لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

۳۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ، اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ. [راجع: ۳۸۲]

[383] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے بستر پر نماز پڑھتے جبکہ وہ خود آپ کے اور قبلے کے درمیان جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھیں۔

۳۸٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ. [راجع: ۳۸۲]

[384] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلے کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر یہ دونوں سوتے تھے۔

فائدہ: ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوئے ہوئے آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں بلکہ جائز ہے۔

(٢٣) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ.

٣٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ. [انظر: ٥٤٢، ١٢٠٨]

باب: 23- سخت گرمی کے سبب کپڑے پر سجدہ کرنا

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے، نیز ان کے ہاتھ ان کے آستین میں ہوتے تھے۔

[385] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی شخص سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ بچھا لیتا تھا۔

(٢٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

٣٨٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٥٨٥٠]

باب: 24- جوتوں سمیت نماز پڑھنا

[386] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: جوتے پہن کر نماز پڑھنے کی رخصت ضرور ہے لیکن اسے درجۂ استحباب دے کر دیدہ دانستہ صاف ستھری مساجد میں جوتوں سمیت نماز ادا کرنے پر اصرار انتہا پسندی ہے۔ ہمارے بعض شدت پسند نوجوان اسے ''مردہ سنت'' خیال کر کے اس کے احیا کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس فکری غلطی کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ شریعت نے اس عمل کو صرف جائز قرار دیا ہے، بذات خود یہ مطلوب نہیں، صرف یہود کے عمل سے اختلاف ظاہر کرنے کی صورت میں اسے استحباب کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(٢٥) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

٣٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ

باب: 25- موزے پہن کر نماز پڑھنا

[387] ہمام بن حارث سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دفعہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کو دیکھا، انھوں نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا تو اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز ادا

فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ.

کی، ان سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اہل علم حضرات کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ آخر میں اسلام لائے تھے۔

٣٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى. [راجع: ١٨٢]

[388] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو وضو کرایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

باب: 26- جب نمازی سجدے کو پورے طور پر ادا نہ کرے

٣٨٩ - أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [انظر: ٧٩١، ٨٠٨]

[389] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نماز میں رکوع اور سجدے کو مکمل طور پر ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب یہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ ؓ نے اس سے فرمایا: تمھاری نماز نہیں ہوئی۔ راوی ابو وائل کہتے ہیں: میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے اس سے یہ بھی فرمایا: اگر تمھیں (اسی حالت میں) موت آ گئی تو تم محمد ﷺ کے طریقے پر نہیں مرو گے۔

(٢٧) بَابٌ: يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

باب: 27- نمازی دوران سجدہ میں بازوؤں کو کشادہ کرے اور انھیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے

٣٩٠ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[390] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمایاں طور پر ظاہر ہوتی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ. [انظر: ٨٠٧، ٣٥٦٤]

لیث کہتے ہیں: جعفر بن ربیعہ نے مجھ سے اس طرح کی روایت بیان کی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس باب میں اتمام سجدہ کی مزید تشریح کر رہے ہیں کہ سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو کشادہ اور انھیں پہلوؤں سے الگ رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اسی انداز سے کرتے تھے، نیز دوران سجدہ میں اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔ مرد و خواتین ہر دو کے لیے سجدے کا یہی طریقہ ہے عورتوں کے لیے زمین سے چمٹ کر سجدہ کرنے کا ثبوت کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتا۔

(٢٨) بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

باب: 28- دوران نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونے کی فضیلت

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نمازی اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی طرف رکھے، اس کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٩١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ». [انظر: ٣٩٢، ٣٩٣]

[391] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے، لہٰذا تم اللہ کے ذمے میں خیانت (بدعہدی) نہ کرو۔''

فائدہ: دوران نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا ضروری ہے، البتہ عذر یا خوف کی حالت میں اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، اسی طرح نفلی نماز میں اس کے متعلق کچھ تخفیف ہے جبکہ سواری پر ادا کی جا رہی ہو۔[1]

٣٩٢ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

[392] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کلمۂ طیبہ کے قائل ہونے تک لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے،

1 عون الباري: 522/1.

حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ». [راجع: ۳۹۱]

پھر جب وہ اس کلمہ طیبہ کے قائل ہو جائیں، ہماری طرح نماز ادا کرنے لگیں، ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبیحے کو کھائیں تو اس وقت ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر حق (اسلام) کی صورت میں ان کی جان و مال سے تعرض درست ہوگا، باقی ان کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔''

۳۹۳ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ ابْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلّٰى صَلَاتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ. [راجع: ۳۹۱]

[393] حضرت انس سے ایک دوسری روایت ہے کہ ان سے حضرت میمون بن سیاہ نے سوال کیا: اے ابوحمزہ! کون سی چیز انسان کی جان اور اس کے مال کو حرام قرار دیتی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے لا إلٰه إلا اللّٰه کی شہادت دی، (دوران نماز میں) ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، ہماری طرح نماز ادا کی اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھایا، تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو ایک مسلمان کے ہیں۔ اور اس کے ذمے وہی فرائض ہیں جو ایک مسلمان کے ذمے ہیں۔

فائدہ: حدیث میں ذکر کردہ علامتیں اہل اسلام کی بڑی اور کھلی ہوئی علامات ہیں جن سے بڑی آسانی سے دین اسلام سے تعلق رکھنے والے دیگر اہل مذاہب سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ علامتیں اہل اسلام کے لیے شعار کے درجے میں ہوگئی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جن لوگوں میں یہ تینوں چیزیں پائی جائیں، انھیں ضرور ہی مسلمان خیال کیا جائے، خواہ وہ ضروریات دین کا انکار بھی کر دیں اور وہ رسول اللہ ﷺ ہی کے ارشاد کے مطابق دین اسلام سے اس طرح خارج بھی ہو جائیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۲۹) بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ

باب: 29- اہل مدینہ، اہل شام اور اہل مشرق کی سمت قبلہ کا بیان

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

(ان لوگوں کے) مشرق و مغرب میں قبلہ نہیں، اس لیے کہ نبی ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی

طرف منہ کرلو۔"

٣٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

[394] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ اس کی طرف اپنی پشت ہی کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلو۔"

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٤٤]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم ملک شام گئے تو ہم نے وہاں بیت الخلا قبلہ رخ پائے، چنانچہ ہم وہاں ترچھے ہو کر بیٹھتے اور حق تعالیٰ سے اس پر معافی مانگتے۔ امام زہری رحمہ اللہ حضرت عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اس (روایت) کے مثل بیان کیا۔

(٣٠) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ١٢٥]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: "تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔" (کی وضاحت)

٣٩٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[انظر: ١٦٢٣، ١٦٢٧، ١٦٤٥، ١٦٤٧، ١٧٩٣]

[395] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہیں کی، تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے، پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

٣٩٦ - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [انظر:

[396] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے مذکورہ شخص کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: صفا اور مروہ

١٦٢٤، ١٦٤٦، ١٧٩٤]

کے طواف سے پہلے ہرگز اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔

٣٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ خَرَجَ، وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ١١٦٧، ١٥٩٨، ١٥٩٩، ٢٩٨٨، ٤٢٨٩، ٤٤٠٠]

[397] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھیں بتایا گیا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ کا بیان ہے: میں ادھر پہنچا تو نبی ﷺ باہر تشریف لا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ؓ دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہیں، چنانچہ میں نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، دو رکعت (پڑھیں) ان دو ستونوں کے درمیان جو بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت بائیں جانب ہوتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے کعبے کے سامنے دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ مقام ابراہیم کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں بلکہ ہر حالت میں دوران نماز میں کعبے کا استقبال ہے۔ چنانچہ اس روایت میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے سامنے دو رکعت ادا کیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیم آپ کی پچھلی جانب تھا۔ مقام ابراہیم کا قبلہ ہونا صرف اس صورت میں متعین ہے کہ نمازی اسے اپنے اور کعبے کے درمیان کرے کیونکہ باقی تین جہتوں میں صرف بیت اللہ کی طرف منہ کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔

٣٩٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ». [انظر: ١٦٠١، ٣٣٥١، ٣٣٥٢، ٤٢٨٨]

[398] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، جب نبی ﷺ کعبے میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے سب گوشوں میں دعا فرمائی، باہر نکلنے تک بیت اللہ کے اندر کوئی نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا: ''یہی قبلہ ہے۔''

فائدہ: اصل حقیقت یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ نے دعا شروع کی، حضرت اسامہ بھی دعا میں مشغول ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے دعا سے فراغت کے بعد دو رکعت ادا فرما لیں لیکن حضرت اسامہ اپنی دعا ہی میں منہمک رہے۔ چونکہ حضرت بلال ؓ نے آپ کی نماز کا مشاہدہ کیا، اس لیے اس مشاہدے کی وجہ سے، اسے ترجیح حاصل

ہے۔ واللہ أعلم.

(٣١) بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

باب: 31- نمازی جہاں بھی ہو، قبلے کی طرف رخ کرے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) قبلے کی طرف منہ کرو پھر تکبیر تحریمہ کہو۔''

٣٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ [رضي الله عنهما] قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ﴾ [البقرة: ١٤٤] فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ - وَهُمُ الْيَهُودُ -: ﴿مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِي كَانُوا۟ عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [البقرة: ١٤٢] فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَمَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠]

[399] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لیکن رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ انھیں کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔'' اس حکم کے بعد آپ نے کعبے کی طرف رخ کر لیا۔ اس پر بے عقل لوگوں نے جو یہود تھے، کہا: ''ان لوگوں کو کس چیز نے اس قبلے سے پھیر دیا ہے جس کی طرف وہ متوجہ تھے؟ کہہ دیجیے! مشرق و مغرب اللہ ہی کی ملکیت ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔'' پھر ایک شخص نے نبی ﷺ کے ہمراہ (قبلہ رخ ہو کر) نماز پڑھی اور نماز کے بعد وہ چلا گیا، پھر نماز عصر میں یہ شخص انصار کی جماعت کے پاس سے گزرا، یہ اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے انھیں اطلاع دی کہ وہ اس بات کا عینی گواہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ نے کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، چنانچہ یہ لوگ اسی وقت گھوم گئے اور اپنا رخ کعبے کی طرف کر لیا۔

٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ:

[400] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [انظر: ١٠٩٤، ١٠٩٩، ٤١٤٠]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے، وہ جس طرف بھی لے جا رہی ہوتی۔ لیکن جب آپ فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اترتے اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے۔

فائدہ: الضرورات تبیح المحذورات کے اصول کے پیش نظر اگر شدت خوف ہو تو فرض نماز کے لیے استقبال قبلہ کی شرط ساقط ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر سفر میں بارش ہو جائے اور نماز پڑھنے کے لیے خشک جگہ نہ ملے تو سواری کو روک کر قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن ریل اور بس میں جو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا رواج ہے اس کی اصلاح نہایت ضروری ہے کیونکہ نماز میں استقبال قبلہ اور قیام دونوں ضروری ہیں۔ ریل اور بس میں نماز پڑھنے سے یہ دونوں فوت ہو جاتے ہیں۔ اسلامی حکومت کو چاہیے کہ ریل کے ڈبوں میں ایک ڈبہ ادائیگی نماز کے لیے مختص کرے جس میں پانی اور سمت قبلہ کا اہتمام ہو۔

٤٠١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا أَدْرِي - زَادَ أَوْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ». [انظر: ٤٠٤، ١٢٢٦، ٦٦٧١، ٧٢٤٩]

[401] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ راویٔ حدیث ابراہیم نخعی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے نماز میں اضافہ کر دیا تھا یا کچھ کمی کر دی تھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ اصل بات کیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: آپ نے اس قدر نماز پڑھی ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں موڑے اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں تمھیں ضرور مطلع کرتا، لیکن میں بھی تمھاری طرح ایک انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول کا شکار ہو جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ صحیح حالت معلوم کرنے کی کوشش کرے، پھر اسی پر اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اس کے بعد دو سجدے کرے۔''

(٣٢) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا، فَصَلّٰى إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: 32- قبلے کے متعلق کیا منقول ہے، نیز جس شخص نے سہواً غیر قبلے کی طرف نماز پڑھ لی، اس پر اعادہ ضروری نہیں

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ.

نبی ﷺ نے ایک دفعہ نماز ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا چہرہ کر لیا، پھر (یاد دلانے پر) باقی نماز کو پورا کیا۔

٤٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:١٢٥] وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ [التحريم:٥] فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. [انظر: ٤٤٨٣، ٤٧٩٠، ٤٩١٦]

[402] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مجھے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کا شرف حاصل ہوا ہے: ایک مرتبہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش مقام ابراہیم ہماری جائے نماز ہوتا، تو یہ آیت نازل ہوئی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔'' آیت حجاب بھی اسی طرح نازل ہوئی کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دے دیں کیونکہ ہر نیک و بد ان سے گفتگو کرتا ہے، تو آیت حجاب نازل ہوئی۔ (ایک دفعہ ایسا ہوا کہ) نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے باہمی رشک و رقابت کی وجہ سے آپ کے خلاف اتفاق کر لیا تو میں نے ان سے کہا: بعید نہیں اگر رسول اللہ ﷺ تمھیں طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار انھیں تمھارے بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے، پھر یہی آیت (سورۂ تحریم:5) نازل ہوئی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا بِهٰذَا.

(راویٔ حدیث) ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

[403] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک آنے والا

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [انظر: ٤٤٨٨، ٤٤٩٠، ٤٤٩١، ٤٤٩٣، ٤٤٩٤، ٧٢٥١]

آیا اور اس نے اطلاع دی کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں آپ کو استقبال کعبہ کا حکم دے دیا گیا ہے، لہٰذا تم بھی کعبے کی طرف اپنا رخ کر لو، چنانچہ وہ (سنتے ہی) کعبے کی طرف گھوم گئے جب کہ اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا۔

فائدہ: اہل قباء نے نماز کا کچھ حصہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کیا، ان کا یہ عمل ان کے یقین کے مطابق صحیح اور درست تھا، اس لیے اس حصے کا اعادہ نہیں کرایا گیا۔ تحری میں بھی یہی ہوتا ہے کہ انسان غور وفکر کے بعد ایک سمت کو قبلہ قرار دیتا ہے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے جیسا کہ اہل قباء نے اپنے یقین کے مطابق بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کا کچھ حصہ ادا کیا اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کبھی سوال نہیں ہوا اور نہ آپ نے انھیں اعادے ہی کا حکم دیا۔

٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [راجع: ٤٠١]

[404] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سہواً ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں، اصل بات کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں، (یہ سنتے ہی) آپ نے اپنے دونوں پاؤں موڑے اور دو سجدے کیے۔

(٣٣) بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: 33- مسجد سے ہاتھ کے ساتھ تھوک کو صاف کرنا

٤٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ» ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ

[405] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک دفعہ قبلے کی جانب کچھ تھوک دیکھا تو آپ کو سخت ناگواری ہوئی حتی کہ اس کے اثرات آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے گئے۔ آپ (خود) کھڑے ہوئے اور اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے،

فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤١]

لہٰذا تم میں سے کوئی (بحالت نماز) اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔'' پھر آپ نے اپنی چادر کے گوشے میں تھوکا اور اسے الٹ پلٹ کیا، اور فرمایا: ''اس طرح بھی کر سکتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکنا حرام ہے اگرچہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی سنگینی حدیث میں بایں الفاظ بیان کی گئی ہے کہ جو شخص قبلے کی طرف تھوکتا ہے قیامت کے دن جب یہ شخص اللہ کے حضور پیش ہوگا تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔[1]

٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى». [انظر: ٧٥٣، ١٢١٣، ٦١١١]

[406] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر تھوک دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔''

٤٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ.

[407] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر ناک کی رطوبت یا تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔

(٣٤) بَابُ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: 34- مسجد میں ناک کی رطوبت پڑی ہو تو اسے کنکری سے کھرچ دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر تمھارا پاؤں کسی تر گندگی پر پڑ جائے تو اسے دھو لو اور اگر خشک گندگی پر پڑے تو دھونے کی ضرورت نہیں۔

٤٠٨، ٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

[409,408] حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید ؓ

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3824.

قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [انظر: ٤١٠، ٤١١، ٤١٤، ٤١٦]

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو ایک کنکری لی اور اسے کھرچ دیا اور فرمایا: ''اگر کسی کو بلغم آئے تو وہ اسے سامنے کی جانب تھوکے نہ دائیں جانب، بلکہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

(٣٥) بَابٌ: لَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 35- بحالت نماز اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے

٤١٠، ٤١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَصَاةً فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [راجع: ٤٠٨، ٤٠٩]

[411،410] حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک سنگریزہ اٹھایا اور اسے صاف کر دیا، پھر فرمایا: ''اگر کسی کو بلغم آئے تو وہ اسے سامنے کی جانب نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب ڈالے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

٤١٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ». [راجع: ٢٤١]

[412] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے سامنے یا اپنی دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اسے بائیں جانب یا بائیں پاؤں تلے تھوکنا چاہیے۔''

(٣٦) بَابٌ: لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

باب: 36- نمازی کو اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے

٤١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». [راجع: ٢٤١]

[413] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے، اس لیے اسے اپنے سامنے یا اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم تلے تھوکنا چاہیے۔''

٤١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

[414] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے کی طرف بلغم دیکھا تو اسے ایک سنگریزے سے دور کر دیا، پھر آپ نے سامنے کی سمت یا دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کی اجازت دی۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٠٩]

اس روایت کے ایک طریق میں امام زہری نے اپنے شیخ حمید طویل سے سماع کی تصریح بھی کی ہے، وہ ابوسعید خدری ؓ سے مذکورہ روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٣٧) بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 37- مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

٤١٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[415] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس (گناہ) کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔''

فائدہ: ابتدائے اسلام میں مساجد کچی تھیں اور ان کے صحن میں مٹی یا ریت وغیرہ ہوتی تھی جن میں تھوک لینا اور پھر اسے مٹی یا ریت میں چھپا دینا ممکن تھا جبکہ آج کل مساجد پختہ ہیں اور ان کے فرش بھی پختہ ہیں جن پر بہترین چٹائیاں یا قالین بچھے ہوتے ہیں، ایسے حالات و ظروف میں رومال وغیرہ ہی مناسب ہے کہ اس میں تھوک لیا جائے، لہٰذا ایسے حالات میں مذکورہ احادیث سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مساجد کے در و دیوار پر تھوکنا سخت گناہ اور مساجد کی بے حرمتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا ہے جو مساجد کے تقدس کو اس طرح پامال کرتے ہیں۔ بنابریں حالات و ظروف بدل جانے

کے نتیجے میں اب بائیں جانب یا پیر تلے تھوکنا قطعاً غیر مناسب ہے۔ اب صرف دو ہی صورتوں پر عمل کیا جانا چاہیے: یا تو تھوک یا بلغم نگل لیا جائے یا پھر اس کے لیے رومال یا ٹشو پیپر استعمال کیا جائے۔

(٣٨) بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 38- مسجد میں پڑے بلغم وغیرہ کو مٹی کے اندر چھپا دینا

٤١٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا». [راجع: ٤٠٨]

[416] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ اپنی جائے نماز میں ہے، اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہے، اور نہ اپنی دائیں جانب ہی اسے پھینکے کیونکہ اس کی دائیں جانب ایک فرشتہ ہے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے، پھر اسے دفن کر دے۔''

(٣٩) بَابٌ: إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

باب: 39- جب تھوک نمازی کو مجبور کر دے تو اسے اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لینا چاہیے

٤١٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ، وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ»، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤١]

[417] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلے کی سمت ناک کی رطوبت لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور اس کی ناگواری آپ کے چہرے سے ظاہر ہوئی یا اس وجہ سے آپ کی ناگواری اور اس کی گرانی معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے یا (فرمایا کہ) اس کا پروردگار اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے، لہٰذا وہ اپنے قبلے کی جانب نہ تھوکے بلکہ وہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔'' اس کے بعد آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا۔ پھر آپ نے اس کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر مل دیا اور فرمایا: ''اس طرح بھی کر سکتا ہے۔''

(٤٠) بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

باب: 40- ذکر قبلہ اور اتمام صلاۃ کے متعلق امام کا لوگوں کو وعظ کرنا

٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي». [انظر: ٧٤١]

[418] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمھارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمھارا رکوع۔ اور میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

٤١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: «إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ». [انظر: ٧٤٢، ٦٦٤٤]

[419] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور نماز اور رکوع کے متعلق فرمایا: ''بے شک میں تمھیں اپنے پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

(٤١) بَابٌ: هَلْ يُقَالُ: مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ؟

باب: 41- کیا مسجدِ بنی فلاں کہا جا سکتا ہے؟

٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ: مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. [انظر: ٢٨٦٨، ٢٨٦٩، ٢٨٧٠، ٧٣٣٦]

[420] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک، اور غیر تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ اور عبداللہ بن عمر ؓ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

(٤٢) بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 42- مسجد میں مال تقسیم کرنا اور خوشۂ کھجور لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْقِنْوُ: اَلْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ:

امام بخاری ؒ کہتے ہیں کہ قِنْوٌ کے معنی کھجور کا خوشہ

قِنْوَانِ، وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا: قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ.

ہیں اور یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اس کا تثنیہ قِنوان اور جمع بھی قِنْوان ہے، جیسے صِنْوٌ کا تثنیہ اور جمع ایک ہی وزن صنوان پر آتے ہیں۔

٤٢١ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: «انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ» وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرٰى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ، إِذْ جَاءَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْ»، فَحَثٰى فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ. [انظر: ٣٠٤٩، ٣١٦٥]

[421] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے کچھ مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مسجد میں ڈھیر کر دو۔'' یہ مال اب تک آپ کے پاس لائے گئے مالوں سے بہت زیادہ مقدار میں تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آ کر اس کے پاس بیٹھ گئے، پھر جسے دیکھا اسے دیتے چلے گئے۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے بھی دیجیے کیونکہ میں نے (بدر کی لڑائی میں) اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اٹھا لو۔'' انھوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھ سے اتنا مال بھر لیا کہ اٹھا نہ سکے، کہنے لگے: اللہ کے رسول! ان میں سے کسی کو کہہ دیجیے کہ یہ مال اٹھانے میں میری مدد کرے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ ہی اسے اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا اور پھر اٹھانے لگے لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے، تو عرض کیا: اللہ کے رسول! ان میں سے کسی کو کہہ دیں کہ مجھے اٹھوا دے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ خود اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ مزید کمی کی۔ بعد میں اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی حرص اور طمع پر تعجب کر کے انھیں دیکھتے ہی رہے حتی کہ وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس

وقت اٹھے جب ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں ہر وہ کام کرنا جائز ہے جس کا تعلق مصالح عامہ سے ہو، مثلاً: پانی کی سبیل کا اہتمام جس سے تمام لوگ مستفید ہوتے ہیں، اسی طرح کے دیگر کام مسجد میں کیے جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ مسجد میں تقسیم کے لیے مال تو رکھا جا سکتا ہے لیکن مسجد کو بطور سٹور استعمال کرنا جائز نہیں۔[1]

(٤٣) بَابُ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ

باب: 43- کسی شخص کو مسجد میں دعوتِ طعام دینا اور مسجد ہی میں اسے قبول کر لینا

٤٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، سَمِعَ أَنَسًا: وَجَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِي: «أَأَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. [انظر: ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٥٤٥٠، ٦٦٨٨]

[422] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو مسجد میں موجود پایا جبکہ آپ کے ساتھ کچھ دیگر حضرات بھی تھے۔ (میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:) ''کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: ''دعوتِ طعام دینے کے لیے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ آپ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا جو آپ کے پاس تھے: ''اٹھو، (چلیں)۔'' پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔

(٤٤) بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 44- مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور (مردوں، عورتوں کے درمیان) لعان کرنا

٤٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ. [انظر: ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٢٥٩، ٥٣٠٨، ٥٣٠٩، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧١٦٦، ٧٣٠٤]

[423] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ایسے شخص کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے ہمراہ اجنبی مرد کو پایا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس کے بعد دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا اور میں وہاں موجود تھا۔

1 فتح الباري: 669/1.

(٤٥) بَابٌ: إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ، وَلَا يَتَجَسَّسُ

٤٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ ابْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[انظر: ٤٢٥، ٦٦٧، ٦٨٦، ٨٣٨، ٨٤٠، ١١٨٦، ٤٠٠٩، ٤٠١٠، ٥٤٠١، ٦٤٢٣، ٦٩٣٨]

باب:45- جب کسی کے گھر جائے تو جس جگہ چاہے نماز پڑھ لے، یا جس جگہ کی نشان دہی کی جائے وہاں نماز پڑھے اور تجسس نہ کرے

[424] حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس جگہ کا انتخاب کرتے ہو کہ وہاں میں تمھارے گھر میں تمھارے لیے نماز پڑھوں؟'' کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، پھر نبی ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی اور ہم آپ کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

(٤٦) بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً.

٤٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ

باب:46- گھروں میں مساجد بنانا

حضرت براء بن عازب ؓ نے اپنے گھر کی مسجد میں نماز باجماعت ادا کی۔

[425] حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک ؓ رسول اللہ ﷺ کے ان انصاری صحابہ میں سے ہیں جو شریک بدر تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بینائی جاتی رہی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن بارش کی وجہ سے جب وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے تو میں نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں نہیں آ سکتا، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز قرار دے لوں۔ راوی کہتا ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان شاء اللہ جلد ہی

إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

ایسا کروں گا۔" حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوسرے روز دن چڑھے میرے گھر تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میرے اجازت دینے پر آپ گھر میں داخل ہوئے اور بیٹھنے سے پہلے فرمایا: "تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟" حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی نشان دہی کی تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہی۔ ہم بھی صف بستہ ہو کر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر ہم نے کچھ حلیم تیار کر کے آپ کو روک لیا۔ اس کے بعد اہل محلہ میں سے کئی آدمی گھر میں آ کر جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ مالک بن دُخَيْشِن یا ابن دُخْشُن کہاں ہے؟ کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسا مت کہو۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ وہ خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے لا إلٰه إلا اللّٰه کہتا ہے۔" وہ شخص بولا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں، بظاہر تو ہم اس کا رخ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے حق میں دیکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ کو حرام کر دیا ہے جو لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دے بشرطیکہ اس سے اللہ کی رضامندی ہی مقصود ہو۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ٤٢٤]

حضرت امام زہری کہتے ہیں: پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو قبیلہ بنو سالم کے ایک فرد اور ان کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے، محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

(٤٧) بَابٌ: اَلتَّيَمُّنُ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

٤٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي طُهُورِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. [راجع: ١٦٨]

باب: 47- مسجد میں داخل ہونے اور دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہونے کے لیے دائیں پاؤں اور نکلتے وقت بائیں پاؤں سے ابتدا کرتے تھے۔

[426] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام اچھے کاموں، مثلاً: طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

فائدہ: حتی المقدور دائیں جانب سے شروع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دائیں جانب اختیار کرنے میں اگر کوئی رکاوٹ آ جائے تو پھر بامر مجبوری بائیں جانب اختیار کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(٤٨) بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ» وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ، وَرَأَى عُمَرُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُّصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اَلْقَبْرَ الْقَبْرَ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ.

باب: 48- زمانۂ جاہلیت میں بنی ہوئی مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر وہاں مساجد تعمیر کرنا؟

فرمان نبوی ہے: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' (علاوہ ازیں) قبروں پر نماز پڑھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ایک دفعہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: قبر سے بچو، قبر سے دور رہو لیکن آپ نے انھیں نماز دہرانے کے متعلق نہیں فرمایا۔

٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً، رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

[427] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ (جب) انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کی عادت تھی کہ ان میں اگر کوئی نیک آدمی مرتا تو اس کی قبر پر مسجد اور تصویریں

«إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٤٣٤، ١٣٤١]

بنا دیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں پر مسجدیں بنانا یہود و نصاریٰ کی علامت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور آپ نے یہ باتیں مرض وفات میں ارشاد فرمائیں، جن کا مفہوم یہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی قبر مبارک کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حکومت سعودیہ کو جزائے خیر دے جس کی مخلصانہ کوششوں سے امت ابھی تک ان ہدایات پر قائم ہے اور آپ کی قبر سجدہ گاہ بننے سے محفوظ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

٤٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ، فَقَالَ: «يَابَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا» قَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ: قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ، وَفِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ

[428] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو عمرو بن عوف نامی قبیلے میں پڑاؤ کیا جو مدینے کی بالائی جانب واقع تھا، نبی ﷺ نے ان لوگوں میں چودہ شب قیام فرمایا، پھر آپ نے بنونجار کو بلایا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے آ پہنچے (حضرت انس ؓ کہتے ہیں:) گویا میں نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں، ابوبکر صدیق آپ کے ردیف اور بنونجار کے لوگ آپ کے گرد ہیں، یہاں تک کہ آپ نے حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے گھر کے سامنے اپنا پالان ڈال دیا۔ آپ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لیں، حتی کہ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنونجار کے لوگوں کو بلا کر فرمایا: "اے بنونجار! تم اپنا یہ باغ ہمارے ہاتھ بیچ دو۔" انھوں نے عرض کیا: ایسا نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: میں تمھیں بتاؤں کہ اس باغ میں کیا تھا، وہاں مشرکوں کی قبریں، پرانے کھنڈرات اور کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔

الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ». [راجع: ٢٣٤]

نبیٔ اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈرات ہموار کر دیے گئے اور کھجوروں کے درخت کاٹ کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے سامنے نصب کر دیا گیا۔ (اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا) اور اس کی بندش پتھروں سے کی گئی، چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رجز پڑھتے ہوئے پتھر لانے لگے۔ نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ تھے اور آپ بھی اس وقت یہ رجز پڑھتے تھے:

''اے اللہ! بھلائی تو بس آخرت کی بھلائی ہے۔

اس لیے تو مہاجرین اور انصار کو معاف فرما دے۔''

(٤٩) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

باب: 49- بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

٤٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ. [راجع: ٢٣٤]

[429] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد پھر میں نے انھیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٠) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

باب: 50- اونٹوں کی جگہوں پر نماز پڑھنا

٤٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ٥٠٧]

[430] حضرت نافع کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ: بات یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ متعدد احادیث میں اس کی ممانعت وارد ہے۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اونٹ سامنے بیٹھا ہو اور اس سے کسی قسم کا خطرہ نہ ہو تو ایسے حالات میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اور جن احادیث میں ممانعت آئی ہے وہاں یہ مقصود ہے کہ اونٹ کھڑے ہوں اور ان کی طرف سے مستی میں آنے یا لات مارنے کا اندیشہ ہو تو اس سے نماز کا خشوع اور اطمینان غارت ہو گا، لہٰذا ایسے حالات میں وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

(٥١) بَابُ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ، فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالٰى

باب: 51- جو شخص بایں حالت نماز پڑھے کہ اس کے سامنے تنور یا آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو لیکن نمازی کی نیت صرف اللہ کی رضا جوئی ہو

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "دوزخ کو میرے روبرو پیش کیا گیا جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔"

٤٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ». [راجع: ٢٩]

[431] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر فرمایا: "مجھے نماز کی حالت میں جہنم دکھائی گئی، چنانچہ میں نے آج کی طرح کا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔"

(٥٢) بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب: 52- قبرستان میں نماز پڑھنے کی حرمت

٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِّنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا». [انظر: ١١٨٧]

[432] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: "کچھ نماز (نوافل وغیرہ) اپنے گھروں میں ادا کرو، انھیں قبرستان مت بناؤ۔"

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے "گھروں کو قبرستان نہ بناؤ" سے موجودہ مسئلے کا استنباط کیا ہے کہ چونکہ قبریں محل عبادت نہیں، لہٰذا ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔[1]

(٥٣) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ

باب: 53- عذاب اور دھنسنے کے مقامات پر نماز پڑھنے کا حکم

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ الصَّلَاةَ بِخَسْفِ بَابِلَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے عذاب کی وجہ سے بابل کی دھنسی ہوئی جگہ پر نماز (پڑھنے) کو ناپسند

1 فتح الباري: 685/1.

فرمایا تھا۔

٤٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لَا يُصِيبُكُمْ مَّا أَصَابَهُمْ». [انظر: ٣٣٨٠، ٣٣٨١، ٤٤١٩، ٤٤٢٠، ٤٧٠٢]

[433] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان عذاب یافتہ قوموں کے آثار سے اگر تمھارا گزر ہو تو اس طرح گزرو کہ تم پر گریہ و بکا طاری ہو۔ اگر رونہ سکو تو وہاں سے مت گزرو، مبادا تم پر وہی عذاب آجائے جس نے انھیں اپنی گرفت میں لیا تھا۔''

(٥٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ

باب: 54- گرجے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِّنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہم تمھارے گرجا گھروں میں تماثیل، یعنی تصویروں اور مجسموں کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے۔ اور حضرت ابن عباس ؓ کلیسا، یعنی گرجا گھر میں نماز پڑھ لیتے تھے مگر اس گرجا گھر میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں تصاویر اور مجسمے ہوتے تھے۔

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُولٰئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ». [راجع: ٤٢٧]

[434] حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس گرجا گھر کا ذکر کیا جسے انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، جس کا نام ماریہ تھا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے اس میں جو تصاویر دیکھیں تھیں انھیں بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ تھے جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہو جاتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے، پھر وہاں یہ تصویریں بنا دیتے تھے۔ یہی لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔''

(٥٥) بَابٌ:

باب: 55- بلا عنوان

٤٣٥، ٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[436,435] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [انظر: ١٣٣٠، ١٣٩٠، ٣٤٥٣، ٣٤٥٤، ٤٤٤١، ٤٤٤٣، ٤٤٤٤، ٥٨١٥، ٥٨١٦]

سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الوفات میں نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ نے اپنی چادر کو بار بار اپنے چہرۂ اقدس پر ڈالنا شروع کر دیا۔ جب گھٹن محسوس فرماتے تو اسے چہرے سے اتار دیتے۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔'' اس طرح آپ امت کو یہود و نصاریٰ کے (مشرکانہ) افعال سے خبردار کر رہے تھے۔

٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ».

[437] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔''

(٥٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ «جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا»

باب: 56- نبی ﷺ کا ارشاد کہ ''میرے لیے تمام روئے زمین کو سجدہ گاہ اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''

٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ - هُوَ أَبُو الْحَكَمِ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَّأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

[438] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں: مجھے ایک مہینے کی مسافت سے رعب عطا کر کے میری مدد فرمائی گئی۔ پوری روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا، چنانچہ میری امت کے کسی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے اسی جگہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ مال غنیمت کو میرے لیے حلال کر دیا گیا۔ اور ہر نبی کو قبل ازیں مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا اور مجھے شفاعت

[راجع: ٣٣٥]

(کبریٰ) کا حق دیا گیا ہے۔"

(٥٧) بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 57- مسجد میں عورت کا سونا

٤٣٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ. قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ. قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ. قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ. قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَتْ: وَاللهِ! إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَّعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ. قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ. قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ، قَالَتْ: فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي. قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ. [انظر: ٣٨٣٥]

[439] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ فام باندی تھی جسے انھوں نے آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ ہی رہا کرتی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اس قبیلے کی کوئی بچی باہر نکلی، اس پر سرخ تسموں کا ایک کمر بند تھا جسے اس نے اتار کر رکھ دیا یا وہ ازخود گر گیا۔ ایک چیل ادھر سے گزری تو اس نے اسے گوشت خیال کیا اور جھپٹ کر لے گئی۔ وہ کہتی ہے کہ اہل قبیلہ نے کمر بند تلاش کیا مگر نہ ملا تو انھوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگا دیا اور میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ انھوں نے میری شرمگاہ کو بھی نہ چھوڑا۔ وہ کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی کھڑی تھی کہ اتنے میں وہی چیل آئی اور اس نے وہ کمر بند پھینک دیا تو وہ ان کے درمیان آ گرا۔ میں نے کہا: تم اس کی چوری کا الزام مجھ پر لگاتے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی، لو اب اپنا کمر بند سنبھال لو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر وہ لونڈی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلی آئی اور مسلمان ہو گئی۔ اس کا خیمہ یا جھونپڑا مسجد میں تھا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: وہ میرے پاس آ کر باتیں کیا کرتی تھی اور جب بھی میرے پاس بیٹھتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی: کمر بند کا دن اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرتوں سے ہے۔ اس نے مجھے کفر کے ملک سے نجات دی۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے اس سے کہا: کیا بات ہے جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ شعر ضرور پڑھتی ہو۔ تب اس نے مجھ سے اپنی یہ داستان بیان کی۔

فائدہ: واضح رہے کہ اس نومسلمہ لونڈی کا خیمہ مسجد نبوی کے شمالی حصے میں لگوایا گیا تھا، جس کا ایک حصہ اصحاب صفہ کے لیے مخصوص تھا جو تحویل قبلہ کے بعد مسجد کے صحن کے طور پر استعمال ہوتا تھا، زیادہ سے زیادہ اس قسم کے واقعات کو رخصت کے درجے میں رکھا جا سکتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٨) بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 58- مَردوں کا مسجد میں سونا

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ.

حضرت ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے، وہ صفہ میں رہتے تھے۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کہتے ہیں: صفہ والے تنگ دست اور فقیر لوگ تھے۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ، وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ، فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١١٢١، ١١٥٦، ٣٧٣٨، ٣٧٤٠، ٧٠١٥، ٧٠٢٨، ٧٠٣٠]

[440] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مسجد نبوی میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ غیر شادی شدہ جوان تھے اور ان کا گھر بار نہیں تھا۔

٤٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «اُنْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟». فَجَاءَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هُوَ رَاقِدٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ! قُمْ

[441] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پا کر ان سے پوچھا: ''تمھارے چچا زاد کہاں گئے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، وہ مجھ سے ناراض ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں، انھوں نے میرے ہاں قیلولہ نہیں کیا (یہاں نہیں سوئے۔) رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''دیکھو وہ کہاں ہیں؟'' وہ دیکھ کر آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ مسجد میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے ایک پہلو سے چادر ہٹنے کی وجہ سے وہاں مٹی لگ گئی

أَبَا تُرَابٍ!». [انظر: ٣٧٠٣، ٦٢٠٤، ٦٢٨٠]

تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جسم سے مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: ''ابوتراب، اٹھو! ابوتراب، اٹھو!''

٤٤٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَّإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ.

[442] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا، ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جس کے پاس پوری چادر ہو، تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا، جنھیں وہ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے۔ یہ چادر کسی کی آدھی پنڈلی تک آ جاتی اور کسی کے ٹخنوں تک ہوتی۔ یہ حضرات اپنے کپڑوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھتے اس اندیشے کے پیش نظر کہ مبادا ستر کھل جائے۔

(٥٩) بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب: 59- جب کوئی سفر سے واپس لوٹے تو پہلے نماز پڑھے

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں نماز پڑھتے۔

٤٤٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. [انظر: ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧]

[443] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔ آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ''دو رکعت نماز پڑھ لو۔'' میرا آپ ﷺ کے ذمے قرض تھا جو آپ نے ادا فرمایا اور مجھے قرض سے زیادہ دیا۔

(٦٠) بَابٌ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب: 60- جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے

٤٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».

[انظر: ١١٦٣]

[444] حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت ضرور پڑھے۔''

(٦١) بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 61- مسجد میں (خروج ریح سے) بے وضو ہونا

٤٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ»

[راجع: ١٧٦]

[445] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تم اپنے مصلے پر رہو جہاں تم نے نماز پڑھی تھی اور ریاح بھی خارج نہ کرو تو ملائکہ تمھارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔''

فائدہ: اس جگہ حدث سے مراد حدث اصغر (بے وضو ہونا) ہے، حدثِ اکبر، یعنی جنابت وغیرہ مراد نہیں۔

(٦٢) بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: 62- مسجد (نبوی) کی تعمیر کا بیان

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ. وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَإِيَّاكَ [أَنْ] تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ. وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مسجد نبوی کی چھت کھجور کی ایسی شاخوں کی تھی جن کے پتے صاف کر دیے گئے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا کہ لوگوں کو بارش سے محفوظ رکھنے کا بندوبست کرو لیکن اسے سرخ یا زرد کرنے سے اجتناب کرو، مبادا رنگ کے استعمال سے لوگ فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آئندہ) لوگ مسجدیں بنانے میں بطور فخر ومباہات مقابلہ بازی کریں گے مگر انھیں (عبادت سے) آباد بہت کم لوگ کریں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم بھی مساجد کو نقش و نگار سے ضرور آراستہ کرو گے جیسے یہود و

نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں کو آراستہ کیا تھا۔

٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ، وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

[446] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع ضرور کی لیکن عمارت اسی طرح کی رکھی جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھی، یعنی کچی اینٹیں، ڈالیاں اور ستون اسی کھجور کی لکڑی کے بنائے گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کر کے بہت توسیع فرمائی، یعنی اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں، ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان سے تیار کی۔

(٦٣) بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

باب:63- مسجد کی تعمیر میں باہم تعاون کرنا

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ شَٰهِدِينَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِم بِٱلْكُفْرِ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ وَفِى ٱلنَّارِ هُمْ خَٰلِدُونَ ○ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ فَعَسَىٰٓ أُوْلَٰٓئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ﴾ [التوبة: ١٧، ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ تو خود اپنے آپ پر کفر کی شہادت دے رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔ اللہ کی مساجد کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے نہیں ڈرا، امید ہے کہ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔''

٤٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُخْتَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ،

[447] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے اپنے شاگرد عکرمہ اور اپنے لخت جگر علی سے کہا: تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے احادیث سنو، چنانچہ وہ دونوں گئے تو دیکھا کہ وہ ایک باغ میں ہیں

فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «وَيْحَ عَمَّارٍ، [تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ] يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ». قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ. [انظر: ٢٨١٢]

اور اسے درست کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی چادر لی اور اسے کمر سے گھٹنوں تک لپیٹ کر بیٹھ گئے اور احادیث سنانے لگے حتی کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو فرمایا: ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے جبکہ حضرت عمار ؓ دو، دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ نبی ﷺ نے جب حضرت عمار ؓ کو دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ''عمار کی حالت قابل رحم ہے! انھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انھیں جنت کی دعوت دیں گے اور وہ انھیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔'' حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کہا: حضرت عمار ؓ (یہ سن کر اکثر) کہا کرتے تھے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(٦٤) بَابُ الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

باب: 64- بڑھئی اور کاریگر سے مسجد اور منبر کے تختے بنوانے میں تعاون حاصل کرنا

٤٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ. [راجع: ٣٧٧]

[448] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے ہاں آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہے کہ وہ میرے لیے لکڑی کے تختوں سے منبر بنا دے جس پر میں بیٹھا کروں۔

٤٤٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ»، فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ. [انظر: ٩١٨، ٢٠٩٥، ٣٥٨٤، ٣٥٨٥]

[449] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں؟ اس لیے کہ میرا ایک غلام بڑھئی کا کام کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتی ہو تو بنوا دو۔'' چنانچہ اس نے منبر بنوا دیا۔

(٦٥) بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

باب: 65- اس شخص کی فضیلت جس نے مسجد بنوائی

٤٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ

[450] حضرت عثمان بن عفان ؓ سے روایت ہے، جب انھوں نے مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی تو لوگ اس کے

عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ - بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ».

متعلق مختلف باتیں کرنے لگے۔ تب انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص مسجد بنائے اور اس کا مقصود محض اللہ کو راضی کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس جیسا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔''

(٦٦) بَابٌ: يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 66- جب کوئی مسجد میں جائے تو تیر کے پیکان کو ہاتھ میں لے لے

٤٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا». [انظر: ٧٠٧٣، ٧٠٧٤]

[451] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص مسجد نبوی میں تیر لیے ہوئے گزر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا: ''اس کے پیکان تھامے رکھو۔''

(٦٧) بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 67- مسجد سے گزرنا

٤٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا». [انظر: ٧٠٧٥]

[452] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پیکان ہاتھ میں پکڑ لے مبادا اس کے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخم لگ جائے۔''

(٦٨) بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 68- مسجد میں شعر پڑھنا

٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

[453] حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے: تمھیں

أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. [انظر: ٣٢١٢، ٦١٥٢]

اللہ کی قسم! بتاؤ کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کافروں کو جواب دو۔ اے اللہ! تو حسان کی روح القدس سے تائید فرما؟'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے جواب دیا: ہاں، میں نے سنا ہے۔

(٦٩) بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 69- برچھے والوں کا مسجد میں آنا

٤٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ. [انظر: ٤٥٥، ٩٥٠، ٩٨٨، ٢٩٠٦، ٣٥٢٩، ٣٩٣١، ٥١٩٠، ٥٢٣٦]

[454] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا جب کہ حبشہ کے کچھ لوگ مسجد میں (جہادی مشقیں کرتے ہوئے) کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔

٤٥٥ - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ. [راجع: ٤٥٤]

[455] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ اہل حبشہ اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔

(٧٠) بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 70- مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

٤٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا. فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي.

[456] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس حضرت بریرہ ؓ آئیں اور بدلِ کتابت کے سلسلے میں ان سے سوال کیا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم اگر چاہو تو میں تمھارے آقا کو بدلِ کتابت (یک مشت) ادا کر

وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا - وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا. فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَّرَتْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِبْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ: مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ».

دوں لیکن تمھاری ولا کا حق میرے لیے ہوگا۔ حضرت بریرہ ؓ کے آقاؤں نے (حضرت عائشہ ؓ سے) کہا: اگر آپ چاہیں تو بقیہ رقم ادا کر کے اسے آزاد کرا لیں لیکن حق ولا ہمارا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے (بریرہ ؓ کو) خرید کر آزاد کر دو، بلاشبہ ولا کا وہی حق دار ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ معاملات میں ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شخص بھی کوئی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے مناسب نہیں ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، خواہ وہ ایسی سو شرطیں لگا لے۔''

وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيٰى وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، نَحْوَهُ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. [انظر: ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٠٩٧، ٥٢٧٩، ٥٢٨٤، ٥٤٣٠، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠]

اس روایت کو امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے اور یحییٰ بن سعید نے حضرت عمرہ سے روایت کیا ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں ہے، نیز اس روایت کو علی بن عبداللہ نے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالوہاب بن عبدالمجید سے، پھر ان دونوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے، انھوں نے عمرہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور جعفر بن عون نے اس روایت کو یحییٰ سے نقل کیا ہے، انھوں نے کہا: میں نے عمرہ سے سنا، انھوں نے اس روایت کو حضرت عائشہ ؓ سے سن کر بیان کیا۔

(٧١) بَابُ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 71- مسجد میں قرض دار سے قرض کا تقاضا کرنا اور اس کے پیچھے پڑنا

٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ

[457] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا، حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى: «يَا كَعْبُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا»، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ. قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [انظر: ٤٧١، ٢٤١٨، ٢٤٢٤، ٢٧٠٦، ٢٧١٠]

کیا۔ اس پر ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے حجرے میں سنا۔ آپ باہر تشریف لائے اور حجرے کا پردہ اٹھا کر آواز دی: ''اے کعب!'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو۔'' اور آپ نے نصف قرض چھوڑ دینے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، تب آپ نے ابن ابی حدرد ؓ سے فرمایا: ''اٹھو، اس کا قرض ادا کر دو۔''

(٧٢) بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

باب: 72- مسجد سے چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور لکڑیاں اٹھانا اور اس کی صفائی کرنا

٤٥٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ؟ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» أَوْ قَالَ: «عَلَى قَبْرِهَا» فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا. [انظر: ٤٦٠، ١٣٣٧]

[458] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے لوگوں سے اس کی بابت پوچھا؟ انھوں نے کہا: وہ تو فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بھلا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی؟ اچھا اب مجھے اس کی قبر بتاؤ۔'' چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں نماز جنازہ ادا کی۔

(٧٣) بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 73- مسجد میں تجارتِ شراب کی حرمت (کا اعلان)

٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

[459] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حرمت سود کے متعلق سورۂ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کو وہ آیات پڑھ کر سنائیں۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا۔

[انظر: ٢٠٨٤، ٢٢٢٦، ٤٥٤٠، ٤٥٤١، ٤٥٤٢، ٤٥٤٣]

(٧٤) بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

باب:74- خدامِ مسجد کی تعیناتی کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾ [آل عمران: ٣٥] لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ.

حضرت ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمران کی بیوی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے، انھوں نے کہا: ''(اے میرے رب!) جو بچہ میرے بطن میں ہے میں نے اس کے متعلق نذر مانی ہے کہ اسے تیرے لیے آزاد چھوڑ دوں۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے (اس کی تفسیر کرتے ہوئے) فرمایا: اس نے مسجد کے لیے آزاد چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ وہ اس کی خدمت کیا کرے گا۔

٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ - وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهِ. [راجع: ٤٥٨]

[460] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک عورت ...... یا مرد...... مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا...... راویٔ حدیث ابو رافع کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق وہ عورت ہی تھی...... پھر انھوں نے نبی ﷺ کی حدیث نقل فرمائی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

(٧٥) بَابُ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

باب:75- قیدی یا قرض دار کو مسجد میں باندھنا

٤٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ -أَوْقَالَ: كَلِمَةً نَّحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِيَ اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ

[461] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''گزشتہ رات اچانک ایک سرکش جن مجھ سے ٹکرا گیا، یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا، تاکہ میری نماز میں خلل انداز ہو، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ میں نے چاہا کہ اسے مسجد میں کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب بھی اسے دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی وہ دعا یاد آ گئی جس میں انھوں نے عرض کیا تھا: ''اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کے لیے سزاوار نہ ہو۔''

بَعْدِي﴾»[ص: ٣٥]

قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا. [انظر: ١٢١٠، ٣٢٨٤، ٣٤٢٣، ٤٨٠٨]

(راویٔ حدیث) روح کہتے ہیں: پھر (یہ دعا یاد آنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اس جن کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

(٧٦) بَابُ الْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ، وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

باب: 76- کافر جب مسلمان ہو جائے تو اس کے غسل کرنے، نیز قیدی کو مسجد میں مقید کرنے کا بیان

وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ الْغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ.

قاضی شریح، قرض دار کے متعلق حکم دیتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔

٤٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. [انظر: ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٤٣٧٢]

[462] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک گھڑ سوار دستہ نجد کی طرف روانہ کیا۔ وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جسے ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا اور اسے انھوں نے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔'' چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے باغ میں گیا، وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، یعنی وہ مسلمان ہو گیا۔

(٧٧) بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ

باب: 77- مسجد میں بیماروں اور دیگر ضرورت مندوں کے لیے خیمہ لگانا

٤٦٣ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ،

[463] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جنگ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی رگ (ہفت اندام) میں تیر لگ گیا تو نبی ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے ان کی عیادت کر لیا کریں اور مسجد میں بنو غفار کا خیمہ بھی تھا۔ پھر اچانک ان کی طرف خون بہہ کر آنے لگا تو لوگ اس

فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا. [انظر: ٢٨١٣، ٣٩٠١، ٤١١٧، ٤١٢٢]

سے خوفزدہ ہوئے، کہنے لگے: اے خیمے والو! یہ کیا ہے جو تمھاری طرف سے ہمارے پاس آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا، چنانچہ وہ اسی زخم سے فوت ہو گئے۔

(٧٨) بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

باب: 78 - ضرورت کے وقت اونٹ کو مسجد میں لانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعِيرٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا۔

٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، قَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ. [انظر: ١٦١٩، ١٦٢٦، ١٦٣٣، ٤٨٥٣]

[464] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تو لوگوں کے پیچھے پیچھے سواری پر بیٹھ کر طواف کر لے۔'' چنانچہ میں نے اسی طرح طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے پہلو میں کھڑے نماز میں سورۂ ''والطّور'' تلاوت فرما رہے تھے۔

(٧٩) بَابٌ:

باب: 79 - بلا عنوان

٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ. [انظر: ٣٦٣٩، ٣٨٠٥]

[465] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دو صحابہ آپ کے پاس سے اندھیری رات میں نکلے۔ ان دونوں کے ساتھ منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جو ان کے سامنے روشنی دے رہی تھی۔ جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ہر ایک کے ساتھ اسی طرح کا ایک چراغ ہو گیا حتی کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

فائدہ: صحیح بخاری کی ایک روایت میں وضاحت ہے کہ وہ دونوں اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے۔

(٨٠) بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب:80- مسجد میں کھڑکی رکھنا اور اس میں گزرگاہ بنانا

٤٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ» فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ؟ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ: «يَا أَبَابَكْرٍ! لَاتَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِّنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ». [انظر: ٣٦٥٤، ٣٩٠٤]

[466] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کرے۔ تو اس نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ بوڑھا کس لیے روتا ہے؟ بات تو صرف یہ ہے کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرنے کا اختیار دیا ہے اور اس نے آخرت کو پسند کیا ہے۔ (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے)؟ مگر بعد میں یہ راز کھلا کہ بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر تم مت روؤ، میں لوگوں میں سے کسی کے مال اور صحبت کا اتنا زیر بار نہیں جتنا ابوبکر کا ہوں۔ اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت ومحبت ضرور ہے۔ دیکھو! مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دیے جائیں۔''

٤٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ

[467] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں ایک پٹی سے اپنے سر کو باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر فروکش ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''اپنی جان اور مال کو مجھ پر ابوبکر سے زیادہ اور کوئی خرچ کرنے والا نہیں ہے۔ اور میں لوگوں میں سے اگر کوئی دلی دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی سب سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو!

مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ».

[انظر: ٣٦٥٦، ٣٦٥٧، ٦٧٣٨]

میری طرف سے ہر وہ کھڑکی جو اس مسجد میں کھلتی ہے بند کر دو، صرف ابوبکر کی کھڑکی رہنے دو۔"

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آپ کے مرض وفات میں پیش آیا، چنانچہ آپ کی وفات سے چار دن پہلے جو جمعرات تھی اس کی صبح کو واقعۂ قرطاس پیش آیا کہ آپ کچھ تحریر کرانا چاہتے تھے لیکن لوگوں کے باہمی اختلاف اور شور وشغب کی وجہ سے آپ نے فرمایا: "تم سب لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ، پیغمبر کے سامنے باہمی اختلاف اور شور وشغب درست نہیں۔" اس کے بعد آپ نے آرام فرمایا، پھر ظہر کے وقت جب بیماری میں کچھ کمی محسوس ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ پانی کی سات مشکیں میرے سر پر ڈالو شاید کچھ سکون ہو اور بعض لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ حکم کی تعمیل کی گئی تو قدرے سکون ہوا۔ پھر آپ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے، ظہر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد منبر پر فروکش ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ واقعۂ قرطاس صبح کو پیش آیا اور اسی دن ظہر کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطبے میں وہی مضمون تھا جو آپ تحریر فرمانا چاہتے تھے۔

(٨١) بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

باب: 81- خانۂ کعبہ اور دیگر مساجد کے لیے دروازے بنانا اور چٹخنی لگانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ الْمَلِكِ! لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّأَبْوَابَهَا.

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا: اے عبدالملک! اگر تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تعمیر کردہ مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے (تو تعجب کرتے)۔

٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ، وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَّعُثْمَانُ ابْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ، فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً،

[468] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے (چابی بردار) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، انھوں نے بیت اللہ کا دروازہ کھولا۔ پھر نبی ﷺ، حضرت بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر گئے۔ بعد ازیں دروازہ بند کر لیا گیا۔ آپ وہاں تھوڑی دیر رہے، پھر سب باہر نکلے، خود ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا، فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى. [راجع: ٣٩٧]

کہا: میں جلد اٹھا اور حضرت بلال ؓ سے جا کر پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ ﷺ نے کعبے کے اندر نماز پڑھی ہے۔ میں نے پوچھا: کس مقام پر؟ تو انھوں نے کہا: دونوں ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں: یہ بات پوچھنے سے رہ گئی کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھی تھیں؟

(٨٢) بَابُ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ

باب: 82- مسجد میں مشرک کا داخل ہونا

٤٦٩ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٦٢]

[469] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کو نجد کی طرف روانہ فرمایا، وہ لوگ بنوحنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اُثال کو پکڑ لائے اور مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

(٨٣) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 83- مسجد میں آواز کا اونچا کرنا

٤٧٠ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[470] حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو بلا کر لاؤ، چنانچہ میں انھیں بلا کر لایا تو حضرت عمر ؓ نے ان سے دریافت کیا: تم کس قبیلے سے ہو یا کس جگہ کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے بتایا: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اگر تم مدینہ منورہ کے باشندے ہوتے تو میں تمھیں ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کر رہے ہو!

٤٧١ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

[471] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے،

قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى: «[يَا] كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [راجع: ٤٥٧]

انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں، مسجد نبوی میں ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں ان دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہوئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان آوازوں کو اپنے حجرے میں سنا۔ پھر آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر تشریف لائے۔ بعدازاں آواز دی اور فرمایا: ''اے کعب!'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنے قرض سے آدھا چھوڑ دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''جاؤ اور ان کا قرض ادا کرو۔''

(٨٤) بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 84-مسجد میں بیٹھنا اور حلقے بنانا

٤٧٢ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَا تَرٰى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى» وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا» فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِهِ. [انظر: ٤٧٣، ٩٩٠، ٩٩٣، ٩٩٥، ١١٣٧]

[472] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: رات کی نماز کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت پڑھو، پھر جب (کسی کو) صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے، وہ سابقہ ساری نماز کو وتر کر دے گی۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرو، نبی ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔

٤٧٣ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرْ مَا قَدْ صَلَّيْتَ».

[473] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ (اس وقت) آپ خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے عرض کیا: رات کی نماز کس طرح ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت۔ پھر جب تمھیں طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔ وہ تمھاری

پڑھی ہوئی سابقہ نماز کو طاق عدد میں تبدیل کر دے گی۔"

قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٧٢]

ولید بن کثیر اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے یہ بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کو آواز دی جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

٤٧٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فَجَلَسَ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ». [راجع: ٦٦]

[474] حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے۔ ان میں سے دو تو رسول اللہ ﷺ کے پاس (مسجد میں) آ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں کچھ خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا تمام لوگوں کے پیچھے جا بیٹھا۔ رہا تیسرا، تو وہ واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو فرمایا: "میں تمھیں ان تینوں آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کے قریب جگہ تلاش کی تو اللہ نے اسے جگہ عطا کر دی۔ دوسرا انسان اللہ سے شرما گیا تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی۔ رہا تیسرا تو اس نے (اللہ تعالیٰ) سے روگردانی کی تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔"

(٨٥) بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ [وَمَدِّ الرِّجْلِ]

باب: 85- مسجد میں چت لیٹنا اور پاؤں پھیلانا

٤٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. [انظر: ٥٩٦٩، ٦٢٨٧]

[475] حضرت عبداللہ بن زید انصاری ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے اور پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا تھا۔ ابن شہاب زہری حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ؓ بھی ایسے کیا کرتے تھے۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ اس عنوان میں دو باتوں کا جواز پیش کیا جا رہا ہے: چت لیٹنا اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر لیٹنا۔ دوسری احادیث میں اس کی ممانعت بھی آئی ہے، اس لیے تطبیق کے

طور پر کہا جائے گا کہ ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں یا ممانعت اس وقت ہے جب تہبند تنگ اور چھوٹا ہو اور اس سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو۔

(٨٦) بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ.

٤٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ. [انظر: ٢١٣٨، ٢٢٦٣، ٢٢٦٤، ٢٢٩٧، ٣٩٠٥، ٤٠٩٣، ٥٨٠٧، ٦٠٧٩]

باب: 86- راستے میں مسجد بنانا بشرطیکہ اس میں لوگوں کا کوئی نقصان نہ ہو

امام حسن بصری، ایوب سختیانی اور امام مالک بھی یہی کہتے ہیں۔

[476] حضرت عائشہ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے میں نے ہوش سنبھالا، اسی وقت سے میں نے یہ دیکھا کہ میرے والدین دین اسلام قبول کر چکے تھے۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ دن کے دونوں حصوں میں، یعنی صبح و شام نہ آتے ہوں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک بات آئی اور انھوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک کھلی جگہ میں مسجد بنالی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین کے بچے اور عورتیں آتے جاتے ان کے پاس کھڑے ہو جاتے۔ وہ حضرت ابوبکر کی حالت پر تعجب کرتے اور انھیں غور سے دیکھتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب اور گریہ زاری کرنے والے انسان تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر کنٹرول نہیں رہتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل نے مشرکین قریش کے اشراف کو بڑی گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

(٨٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ.

باب: 87- بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

حضرت ابن عون نے ایک ایسے گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند کر دیے جاتے تھے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي فِيهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ». [راجع: ١٧٦]

[477] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''نماز باجماعت گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اس لیے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کے ارادے سے آئے تو مسجد میں پہنچنے تک جو قدم اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور جب وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو جب تک نماز کے لیے وہاں رہتا ہے، اسے برابر نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اور جب تک وہ اپنے اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما، بشرطیکہ ہوا خارج کر کے دوسروں کو تکلیف نہ دے۔''

(٨٨) بَابُ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: 88- مسجد اور غیر مسجد میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرنا

٤٧٨، ٤٧٩ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أَوِ ابْنِ عَمْرٍو - وَقَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابِعَهُ. [انظر: ٤٨٠]

[479,478] حضرت عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی انگلیوں کو قینچی بنایا۔

٤٨٠ - وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ». بِهٰذَا. [راجع: ٤٧٩]

[480] حضرت عاصم بن محمد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث اپنے والد محمد بن زید سے سنی، پھر وہ مجھے یاد نہ رہی تو (میرے بھائی) واقد بن محمد نے اسے اپنے والد سے ٹھیک ٹھیک اور صحیح طریقے پر بیان کیا۔ انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمرو! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو کوڑے کرکٹ جیسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جائے گا۔''

پھر یہ حدیث بیان کی۔

٤٨١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ ﷺ أَصَابِعَهُ. [انظر: ٢٤٤٦، ٦٠٢٦]

[481] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے کہ اس کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو تقویت ملتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا۔

٤٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ». فَقَالَ: «أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ

[482] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مسجد میں گاڑھی ہوئی ایک لکڑی کی طرف گئے اور اس پر ٹیک لگا لی، گویا آپ ناراض ہوں اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا اور اپنا دایاں رخسار بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیا۔ جلد باز لوگ تو مسجد کے دروازوں سے نکل گئے اور مسجد میں حاضر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ ان لوگوں میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، مگر ان دونوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے ہیبت محسوس کی۔ ایک شخص جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اور اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز ہی کم کی گئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور جتنی نماز رہ گئی تھی اسے ادا کیا، پھر سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور سجدۂ سہو کیا جو عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا تھا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر اللہ اکبر

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. [انظر: ٧١٤، ٧١٥، ١٢٢٧، ١٢٢٩، ٦٠٥١، ٧٢٥٠]

کہہ کر دوسرا سجدہ کیا جو اپنے عام سجدوں کی سطح یا اس سے کچھ طویل تھا۔ پھر سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور سلام پھیر دیا۔

(٨٩) بَابُ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلٰى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلّٰى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ

باب: 89- مدینے کے راستے میں واقع مساجد اور وہ مقامات جہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی

٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَتَحَرّٰى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ، فَيُصَلِّي فِيهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا، وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ.

وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ. [انظر: ١٥٣٥، ٢٣٣٦، ٧٣٤٥]

[483] حضرت موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ (مکے سے مدینے کے) راستے پر بعض مخصوص مقامات کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ان کے والد گرامی (ابن عمر ؓ) ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے اور انھوں نے نبی ﷺ کو ان جگہوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: مجھ سے حضرت نافع نے بھی بیان کیا کہ حضرت ابن عمر ؓ ان مقامات پر نماز پڑھتے تھے۔ اور میں نے اس سلسلے میں حضرت سالم سے معلوم کیا تو انھوں نے بھی وہی مقامات بتائے جن کی نشاندہی حضرت نافع نے کی تھی، البتہ شرف الروحاء کی مسجد کے متعلق دونوں کا کچھ اختلاف تھا۔

فائدہ: صحیح بات یہی ہے کہ حضرت عمر ؓ بڑے حساس قسم کے انسان تھے۔ انھوں نے آثار انبیاء کے تتبع سے اس بنا پر منع فرمایا تاکہ آئندہ کسی وقت انھیں شرک کا ذریعہ نہ بنا لیا جائے۔ وہ اپنے بیٹے سے اس معاملے میں زیادہ علم اور تجربہ رکھتے تھے۔ قصۂ عتبان بھی اس کے برعکس موقف کے لیے دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں دعوت ہی اسی لیے دی تھی کہ آپ گھر کے کسی کونے میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے مستقل جائے نماز قرار دے لیں۔ لیکن راستے میں جو اتفاقاً ایسے آثار اور واقعات ملتے ہیں ان کی طرف قصداً جانا اس واقعے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہمارے نزدیک ایسا کرنا غیر مشروع ہے جیسا کہ حضرت عمر ؓ نے ان کے متعلق انتباہ فرمایا ہے کہ ایسا کرنا اہل کتاب کا طریقہ اور شرک کا ذریعہ ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٨٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

[484] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرے کے لیے جاتے، اسی طرح حجۃ الوداع میں جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو

اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ، أَوْ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَّلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ، كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللهِ عِنْدَهُ، فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِيهِ.

[انظر: ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۷۹۹]

ذوالحلیفہ میں اس کیکر کے نیچے پڑاؤ کرتے جہاں اب مسجد ذوالحلیفہ ہے۔ اور جب آپ جہاد، حج یا عمرے سے (مدینے) واپس آتے اور اس راستے سے گزرتے تو وادئ عقیق کے نشیب میں اترتے۔ جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور آخر شب میں وہیں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس پر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک گہرا نالا تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کے اندر کچھ (ریت کے) ٹیلے تھے، رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ (راوی کہتا ہے) لیکن اب نالے کی رو (پانی کے بہاؤ) نے وہاں کنکریاں بچھا دی ہیں اور اس مقام کو چھپا دیا ہے جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھا کرتے تھے۔

٤٨٥ - **وَأَنَّ** عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ.

[485] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وہاں بھی نماز پڑھی جہاں اب چھوٹی سی مسجد ہے، اس مسجد کے قریب جو روحاء کی بلندی پر واقع ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مقام کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی ﷺ نے نماز ادا کی تھی اور کہتے تھے کہ جب تو مسجد میں نماز پڑھے تو وہ جگہ تیرے دائیں ہاتھ کی طرف پڑتی ہے۔ اور یہ (چھوٹی مسجد) مکے کو جاتے ہوئے راستے کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان کم وبیش پتھر پھینکنے کی مسافت ہے۔

٤٨٦ - **وَأَنَّ** ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ

[486] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس چھوٹی سی پہاڑی کے پاس بھی نماز پڑھا کرتے تھے جو روحاء کے خاتمے پر ہے۔ اس پہاڑی کا سلسلہ راستے کے آخری کنارے پر جا

الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ، فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ، حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ.

کر ختم ہو جاتا ہے۔ مکے کو جاتے ہوئے اس مسجد کے قریب جو اس (پہاڑی) کے اور روحاء کے آخری حصے کے درمیان ہے۔ وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے اپنی بائیں طرف اور پیچھے چھوڑ دیتے اور اس کے آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زوال آفتاب کے بعد روحاء سے چلتے، پھر ظہر کی نماز اسی جگہ پہنچ کر ادا کرتے۔ اور جب مکے سے واپس آتے تو صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے یا سحری کے آخری وقت وہاں پڑاؤ کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے۔

٤٨٧ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَّمِينِ الطَّرِيقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ.

[487] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ مقام رویثہ کے قریب راستے کی دائیں جانب کشادہ، نرم اور ہموار جگہ میں ایک بہت بڑے گھنے درخت کے نیچے اترتے یہاں تک کہ اس ٹیلے سے بھی آگے گزر جاتے جو رویثہ کے راستے سے دو میل کے قریب ہے۔ اس درخت کا بالائی حصہ ٹوٹ گیا ہے اور اب درمیان سے خمیدہ ہو کر اپنے تنے پر کھڑا ہے۔ اس کی جڑ میں بہت سے ریت کے ٹیلے ہیں۔

٤٨٨ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى هَضْبَةٍ، عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ، بَيْنَ أُولٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ.

[488] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس ٹیلے کے کنارے پر بھی نماز پڑھی جہاں سے پانی اترتا ہے۔ یہ مقام ہضبہ کو جاتے ہوئے عرج کے پیچھے واقع ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں، ان پر اوپر تلے پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ راستے سے دائیں جانب ان بڑے پتھروں کے پاس ہے جو راستے پر واقع ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر کو زوال کے بعد عرج سے ان بڑے پتھروں کے درمیان چلتے، پھر ظہر کی نماز اس مسجد میں ادا کرتے۔

٤٨٩ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[489] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان فرمایا:

ﷺ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذٰلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِّنْ غَلْوَةٍ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ.

رسول اللہ ﷺ ان بڑے درختوں کے پاس اترے جو راستے کے بائیں جانب ہرشیٰ پہاڑی کے پاس وادی میں ہیں۔ یہ وادی ہرشیٰ کے کنارے سے مل گئی ہے۔ وادی اور راستے کے درمیان ایک تیر پھینکنے کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بڑے درخت کے پاس نماز پڑھتے جو وہاں تمام درختوں سے بڑا اور راستے کے زیادہ قریب تھا۔

٤٩٠ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنٰى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ، يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ.

[490] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ نبی ﷺ اس وادی میں پڑاؤ کرتے جو مر الظہران کے نشیب میں مقام صفراوات سے اترتے وقت مدینے کی جانب ہے۔ آپ اس وادی کے نشیب میں پڑاؤ کرتے جو مکہ جاتے ہوئے راستے کی بائیں جانب واقع ہے۔ آپ جہاں اترتے اس میں اور عام راستے کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا۔

٤٩١ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَّيَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ. [انظر: ١٧٦٧، ١٧٦٩]

[491] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ مقام ذی طوی میں اترا کرتے اور رات یہیں گزارا کرتے تھے۔ صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھ کر مکہ مکرمہ کو روانہ ہوتے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے ٹیلے پر تھی۔ یہ وہ جگہ نہیں جہاں آج مسجد بنی ہوئی ہے بلکہ اس کے نشیب میں بڑا ٹیلا واقع ہے۔

٤٩٢ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ

[492] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس پہاڑ کے دونوں دروں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبے کی سمت میں ہے۔ آپ اس مسجد کو جو ٹیلے کے کنارے پر اب وہاں تعمیر ہوئی ہے، اپنی بائیں جانب کر لیتے۔ نبی ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہی مائل ٹیلے پر تھی۔ (اگر تو) ٹیلے سے کم و بیش دس ہاتھ چھوڑ کر وہاں نماز پڑھے تو تیرا رخ سیدھا پہاڑ

الْكَعْبَةِ .

کی دونوں گھاٹیوں کی طرف ہوگا، یعنی وہ پہاڑی جو تیرے اور بیت اللہ کے درمیان واقع ہے۔

فائدہ: ساتویں منزل: یہ منزل ذوطوی کے نام سے ذکر کی گئی ہے۔ ذوطوی مکہ مکرمہ سے تین میل سے کچھ کم فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سفر کی آخری منزل ہے۔ آپ یہاں قیام فرماتے، پھر نماز فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے۔

أَبْوَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

سترے سے متعلق احکام ومسائل

(٩٠) بَابٌ : سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب: 90- امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے

٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [راجع: ٧٦]

[493] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں جوانی کے قریب پہنچا ہوا تھا جب گدھی پر سوار ہو کر نماز کے لیے آیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ (کسی اور سترے) کی طرف رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نمازیوں کی صف کے ایک حصے کے سامنے سے گزرا اور اتر گیا۔ پھر میں نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود نماز کی صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی نے مجھ پر اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہ کیا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے آگے دیوار کے علاوہ کوئی اور سترہ تھا۔ حدیث میں إلى غير جدار کے الفاظ ہیں اور لفظ غیر ہمیشہ صفت کے لیے آتا ہے، اس لیے تقدیری عبارت یوں ہوگی: [يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمِنٰى إِلٰى شَيْئٍ غَيْرِ جِدَارٍ] یعنی رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا عام معمول بھی یہی تھا کہ آپ جب کھلی فضا میں نماز پڑھاتے تو سترہ قائم فرما لیتے تھے، اس لیے حضرت ابن عباس ؓ کے الفاظ کا معمولات نبوی کے مطابق وہی مفہوم مراد لینا بہتر ہے جو امام بخاری ؒ نے سمجھا ہے۔

٤٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ،

[494] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینے سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹا نیزہ گاڑنے کا حکم دیتے۔ جب اس کی تعمیل کر دی جاتی تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ دوران سفر میں

فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ. [انظر: ٤٩٨، ٩٧٢، ٩٧٣]

بھی آپ ایسا ہی کرتے تھے۔ (مسلمانوں کے) خلفاء نے بھی اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت اپنا لی ہے۔

٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ - الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ. [راجع: ١٨٧]

[495] حضرت ابوجحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وادئ بطحاء میں لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ آپ نے (سفر کی وجہ سے) ظہر کی دو رکعت ادا کیں، اسی طرح عصر کی بھی دو رکعات پڑھیں۔ آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

(٩١) بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

باب: 91- نمازی اور سترے میں فاصلے کی مقدار

٤٩٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ. [انظر: ٧٣٣٤]

[496] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا کہ بکری گزر سکتی تھی۔

٤٩٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا.

[497] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی دیوار قبلہ، منبر سے اتنی قریب تھی کہ بمشکل بکری کے گزرنے کی گنجائش تھی۔

(٩٢) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ

باب: 92- نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. [راجع: ٤٩٤]

[498] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(٩٣) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

باب: 93- چھوٹے نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٤٩٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَّالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَّرَائِهَا. [راجع: ۱۸۷]

[499] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سامنے وضو کا پانی پیش کیا گیا، چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ آپ کے سامنے چھوٹا نیزہ تھا، عورتیں اور گدھے نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے۔

٥٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ، وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ. [راجع: ١٥٠]

[500] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے چلتے۔ ہمارے پاس نوک دار لکڑی یا ڈنڈا یا چھوٹا نیزہ ہوتا اور ہم پانی کی چھاگل بھی ہمراہ لے جاتے۔ جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ کو چھاگل دے دیتے۔

(٩٤) بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

باب: 94- مکہ اور غیر مکہ میں سترے کا اہتمام

٥٠١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ. [راجع: ١٨٧]

[501] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو رکعات پڑھائیں اور آپ نے دوران نماز میں اپنے سامنے ایک چھوٹا نیزہ کھڑا کر لیا۔ جب آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کے پانی کو اپنے منہ پر ملنے لگے۔

(٩٥) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ

باب: 95- ستون کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ: اَلْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا. وَرَأَى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ، فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باتیں کرنے والوں کی بہ نسبت نماز پڑھنے والے ستونوں کے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

٥٠٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ؟. قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

[502] حضرت یزید بن ابو عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) آیا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں مصحف شریف رکھا ہوتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابومسلم! تم اس ستون کے قریب ہی نماز پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ بھی کوشش سے اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

٥٠٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ.

وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ: حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٦٢٥]

[503] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے بڑے بڑے صحابۂ کرام کو دیکھا، وہ مغرب کی نماز کے وقت ستونوں کے سامنے جلدی چلے جاتے تھے۔

شعبہ نے اس روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: تا آنکہ نبی ﷺ (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لاتے۔

(٩٦) بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

باب: 96- اکیلے نمازی کا دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

٥٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ، كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلّٰى؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. [راجع: ٣٩٧]

[504] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دیر تک اندر رہے، پھر باہر نکلے۔ میں پہلا شخص تھا جو آپ کے پیچھے وہاں پہنچا، پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا: اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

٥٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

[505] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم خانۂ کعبہ کے اندر داخل

وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَّسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَّمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

ہوئے، پھر اندر سے حضرت عثمان نے دروازہ بند کر دیا اور آپ کعبے کے اندر ٹھہرے رہے۔ جب باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ نے (بیت اللہ کے اندر) کیا کام کیا؟ انھوں نے بتایا: آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے عقب میں کر لیا، اس وقت کعبے کی عمارت چھ ستونوں پر تھی، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَّقَالَ: عَمُودَيْنِ عَنْ يَّمِينِهِ. [راجع: ٣٩٧]

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سے) اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے فرمایا: آپ نے دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب کیا تھا۔

فائدہ: قرہ بن ایاس مزنی روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور اس سے سختی کے ساتھ روکا جاتا تھا۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں غیر جماعة کی قید لگا کر واضح کر دیا کہ اس ممانعت کا تعلق نماز باجماعت سے ہے، اگر کوئی اکیلا پڑھتا ہے تو اس میں چنداں حرج نہیں۔

(٩٧) بَابٌ:

باب: 97- بلا عنوان

٥٠٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ صَلّٰى، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيهِ قَالَ: وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ. [راجع: ٣٩٧]

[506] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بیت اللہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف بڑھتے چلے جاتے اور بیت اللہ کے دروازے کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے۔ پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ جب ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے لیے اس جگہ کا رخ کرتے جس کے متعلق انھیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی تھی کہ وہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وضاحت فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے کسی کے لیے اس بات میں کوئی مضائقہ

1 سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، حديث: 1002.

نہیں کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھے۔

(٩٨) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى أَخَرَتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ. [راجع: ٤٣٠]

باب: 98- سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا

[507] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے پھر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (نافع کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اچھا یہ بتائیے کہ اگر سواری کے اونٹ اپنی جگہ سے اٹھ جاتے تو آپ کیا کرتے تھے؟ ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس صورت میں آپ پالان کو اپنے سامنے کھڑا کر لیتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ اور ابن عمر ؓ کا بھی یہی عمل تھا۔

(٩٩) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي. [راجع: ٣٨٢]

باب: 99- چارپائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

[508] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگوں نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ چارپائی پر لیٹی ہوتی، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کو (اپنے اور قبلے کے) درمیان کر لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔ مجھے آپ کے سامنے ہونا برا معلوم ہوتا، اس لیے میں پائنتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر ہو جاتی۔

(١٠٠) بَابٌ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ، وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ: إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ قَاتِلْهُ.

باب: 100- نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

حضرت ابن عمر ؓ نے تشہد میں بیٹھے ہوئے اور بیت اللہ میں، گزرنے والے کو روکا اور فرمایا کہ اگر گزرنے والا لڑائی کے بغیر باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِّنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُوسَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟! قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

[انظر: ٣٢٧٤]

[509] ابوصالح سمان فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابومعیط کے بیٹوں میں سے ایک نوجوان نے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ حضرت ابوسعید نے اس کو سینے سے دھکیل کر روکنا چاہا۔ نوجوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن آگے سے گزرنے کے علاوہ اسے کوئی راستہ نہ ملا۔ وہ پھر اس طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا۔ اس نے اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ بعد ازاں وہ حضرت مروان کے پاس پہنچ گیا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے جو معاملہ پیش آیا تھا اس کی شکایت کی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ مروان نے کہا: اے ابوسعید! تمھارا اور تمھارے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''تم میں سے کوئی اگر کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھے، پھر کوئی اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ (نمازی) اسے روکے۔ اگر وہ (گزرنے والا) نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

(١٠١) بَابُ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب: 101- نمازی کے آگے سے گزرنے والے پر گناہ

٥١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ

[510] حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد نے انھیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق پوچھیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی

أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑے رہنے کو پسند کرتا۔"

(راویٔ حدیث) ابوالنضر نے کہا: مجھے یاد نہیں رہا کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہے یا مہینے یا سال۔

فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں نمازی کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ سترہ قائم کرنے کے بعد آگے سے گزرنے والے کو پہلے نرمی پھر سختی سے منع کرے۔ اب گزرنے والے کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ اس عمل کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہے، اس لیے اگر اسے روکا جائے تو اسے نمازی کا ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے مجھے گناہ اور عذاب آخرت سے بچا لیا ہے۔

(١٠٢) بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي

باب: 102- آدمی کا آدمی کی طرف رخ کرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو

وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي، وَإِنَّمَا هٰذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ، فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ.

حضرت عثمان ؓ نے نمازی کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کو ناپسند فرمایا۔ یہ اس صورت میں ہے جب نمازی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہو جائے، لیکن اگر توجہ نہ ہو تو زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کیونکہ ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

٥١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، قَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا.

[511] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے سامنے تذکرہ ہوا کہ نماز کو کیا چیز توڑ دیتی ہے، لوگوں نے کہا: کتے، گدھے اور عورت کے (نمازی کے) سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ہم عورتوں کو تو کتوں کے برابر بنا دیا ہے، حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی، پھر اگر مجھے کوئی ضرورت ہوتی اور میں بحالت نماز آپ کے سامنے آنے کو ناپسند سمجھتی تو آہستہ سے کھسک کر نکل جاتی۔

وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ

حضرت اعمش، ابراہیم عن الاسود کی سند کے ساتھ بھی

عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٨٢]

حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

(١٠٣) بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب: 103- سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٥١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. [راجع: ٣٨٢]

[512] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں (آپ کے سامنے) بستر پر عرض کے بل سوئے رہتی۔ اور جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بیدار کر دیتے، چنانچہ میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(١٠٤) بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

باب: 104- عورت کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھنا

٥١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. [راجع: ٣٨٢]

[513] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس طرح سویا کرتی تھی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلے کی جگہ میں ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو میرے پاؤں کو چھوتے، میں انھیں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انھیں پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے تنبیہ کا عنوان دے کر لکھا ہے کہ اس حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ اسی بستر پر نماز پڑھتے جس پر حضرت عائشہ ؓ سوئی ہوتیں۔ اس صورت میں آپ ﷺ ان کے پاؤں کو چھو دیتے تو وہ پیچھے کر لیتیں۔ اور جس میں ہے کہ آپ کے اور قبلے کے درمیان ہوتی تو وہ دوسرا واقعہ ہے جس میں حضرت عائشہ ؓ چارپائی پر ہوتیں اور رسول اللہ ﷺ نیچے نماز پڑھ رہے ہوتے۔ اس حالت میں پاؤں چھونے کی ضرورت نہیں۔ گویا یہ دو الگ الگ واقعات ہیں۔[1]

1 فتح الباري: 760/1.

(١٠٥) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

٥١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ، وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ، فَأُوذِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ. [راجع: ٣٨٢]

٥١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ: يَقْطَعُهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ: لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ. [راجع: ٣٨٢]

باب: 105- جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

[514] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کے سامنے چند چیزوں کا ذکر کیا گیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی کتا، گدھا اور عورت، تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ہم عورتوں کو گدھوں اور کتوں کے مشابہ قرار دے دیا ہے، جبکہ میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی تھی، پھر مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور میں آپ کے سامنے بیٹھنے کو پسند نہ کرتی، مبادا آپ کی اذیت یا ناگواری کا باعث بنوں تو آپ کی پائنتی کی طرف سے کھسک کر نکل جاتی۔

[515] حضرت ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا (امام زہری) سے سوال کیا: نماز کو کوئی چیز توڑ دیتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان آپ کے گھر کے بستر پر عرض میں (جنازے کی طرح) لیٹی رہتی تھی۔

(١٠٦) بَابٌ: إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

٥١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

باب: 106- دوران نماز میں چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھالینا

[516] حضرت ابوقتادہ انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت امامہ ؓ کو اٹھائے ہوئے نماز

عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. [انظر: ٥٩٩٦]

پڑھ لیتے تھے جو آپ کی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی تھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

(١٠٧) بَابٌ: إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

باب: 107- ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت لیٹی ہو

٥١٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي. [راجع: ٣٣٣]

[517] حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرا بستر نبی ﷺ کی جائے نماز کے برابر میں ہوتا۔ بسا اوقات آپ کا کپڑا میرے بدن پر آ جاتا جبکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔

٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٣٣٣]

[518] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں آپ کے برابر سوئی ہوتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا میرے جسم پر آ جاتا جبکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

(١٠٨) بَابٌ: هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ؟

باب: 108- کیا یہ جائز ہے کہ نمازی اپنی بیوی کے پاؤں کو دبا دے تاکہ وہ سجدہ کر سکے؟

٥١٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بِئْسَمَا

[519] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگوں نے بہت برا کیا کہ ہم عورتوں کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو

عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا. [راجع: ٣٨٢]

اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو ٹٹول کر دبا دیتے اور میں انھیں سمیٹ لیتی۔

(١٠٩) بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِّنَ الْأَذٰى

باب: 109- عورت کا نمازی کے بدن سے پلید چیزیں دور کرنا

٥٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّورَمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ: إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلٰى هٰذَا الْمُرَائِي؟ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ. ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثُمَّ سَمّٰى: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ،

[520] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور کفار قریش کی ایک جماعت بھی وہاں مجلس لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا: کیا تم اس ریا کار کو نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو فلاں خاندان کی ذبح شدہ اونٹنی کے پاس جائے اور اس کے گوبر، خون اور بچہ دانی کو اٹھا کر لائے؟ پھر اس کا انتظار کرے، جب یہ سجدے میں جائے تو ان تمام چیزوں کو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے؟ چنانچہ اس جماعت کا سب سے بڑا بدبخت اس کام کے لیے تیار ہوا اور اسے اٹھا لایا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے سب کچھ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی ﷺ بحالت سجدہ ٹھہرے رہے اور کافر (رسول اللہ ﷺ کی) اس حالت پر بری طرح ہنستے رہے۔ اور وہ ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرتے جا رہے تھے۔ اندریں حالات کسی نے حضرت فاطمہ ؓ کو اطلاع دی۔ حضرت فاطمہ ؓ اس وقت کم عمر بچی تھیں، چنانچہ وہ اطلاع پاتے ہی دوڑتی ہوئی آئیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت سجدے ہی کی حالت میں تھے۔ حضرت فاطمہ ؓ

وَالْوَلِيدَ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً». [راجع: ٢٤٠]

نے یہ تمام چیزیں رسول اللہ ﷺ کے کندھوں سے دور کر دیں، پھر کفار کی طرف رخ کر کے انھیں سخت برا بھلا کہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ان کے خلاف بایں الفاظ بددعا کی: ''اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔ اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔'' پھر آپ نے نام بنام بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! عمرو بن ہشام (ابوجہل)، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو اپنی گرفت میں لے لے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ان (نامزد) تمام لوگوں کو غزوۂ بدر والے دن مردہ حالت میں گرے پڑے دیکھا۔ پھر ان کی لاشوں کو کھینچ کر بدر کے گندے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کے متعلق) فرمایا: ''جو لوگ بدر کے کنویں میں ڈالے گئے ہیں ان پر اللہ کی لعنت مسلط کر دی گئی ہے۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

9 - كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

اوقات نماز سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا]

باب:1- نمازوں کے اوقات اور ان کی فضیلت کا بیان

وَقَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ [النساء: ١٠٣] مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ.

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت: ''بلاشبہ اہل ایمان پر پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز کا ادا کرنا فرض ہے۔''

مَوْقُوْتًا کے معنی ہیں: وقت مقررہ پر، یعنی اللہ نے ان کے لیے نمازوں کے اوقات مقرر کر دیے ہیں۔

٥٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ. فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ:

[521] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن (عصر کی) نماز کو مؤخر کر دیا تو ان کے پاس حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ آئے اور ان سے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب عراق میں (گورنر) تھے تو ایک دن ان سے نماز میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے مغیرہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر دوسری نماز کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر تیسری نماز کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معیت میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی، پھر

اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ، أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وُقُوتَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ. [انظر: ٣٢٢١، ٤٠٠٧]

چوتھی نماز کے وقت بھی دونوں نے اکٹھے نماز پڑھی، پھر پانچویں نماز کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ہی نماز ادا کی، پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے اسی طرح نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔“ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے فرمایا: آپ ذرا سوچ سمجھ کر بیان کریں، کیا واقعی حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اوقات نماز کی نشاندہی کی تھی؟ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ حضرت بشیر بن ابومسعود اسی طرح اپنے والد ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے۔

٥٢٢ - قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ. [انظر: ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٣١٠٣]

[522] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس حالت میں پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی تھی قبل اس کے کہ (سایہ اس کی) دیواروں پر نمایاں ہو۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الروم: ٣١]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرتے رہو، نماز کی پابندی کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔“ کا بیان

٥٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا [مِنْ] هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانِ بِاللهِ - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ - شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ

[523] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے اور ہم آپ کے ہاں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضری دے سکتے ہیں، اس لیے آپ ہمیں ایسی باتوں کی تلقین کریں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے باقی ماندہ لوگوں کو بھی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا...... پھر اس کی وضاحت فرمائی...... اس بات کی

تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ». [راجع: ٥٣]

شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نیز نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ مجھے ادا کرنا۔ اور میں دُبّاء، حَنْتَم، مُقَیَّر اور نقیر کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔''

(٣) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ

باب:3- اقامتِ صلاۃ پر بیعت کرنا

٥٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[524] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

(٤) بَابٌ: اَلصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

باب:4- نماز (گناہوں کا) کفارہ ہے

٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ، وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ:

[525] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے فرمایا: تم میں سے کس کو فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم ہی اس قسم کی بات کرنے کے متعلق جرأت کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: (آپ نے فرمایا تھا:) انسان کا وہ فتنہ جو اس کے گھر بار، مال و اولاد اور اس کے ہمسایوں میں ہوتا ہے، اسے تو نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا مقصد اس قسم کے فتنے کے متعلق معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ میں اس فتنے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ. [انظر: ١٤٣٥، ١٨٩٥، ٣٥٨٦، ٧٠٩٦]

اے امیر المومنین! اس فتنے سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ توڑا جائے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ ہم لوگوں نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! جیسے کل آنے والے دن سے پہلے رات آتی ہے۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی جو چیستان نہ تھی۔ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق سوال کرنے سے مرعوب تھے، لہذا ہم نے (اپنے ساتھی) مسروق سے کہا، چنانچہ انھوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازے کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

٥٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ [هود: ١١٤] فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِي هٰذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ». [انظر: ٤٦٨٧]

[526] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو بوسہ دے دیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو اپنے گناہ سے مطلع کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''دن کے دونوں کناروں، یعنی صبح و شام نماز پابندی سے پڑھا کرو اور رات کے کچھ حصوں میں بھی اس کا اہتمام کرو، بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔'' اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ حکم خاص میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ میری تمام امت کے لیے ہے۔''

(٥) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

باب:5- نماز بروقت پڑھنے کی فضیلت

٥٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ

[527] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو

أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا». قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ». قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. [انظر: ٢٧٨٢، ٥٩٧٠، ٧٥٣٤]

کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کی بروقت ادائیگی۔'' انھوں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین سے حسن سلوک۔'' انھوں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اسی قدر بیان کیا، اگر میں مزید پوچھتا تو آپ اور بیان فرماتے۔

(٦) بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ

باب: 6- پانچوں نمازیں (گناہوں کا) کفارہ ہیں

٥٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَّا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟» قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا».

[528] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر جاری ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا کہتے ہو کہ یہ کام اس پر کچھ بھی میل کچیل چھوڑے گا؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایسا کرنے سے کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

فائدہ: مرجیہ نے اس حدیث کے ظاہر سے یہ استدلال کیا ہے کہ افعال خیر سے کبیرہ اور صغیرہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن جمہور اہل سنت کا موقف ہے کہ ان سے صرف صغائر معاف ہوتے ہیں کیونکہ اس حدیث میں اگرچہ اطلاق وعموم ہے لیکن دوسری حدیث نے اسے مقید اور خاص کر دیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں، جمعہ جمعے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔[1]

(٧) بَابٌ: فِي تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا

باب: 7- بے وقت نماز پڑھ کر اسے ضائع کرنا

1 صحیح مسلم، الطهارة، حدیث: 552 (233).

٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ: الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا.

[529] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جو باتیں نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھیں، ان میں سے اب میں کوئی بات نہیں پاتا۔ عرض کیا گیا: نماز تو باقی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (نماز) کا جو حال تم نے کر رکھا ہے وہ تمھیں معلوم ہے۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضُيِّعَتْ.

[530] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی کوئی چیز باقی نہیں رہی، ہاں نماز تھی، اسے بھی اب ضائع کیا جا رہا ہے۔

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ.

بکر بن خلف نے کہا: ہمیں محمد بن بکر برسانی نے، ان کو عثمان بن ابی روّاد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

(٨) بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: 8- نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے

٥٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى». وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: «لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ». وَقَالَ شُعْبَةُ: «لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَبْزُقْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ».

[531] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اس لیے وہ اپنی دائیں جانب نہ تھوکے، البتہ بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔'' اس روایت میں سعید (بن ابی عروبہ) اپنے شیخ حضرت قتادہ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''نمازی کو اپنے سامنے یا آگے نہیں تھوکنا چاہیے لیکن بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔'' شعبہ کی روایت میں ہے: ''اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے، بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوک لے۔'' حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

[راجع: ٢٤١]

سے اس طرح نقل کیا ہے: ''قبلے کی جانب یا دائیں طرف نہ تھوکے، ہاں! اگر بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوک لے تو کوئی حرج نہیں۔''

٥٣٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ [أَحَدُكُمْ] ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ». [راجع: ٢٤١]

[532] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''سجدہ اچھی طرح اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اگر اسے تھوکنے کی ضرورت ہو تو اپنے آگے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔''

فائدہ: نمازی کو بحالت نماز سب سے اچھی حالت و ہیئت میں ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ إقعاء الکلب ''کتے کی طرح بیٹھنا''، افتراش السبع ''درندوں کی طرح پاؤں پسار کر بیٹھنا''، بروك البعير ''اونٹ کی طرح بیٹھنا''، نقرة الغراب ''کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا'' وغیرہ تمام امور سے منع کیا گیا ہے۔ الغرض نماز میں ہر لحاظ سے سکون و اطمینان، شائستگی و سنجیدگی، خشوع خضوع، بہترین لباس اور حسن ہیئت وغیرہ مطلوب ہیں۔

(٩) بَابُ: الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: 9- گرمی کی شدت میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

٥٣٣، ٥٣٤ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [انظر: ٥٣٦]

[534,533] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس وقت پڑھا جائے جب نسبتاً گرمی کم ہو کیونکہ نماز جب پروردگار سے مناجات کا نام ہے تو مناجات کے آداب و قوانین کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، چنانچہ گرمی کی شدت میں نماز پڑھنے سے دو چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو مناجات کے منافی ہیں: * ایسی صورت میں سکون قلب میسر نہ ہوگا جبکہ

عبادت میں دل جمعی ضروری ہے۔ ❋ گرمی کی شدت، جہنم کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے جو غضب الٰہی کی علامت ہے، ایسے وقت میں مناجات کرنا، آداب مناجات کے خلاف ہے۔

٥٣٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ: سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فَقَالَ: «أَبْرِدْ أَبْرِدْ»، أَوْ قَالَ: «اِنْتَظِرِ انْتَظِرْ». وَقَالَ: «شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ؛ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ». [انظر: ٥٣٩، ٦٢٩، ٣٢٥٨]

[535] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے مؤذن نے (ایک مرتبہ) ظہر کی اذان دینی چاہی تو آپ نے فرمایا: ''وقت کو ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو، وقت کو ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو۔'' یا فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔'' چنانچہ (آپ نے اتنی تاخیر کی کہ) ہم نے ٹیلوں کا سایہ زمین پر پڑتے دیکھا، (آپ نے مزید فرمایا:) ''جب بھی گرمی زیادہ ہوا کرے، تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔''

٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٣]

[536] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''جب گرمی زیادہ ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔''

٥٣٧ - «وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَارَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، [فَهُوَ] أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ». [انظر: ٣٢٦٠]

[537] (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی حدیث کا حصہ ہے کہ) آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی: اے میرے رب! (گرمی کی شدت سے) میرا ایک حصہ دوسرے کو کھائے جا رہا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور دوسرا گرمی کے دنوں میں۔ اس وجہ سے تمھیں موسم گرما میں سخت گرمی اور موسم سرما میں سخت سردی محسوس ہوتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث پر سائنسی لحاظ سے دو اعتراضات ہیں: ❋ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی اور سردی کا اصل مرکز جہنم ہے جبکہ سائنسی تحقیقات کی رو سے سردی اور گرمی کا اصل منبع سورج ہے۔ جب سورج زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی اور جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں گرمی اور سردی کی شدت کے ایک باطنی سبب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہری سبب کی نفی نہیں ہوتی۔ اس بنا پر حدیث اور سائنس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ایک چیز

کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں۔ * دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر گرمی و سردی کا سبب جہنم کا سانس لینا ہے تو کرۂ ارض کے تمام علاقوں میں ایک جیسی گرمی یا سردی ہونی چاہیے جبکہ یہ بات مشاہدے کے خلاف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کرۂ ارض پر گرمی و سردی کا کم و بیش ہونا متعدد عوارض کی بنا پر ہے۔ اگر یہ عوارض نہ ہوں تو تمام علاقوں میں گرمی کی حدت اور سردی کی شدت ایک جیسی ہو، ان عوارض میں بارش، سایہ دار جنگلات، علاقہ جات کا ساحلی یا صحرائی ہونا اور دیگر عوامل شامل ہیں۔ واللہ أعلم.

٥٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». تَابَعَهُ سُفْيَانُ، وَيَحْيَى، وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. [انظر: ٣٢٥٩]

[538] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔'' اس حدیث کی متابعت سفیان (ثوری)، یحییٰ اور ابوعوانہ نے اعمش کے واسطے سے کی ہے۔

(١٠) بَابُ: اَلْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب:10- دوران سفر میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

٥٣٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ» حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

[539] حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ مؤذن نے نماز ظہر کے لیے اذان دینے کا ارادہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' اس نے کچھ دیر بعد پھر اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' تاآنکہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے، اس لیے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: (تَتَفَيَّأُ) تَتَمَيَّلُ. [راجع: ٥٣٥]

حضرت ابن عباس ؓ نے [تَتَفَيَّأُ] کے معنی بایں الفاظ بیان کیے: جب ان کے سائے جھک جاتے۔

فائدہ: ابراد کے لیے کوئی خاص حد بیان نہیں ہوئی کہ اس کی انتہا کیا ہے؟ مختلف احوال و ظروف کے پیش نظر اس کا حکم

مختلف ہوسکتا ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسے ٹھنڈا کرتے کرتے اسے اس کے آخر وقت تک نہ پہنچا دیا جائے۔ واضح رہے کہ دوران سفر میں اس وقت نماز کو ٹھنڈا کیا جائے جب مسافر حضرات پڑاؤ کیے ہوئے ہوں، بصورت دیگر جب سفر جاری ہو تو اس وقت جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں ممکن ہیں۔

(١١) بَابٌ: وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ.

٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا». فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي». فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

باب: 11- ظہر کا وقت زوال آفتاب ہے

حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نماز ظہر عین دوپہر کے وقت ادا فرماتے تھے۔

[540] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے پر تشریف لائے، ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر کھڑے ہوئے، قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے حوادث ہوں گے۔ پھر فرمایا: ''اگر کوئی شخص کسی چیز کی بابت کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو دریافت کرے۔ جب تک میں اس مقام پر ہوں مجھ سے جو بات دریافت کرو گے میں تمھیں اس کے متعلق بتاؤں گا۔'' لوگ بکثرت گریہ کرنے لگے لیکن آپ بار بار یہ فرماتے: ''مجھ سے پوچھو۔'' اس دوران میں حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی ؓ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا: میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پوچھو۔'' آخر کار حضرت عمر ؓ (ادب سے) کھڑے ہوئے، دو زانو بیٹھ کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، چنانچہ آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: ''ابھی ابھی دیوار کے اس کنارے سے میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا تو میں نے جنت کی طرح بہتر اور جہنم کی طرح بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔''

٥٤١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ، وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ: ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. وَقَالَ مُعَاذٌ: قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.

[انظر: ٥٤٧، ٥٦٨، ٥٩٩، ٧٧١]

[541] حضرت ابو برزہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر ایسے وقت میں پڑھتے کہ آدمی اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا۔ اور آپ نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات تلاوت فرماتے تھے۔ اور نماز ظہر اس وقت ادا کرتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ اس سے فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی مدینے کے آخری کنارے پر واقع اپنی اقامت گاہ میں واپس چلا جاتا لیکن سورج کی دھوپ ابھی تیز ہوتی۔ (راوی نے کہا کہ) حضرت ابو برزہ نے مغرب کے متعلق جو فرمایا، وہ میں بھول گیا ہوں، نیز تہائی رات تک نماز عشاء کی تاخیر میں آپ کو کوئی پروا نہ ہوتی۔ پھر راوی نے کہا: نصف رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔ معاذ کے بیان کے مطابق شعبہ نے کہا: پھر میں اس (ابو منہال) سے ملا تو انھوں نے کہا: (نصف یا) تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروا نہ کرتے تھے۔

٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. [راجع: ٣٨٥]

[542] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ظہر ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(١٢) بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

باب: 12- نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرنا

٥٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

[543] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ایوب سختیانی نے کہا: شاید بارانی شب میں ایسا کیا ہو؟ جابر بن

وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَّطِيرَةٍ؟ قَالَ: عَسٰى. [انظر: ٥٦٢، ١١٧٤]

زید راوی نے کہا: شاید۔

فائدہ: سفر کے علاوہ حضر میں بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ کسی اہم ضرورت کے پیش نظر کبھی کبھار ایسا ہو اور اسے عادت نہ بنایا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ راویٔ حدیث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ایسا امت کی سہولت کے پیش نظر کیا گیا تاکہ یہ امت کسی تنگی اور مشقت میں مبتلا نہ ہو۔[1] ہمارے ہاں عام طور پر کاروباری حضرات کا معمول ہے کہ وہ سستی یا کاروباری مصروفیات کی وجہ سے دو نمازیں جمع کر لیتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ بلکہ بعض روایات کے مطابق ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ ناگزیر حالات کے سوا ہر نماز کو اس کے وقت ہی پر پڑھنا ضروری ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٣) بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: 13- نماز عصر کا وقت

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: مِنْ قَعْرِ حُجْرَتِهَا.

ابو اسامہ نے ہشام سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے مراد) ان کے حجرے کا صحن ہے۔

٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا. [راجع: ٥٢٢]

[544] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دھوپ ابھی میرے حجرے سے نہ نکلی ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھ لیتے تھے۔

٥٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. [راجع: ٥٢٢]

[545] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا کی جبکہ دھوپ ابھی میرے حجرے میں باقی تھی اور مکمل طور پر اس میں سایہ نہ آیا تھا۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

[546] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے جبکہ دھوپ میرے حجرے (کے صحن) میں نمایاں ہوتی تھی اور سایہ مکمل طور پر نہ آیا ہوتا تھا۔ امام مالک، یحییٰ بن سعید، شعیب اور

1 مسند أحمد: 323/5.

وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

ابن ابی حفصہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ دھوپ کے اوپر چڑھنے سے پہلے پہلے (نماز پڑھ لیتے تھے)۔

٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[547] حضرت سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں اور میرے والد، حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ کے پاس گئے۔ میرے والد نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نمازیں کن اوقات میں ادا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ ''پہلی نماز'' کہتے ہو زوال آفتاب پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی شخص مدینے کے انتہائی کنارے پر واقع اپنے گھر واپس جاتا تو سورج کی آب و تاب ابھی باقی ہوتی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ ؓ نے مغرب کے متعلق جو فرمایا، وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ (حضرت ابو برزہ ؓ فرماتے ہیں:) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز جسے تم ''عتمہ'' کہتے ہو، دیر سے پڑھنے کو پسند فرماتے تھے اور قبل ازیں سونے کو اور بعد ازیں باتیں کرنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا تھا اور صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں نماز عصر کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا، یہ اس صورت میں ممکن ہے جب نماز عصر کو ایک مثل سایہ ہونے پر ادا کرلیا جائے۔ چنانچہ امام نووی ؒ لکھتے ہیں: اس حدیث سے مقصود نماز عصر کو اول وقت میں جلدی ادا کرنا ہے کیونکہ دیر سے نماز پڑھنے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ دو تین میل سفر کیا جائے اور دھوپ کی تپش ابھی جوں کی توں باقی ہو۔ اس حدیث سے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ؒ کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے تو عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک جب تک کسی چیز کا سایہ دو مثل نہ ہوجائے نماز عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ یہ حدیث ان کے خلاف ہے۔[1]

① شرح النووي: 5/171، 172.

٥٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ. [انظر: ٥٥٠، ٥٥١، ٧٣٢٩]

[548] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) نماز عصر پڑھ لیتے، فراغت کے بعد کوئی شخص قبیلۂ عمرو بن عوف تک جاتا تو انھیں وہاں نماز عصر میں مصروف پاتا۔

٥٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[549] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی۔ وہاں سے فراغت کے بعد ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ نماز عصر پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: چچا جان! یہ کون سی نماز ہے جو آپ نے اس وقت ادا کی ہے؟ فرمایا: یہ عصر کی نماز ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ نماز اسی وقت ادا کرتے تھے۔

٥٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ. [راجع: ٥٤٨]

[550] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب بلند اور تیز ہوتا۔ دریں اثنا اگر کوئی عوالی تک جاتا تو ان کے ہاں ایسے وقت پہنچ جاتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ اور عوالی کے بعض مقامات مدینہ منورہ سے کم و بیش چار میل پر واقع تھے۔

٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. [راجع: ٥٤٨]

[551] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ) نماز عصر ادا کرتے، پھر ہم میں سے کوئی جانے والا قباء تک جاتا، جب اہل قباء کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

(١٤) بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

باب: 14- اس شخص کا گناہ جس سے نماز عصر جاتی رہی

٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ».

[552] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے نماز عصر فوت ہوگئی، گویا اس کا سب گھر بار اور مال اسباب لٹ گئے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

باب: 15- اس شخص کا گناہ جس نے نماز عصر چھوڑ دی

٥٥٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ». [انظر: ٥٩٤]

[553] حضرت ابو ملیح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابر آلود دن میں حضرت بریدہ ؓ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک تھے، انھوں نے فرمایا: نماز عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کا عمل ضائع ہوگیا۔''

(١٦) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: 16- نماز عصر کی فضیلت

٥٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي الْبَدْرَ - فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [ق: ٣٩] قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ. [انظر: ٥٧٣، ٤٨٥١، ٧٤٣٤، ٧٤٣٥، ٧٤٣٦]

[554] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ایک رات ماہ کامل کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''بے شک تم اپنے پروردگار کو (روز قیامت) اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اسے دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت نہیں ہوگی، لہٰذا اگر تم پابندی کر سکتے ہو تو طلوع آفتاب سے پہلے (فجر کی) اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی) نمازوں سے مغلوب نہ ہو جاؤ، یعنی پابندی سے انھیں ادا کر سکو تو ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، یعنی نماز پڑھو۔''

(حدیث کے راوی) اسماعیل بن ابی خالد نے کہا: اِفْعَلُوا کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ نمازیں تم سے فوت نہ ہو جائیں، انھیں ضرور پڑھا کرو۔

فائدہ: نماز فجر اور عصر کے متعلق خصوصی تاکید کی وجہ جہاں ان نمازوں کی دیگر خصوصیات ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ ان میں فجر کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب انسان کو نیند بہت پیاری ہوتی ہے اور نماز عصر کے وقت انسان اپنے کاروبار اور کام کاج میں مصروف ہوتا ہے، چنانچہ ان اسباب کے باوجود اگر کوئی ان نمازوں پر خصوصی توجہ دیتا ہے تو دیگر نمازوں کی بالاولی حفاظت کرے گا۔

٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [انظر: ٣٢٢٣، ٧٤٢٩، ٧٤٨٦]

[555] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو تمھارے پاس یکے بعد دیگرے حاضر ہوتے ہیں اور یہ تمام فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں، پھر جو فرشتے رات کو تمھارے پاس حاضر ہوتے ہیں، جب وہ آسمان پر جاتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انھیں نماز پڑھتے چھوڑا ہے۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

باب: 17- جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی

٥٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ». [انظر: ٥٧٩، ٥٨٠]

[556] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرلے۔ اور جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔''

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ اگر غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت بھی مل گئی، خواہ باقی رکعات غروب کے بعد پڑھی گئی ہوں تو بھی نماز ہوگئی، اسے قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

٥٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ؛ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا! أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا، قَالَ اللهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [انظر: ٢٢٦٨، ٢٢٦٩، ٣٤٥٩، ٥٠٢١، ٧٤٦٧، ٧٥٣٣]

[557] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سابقہ امتوں کے اعتبار سے تمھارا یہاں رہنا ایسے ہے، جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک، چنانچہ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے دوپہر تک کام کیا، وہ تھک گئے تو انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے نماز عصر تک کام کیا، وہ تھک گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا، اس پر ہمیں دو دو قیراط دیے گئے۔ پھر اہل تورات اور اہل انجیل دونوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تو نے مسلمانوں کو دو، دو قیراط دیے اور ہمیں ایک ایک، جبکہ ہم نے کام ان سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے مزدوری دینے میں تم پر کوئی زیادتی کی ہے؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں، دیتا ہوں۔''

٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَّعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلٰى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ:

[558] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر رکھا کہ وہ رات تک کام کریں۔ انھوں نے دوپہر تک کام کیا اور کہنے لگے: ہمیں تیری مزدوری کی ضرورت نہیں، چنانچہ اس آدمی نے کچھ اور لوگوں کو مزدوری پر رکھا

أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ». [انظر: ٢٢٧١]

اور کہا: تم دن کا بقیہ وقت کام کرو، تمھیں وہی مزدوری ملے گی جو میں نے طے کی تھی۔ انھوں نے کام کیا حتی کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے: تیرا کام تجھے مبارک ہو، ہم نے جو کام کیا ہے اس کی بھی مزدوری نہیں لیتے، چنانچہ اس نے اور لوگوں کو مزدوری پر رکھا جنھوں نے بقیہ دن کام کیا تا آنکہ سورج غروب ہوگیا۔ اس طرح وہ پہلے دونوں گروہوں کی مزدوری کے حق دار بن گئے۔"

(١٨) بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب:18- نماز مغرب کا وقت

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بیمار آدمی مغرب اور عشاء کو جمع کرسکتا ہے۔

٥٥٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ - هُوَ عَطَاءُ ابْنُ صُهَيْبٍ - قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

[559] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے، پھر (فارغ ہونے کے بعد) جب ہم میں سے کوئی واپس جاتا (اور تیر پھینکتا) تو وہ تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کا تقاضا ہے کہ نماز مغرب کو اول وقت میں ادا کرلینا چاہیے، یعنی ایسے وقت میں پڑھ لی جائے کہ فراغت کے بعد بھی روشنی باقی ہو۔

٥٦٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا

[560] حضرت محمد بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حجاج بن یوسف مدینے آیا (اور نمازوں میں تاخیر کرنے لگا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے (اس کی بابت) دریافت کیا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز ظہر عین دوپہر کے وقت پڑھتے تھے۔ اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ آفتاب صاف ہوتا تھا۔ اور نماز مغرب (اس وقت پڑھتے) جب آفتاب غروب ہوجاتا۔ اور عشاء کی نماز

رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ - كَانُوا أَوْ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ. [انظر: ٥٦٥]

کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت، یعنی جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب آپ دیکھتے کہ انھوں نے آنے میں دیر کی ہے تو نماز کو مؤخر کر دیتے۔ اور صبح کی نماز، صحابۂ کرام یا نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

٥٦١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

[561] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آفتاب کے غروب ہوتے ہی ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا کر لیا کرتے تھے۔

فائدہ: نمازِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نمازِ مغرب اس وقت پڑھی جاتی جب سورج غروب ہو کر پردوں میں چھپ جاتا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت، اس وقت ہوتا ہے جب آفتاب غروب ہو کر بالکل غائب ہو جائے اور سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔[2] غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی جانب کچھ دیر تک سرخی رہتی ہے جو اکثر موسموں میں تقریباً ایک گھنٹے تک افق پر رہتی ہے، اس کے ختم ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

٥٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ سَبْعًا جَمِيعًا وَّثَمَانِيًا جَمِيعًا. [راجع: ٥٤٣]

[562] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (مغرب اور عشاء کی) سات رکعات ایک ساتھ اور (ظہر وعصر کی) آٹھ رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

(١٩) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ: الْعِشَاءُ

باب: 19- جس نے مغرب پر عشاء کا اطلاق مکروہ قرار دیا

٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ - هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ: وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ.

[563] حضرت عبداللہ مزنی ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر بادیہ نشین غالب نہ آ جائیں (کیونکہ یہ دیہاتی نماز مغرب کو عشاء کے نام سے یاد کرتے ہیں)۔''

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1440(636)۔ 2 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1385(612)۔

فائدہ: دیہاتی لوگ نام رکھنے میں برعکس طریقہ اختیار کرتے تھے، وہ مغرب کو عشاء کا نام دیتے جبکہ مغرب سے غروب کا اول وقت مراد ہوتا ہے اور عشاء رات کے ابتدائی اندھیرے کو کہتے ہیں جو شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے، یعنی اول وقت کو آخر وقت کا نام دے دینا، بڑے مغالطے میں ڈال دیتا ہے، اس لیے شریعت نے اس کی اصلاح فرمائی ہے۔

(٢٠) بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ». وَقَالَ: «لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ»، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالْاِخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ: الْعِشَاءُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ﴾ [النور: ٥٨] وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةُ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَمَةِ. وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاءَ. وَقَالَ أَبُوبَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ. وَقَالَ أَنَسٌ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

باب: 20- عشاء اور عتمہ کا ذکر اور جس نے اس کے متعلق وسعت اختیار کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''منافقین پر عشاء اور فجر کی نمازیں تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''اگر انھیں علم ہو جائے کہ عتمہ اور فجر میں کس قدر ثواب ہے (تو ضرور، ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے)۔'' ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ عشاء کو عشاء کہنا ہی بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (یہی نام لے کر) فرمایا ہے: ''اور نماز عشاء کے بعد.....'' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں عشاء کی نماز کے وقت باری باری جایا کرتے تھے تو ایک دن آپ نے عتمہ، یعنی تاریکی میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز عتمہ، یعنی تاریکی میں تاخیر سے پڑھی۔ بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے عتمہ دیر سے پڑھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نماز عشاء (مؤخر کر کے) پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسری نماز عشاء دیر سے ادا کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے عشاء اور مغرب کی نماز پڑھی۔

٥٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». [راجع: ١١٦]

[564] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور یہ وہی نماز ہے جسے لوگ ''عتمہ'' کہتے تھے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تمھیں اس رات کے متعلق خبر دوں، آج جو لوگ روئے زمین پر ہیں، آج سے ایک صدی پوری ہونے تک ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔''

(٢١) بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

باب: 21- عشاء کا وقت جب لوگ جمع ہو جائیں (خواہ جلدی آئیں) یا دیر کریں

٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - هُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. [راجع: ٥٦٠]

[565] حضرت محمد بن عمرو ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے نبی ﷺ کی نمازوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نبی ﷺ ظہر کی نماز عین دوپہر کے وقت پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھ لیتے کہ سورج ابھی تاب دار (روشن) ہوتا، نماز مغرب غروب آفتاب کے فوراً بعد پڑھ لیتے اور عشاء کی نماز کے لیے اگر اکثر مقتدی آجاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور اگر حاضرین کی تعداد کم ہوتی تو مؤخر کر دیتے اور نماز صبح اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(٢٢) بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ

باب: 22- نماز عشاء کی فضیلت

٥٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ

[566] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر فرمائی، یہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے، چنانچہ آپ گھر سے نہیں نکلے تا آنکہ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا کہ عورتوں اور بچوں کو نیند آرہی ہے۔ پھر آپ تشریف لائے

وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ. [انظر: ٥٦٩، ٨٦٢، ٨٦٤]

اور اہل مسجد سے فرمایا: ''روئے زمین پر تمھارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔''

٥٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِيَ الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ - وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ - فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: «عَلٰى رِسْلِكُمْ، أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ - أَوْ قَالَ: - مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ» - لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ - قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[567] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میرے وہ رفقاء جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے، وادیٔ بُطحان میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے جبکہ نبی ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ ہر رات عشاء کی نماز کے لیے چند آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے۔ ایک دن میں اور میرے ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اس دن کسی کام میں مصروف تھے اور آپ نے نماز عشاء میں اس قدر تاخیر فرمائی کہ آدھی رات ہوگئی۔ آخر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے حاضرین سے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو، تمھیں مبارک ہو کیونکہ تم پر اللہ کی یہ نعمت ہے کہ اس وقت تمھارے علاوہ لوگوں میں سے اور کوئی نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔'' یا فرمایا: ''اس وقت تمھارے سوا کسی نے یہ نماز نہیں پڑھی۔'' معلوم نہیں آپ نے ان دو باتوں میں سے کون سی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور خوشی خوشی واپس آئے۔

(٢٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

باب:23- عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

٥٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. [راجع: ٥٤١]

[568] حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

فائدہ: محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عشاء سے پہلے سونے کی کراہت اسی صورت میں ہے جب نماز باجماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ہر شخص کے لیے ہر حال میں عشاء سے پہلے سونا مکروہ نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنی نیند پر قابو ہے یا اس نے وقت پر بیدار ہونے کا انتظام کر رکھا ہے یا ایسی جگہ سو رہا ہے جہاں لوگ اسے خود ہی اٹھا دیں گے یا کوئی شخص اضطراری طور پر سو جائے تو اس کے لیے عشاء سے قبل سونا مکروہ نہیں جیسا کہ آئندہ باب میں اس کے متعلق مزید وضاحت ہوگی۔

(٢٤) بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

باب: 24- نیند کا غلبہ ہونے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ: اَلصَّلَاةَ، نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ». قَالَ: وَلَا تُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ؛ قَالَ: وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعِشَاءَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. [راجع: ٥٦٦]

[569] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ نے آپ کو بآواز بلند کہا: (یا رسول اللہ!) نماز (پڑھا دیں)، عورتیں اور بچے سو گئے ہیں، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمھارے علاوہ اہل زمین میں سے کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔'' راوی کہتا ہے کہ ان دنوں مدینے کے علاوہ کسی اور جگہ نماز نہیں ہوتی تھی، نیز صحابۂ کرام ؓ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: پہلے باب میں عشاء سے قبل سونے کے متعلق کراہت کا بیان تھا، اس باب میں ان حالات کی طرف اشارہ مقصود ہے جن میں سونے کی اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیند کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے، یعنی اس کے اختیار کا کوئی دخل نہ ہو تو وہ معذور ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل صورتوں میں بھی عشاء سے قبل سونے کی اجازت ہے: * ایسی جگہ سو جائے کہ جہاں اسے یقیناً اٹھا دیا جائے گا، مثلاً: مسجد میں نماز کے انتظار میں سونا۔ * سونے سے بیداری کا کوئی انتظام کر دیا جائے، مثلاً: کسی کو مقرر کر دینا کہ وہ نماز کے وقت اٹھا دے گا یا الارم لگا کر سو جائے۔ * جسے اپنی عادت پر پورا اعتماد ہو کہ ضرورت کے وقت آنکھ کھل جائے گی۔ مقصد یہ ہے کہ اگر نماز باجماعت فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٥٧٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[570] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو ایک رات عشاء کی نماز کے وقت کوئی ضرورت پیش آ گئی تو آپ نے نماز کو مؤخر کر دیا یہاں

ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشٰى أَنْ يَّغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا.

تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ بعدازاں نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''اہل زمین میں کوئی تمھارے علاوہ اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ عشاء کی نماز جلدی پڑھیں یا دیر سے ادا کریں جب انھیں یقین ہوتا کہ نیند سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ اور وہ نماز سے پہلے سو جاتے تھے۔

٥٧١ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا؛ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَّاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوهَا هٰكَذَا». فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً: كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوهَا هٰكَذَا». [انظر: ٧٢٣٩]

[571] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز کے لیے کہا۔ بعدازاں نبی ﷺ تشریف لائے۔ گویا میں اس وقت بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ کو سر پر رکھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر گراں خیال نہ کرتا تو یہ حکم دیتا کہ وہ اسی وقت یہ نماز پڑھا کریں۔'' راوی کہتا ہے: میں نے حضرت عطاء سے بطور تحقیق پوچھا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق اپنا ہاتھ اپنے سر پر کس طرح رکھا تھا؟ تو حضرت عطاء نے اپنی انگلیاں قدرے کشادہ کیں، پھر انگلیوں کے کنارے سر کے کونے پر رکھے، پھر انگلیوں کو سر پر اس طرح کھینچا کہ انگوٹھے نے کانوں کے اس کنارے کو مس کیا جو کنپٹی اور داڑھی کے کونے پر چہرے کے قریب ہے۔ نہ آپ اس میں کمی کر رہے تھے اور نہ مضبوط پکڑ رہے تھے، بس ایسے کر رہے تھے جیسے میں کہہ رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز اسی وقت پڑھا کریں۔''

(٢٥) بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

باب: 25- عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا.

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے۔

٥٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوهَا».

[572] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے عشاء میں ایک مرتبہ نصف رات تک تاخیر فرمائی، پھر اسے ادا کیا اور فرمایا: ''لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے ہو، نماز ہی میں رہے ہو۔''

وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ. [انظر: ٦٠٠، ٦٦١، ٨٤٧، ٥٨٦٩]

ابن ابی مریم راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ اضافہ بیان کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی اس شب والی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک ہے اور یہ وقت جواز ہے۔ وقت مختار نہیں۔ نصف رات کے بعد عشاء قضا ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان اور اس کے تحت بیان کی گئی احادیث میں کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جس سے عشاء کے وقت کا صبح صادق تک ہونا معلوم ہو۔

(٢٦) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب: 26- نماز فجر کی فضیلت

٥٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُونَ - أَوْ لَا تُضَاهُونَ - فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا». ثُمَّ قَالَ: (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

[573] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ''تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمھیں کوئی دشواری یا اشتباہ نہیں ہوگا، لہٰذا اگر تم پابندی کر سکتے ہو تو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نمازوں سے مغلوب نہ ہو جاؤ، یعنی پابندی سے انھیں ادا کر سکو تو ضرور کرو۔'' پھر آپ نے یہ

وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾. [راجع: ٥٥٤]

آیت تلاوت فرمائی: ''طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، یعنی نماز پڑھو۔''

فائدہ: اس سے نماز فجر کی فضیلت معلوم ہوگئی کہ یہ اتنی اہم نماز ہے جس کی پابندی رویت باری تعالیٰ جیسی عظیم نعمت کے حصول میں مؤثر ہے۔

٥٧٤ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ حَبَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[574] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازوں کو پابندی سے ادا کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔''

اس روایت کو ابن رجاء نے بھی بواسطہ ہمام بیان کیا ہے، نیز اسحاق نے بواسطہ حبان عن ہمام بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فجر اور عصر کے علاوہ دیگر نمازوں کی ضرورت ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اسے اس انداز سے پابند بنانا چاہتے تھے کہ دفعتاً بار خاطر بھی نہ ہو اور کام بھی ہو جائے، اس لیے آپ نے راحت و آرام اور کثرت مشاغل کے وقت نمازوں کی اہمیت بیان فرمائی۔ جب کوئی ان اوقات میں نمازوں کی پابندی کرے گا تو دیگر اوقات میں پابندی کرنا اس کے لیے بہت آسان ہوگا۔ الغرض ''بردین'' جنھیں دوسری روایت میں ''عصرین'' کہا گیا ہے، کی پابندی کو دخول جنت میں اس طرح دخل ہے کہ ان اوقات کی پابندی سے دوسرے اوقات میں پابندی آسان ہو جاتی ہے، اس لیے ان کی اہمیت کو بطور خاص بیان کیا گیا ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٧) بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

باب: 27- نماز فجر کا وقت

٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ

[575] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر وہ سب نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (انس رضی اللہ عنہ) نے پوچھا کہ

أَوْ سِتِّينَ ، يَعْنِي آيَةً . [؛ح :] [انظر : ١٩٢١]

سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا: جس قدر پچاس یا ساٹھ آیات پڑھی جائیں۔

٥٧٦ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ : سَمِعَ رَوْحًا قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّيَا ، قُلْتُ لِأَنَسٍ : كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ : قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً . [انظر : ١١٣٤]

[576] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوگئے تو نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے تک کتنا وقفہ تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ جتنے میں ایک انسان پچاس آیات پڑھ سکے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ . [انظر : ١٩٢٠]

[577] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اپنے اہل میں سحری کھاتا تھا، پھر مجھے جلدی ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ لوں۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ نماز فجر سحری سے متصل ہوتی تھی، یعنی سحری سے فراغت کے بعد جب فجر کا وقت شروع ہوتا، نماز پڑھ لی جاتی۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس روایت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں سحری کرکے جلدی مسجد نبوی پہنچنے کی کوشش کرتے تاکہ نماز فجر رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں پڑھ سکیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز فجر سحری سے فراغت کے بعد فوراً شروع کردی جاتی تھی۔ دوسری روایات میں اس کی وضاحت ہے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھ لیتے تھے۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔''

٥٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ : كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى

[578] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل ایمان خواتین رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فجر کی نماز میں چادریں اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ اپنے گھروں کو ایسے وقت میں واپس لوٹتیں کہ انھیں تاریکی شب کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ. [راجع: ٣٧٢]

فائدہ: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز فجر صبح کے خوب روشن ہوجانے پر پڑھا کرو کیونکہ یہ تمھارے اجر میں اضافے کا موجب ہے۔''[1] اس میں اور دیگر احادیث کے مابین دوطرح سے تطبیق ممکن ہے: ✱ نماز کا آغاز تاریکی میں کیا جائے لیکن قراءت اتنی طویل ہو کہ سلام پھیرنے کے وقت صبح خوب روشن ہوجائے۔ اسے امام طحاوی اور امام ابن قیم نے اختیار کیا ہے۔ ✱ صبح روشن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے واضح ہونے میں کوئی شک نہ رہے۔ اس موقف کو امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ واضح رہے کہ صبح کو روشن کر کے نماز فجر ادا کرنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لیکن آخر کار جس عمل پر تادم حیات مداومت فرمائی، وہ اندھیرے میں نماز فجر کی ادائیگی ہے۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

باب: 28- جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی

٥٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». [راجع: ٥٥٦]

[579] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی، وہ نماز فجر پانے میں کامیاب ہوگیا۔ اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی وہ نماز عصر پانے میں کامیاب ہوگیا۔''

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پانے سے ہی پوری نماز ادا ہوگئی اور اسے اب بقیہ نماز مکمل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھ لے تو اس نے نماز کے وقت ادا کو پالیا، اب وہ باقی ماندہ نماز طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے بعد پڑھے گا تو بھی اسے ادا نماز ہی کا ثواب ملے گا۔ نماز کا جو حصہ وقت نکلنے کے بعد پڑھا گیا ہے، اسے بھی ادا ہی شمار کیا جائے گا، وہ قضا میں شامل نہیں ہوگا۔ جمہور محدثین کے ہاں حدیث کا یہی مفہوم ہے۔

(٢٩) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

باب: 29- جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا

٥٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

[580] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس

1 مسند أحمد: 465/3.

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ». [راجع: ٥٥٦]

نے پوری نماز کو پالیا۔“

فائدہ: شیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا تقاضا ہے کہ کسی نماز کی ایک رکعت پالینے سے اس کا وقت ادا پایا جاتا ہے، یعنی اگر کسی نے کسی نماز کا اتنا وقت پالیا کہ اس میں صرف ایک ہی رکعت ادا کی جاسکے تو اس نے گویا مکمل نماز کو پالیا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک رکعت سے کم ادا کرنے کا وقت ملا تو اس سے وقت ادا فوت ہوجاتا ہے۔[1]

(٣٠) بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

باب: 30- نماز فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑھنے کا حکم

٥٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَّرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

[581] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر ؓ تھے، یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهٰذَا.

اس حدیث کے متعلق ایک دوسری سند ہے جس میں) قتادہ کہتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ سے سنا، وہ ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث میں صرف دو اوقات مکروہ کا ذکر ہے جبکہ دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اوقات مکروہ پانچ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک۔ * نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔ * عین طلوع آفتاب۔ * استواء آفتاب، یعنی عین دوپہر کے وقت۔ * عین غروب آفتاب۔ ان میں سے پہلے دو اوقات کو نماز فجر اور نماز عصر سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو اوقات میں نماز پڑھنے کی کراہت وقت کی وجہ سے نہیں کہ وقت کی ذاتی خرابی کی بنا پر ان میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ فرض نماز کے حق کی بنا پر ہے تاکہ تمام وقت فرض نماز کے لیے وقف ہو۔ اگر وقت کی ذاتی خرابی کی بنا پر کراہت ہوتی تو فجر وعصر کی تاخیر طلوع وغروب سے قبل تک جائز نہ ہوتی۔ اور آخری تین

1 رسالہ مواقیت الصلاة، ص: 16.

اوقات ممنوعہ ان کی ذاتی خرابی کی بنا پر ہیں کیونکہ طلوع وغروب کے وقت شیطان کی عبادت کی جاتی ہے اور عین دوپہر کے وقت جہنم جوش میں ہوتی ہے جو غضب الٰہی کا مظہر ہے، نیز اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ان تمام اوقات مکروہ میں ایسے نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جو کسی سبب سے وابستہ نہیں ہیں اور نہ شریعت نے ان کے متعلق کوئی ترغیب ہی دی ہے، البتہ ان اوقات میں فوت شدہ نمازیں، نماز جنازہ اور ایسے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں جو کسی سبب سے وابستہ ہیں اور شریعت نے انھیں ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ تحیۃ المسجد وغیرہ۔ ایسے نوافل کو فقہی اصطلاح میں ذوات الاسباب کہا جاتا ہے۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا».

[انظر: ٥٨٥، ٥٨٩، ١١٩٢، ١٦٢٩، ٣٢٧٣]

[582] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔''

٥٨٣ - وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ»، تَابَعَهُ عَبْدَةُ. [انظر: ٣٢٧٢]

[583] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز موقوف کر دو تا آنکہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبنے لگے تو بھی نماز موقوف کر دو تا آنکہ آفتاب پورا چھپ جائے۔ (ہشام سے روایت کرنے میں) عبدہ بن سلیمان نے (یحییٰ بن سعید کی) متابعت کی ہے۔

٥٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ؛ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[584] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت، دو قسم کے لباس اور دو اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا: آپ نے فجر کے بعد تا طلوع آفتاب اور عصر کے بعد تا غروب آفتاب نماز پڑھنے، سخت بکل مارنے اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جس سے اوپر کی طرف ستر کھلنے کا اندیشہ ہو، نیز کسی چیز کو محض چھونے یا کوئی چیز پھینک کر بیع پختہ کرنے سے بھی روکا ہے۔

(۳۱) بَابٌ: لَا تُتَحَرَّى الصَّلَاةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: 31- غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کیا جائے

٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا». [راجع: ٥٨٢]

[585] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔''

فائدہ: کسی چیز کے حصول کے لیے کوشش اور دوڑ دھوپ کرنا تحری کہلاتا ہے۔ سورج کی عبادت کرنے والے کفار طلوع و غروب کے وقت بڑے اہتمام سے عبادت کرتے تھے۔ اہل ایمان کو اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھنے کا اہتمام کرے تاکہ کفار کے ساتھ کسی بھی پہلو سے تشبیہ نہ ہو، البتہ اگر کوئی انسان ان اوقات میں اپنی نیند سے بیدار ہوا ہو یا اسے اپنی بھولی ہوئی نماز یاد آئی ہو تو اسے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے: جو شخص نماز سے سویا رہا یا نماز ادا کرنا بھول گیا تو وہ جب بھی بیدار ہو یا اسے جب بھی یاد آئے تو پڑھ لے۔[1]

٥٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ». [انظر: ١١٨٨، ١١٩٧، ١٨٦٤، ١٩٩٢، ١٩٩٥]

[586] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''صبح کے بعد کوئی نماز نہیں تا آنکہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد (بھی) کوئی نماز نہیں تا آنکہ سورج غروب ہو جائے۔''

فائدہ: صبح اور عصر سے مراد وقت نہیں بلکہ نماز فجر اور نماز عصر ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں اس کی صراحت ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت (1197) میں یہی ہے۔ ان نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ عام نوافل نہ پڑھے جائیں: یہ دونوں اوقات، عین طلوع و غروب جیسے ممنوع اوقات نہیں ہیں۔ اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح اور عصر کے بعد تم نماز نہ پڑھو الا یہ کہ سورج صاف اور بلند ہو۔''[2] اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث میں وارد لفظ ''بعد'' اپنے عموم پر نہیں بلکہ اس سے مراد وقت طلوع یا وقت غروب ہے۔ عنوان سے حدیث کی مطابقت بایں طور ہے کہ جب فجر

1 عمدة القاري: 111/4. 2 سنن أبي داود، التطوع، حديث: 1274.

اور عصر کے بعد ممنوع نماز غیر صحیح ہے تو ایسی نماز ادا کرنے کے لیے کوشش کرنا چہ معنی دارد؟ عقل مند آدمی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔[1]

٥٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [انظر: ٣٧٦٦]

[587] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔

٥٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. [راجع: ٣٦٨]

[588] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو (وقت) نمازوں سے منع فرمایا ہے: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

(٣٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلَاةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

باب: 32- اس شخص کا بیان جس نے صرف نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے کو مکروہ خیال کیا

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَّأَبُو هُرَيْرَةَ.

اس بات کو حضرت عمر، ابن عمر، ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ، لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ مَّا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا. [راجع: ٥٨٢]

[589] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں انھی اوقات میں نماز ادا کرتا ہوں جن میں میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، البتہ میں کسی کو نہیں روکتا وہ دن اور رات کے جس حصے میں چاہیں نماز پڑھیں لیکن طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

---

1. فتح الباري: 2/82.

(٣٣) بَابُ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

باب: 33- عصر کے بعد قضا اور اس طرح کی اور نماز پڑھنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: شَغَلَنِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

جناب کریب رحمہ اللہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ''مجھے وفد عبدالقیس کے کچھ لوگوں نے مشغول کیے رکھا اور میری ظہر کے بعد دو رکعتیں رہ گئیں۔''

٥٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ وَمَا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِّنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا، تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ؛ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ. [انظر: ٥٩١، ٥٩٢، ٥٩٣، ١٦٣١]

[590] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس (اللہ) کی جو رسول اللہ ﷺ کو دنیا سے لے گیا! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کبھی ترک نہیں فرمائیں تا آنکہ آپ اللہ سے جا ملے اور جب اللہ سے ملے تو اس وقت بوجہ ضعف آپ نماز سے تھک جاتے تھے اور آپ اکثر نماز کی ادائیگی بیٹھ کر فرماتے تھے، یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔ اور آپ عصر کے بعد دو رکعات ہمیشہ پڑھا کرتے تھے لیکن انھیں مسجد میں نہیں پڑھتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں آپ کی امت پر گراں نہ گزرے کیونکہ آپ کو اپنی امت کے حق میں تخفیف پسند تھی۔

٥٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ابْنَ أُخْتِي! مَا تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ. [راجع: ٥٩٠]

[591] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے (حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے) فرمایا تھا: میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعات میرے ہاں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

فائدہ: اس سے متعلق دو تفصیلی روایات مسند احمد (299/6 اور 303/6) میں موجود ہیں۔ ان تفصیلی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا اور اس پر دوام کرنا آپ کی خصوصیت پر محمول ہے لیکن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے بطور اسوہ اور نمونہ خیال کرتے ہوئے اس عمل پر زندگی بھر کاربند رہے۔ سنن نسائی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما انھیں غروب آفتاب سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔[1] واللّٰه أعلم بحقيقة الحال.

1. سنن النسائي، المواقيت، حديث: 582.

٥٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٥٩٠]

[592] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات فجر سے پہلے اور دو رکعات عصر کے بعد پوشیدہ اور آشکارا دونوں حالتوں میں کبھی ترک نہ فرمائیں۔

٥٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٥٩٠]

[593] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن بھی نبی ﷺ عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے تھے۔

(٣٤) بَابُ التَّبْكِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ

باب: 34- ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرنا

٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ -، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ». [راجع: ٥٥٣]

[594] حضرت ابوملیح سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک دفعہ ابر آلود دن میں حضرت بریدہ ؓ کے شریک سفر تھے تو انھوں نے فرمایا: نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے نماز عصر چھوڑ دی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔''

(٣٥) بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: 35- نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اذان کہنا

٥٩٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ

[595] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے، کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہم سب لوگوں کے ہمراہ آخر شب آرام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے سوتے رہو۔'' حضرت بلال ؓ گویا ہوئے:

الصَّلَاةِ». قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ، فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ: «يَا بِلَالُ! أَيْنَ مَاقُلْتَ؟» قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ» فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى. [انظر: ٧٤٧١]

میں سب کو جگادوں گا، چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور بلال ؓ اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگا کر بیٹھ گئے، مگر جب ان کی آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا تو وہ بھی سو گئے۔ نبی ﷺ ایسے وقت بیدار ہوئے کہ سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال! تمھارا قول وقرار کہاں گیا؟'' وہ بولے مجھے آج جیسی نیند کبھی نہیں آئی، اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمھاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انھیں واپس کر دیا۔ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے لیے اذان دو۔'' اس کے بعد آپ نے وضو کیا، جب سورج بلند ہو کر روشن ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

(٣٦) بَابُ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: 36- وقت گزر جانے کے بعد قضا نماز باجماعت ادا کرنا

٥٩٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ! مَا صَلَّيْتُهَا»، فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [انظر: ٥٩٨، ٦٤١، ٩٤٥، ٤١١٢]

[596] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ خندق کے دن اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا۔ وہ کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز عصر بمشکل سورج غروب ہونے کے قریب ادا کر سکا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! عصر کی نماز میں بھی نہیں پڑھ سکا۔'' پھر ہم نے وادیٔ بطحان کا رخ کیا، آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم سب نے بھی وضو کیا، پھر آپ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی، اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

(٣٧) بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: 37- جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے اور صرف اسی نماز کا اعادہ کرے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَّاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ.

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک نماز چھوڑ دی (اور) 20 سال تک (اسے یاد نہیں آیا، تب بھی وہ) صرف اسی ایک نماز کا اعادہ کرے گا۔

وضاحت: اس عنوان سے ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ قضا شدہ نماز دو مرتبہ پڑھی جائے۔ ایک جب یاد آئے، پھر دوسرے دن اس کے اپنے وقت بھی ادا کی جائے۔

٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَّمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ﴾» [طٰه:١٤] قَالَ مُوسٰى: قَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: (وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى) وَقَالَ حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[597] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''جو شخص نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی اسے پڑھ لے، اس کا یہی کفارہ ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''میری یاد کے لیے نماز قائم کیجیے۔'' ایک دوسری روایت کے مطابق قتادہ نے آیت کریمہ کو بایں الفاظ تلاوت فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرٰى۔ حبان نے کہا: ہم سے ہمام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے قتادہ نے، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① ایک روایت بایں الفاظ ہے: جو بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو فوت شدہ نماز ادا کرے۔[1] ایک روایت میں ہے کہ ''اگلے دن اسے اپنے وقت پر پڑھے۔''[2] اس اضافے سے بعض حضرات نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ فوت شدہ نماز کو دو مرتبہ ادا کرے: ایک مرتبہ جب یاد آئے اور پھر دوسرے دن اسے اپنے وقت پر بھی پڑھے۔ لیکن حدیث کے الفاظ اس کے متعلق نص صریح کی حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ ان الفاظ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آئندہ دن موجودہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے، سستی سے کام نہ لے، ایسا نہ ہو کہ اگلے دن پھر بروقت نہ پڑھ سکے اور یہی معنی راجح ہیں۔ اور جہاں تک ابوداود کی حدیث (438) کا تعلق ہے، جس میں دوبارہ نماز ادا کرنے کی صراحت ہے تو وہ شاذ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن أبي داود للألباني، حدیث: 41) ② امام بخاری رحمہ اللہ نے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ کے متعلق دو قراءتوں کا ذکر کیا ہے: * ابونعیم اور موسیٰ بن اسماعیل کے بیان کے مطابق لفظ ''ذکر'' یائے متکلم کی طرف مضاف ہے۔ * صرف موسیٰ کے بیان کے مطابق یہ لفظ اسم مقصور ہے، یعنی آخر میں یائے متکلم کے بجائے الف مقصورہ ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے کسی راوی نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ لیکن صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اسے تلاوت فرمایا، چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص نماز سے سو رہے یا غفلت کرے تو اسے چاہیے کہ

1 صحيح مسلم، المساجد، حديث :1568(684). 2 سنن أبي داود، الصلاة، حديث :437.

یاد آنے پر اسے پڑھ لے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“ [1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کریمہ کی تلاوت خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔

(٣٨) بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْأُولٰى فَالْأُولٰى

باب : 38- فوت شدہ نمازوں کو حسب ترتیب پڑھنا چاہیے

٥٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُّ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

[598] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، حضرت عمر ؓ غزوۂ خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں غروب آفتاب تک بمشکل نماز عصر پڑھ سکا ہوں۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: پھر ہم لوگ وادئ بطحان میں گئے، تب آپ نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد نماز (عصر) پڑھی، اس کے بعد نماز مغرب ادا فرمائی۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ حاضر نمازوں کی طرح فوت شدہ نمازوں کو بھی ترتیب کے مطابق ادا کیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس روایت میں صرف نماز عصر کا بیان ہے جبکہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر، عصر اور مغرب تین نمازیں فوت ہوئی تھیں، جنھیں عشاء کے وقت حسب ترتیب ادا کیا گیا، آخر میں نماز عشاء باجماعت ادا فرمائی۔ اگرچہ بعض فقہاء کا موقف ہے کہ پہلے، وقت کی نماز ادا کی جائے، اس کے بعد سابقہ فوت شدہ نمازیں ادا کی جائیں، تاہم رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ مبارکہ یہ ہے کہ پہلے فوت شدہ نمازیں حسب ترتیب پڑھی جائیں، پھر حاضر نماز کو ادا کیا جائے۔ اگرچہ آپ کا مجرد فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا لیکن رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کرنے میں ہی خیر و برکت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جنگ خندق کے روز مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر مشغول کیا کہ آپ کی چار نمازیں رہ گئیں۔ آپ نے فرصت کے وقت حضرت بلال ؓ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز عصر پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔ [2]

(٣٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: 39- نماز عشاء کے بعد قصہ گوئی مکروہ ہے

اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ: السُّمَّارُ

سامر کا لفظ سمر سے ماخوذ ہے، اس کی جمع سُمار

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1569 (684). 2 مسند أحمد: 375/1.

وَالسَّامِرُ هَاهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ، وَأَصْلُ السَّمَرِ ضَوْءُ لَوْنِ الْقَمَرِ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فِيهِ.

ہے۔ اور اس مقام پر سامر جمع کے معنوں میں مستعمل ہے۔ عربی زبان میں سمر کا لفظ چاند کی چاندنی کے لیے بولا جاتا ہے۔ چونکہ لوگ اس میں مزے لے لے کر باتیں کرتے تھے اس لیے بعد میں رات کے وقت باتیں کرنے کے لیے استعمال ہونے لگا۔

٥٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟. قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولٰى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[599] حضرت ابومنہال سیار بن سلامہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے والد محترم نے ان سے عرض کیا: آپ بیان کریں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نماز ظہر جسے تم پہلی نماز کہتے ہو اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ جب ہمارا کوئی آدمی نماز پڑھ کر عوالی مدینہ میں اپنے گھر پہنچتا تو ابھی سورج خوب روشن ہوتا۔ راوی کہتا ہے کہ مغرب کے متعلق انھوں نے جو فرمایا میں اسے بھول گیا ہوں۔ صحابی کہتے ہیں کہ آپ عشاء کی نماز دیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے، نیز عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے فراغت کے بعد آپ ایسے وقت لوٹتے جب ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس والے ساتھی کو پہچان لیتا تھا اور آپ اس میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠) بَابُ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: 40- نماز عشاء کے بعد علمی اور خیر خواہی پر مبنی گفتگو کرنا

٦٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ

[600] حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ حضرت حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے۔

قَالَ: انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ وَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: نَظَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». [قَالَ الْحَسَنُ:] وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ. قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٧٢]

انھوں نے تشریف لانے میں اتنی دیر کر دی کہ (مسجد سے) ان کی برخاستگی کا وقت قریب آ گیا۔ بہرحال وہ تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں ہمارے پڑوسیوں نے دعوت دی تھی (اس لیے دیر ہوگئی) پھر انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہم نے ایک رات نبی ﷺ کا انتظار کیا تا آنکہ آدھی رات ہوگئی، اس کے بعد آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''خبردار! لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔'' اس حدیث کے پیش نظر حضرت حسن بصری نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر میں رہتے ہیں جب تک وہ خیر کا انتظار کرتے رہیں۔ قرہ بن خالد نے کہا: حضرت حسن بصری کا مذکورہ فرمان بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے ماخوذ ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز عشاء کے بعد دین اور خیر خواہی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے وقت مسلمانوں کے معاملات کے متعلق باہم گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس مجلس مشاورت میں شریک رہتا تھا۔[1] اگرچہ عام حالات میں نماز عشاء کے بعد سو جانا چاہیے لیکن اگر کوئی کار خیر سامنے آ جائے یا علمی کام کرنا ہو یا مسلمانوں کے متعلق کوئی رفاہی معاملہ نمٹانا ہو تو عشاء کے بعد گفتگو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، چنانچہ امام حسن بصری کا معمول تھا کہ وہ روزانہ رات کے وقت مسجد میں ایک علمی مجلس کا اہتمام کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے، نیز اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا محل استدلال یہی خطبہ ہے۔

٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي

[601] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم اس رات کی اہمیت کو جانتے

[1] جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 169.

آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ»، فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى مَا يَتَحَدَّثُونَ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ. [راجع: ١١٦]

ہو؟ آج کی رات سے سو برس بعد کوئی شخص جو اب زمین پر موجود ہے، زندہ نہیں رہے گا۔'' لوگ نبی ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے پریشان ہونے لگے اور سو برس کی وضاحت کرنے میں دوسری باتوں کی طرف خیال دوڑانا شروع کر دیا، حالانکہ نبی ﷺ کے اس فرمان: ''جو آج روئے زمین پر زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا'' اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ سو برس تک یہ صدی ختم ہو جائے گی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث سے صرف یہ مقصود ہے کہ علمی مذاکرات کو سمر بعد العشاء کے تحت نہ سمجھا جائے بلکہ ایسی مجالس کے انعقاد میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ دعوتی اجتماعات رات گئے تک جاری رہیں۔ پوری پوری رات وعظ و ارشاد کی مجالس میں لگا دینا کوئی خدمت دین نہیں۔ اس حدیث کے تحت حیاتِ خضر کا مسئلہ بھی آتا ہے، چنانچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی گفتگو آئندہ پر اٹھا رکھتے ہیں۔ وباللّٰہ التوفیق.

(٤١) بَابُ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

باب: 41- اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

٦٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ». وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ. قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي، فَلَا أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ

[602] حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اصحاب صفہ نادار لوگ تھے۔ نبی ﷺ نے (ان کے متعلق) فرمایا تھا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے، وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا (ان میں سے لے جائے)۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمی لے کر گئے اور خود نبی ﷺ نے اپنے ہمراہ دس آدمیوں کو لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گھر میں اس وقت میں اور میرے والدین تھے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے یہ کہا یا نہیں کہ گھر میں میری اہلیہ اور خادم بھی تھا جو میرے اور میرے

صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ، أَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيئًا، فَقَالَ: وَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، - قَالَ: وَشَبِعُوا - وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أُنَاسٌ، اَللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ. [انظر: ٣٥٨١، ٦١٤٠، ٦١٤١]

والدگرامی کے گھر میں مشترکہ طور پر کام کرتا تھا۔ الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہاں رات کا کھانا کھالیا اور تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہر گئے، پھر عشاء کی نماز پڑھ لی گئی، لوٹ کر پھر تھوڑی دیر ٹھہرے، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے رات کا کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد آپ کافی رات گئے اپنے گھر واپس آئے تو ان کی بیوی نے کہا: تم اپنے مہمانوں یا مہمان کو چھوڑ کر کہاں اٹک گئے تھے؟ وہ بولے: کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے بتایا کہ آپ کے آنے تک مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کردیا تھا۔ کھانا پیش کیا گیا لیکن وہ نہ مانے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں تو (مارے خوف کے) کہیں چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے غنثر! آپ نے بہت سخت سست کہا اور خوب کوسا، پھر مہمانوں سے گویا ہوئے: کھاؤ تمھیں خوشگوار نہ ہو، اور کہا: اللہ کی قسم! میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! ہم جب لقمہ لیتے تو نیچے سے زیادہ بڑھ جاتا تا آنکہ سب مہمان سیر ہوگئے اور جس قدر کھانا پہلے تھا اس سے کہیں زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب کھانا دیکھا کہ وہ ویسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے تو انھوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے قبیلۂ بنوفراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ کھانا اس وقت پہلے سے تین گنا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر اس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ تناول فرمایا اور کہا کہ ان کی یہ قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی۔ پھر ایک لقمہ اس سے (مزید) کھایا اور باقی ماندہ کھانا نبی ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے اور وہ صبح تک آپ کے پاس پڑا رہا۔ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا:) ہمارے اور ایک گروہ کے درمیان کچھ عہد تھا جس کی مدت گزر چکی

تھی تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ کر دیے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ کتنے آدمی تھے۔ ان سب نے اس میں سے کھایا، یا جیسے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا۔

فائدہ: دن کے اوقات میں کاروباری مصروفیات اور دیگر مشاغل کی وجہ سے انسان گھریلو ضروریات کے متعلق اہل خانہ سے تبادلہ خیالات اور باہمی مشاورت کے لیے فرصت نہیں پا سکتا، اس لیے رات کے وقت کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد بیوی بچوں سے بات چیت کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے، نیز مہمان کی آمد کا کوئی طے شدہ وقت نہیں ہوتا، وہ کسی بھی وقت حاضر ہو سکتا ہے۔ عشاء کے بعد اس کے ساتھ مذاکرات کی ضرورت پیش آ سکتی ہے، اس لیے شریعت نے ایسی ہنگامی ضروریات کا خیال رکھا ہے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

10 - كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان سے متعلق احکام ومسائل

(۱) بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

باب: 1- اذان کی ابتدا

وَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ﴾ [المائدة: ٥٨] وَقَوْلِهِ: ﴿إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ﴾ [الجمعة: ٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے اور اسے شغل بناتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ بے وقوف ہیں۔“ نیز اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے (تو ذکر الٰہی کی طرف دوڑ کر آؤ)۔“

٦٠٣ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوتِرَ الْإِقَامَةَ. [انظر: ٦٠٥، ٦٠٧، ٣٤٥٧]

[603] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نماز کے اعلان کے لیے لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا، اس سلسلے میں انھوں نے یہود ونصاریٰ کا بھی تذکرہ کیا تو حضرت بلال ؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ کہیں۔

٦٠٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِّثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِّثْلَ

[604] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے اس کے لیے جمع ہوا کرتے تھے کیونکہ اس وقت نماز کے لیے باقاعدہ اذان کا اہتمام نہ تھا۔ ایک دن انھوں نے اس کے متعلق باہمی مشورہ کیا تو کسی نے کہا: عیسائیوں کی طرح ایک ناقوس بنا لیا جائے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: یہودیوں کے بگل کی طرح ایک نرسنگھا رکھ لیا جائے، مگر

قَرْنِ الْيَهُودِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کی اطلاع دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھو اور نماز کی اطلاع دو۔''

فائدہ: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اذان کی مشروعیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے ہوئی، حالانکہ ایسا نہیں ہے، چنانچہ تفصیلی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ طیبہ آنے کے بعد نماز کے لیے جمع ہونے کے متعلق مسلمانوں کو حسب ذیل تین مراحل سے گزرنا پڑا: ٭ نماز کے وقت کا اندازہ لگا کر مسجد میں جمع ہو جاتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اس کا نقصان یہ ہوتا کہ کچھ لوگ پہلے آ جاتے جبکہ ایسا کرنے سے ان کا کاروبار متاثر ہوتا۔ اور کچھ لوگ وقت کے بعد آتے، اس سے نماز میں تاخیر ہو جاتی۔ ٭ اس کے بعد باہمی مشورے سے طے پایا کہ کسی آدمی کو متعین کر دیا جائے جو بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز کے وقت اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کے الفاظ سے نماز کے وقت کا اعلان کر دیا کرے۔ یہ تجویز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اس پر عمل شروع ہو گیا۔ ٭ آخر کار حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں ایک شخص نے اذان کی تعلیم دی تو انھوں نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ یہ سچا خواب ہے، چنانچہ آپ کے حکم پر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے گھر سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے بھی اس طرح کا خواب دیکھا ہے۔[1] اس کے بعد اذان دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔

(٢) بَابٌ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى [مَثْنَى]

باب :2- اذان میں دو دو مرتبہ کلمات کہنا

٦٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ. [راجع: ٦٠٣]

[605] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اذان میں جفت (دو دو مرتبہ) کلمات کہے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے علاوہ دیگر کلمات طاق (ایک ایک مرتبہ) کہے۔

٦٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا أَوْ

[606] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مسلمان (مدینہ طیبہ میں) زیادہ ہو گئے تو مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعے سے نماز کے وقت کا اعلان ہو جسے سب لوگ سمجھ لیں۔ کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ آگ کا الاؤ روشن کر دیا جائے یا ناقوس کے ذریعے سے اعلان کر دیا

1 سنن أبي داود، الأذان، حديث: 499.

يَضْرِبُوا نَاقُوسًا ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ . [راجع : ٦٠٣]

جائے۔ آخر کار بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے۔

(٣) بَابٌ : اَلْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ إِلَّا قَوْلَهُ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

باب: 3- قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے علاوہ اقامت کے الفاظ ایک، ایک مرتبہ کہنا

٦٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ . قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَذَكَرْتُ لِأَيُّوبَ فَقَالَ : إِلَّا الْإِقَامَةَ . [راجع : ٦٠٣]

[607] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (کے کلمات) جفت اور اقامت (کے کلمات) طاق (ایک ایک مرتبہ) کہیں۔ (راویٔ حدیث) اسماعیل کہتے ہیں: میں نے (اپنے شیخ) ایوب سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: ہاں (اقامت کے کلمات طاق ہونے چاہییں) سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے (کہ انھیں دو مرتبہ کہا جائے)۔

فائدہ: اقامت کے طاق کلمات کی وضاحت بایں طور ہے: اللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر، أشھد أن لا إلٰہ إلا اللّٰہ، أشھد أن محمدًا رسول اللّٰہ، حي علی الصلاۃ، حي علی الفلاح، قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ، اللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر، لا إلٰہ إلا اللّٰہ.[1] ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ اگر اذان دوہری کہی جائے جس کے انیس کلمات ہیں تو اس وقت تکبیر بھی دوہری ہونی چاہیے جس کے سترہ کلمات ہیں۔ اور اگر عبداللہ بن زید کے خواب والی اکہری اذان دی جائے جس کے پندرہ کلمات ہیں تو اس وقت اقامت بھی اکہری ہونی چاہیے جس کے گیارہ کلمات ہیں۔[2]

(٤) بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

باب:4- اذان دینے کی فضیلت

٦٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ

[608] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ پیٹھ دے کر بھاگ نکلتا ہے۔ اور جب اقامت ختم ہوجاتی

1 سنن أبي داود، الأذان، حديث : 502. 2 سنن أبي داود، الأذان، حديث : 499.

بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى». [انظر: ١٢٢٢، ١٢٣١، ١٢٣٢، ٣٢٨٥]

ہے تو پھر سامنے آتا ہے تاکہ نمازی اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ اور کہتا ہے: یہ بات یاد کر، وہ بات یاد کر، یعنی وہ باتیں جو نمازی بھول گیا تھا (انھیں یاد دلاتا ہے) حتی کہ نمازی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی ہے۔"

(٥) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

باب: 5- باآواز بلند اذان دینا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا، وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے (اپنے مؤذن سے) کہا تھا کہ صاف اور سیدھی سیدھی اذان کہو، بصورت دیگر ہم سے الگ ہو جاؤ۔

٦٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٢٩٦، ٧٥٤٨]

[609] حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں دیکھتا ہوں کہ تمھیں بکریوں اور جنگل میں رہنا پسند ہے، اس لیے تم جب اپنی بکریوں کے ہمراہ جنگل میں رہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو، اس لیے کہ مؤذن کی آواز کو جو کوئی جن وانس یا اور کوئی سنے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

(٦) بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

باب: 6- اذان سن کر خون ریزی سے رک جانا

٦١٠ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ،

[610] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب بھی ہمارے ساتھ کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو اس وقت تک حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اور آپ انتظار فرماتے، اگر اذان سن لیتے تو حملے کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر غارت

قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا، رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ! مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». [راجع: ٣٧١]

گری کرتے، چنانچہ ہم لوگ خیبر کی لڑائی کے لیے نکلے تو ہم رات کو ان کے ہاں پہنچے، جب صبح ہوئی اور نبی ﷺ نے اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوئے۔ میں بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوگیا، میرا پاؤں نبی ﷺ کے قدم مبارک سے چھو رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر کے لوگ اپنے ٹوکرے اور دیگر آلات زراعت لے کر کام کاج کے لیے باہر نکلے، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد، اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) پوری فوج کے ساتھ آگئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: " الله أكبر، الله أكبر، خیبر برباد ہوگیا۔ یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوجاتی ہے جنھیں پہلے ڈرایا گیا ہو۔"

(٧) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

باب: 7- مؤذن کی اذان سنتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا. مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

[611] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔"

فائدہ: اذان کے جواب کے متعلق تین صورتیں ممکن ہیں: * بعینہٖ وہی کلمات دہرائے جائیں جو مؤذن کہتا ہے۔ *حي على الصلاة اور حي على الفلاح پر لاحول و لا قوة إلا بالله پڑھا جائے اور باقی کلمات مؤذن کی طرح کہے جائیں۔ *حي على الصلاة اور حي على الفلاح پر یہ کلمات بھی کہے جائیں اور لاحول ولا قوة إلا بالله بھی کہا جائے۔ جمہور فقہاء نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے انداز بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

٦١٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[612] حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے

هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا، فَقَالَ مِثْلَهُ إِلٰى قَوْلِهِ: «وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ».

ایک دن حضرت معاویہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے أشهد أن محمدًا رسول الله تک اسی طرح کہا جس طرح مؤذن نے کہا تھا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهُ. [انظر: ٦١٣، ٩١٤]

پھر امام بخاری ؒ نے اسحاق بن راہویہ کے طریق سے اسی طرح کی ایک روایت بیان کی ہے۔

٦١٣ - قَالَ يَحْيٰى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ. [راجع: ٦١٢]

[613] حضرت یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے بیان کیا کہ مؤذن نے جب حي على الصلاة کہا تو حضرت معاویہ ؓ نے لاحول ولا قوة إلا بالله کہا اور فرمایا: میں نے تمھارے نبی ﷺ کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

(٨) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

باب:8- اذان کے وقت دعا پڑھنا

٦١٤ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٤٧١٩]

[614] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جوشخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے: [اَللّٰهُمَّ رَبَّ ...... وَعَدْتَهُ] ’’اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انھیں اس مقام پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

فائدہ: واضح رہے کہ وسیلہ کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ’’یہ جنت میں ایک درجے کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جس نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘[1]

1 صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 849(384).

(٩) بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ

وَيُذْكَرُ أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ.

٦١٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». [انظر: ٦٥٤، ٧٢١، ٢٦٨٩]

باب: 9- اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اذان دینے میں جھگڑا کیا تو (اسے ختم کرنے کے لیے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے مابین قرعہ اندازی کی۔

[615] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کیا ثواب ہے، پھر وہ اپنے لیے قرعہ ڈالنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔ اور اگر لوگوں کو علم ہو کہ نماز ظہر کے لیے جلدی آنے کا کتنا ثواب ہے تو ضرور سبقت کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے میں کتنا ثواب ہے تو ان دونوں (کی جماعت) میں ضرور آئیں اگرچہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

(١٠) بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ.

٦١٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ.

باب: 10- دوران اذان میں گفتگو کرنا

حضرت سلیمان بن صرد نے اپنی اذان کے دوران میں گفتگو کی، نیز امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ دوران اذان یا اقامت میں ہنسنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[616] حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش کے دن خطبہ دینے کا ارادہ کیا۔ جب مؤذن حي علی الصلاۃ تک پہنچا تو انھوں نے اسے حکم دیا کہ اعلان کر ''ہر شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔'' (یہ سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام اس شخص نے کیا ہے جو ہم سے بہتر تھا۔ اور یہ (نماز جمعہ)

[انظر: ٦٦٨، ٩٠١]

عزیمت (ضروری) ہے۔

(١١) بَابُ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

باب: 11- اندھے شخص کا اذان دینا جب کہ اس کو کوئی وقت بتانے والا ہو

٦١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ. [انظر: ٦٢٠، ٦٢٣، ١٩١٨، ٢٦٥٦، ٧٢٤٨]

[617] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے تم (روزے کے لیے) کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔'' راویٔ حدیث نے کہا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینے آدمی تھے، وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

(١٢) بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

باب: 12- طلوع فجر کے بعد اذان دینا

٦١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ. [انظر: ١١٧٣، ١١٨١]

[618] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان کے لیے کھڑا ہوجاتا اور صبح نمایاں ہوجاتی تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے۔

فائدہ: إِذَا اعْتَكَفَ کے معنی یہ ہیں کہ جب مؤذن فجر کے انتظار میں رہتا تاکہ صبح اچھی طرح روشن ہوجائے تو اذان دے۔ مؤذن کی اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ دو رکعت سنت فجر پڑھتے تھے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ جب مؤذن اذان دیتا اور صبح خوب روشن ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعت پڑھتے۔[1]

٦١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ

[619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی سی رکعات پڑھتے تھے۔

1 صحيح البخاري، التطوع، حديث: 1181.

مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. [انظر: ١١٥٩]

٦٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». [راجع: ٦١٧]

[620] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال (رضی اللہ عنہ) رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے کھاؤ اور پیو، تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔''

(١٣) بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: 13- صبح صادق سے پہلے اذان کہنا

٦٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ - أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ، وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ - حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا». وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرٰى، ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ. [انظر: ٥٢٩٨، ٧٢٤٧]

[621] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بلال کی اذان سن کر سحری کھانا ترک نہ کرے کیونکہ وہ رات کو اذان دیتا ہے تاکہ تہجد پڑھنے والا لوٹ جائے اور جو ابھی سویا ہوا ہو، اسے بیدار کر دے اور فجر ایسے نہیں ہے۔'' آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے پہلے ان کو اوپر اٹھایا پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف جھکایا، پھر فرمایا: ''فجر اس طرح ہوتی ہے۔'' زہیر راوی نے وضاحت کی کہ آپ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھ کر انھیں دائیں بائیں پھیلا دیا، یعنی دونوں گوشوں میں روشنی پھیل جائے تو صبح ہوتی ہے۔

٦٢٢، ٦٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح. قَالَ: وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ ابْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ

[623,622] حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے سحری کھاؤ اور پیو، تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔''

بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[راجع: ٦١٧ وانظر: ١٩١٩]

فائدہ: ہمارے ہاں اذان اول کے متعلق عام عادت یہ ہے کہ اسے اذان تہجد کا نام دیا جاتا ہے، پھر اسے اذان فجر سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے کہا جاتا ہے، حالانکہ یہ اذان قطعی طور پر تہجد کے لیے نہیں بلکہ تہجد پڑھنے والوں کو واپس گھر لوٹانے کے لیے دی جاتی ہے تاکہ وہ آرام کرلیں اور اگر روزہ رکھنا ہے تو سحری وغیرہ تناول کرلیں۔ اور اس کا دوسرا مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ یہ سوئے ہوؤں کو بیدار کرنے کے لیے ہے تاکہ وہ اٹھیں اور اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہوکر نماز فجر کے لیے تیاری کریں۔ اس کام کے لیے پندرہ بیس منٹ ہی کافی ہیں کیونکہ احادیث میں وضاحت ہے کہ دونوں حضرات کے اذان دینے کے درمیان صرف اتنا وقت ہوتا کہ پہلی اذان سے فراغت کے بعد وہ نیچے اتر رہا ہوتا اور دوسرا اذان دینے کے لیے اوپر جارہا ہوتا۔[1]

(١٤) بَابٌ: كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ إِقَامَةَ الصَّلَاةِ؟

باب: 14- اذان اور تکبیر کے درمیان کتنا وقت ہونا چاہیے اور (اس شخص کا حکم) جو اقامت کا انتظار کرتا ہے؟

٦٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - ثَلَاثًا - لِمَنْ شَاءَ». [انظر: ٦٢٧]

[624] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے۔“ آپ نے تین دفعہ یہ الفاظ کہے، پھر فرمایا: ”یہ نماز اس شخص کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔“

٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ - قَالَ: وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ: لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ -. [راجع: ٥٠٣]

[625] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا تھا تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے کچھ حضرات کھڑے ہوتے اور ستونوں کے پاس جانے میں جلدی کرتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، نیز اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداود حضرت شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہوتا تھا۔

1 صحيح البخاري، الصوم، حديث: 1919.

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کم ازکم اتنا فاصلہ تو ضرور ہونا چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھی جاسکیں، چنانچہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی اذان کے وقت مسجد کے ستونوں کا رخ کرتے تاکہ انھیں سترہ بنا کر جماعت سے پہلے پہلے دو نفل پڑھ سکیں، پھر جب رسول اللہ ﷺ گھر سے مسجد میں تشریف لاتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ابھی نماز میں مشغول ہوتے تھے، چنانچہ ایک اور حدیث میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غروب آفتاب کے بعد دو رکعت ادا کرتے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں دیکھ رہے ہوتے، آپ نہ تو ہمیں اس کا حکم دیتے اور نہ منع ہی فرماتے۔[1]

(١٥) بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

باب: 15- اس شخص کا بیان جو اقامت کا انتظار کرے

٦٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ. [انظر: ٩٩٤، ١١٢٣، ١١٦٠، ١١٧٠، ٦٣١٠]

[626] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو فوراً رسول اللہ ﷺ فجر کے ظاہر ہونے کے بعد نماز فجر سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا فرماتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تاآنکہ مؤذن تکبیر کے لیے آپ کے ہاں حاضر خدمت ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث میں تکبیر کے اعتبار سے اذان فجر کو پہلی اذان کہا گیا ہے۔ گویا اس اذان کی دو حیثیتیں ہیں: سحری کی اذان کے مقابلے میں اسے اذان ثانی کہا جاتا ہے اور جماعت کے لیے اقامت کے اعتبار سے اسے اذان اولیٰ کہا گیا ہے۔

(١٦) بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِّمَنْ شَاءَ

باب: 16- اگر کوئی چاہے تو ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز پڑھ سکتا ہے

٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

[627] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز

1 صحيح مسلم، صلاة المسافرين، حديث :1938(836).

عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ». ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». [راجع: ٦٢٤]

ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔'' پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ''اگر کوئی پڑھنا چاہے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ قَالَ: لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ

باب: 17- اس شخص کا موقف جو کہتا ہے کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے

٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً - وَكَانَ رَحِيمًا رَّفِيقًا - فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: «ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [انظر: ٦٣٠، ٦٣١، ٦٥٨، ٦٨٥، ٨١٩، ٢٨٤٨، ٦٠٠٨، ٧٢٤٦]

[628] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں قیام کیا۔ آپ انتہائی مہربان اور نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمارا اشتیاق اہل خانہ کی طرف ہے تو فرمایا: ''اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو۔ انھیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھا کرو۔ اذان کا وقت آئے تو تم میں سے کوئی اذان دے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کے فرائض سرانجام دے۔''

(١٨) بَابُ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِينَ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَّالْإِقَامَةِ، وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ؛ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ.

باب: 18- مسافر اگر زیادہ ہوں تو انھیں اذان اور اقامت کہنی چاہیے، اسی طرح عرفات اور مزدلفہ میں بھی

نیز سردی اور بارش والی رات میں مؤذن الصلاة في الرحال کہے

٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ

[629] حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، مؤذن نے (ظہر کی) اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: ''ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو۔'' اس نے پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرمایا: ''ذرا اور ٹھنڈا ہو جانے دو۔'' اس نے تیسری مرتبہ اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس سے

التُّلُولَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٥]

فرمایا: ''ذرا مزید ٹھنڈا ہونے دو۔'' یہاں تک کہ جب سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔''

٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». [راجع: ٦٢٨]

[630] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کا ارادہ رکھتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سفر پر روانہ ہو جاؤ تو دوران سفر میں اذان دو اور تکبیر کہو، پھر تم میں سے جو عمر میں بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔''

فائدہ: اس حدیث میں واضح طور پر حکم ہے کہ دوران سفر میں اذان دی جائے، تکبیر بھی کہی جائے اور پھر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ اس میں امیر کے ہونے یا نہ ہونے کا کوئی ذکر نہیں، لیکن اس حدیث کے ظاہری سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اذان دیں اور دونوں تکبیر کہیں۔ بعض اسلاف نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دوران سفر میں دونوں کو بیک وقت اذان دینی چاہیے، لیکن ان کا موقف مرجوح ہے۔ ان الفاظ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اذان دے اور دوسرا تکبیر کہہ دے جیسا کہ حدیث: 631 سے معلوم ہوتا ہے۔

٦٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا، سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ»، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، «وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[631] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم چند ایک ہم عمر نوجوان ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے ہاں قیام کیا۔ آپ انتہائی نرم دل اور بڑے مہربان تھے۔ جب آپ نے خیال کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کا شوق بے چین کر رہا ہے تو آپ نے ہم سے ان کی احوال پرسی فرمائی جنھیں ہم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو ان کے حالات سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''واپس اپنے اہل خانہ کے پاس لوٹ جاؤ اور انھیں کے پاس رہو۔ انھیں دین کی تعلیم دو اور انھیں اچھی باتوں کی تلقین کرو۔'' آپ نے مزید باتیں بیان فرمائیں جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''جس طرح تم نے مجھے نماز

پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو۔ اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہہ دے، البتہ تم میں سے عمر کے اعتبار سے بڑا جماعت کرائے۔''

٦٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ: «أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ» فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ. [انظر: ٦٦٦]

[632] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک مرتبہ سخت سردی کی رات میں ضجنان پہاڑی پر اذان دی، پھر فرمایا: اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر میں سخت سردی یا بارش کی رات میں اپنے مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اذان کہنے کے بعد یوں کہہ دے: توجہ سے سنو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔''

٦٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ. [راجع: ١٨٧]

[633] حضرت ابوجحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی اَبطح میں دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت بلال ؓ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، پھر نیزہ لے کر چلے گئے تا آنکہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے وادی اَبطح میں گاڑ دیا، پھر انھوں نے نماز کے لیے تکبیر کہی۔

(١٩) بَابٌ: هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا؟ وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ؟

باب: 19- کیا مؤذن اپنا منہ ادھر ادھر پھیر سکتا ہے؟ نیز کیا وہ اذان میں ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے؟

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

حضرت بلال ؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈالا۔ (اس کے برعکس) حضرت ابن عمر ؓ اپنے کانوں میں انگلیاں نہیں دیتے تھے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ حضرت عطاء کا کہنا ہے کہ اذان میں وضو ثابت اور مسنون ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

٦٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ. [راجع: ١٨٧]

[634] حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا۔ (وہ کہتے ہیں:) میں بھی اذان دیتے وقت ان کے چہرے کی اتباع کرتے ہوئے اذان میں اپنے چہرے کو ادھر ادھر پھیرتا تھا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ

باب: 20- کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہم سے نماز فوت ہوگئی (اس کی کیا حیثیت ہے؟)

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ: فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَمْ نُدْرِكْ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ.

امام ابن سیرین نے اسے مکروہ خیال کیا ہے کہ آدمی کہے: ہماری نماز جاتی رہی، بلکہ اس طرح کہنا چاہیے کہ ہم نماز کو نہیں پاسکے لیکن نبی ﷺ کا فرمان زیادہ صحیح ہے۔

٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[635] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے لوگوں کا کچھ شوروغل سنا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تمھارا کیا حال ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہم نے نماز میں شمولیت کے لیے بہت جلدی کی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو، پھر جس قدر نماز ملے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔''

(٢١) بَابٌ: لَا يَسْعٰى إِلَى الصَّلَاةِ وَلْيَأْتِهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب: 21- نماز کے لیے دوڑ کر نہیں بلکہ سکون اور وقار سے آنا چاہیے

وَقَالَ: «مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا»، قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر نماز تمھیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو۔'' یہ مسئلہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

[636] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم اقامت سنو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا». [انظر: ٩٠٨]

تو نماز کے لیے سکون و وقار کے ساتھ چلو، تیزی اختیار نہ کرو، پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔"

فائدہ: صلاۃ مسبوق (جس آدمی کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جائے) کی ترتیب کا مسئلہ بھی اس حدیث کے تحت آتا ہے کیونکہ اس حدیث کو بیان کرنے والے اکثر راوی باقی ماندہ نماز پڑھنے کے لیے لفظ اتمام بیان کرتے ہیں جس کا تقاضا ہے کہ اس کی نماز کا آخری حصہ رہ گیا ہے، اسے پورا کرنا ہوگا جبکہ کچھ راوی باقی ماندہ نماز پڑھنے کو لفظ قضا سے تعبیر کرتے ہیں جس کا تقاضا ہے کہ امام کے ساتھ ادا کردہ نماز آخری حصہ ہے، اسے پہلے حصے کو پورا کرنا ہوگا۔ اس اختلاف کا نتیجہ اس صورت میں برآمد ہوگا کہ ایک آدمی امام کے ساتھ مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہوتا ہے، امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے باقی ماندہ دو رکعت ادا کرنی ہیں، اتمام والے (شوافع) حضرات کے نزدیک اگرچہ امام کی آخری رکعت تھی لیکن مسبوق کی پہلی رکعت مکمل ہے، اس لیے سلام کے بعد پہلی رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تشہد بیٹھے گا، پھر تیسری رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کرے گا اور سلام پھیرے گا۔ اس کے برعکس قضا والے (احناف) حضرات کا موقف ہے کہ امام کے ساتھ اس کی آخری رکعت ادا ہوئی ہے، اب اس نے پہلی اور دوسری رکعت پڑھنی ہے، اس لیے وہ سلام کے بعد پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی ملائے گا، اس طرح وہ دوسری رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ بیٹھے گا اور سلام پھیرے گا۔ ہمارے نزدیک پہلی صورت راجح ہے جس کے حسب ذیل دلائل ہیں: ٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام کے ساتھ جو نماز تم پالو وہ تمھاری پہلی نماز ہے۔[1] ٭ إتمام کا حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ امام کے ساتھ مسبوق نے جتنی نماز پڑھی تھی وہ اس کی ابتدائی نماز تھی۔ اور جن روایات میں لفظ قضا ہے وہ بھی اتمام کے معنی میں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ﴾ "پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ"[2] اگر امام کے ساتھ پڑھی گئی نماز مسبوق کی آخری رکعت ہو تو اسے باقی ماندہ نماز کی آخری رکعت کے لیے تشہد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ امام کے ساتھ اسے پڑھ چکا ہے، حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے بلکہ تمام حضرات اسے امام کے ساتھ تشہد پڑھ لینے کے باوجود بھی آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(٢٢) بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ؟

باب: 22- اقامت کے وقت لوگ امام کو دیکھ کر کب کھڑے ہوں؟

٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[637] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

1 السنن الكبرىٰ للبيهقي: 299/2. 2 الجمعة 10:62.

هِشَامٌ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي». [انظر: ٦٣٨، ٩٠٩]

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے آتا نہ دیکھ لو۔''

فائدہ: لوگوں کو جماعت کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے؟ اس کے متعلق متقدمین میں اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری ؒ نے کوئی فیصلہ کن عنوان قائم نہیں کیا۔ کچھ حضرات کا خیال ہے کہ اقامت ختم ہونے کے بعد مقتدیوں کو اٹھنا چاہیے جبکہ کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ اقامت کے آغاز ہی میں مقتدیوں کو نماز کے لیے کھڑا ہوجانا چاہیے۔ اسی طرح بعض حي على الصلاة اور بعض قد قامت الصلاة کہنے کے وقت اٹھنے کے قائل ہیں۔ تنقیح مسئلہ یہ ہے کہ اگر امام مسجد سے باہر ہو تو مقتدیوں کو چاہیے کہ جب وہ مسجد میں آجائے تو صف بندی کے لیے کھڑے ہوں۔ اگر وہ مسجد کے اندر ہو تو جب وہ اپنی جگہ سے جماعت کے لیے اٹھے تو مقتدی بھی اس وقت کھڑے ہوں۔ مذکورہ حدیث کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابھی گھر میں ہوتے تھے کہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی تھی لیکن ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت بلال ؓ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ گھر سے برآمد نہ ہوجاتے۔ ان کے درمیان بایں طور تطبیق دی گئی ہے کہ حضرت بلال ؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر سے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ پر حضرت بلال ؓ کی نظر پڑتی تو اقامت کہنا شروع کر دیتے جبکہ رسول اللہ ﷺ اکثر لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے تھے۔ جب لوگ آپ کو دیکھتے تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے، پھر رسول اللہ ﷺ اس وقت تک جماعت کے لیے مصلے پر نہ آتے جب تک کہ لوگ اپنی صفیں درست نہ کر لیتے۔[1]

(٢٣) بَابٌ: لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب: 23- نماز کے لیے جلد بازی کرتے ہوئے دوڑنے کے بجائے اطمینان اور وقار سے اٹھنا چاہیے

٦٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ». تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ. [راجع: ٦٣٧]

[638] حضرت ابوقتادہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ اٹھو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ اور تم سکون و وقار اور آہستگی کو خود پر لازم رکھو۔'' علی بن مبارک نے شیبان راوی کی متابعت کی ہے۔

1 فتح الباري: 158/2.

(٢٤) بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ، قَالَ: «عَلٰى مَكَانِكُمْ»، فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ. [راجع: ٢٧٥]

باب: 24- کیا (اقامت کے بعد) کوئی کسی عذر کی بنا پر مسجد سے نکل سکتا ہے؟

[639] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس وقت گھر سے باہر تشریف لائے جب نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور صفیں بھی درست کر لی گئی تھیں حتی کہ جب آپ ﷺ مصلے پر کھڑے ہو گئے تو ہم آپ کے اللہ اکبر کہنے کا انتظار کرنے لگے لیکن آپ نے ہم سے فرمایا: ''تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔'' اور خود واپس تشریف لے گئے، چنانچہ ہم سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ تھوڑی دیر بعد جب ہمارے پاس دوبارہ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا کیونکہ آپ نے غسل فرمایا تھا۔

(٢٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: مَكَانَكُمْ، حَتّٰى نَرْجِعَ، اِنْتَظَرُوهُ

٦٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: «عَلٰى مَكَانِكُمْ»، فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ. [راجع: ٢٧٥]

باب: 25- جب امام کہے: تم کھڑے رہو میں ابھی واپس آتا ہوں تو لوگوں کو اس کا انتظار کرنا چاہیے

[640] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور لوگوں نے صفیں بھی درست کر لی تھیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور نماز کے لیے آگے بڑھے جبکہ آپ کو جنابت لاحق تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔'' چنانچہ آپ گھر لوٹ گئے اور غسل فرمایا۔ جب دوبارہ تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

فائدہ: جب امام کسی ضرورت کے پیش نظر قبل از نماز چلا جائے اور کسی قرینے سے معلوم ہو جائے کہ لوٹ کر واپس آئے گا تو مقتدی حضرات کو اس کا انتظار کرنا چاہیے، بصورت دیگر کوئی دوسرا امام نماز پڑھا سکتا ہے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا صَلَّيْنَا

٦٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كِدْتُّ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا»، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بُطْحَانَ، وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

باب: 26- آدمی کا نبی ﷺ سے یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

[641] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نماز نہیں پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ یہ گفتگو روزے دار کے روزہ افطار کرنے کے بعد ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں بھی نماز نہیں پڑھ سکا۔'' چنانچہ آپ نیچے اترے اور وادئ بطحان میں چلے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے وضو کیا اور آفتاب غروب ہونے کے بعد پہلے نماز عصر پڑھی، اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

(٢٧) بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ. [انظر: ٦٤٣، ٦٢٩٢]

باب: 27- اقامت کے بعد اگر امام کو کوئی ضرورت پیش آجائے (تو کیا کرے؟)

[642] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہوگئی جبکہ نبی ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے، چنانچہ آپ نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ کچھ لوگوں کو نیند آنے لگی۔

(٢٨) بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

باب: 28- نماز کے لیے اقامت ہو جانے کے بعد گفتگو کرنا

[643] حمید الطّویل فرماتے ہیں: میں نے ثابت بنانی

عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. [راجع: ٦٤٢]

سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو اقامت کے بعد گفتگو کرتا ہے، تو انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے آپ کو اقامت ہو جانے کے بعد روک لیا (اور باتیں کرتا رہا)۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ اس شخص سے گوشۂ مسجد میں تادیر گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں کو اونگھ آنے لگی۔ (حدیث: 642) اس سے ثابت ہوا کہ کسی شرعی معاملے سے متعلق اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان گفتگو کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(٢٩) بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: 29- نماز باجماعت کا واجب ہونا

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً عَلَيْهِ لَمْ يُطِعْهَا.

امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اگر والدہ محترمہ از راہ شفقت اپنے بیٹے کو عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے سے منع کرے تو وہ اس کا کہنا نہ مانے۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ». [انظر: ٦٥٧، ٢٤٢٠، ٧٢٢٤]

[644] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تاکہ لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے، پھر نماز کے لیے کسی کو اذان دینے کے متعلق کہوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور میں خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے)، پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ مسجد میں موٹی ہڈی یا دو عمدہ گوشت والے پائے حاصل کرے گا تو وہ نماز عشاء میں ضرور حاضر ہو۔''

(٣٠) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: 30- نماز باجماعت کی فضیلت

وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ.

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کی اگر نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو وہ دوسری مسجد میں جاتے۔

وَجَاءَ أَنَسٌ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی تو انھوں نے وہاں اذان دی، پھر اقامت کہہ کر نماز باجماعت ادا فرمائی۔

٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً». [انظر: ٦٤٩]

[645] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز باجماعت، اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

٦٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً».

[646] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

٦٤٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا

[647] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور اپنے بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ہے اور یہ اس طرح کہ جب وہ عمدہ طریقے سے وضو کر کے مسجد کی طرف روانہ ہو اور محض نماز کے لیے چلے تو جو قدم بھی اٹھائے گا اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ بھی معاف ہوگا۔ پھر جب وہ نماز ادا کر لے گا تو جب تک اپنی جائے نماز پر رہے گا، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے کہ یا اللہ! تو اس پر اپنا فضل و کرم فرما، یا اللہ! تو اس پر رحم و شفقت فرما۔ اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ گویا نماز

يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ».

[راجع: ١٧٦]

ہی میں رہتا ہے۔"

(٣١) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: 31- نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

٦٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا، وَّتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ» ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء:٧٨]. [راجع: ١٧٦]

[648] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نماز باجماعت تنہا شخص کی نماز سے ثواب میں پچیس درجے زیادہ ہے۔ اور رات دن کے فرشتے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔'' پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''فجر میں قرآن کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس حدیث میں نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی وجہ فضیلت کو بیان کیا ہے کہ اس میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اسی فضیلت کے پیش نظر حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ تمام رات نوافل پڑھنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ نماز فجر کی جماعت میں شرکت کروں۔ یہ فضیلت نماز عصر کو بھی حاصل ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔

٦٤٩ - قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً. [راجع: ٦٤٥]

[649] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نماز باجماعت کی فضیلت تنہا شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔

٦٥٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوالدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.

[650] حضرت ام درداء ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ حضرت ابو درداء ؓ انتہائی غصے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کو کس بات نے غضبناک بنا دیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے میں اب کوئی بات نہیں پاتا سوائے اس کے کہ لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ».

[651] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ ثواب ان حضرات کو ملتا ہے جن کی مسافت مسجد سے دور ہے، پھر (ان سے زیادہ انھیں) جن کی ان سے دور ہے۔ اور جو شخص امام کے ہمراہ نماز پڑھنے کا انتظار کرتا ہے باعتبار ثواب کے اس شخص سے بڑھ کر ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔''

(٣٢) بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

باب: 32- نماز ظہر اول وقت پڑھنے کی فضیلت

٦٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». [انظر: ٢٤٧٢]

[652] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راستے میں جا رہا تھا، اس نے وہاں خاردار ٹہنی دیکھی تو اسے ایک طرف ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔''

٦٥٣ - ثُمَّ قَالَ: «اَلشُّهَدَاءُ خَمْسٌ: اَلْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ». وَقَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ». [انظر: ٧٢٠، ٢٨٢٩، ٥٧٣٣]

[653] پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے سے مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، دب کر مرنے والے اور اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہونے والے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کیا ثواب ہے تو پھر اپنے لیے قرعہ ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔''

٦٥٤ - «وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». [راجع: ٦١٥]

[654] (آپ نے فرمایا:) ''اگر لوگوں کو علم ہو کہ (نماز ظہر کے لیے) جلدی آنے میں کتنا ثواب ہے تو ضرور ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ اور اگر جان لیں کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت) ادا کرنے میں کیا ثواب ہے تو ان دونوں کی جماعت میں ضرور آئیں اگرچہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

(٣٣) بَابُ احْتِسَابِ الْآثَارِ

باب: 33- (مسجد کو جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟».

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ [يس: ١٢] قَالَ: خُطَاهُمْ. [انظر: ٦٥٦، ١٨٨٧]

[655] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! تم اپنے قدموں کے بدلے ثواب کے طلب گار کیوں نہیں ہو؟''

حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم ان کے وہ اعمال بھی لکھتے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجے اور وہ آثار بھی جو پیچھے چھوڑ گئے ہیں'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: آثَارَهُمْ سے مراد ان کے قدم ہیں۔

٦٥٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ: «أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟».

قَالَ مُجَاهِدٌ: خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ، وَالْمَشْيُ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ. [راجع: ٦٥٥]

[656] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ بنوسلمہ قبیلے نے نقل مکانی کر کے نبی ﷺ کے قریب رہنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا کہ وہ مدینے کو ویران کر دیں پھر آپ نے ان سے فرمایا: ''تم اپنے قدموں کے بدلے ثواب کے طلب گار کیوں نہیں ہو؟

امام مجاہد نے آثَارَهُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے معنی زمین پر اپنے قدموں سے چلنے کے نشانات ہیں۔

(٣٤) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب: 34- نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

٦٥٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ

[657] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز منافقین پر گراں نہیں ہے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا (ثواب) ہے تو ان کے لیے ضرور حاضر ہوں اگرچہ انھیں گھٹنوں اور سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ مؤذن کو تکبیر کہنے کا حکم دوں، پھر کسی کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اور خود آگ کے شعلے

فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ». [راجع: ٦٤٤]

لے کر ان لوگوں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے۔"

(٣٥) بَابٌ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

باب: 35- دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت کے حکم میں ہیں

٦٥٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». [راجع: ٦٢٨]

[658] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تکبیر کہے پھر تم میں سے بڑی عمر والا امامت کرائے۔"

(٣٦) بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: 36- مساجد اور ان میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

٦٥٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَّنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ». [راجع: ١٧٦]

[659] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے تم میں سے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہے، بشرطیکہ بے وضو نہ ہو۔ (دعا یہ ہے:) اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، نیز تم میں سے ہر ایک اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز نے اسے روک رکھا ہو اور اپنے گھر واپس آنے کے لیے نماز کے علاوہ اور کوئی چیز مانع نہ ہو۔"

فائدہ: مسجد میں نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے ٹھہرا یا نماز کے انتظار کی نیت میں کسی اور مقصد کو بھی شامل کر لیا تو مذکورہ ثواب کا حق دار نہیں ہوگا۔ اگر کوئی مسجد سے نکل جاتا ہے لیکن دوبارہ لوٹ کر مسجد میں ہی دوسری نماز ادا کرنے کی فکر میں رہتا ہے تو اسے بھی مذکورہ ثواب نہیں ملے گا، ہاں! اس قسم کے آدمی کو اور نوعیت کا ثواب حاصل ہوگا جسے آئندہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

٦٦٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[660] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی

يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ؛ وَشَابٌّ نَّشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ؛ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ؛ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ؛ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ [امْرَأَةٌ] ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ؛ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ؛ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [انظر: ١٤٢٣، ٦٤٧٩، ٦٨٠٦]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھے، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہو، وہ دو شخص جو اللہ کے لیے دوستی کریں، جمع ہوں تو اس کے لیے اور جدا ہوں تو بھی اس کے لیے، وہ شخص جسے کوئی خوبرو اور معزز عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے اور ساتواں وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے تو (بے ساختہ) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔''

٦٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: «صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا». قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ. [راجع: ٥٧٢]

[661] حضرت انس ؓ سے سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! ایک دن آپ ﷺ نے نماز عشاء کو آدھی رات تک مؤخر فرمایا، نماز سے فراغت کے بعد اپنے چہرۂ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نے جب نماز کا انتظار کیا تو گویا تم نماز ہی کی حالت میں رہے۔'' حضرت انس ؓ نے فرمایا: گویا میں اب بھی اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو آپ نے پہن رکھی تھی۔

(٣٧) بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

باب: 37- مسجد میں صبح وشام آمد و رفت رکھنے والے کی فضیلت

٦٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

[662] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد کی طرف صبح وشام بار بار آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

اس کی مہمانی تیار کرتا ہے، جب بھی وہ صبح اور شام (مسجد میں) آتا اور جاتا ہے۔''

(٣٨) بَابٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

باب: 38- نماز کی اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی

٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكٌ ابْنُ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَّقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟».

[663] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ حفص بن عاصم (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: میں نے ازد قبیلے کے ایک آدمی سے سنا، اسے مالک ابن بحینہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا جبکہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس آدمی کو گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: ''کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟''

تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ، عَنْ مَالِكٍ.

غندر اور معاذ نے بہز بن اسد کی متابعت کی ہے، وہ شعبہ سے بیان کرتے ہیں اور شعبہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق نے اس کی سند بیان کرتے ہوئے کہا: عن سعد عن حفص عن عبداللہ ابن بحینہ - حماد نے اس کی سند بایں طور بیان کی: ہمیں سعد نے خبر دی، اس نے حفص سے بیان کیا، وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو ہر قسم کی نماز منع ہے، خواہ سنت ہوں یا نوافل اور راتبہ ہوں یا غیر راتبہ، البتہ الفاظ کے اعتبار سے ہر قسم کے فرائض اس سے خارج ہیں۔

(٣٩) بَابُ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

٦٦٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: قَالَ الْأَسْوَدُ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ [فِي] مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ يَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ.

فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ بِرَأْسِهِ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو

باب: 39- مریض کو کس حد تک (کی بیماری میں) جماعت کے لیے آنا چاہیے

[664] حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران میں ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عظمت کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے اور نماز کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس وقت آپ سے عرض کیا گیا: ابوبکر بڑے نرم دل انسان ہیں۔ جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (شدت غم سے) لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ وہی حکم دیا تو پھر وہی عرض کیا گیا، آپ نے تیسری مرتبہ پھر وہی کہا اور فرمایا: ''تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں کچھ کمی محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے، گویا میں اب بھی آپ کے دونوں پاؤں دیکھ رہی ہوں کہ وہ کمزوری کی وجہ سے زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا تو نبی ﷺ نے انھیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو لایا گیا تا آنکہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

حضرت اعمش سے دریافت کیا گیا: آیا نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت اعمش نے سر کے اشارے سے ہاں میں جواب

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ : جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا . [راجع: ١٩٨]

دیا۔ ابو داود (طیالسی) نے اس حدیث کا کچھ حصہ شعبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابومعاویہ نے حضرت اعمش سے جو روایت بیان کی ہے اس میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ ہے: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نماز ادا کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں قرار دینے سے مراد یہ تھا کہ جس طرح انھوں نے خلاف باطن کا اظہار کیا اسی طرح تمھارے دل میں بات کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو۔ دراصل یوسف علیہ السلام کی ساتھ والی عورتوں سے مراد عزیز مصر کی بیوی ہے۔ اسی طرح آپ نے اگرچہ جمع کا صیغہ استعمال کر کے سب ازواج کو مخاطب کیا لیکن مراد صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس مشابہت کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے خواتین مصر کی دعوت کا اہتمام کیا، بظاہر وہ ان کی مہمان نوازی کر رہی تھی لیکن مقصود یہ تھا کہ وہ بھی ذرا حسن یوسف کا نظارہ کرلیں تاکہ مجھے ایک زرخرید غلام سے محبت کرنے میں معذور خیال کریں، اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بظاہر یہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے والد رقت قلبی کی وجہ سے جماعت نہیں کرواسکیں گے، لہٰذا یہ ذمہ داری کسی اور کے سپرد کی جائے لیکن ان کا مقصود یہ تھا کہ ایسے حالات میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مصلائے نبوت پر کھڑے ہونے سے لوگ بدشگونی لیں گے، اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق عذر خواہی کر رہی تھیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ایک حدیث میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔[1]

٦٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ.

[665] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ میرے گھر آپ کی تیمار داری کی جائے۔ تمام بیویوں نے اجازت دے دی، چنانچہ آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نکلے جبکہ آپ کے پاؤں گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟

راوی حدیث حضرت عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ

[1] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4445.

قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.
[راجع: ١٩٨]

دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں، کہنے لگے: علی بن ابی طالب ؓ تھے۔

(٤٠) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

باب: 40- بارش یا کسی اور عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُولُ: «أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ». [راجع: ٦٣٢]

[666] حضرت نافع ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک سرد اور تیز آندھی کی رات کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اذان دی، پھر کہا: لوگو! اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد فرمایا: جب کبھی شب بادو باراں کا سامنا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے کہ وہ [أَلَاصَلُّوا فِي الرِّحَالِ] کہہ دے، یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینے کا اعلان کردے۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَارَسُولَ اللهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟» فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.
[راجع: ٤٢٤]

[667] حضرت محمود بن ربیع انصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک ؓ نابینا تھے اور اپنی قوم کے امام تھے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اندھیری اور سیاہ راتیں ہوتی ہیں اور میں نابینا شخص ہوں (مسجد میں حاضر نہیں ہوسکتا)، لہذا آپ میرے گھر میں کسی مقام پر نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ اپنا ''مصلی'' بنالوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''تم میری نماز کے لیے کس جگہ کا انتخاب کرتے ہو؟'' انھوں نے اپنے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز ادا فرمائی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتبان ؓ کو ترک جماعت کی اجازت دے دی لیکن حضرت ابن ام مکتوم ؓ کو اجازت نہ دی جبکہ وہ بھی نابینا تھے، اس کی چند ایک وجوہات ہوسکتی ہیں، مثلاً: ۞ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتبان ؓ کے لیے رخصت کو پسند فرمایا اور حضرت ابن ام مکتوم ؓ کے لیے عزیمت کا انتخاب فرمایا۔ ۞ حضرت عتبان ؓ اذان نہ سنتے ہوں گے جبکہ حضرت ابن ام مکتوم ؓ اذان کی آواز سنتے تھے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ ۞ ممکن ہے حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا عذر حضرت عتبان ؓ کے مقابلے میں کم درجے کا ہو، اس لیے انھیں اجازت نہیں دی گئی۔

(٤١) بَابٌ : هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ؟

باب:41- کیا امام بارش کے وقت حاضرین کو نماز پڑھائے؟ نیز کیا جمعے کے دن بارش میں بھی خطبے کا اہتمام کرے؟

٦٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: قُلْ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا، إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَّإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ.

[668] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بارش اور کیچڑ کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مؤذن کو حکم دیا کہ جب وہ حي على الصلاة پر پہنچے تو اس طرح کہے: ''لوگو! اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھ لو۔'' یہ سن کر وہاں موجود لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ گویا انھوں نے اسے برا محسوس کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اسے برا خیال کیا ہے؟ حالانکہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے کہیں بہتر تھی، یعنی نبی ﷺ نے۔ چونکہ اذان سے مسجد میں آنا ضروری ہوجاتا ہے، اس لیے میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ تمھیں تکلیف میں ڈالوں۔

وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلٰى رُكَبِكُمْ. [راجع: ٦١٦]

عاصم کی روایت بھی اسی طرح ہے، البتہ اس کے آخری الفاظ اس طرح ہیں کہ عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ تمھیں گناہ میں مبتلا کروں، تم تنگ دلی کے ساتھ گھٹنوں تک کیچڑ کو روندتے ہوئے مسجد میں آؤ۔

فائدہ: حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اذان سے پہلے خطبہ دیا، حالانکہ خطبے کا وقت اذان کے بعد ہے پہلے نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس مقام پر فعل سے مراد ارادۂ فعل ہے، یعنی جب حضرت ابن عباس ؓ نے خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو اس وقت مؤذن کو ہدایت کی کہ اذان میں [أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ] کہہ دے۔[1]

٦٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى

[669] حضرت ابو سلمہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے (شب قدر کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: بادل کا ایک ٹکڑا آیا

1 حاشية السندي: 123/1.

سَالَ السَّقْفُ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [انظر: ٨١٣، ٨٣٦، ٢٠١٦، ٢٠١٨، ٢٠٢٧، ٢٠٣٦، ٢٠٤٠]

اور خوب برسا، یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کہ کھجور کی شاخوں سے تیار کی گئی تھی۔ اس کے بعد نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر بھی دیکھا۔

٦٧٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ. [انظر: ١١٧٩، ٦٠٨٠]

[670] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک انصاری شخص نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا کہ وہ آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ وہ غیر معمولی موٹاپے کا شکار تھا، چنانچہ اس نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ (آپ اس کے گھر تشریف لے گئے تو) اس نے آپ کے لیے ایک چٹائی بچھائی۔ اس کے ایک کنارے کو دھو کر اس پر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ آل جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اس روز کے علاوہ کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٤٢) بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب: 42- دوران اقامت میں اگر کھانا آ جائے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ایسے حالات میں نماز سے) پہلے رات کا کھانا تناول فرماتے۔ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: آدمی کا پہلے اپنی ضرورت کو پورا کر لینا تاکہ اطمینان قلب کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ ہو، اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ

[671] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر دوران اقامت میں کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔''

وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ». [انظر: ٥٤٦٥]

٦٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ». [انظر: ٥٤٦٣]

[672] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھالو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے عجلت نہ کرو۔''

٦٧٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. [انظر: ٦٧٤، ٥٤٦٤]

[673] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور اس دوران میں نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے کھانا تناول کرلے، جلدی نہ کرے بلکہ کھانے سے فراغت حاصل کرے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اگر ان کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا اور اس دوران میں اقامت ہوجاتی تو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہوجاتے، نماز میں شریک نہ ہوا کرتے تھے، حالانکہ وہ امام کی قراءت بھی سن رہے ہوتے تھے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مذکورہ عمل ان کا اپنا اختیار کردہ اجتہاد ہے، ہمارے نزدیک بہتر ہے کہ اگر انسان اس قدر کھا چکا ہو کہ اطمینانِ قلب کے ساتھ نماز پڑھ سکے تو نماز کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ مکمل طور پر کھانے سے فراغت ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک بھی ہمارے اس موقف کا مؤید ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ شانے کا گوشت کھا رہے تھے کہ آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا، آپ نے گوشت وہیں رکھا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔[1]

٦٧٤ - وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ».

[674] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے تاآنکہ کھانے سے اپنی ضرورت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوچکی ہو۔''

رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ

اس حدیث کو ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان سے

1. فتح الباري: 209/2.

عُثْمَانَ، وَوَهْبٌ [مَدَنِيٌّ]. [راجع: ٦٧٣]

روایت کیا ہے اور وہب مدنی ہے۔

(٤٣) بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

باب: 43- جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو جسے وہ کھا رہا ہو

٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[675] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، اتنے میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا، آپ نے چھری کو وہیں پھینک دیا اور نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

(٤٤) بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

باب: 44- جماعت کھڑی ہوجائے تو گھریلو مصروفیات ترک کر کے نماز میں شریک ہونا چاہیے

٦٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي: فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ٥٣٦٣، ٦٠٣٩]

[676] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی گھریلو مصروفیات کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(٤٥) بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتَهُ

باب: 45- مسنون طریقۂ نماز سکھانے کے لیے لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا

٦٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ،

[677] حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس مسجد میں ایک دفعہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے: میں تمھارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، حالانکہ میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں۔ میرا

أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ: وَكَانَ شَيْخُنَا يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى. [انظر: ٨٠٢، ٨١٨، ٨٢٤]

مقصد صرف یہ ہے کہ تمھیں وہ طریقہ بتاؤں جس طریقے سے نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث ایوب نے کہا:) میں نے ابوقلابہ سے سوال کیا: انھوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی؟ ابوقلابہ نے جواب دیا: ہمارے اس بزرگ (عمرو بن سلمہ) کی طرح۔ ہمارے وہ بزرگ جب پہلی رکعت میں سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے ذرا بیٹھ جایا کرتے تھے۔

(٤٦) بَابٌ: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

باب: 46- صاحب علم وفضل امامت کا زیادہ حق دار ہے

٦٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَعَادَتْ، فَقَالَ: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ»، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٣٣٨٥]

[678] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری نے شدت اختیار کی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گویا ہوئیں: وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے والی بات پھر کہہ دی۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ فرمایا: ''تم ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم عورتیں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔'' پھر ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھوں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي

[679] حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایام علالت میں فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی

بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا. [راجع: ١٩٨]

جگہ کھڑے ہوکر (فرطِ غم سے) رونے لگیں گے، اس وجہ سے لوگوں کو ان کی آواز سنائی نہیں دے گی، لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم بھی رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو گریے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاموش رہو، یقیناً تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے کبھی تم سے کوئی فائدہ نہیں پایا۔

٦٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ -: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ.

[680] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے پیروکار، خدمت گزار اور صحبت دار ہیں، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے مرض وفات میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب لوگ نماز کے لیے صف بستہ تھے تو نبی ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہوکر لوگوں کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت آپ کا چہرہ (حسن و جمال اور رعنائی و زیبائی میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر آپ بشاشت کے ساتھ مسکرائے تو ہم لوگوں کو انتہائی خوشی ہوئی، اندیشہ تھا کہ ہم نبی ﷺ کو دیکھتے دیکھتے نماز سے غافل ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے لوٹنے لگے تا کہ لوگوں کی صف میں شامل ہو جائیں۔ وہ سمجھے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں لیکن آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ

[انظر: ٦٨١، ٧٥٤، ١٢٠٥، ٤٤٤٨]

اپنی نماز پوری کر لو۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن آپ نے وفات پائی۔

٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ، فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٦٨٠]

[681] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایام علالت میں تین دن تک باہر تشریف نہ لا سکے۔ پھر ایک دن نماز کے لیے تکبیر ہو چکی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کے لیے پیش قدمی کرنے کو تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے (حجرے کا) پردہ اٹھایا۔ آپ کا رخ زیبا دکھائی دیا۔ یقیناً آپ کے روئے انور سے بڑھ کر حسین و جمیل منظر ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے آگے بڑھنے کو کہا اور پردہ گرا دیا۔ اس کے بعد کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا حتی کہ آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.)

٦٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ، قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ». قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ. قَالَ: «مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ». فَعَاوَدَتْهُ قَالَ: «مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ، إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ». تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٨]

[682] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، اس دوران میں آپ سے نماز کا کہا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں، جب قراءت کریں گے تو شدت غم سے رونے لگیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''انھی سے کہو، وہ نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی بات دہرائی۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''ان سے کہو، وہ نماز پڑھائیں، تم تو بالکل یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔'' اس حدیث کی متابعت محمد بن ولید زبیدی، زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے کی ہے۔ اور عقیل اور معمر نے بھی زہری سے، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٧) بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ

٦٨٣ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. [راجع: ١٩٨]

باب: 47- عذر کی وجہ سے مقتدی کا امام کے پہلو میں کھڑے ہونا

[683] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دوران علالت میں حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ وہ اس دوران میں نماز پڑھاتے رہے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر ؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب ابوبکر صدیق ؓ کی نگاہ آپ ﷺ پر پڑی تو انھوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پہلو میں ان کے برابر بیٹھ گئے۔ اندریں حالات حضرت ابوبکر صدیق ؓ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے اور دیگر لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ

فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: 48- ایک شخص امامت کرائے اس دوران میں امام اول آجائے تو اب پہلا شخص پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے، اس کی نماز جائز ہے

اس سلسلے میں نبی ﷺ سے حضرت عائشہ ؓ کی ایک روایت موجود ہے۔

٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ،

[684] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عوف قبیلے میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آ کر کہا: اگر آپ نماز پڑھائیں تو

فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَاكَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». [انظر: ١٢٠١، ١٢٠٤، ١٢١٨، ١٢٣٤، ٢٦٩٠، ٢٦٩٣، ٧١٩٠]

میں اقامت کہہ دوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے۔ آپ صفوں میں سے گزر کر پہلی صف میں پہنچے۔ اس پر لوگوں نے تالیاں پیٹنا شروع کر دیں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے عادی نہ تھے۔ جب لوگوں نے مسلسل تالیاں بجائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ پر ان کی نظر پڑی (وہ پیچھے ہٹنے لگے) تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں امامت کا اعزاز بخشا ہے، تاہم وہ پیچھے ہٹ کر لوگوں کی صف میں شامل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ فراغت کے بعد آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں حکم دیا تھا تو تم کھڑے کیوں نہ رہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں نے تمھیں بکثرت تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ (دیکھو!) جب کسی کو دوران نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ دی جائے گی اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔''

(٤٩) بَابٌ: إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

باب: 49- اگر تمام نمازی قراءت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے

٦٨٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[685] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً؛ وَّكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا فَقَالَ: «لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ، مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چند ایک نوجوان تھے۔ ہم تقریباً بیس راتیں رسول اللہ ﷺ کے ہاں مقیم رہے۔ آپ انتہائی مہربان اور رحم دل تھے۔ آپ نے (ہماری غریب الوطنی کو محسوس کیا اور) فرمایا: ''جب تم اپنے وطن کو لوٹ کر جاؤ تو انھیں دین کی تعلیم سے آراستہ کرنا۔ انھیں تلقین کرنا کہ فلاں فلاں نماز، فلاں فلاں وقت میں ادا کریں۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

(٥٠) بَابٌ: إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

باب: 50- جب امام کسی قوم کے ہاں جائے تو انھیں نماز پڑھا سکتا ہے

٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا. [راجع: ٤٢٤]

[686] حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے گھر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم اپنے گھر کے کون سے حصے میں میرا نماز پڑھانا پسند کرتے ہو؟'' میں نے مکان کے اس کونے کی طرف اشارہ کر دیا جسے میں پسند کرتا تھا، چنانچہ آپ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آخر میں آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

فائدہ: اصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاں ملاقات کے لیے جائے تو نہ امامت کے مصلے پر کھڑا ہو اور نہ ان کی مسند عزت پر ہی فروکش ہو جیسا کہ حدیث میں ہے، البتہ دو صورتوں میں مہمان کو میزبان کے گھر میں امام بنایا جا سکتا ہے: ❁ میزبان خود مہمان سے امامت کی درخواست کرے یا اسے اجازت دے دے ❁ مہمان بڑا امام، یعنی خلیفۂ وقت ہو۔ میزبان کو چاہیے کہ اگر مہمان خلیفۂ وقت ہے تو خود ہی اسے امامت کی پیش کش کر دے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن روایات میں دوسرے کے گھر جا کر امامت نہ کرانے کا ذکر ہے امام بخاری رحمہ اللہ اس حکم امتناعی سے ''خلیفۂ وقت'' کو مستثنیٰ قرار دینا چاہتے ہیں کہ اسے اجازت ہے جہاں جائے وہاں نماز پڑھائے کیونکہ اسے ولایت عظمیٰ حاصل ہے۔ اس بنا پر عنوان میں امام کی قید احترازی ہے۔

(٥١) بَابٌ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

باب: 51- امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

وَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ، فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ، ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ. وَقَالَ الْحَسَنُ فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ: يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا، وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ: يَسْجُدُ.

نبی ﷺ نے مرض وفات میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی (جبکہ لوگ کھڑے ہوئے تھے) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھا لے، وہ دوبارہ رکوع یا سجدے میں چلا جائے اور اتنی دیر ٹھہرا رہے جتنی دیر اس نے سر اٹھائے رکھا تھا، پھر امام کی پیروی کرے۔ امام حسن بصری ؒ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ دو رکعت ادا کرے لیکن (بھیڑ کی وجہ سے) سجدہ نہ کر سکے، وہ دوسری رکعت کے لیے دو سجدے کرے، پھر پہلی رکعت سجدوں سمیت دوبارہ پڑھے۔ اور جو شخص بھول کر سجدہ کیے بغیر کھڑا ہو گیا، وہ سجدے میں چلا جائے۔

وضاحت: اس سے مقصود امامت کا تقاضا بیان کرنا ہے کہ مقتدی تمام احوال و اعمال میں امام کی اقتدا کرے، نہ تو امام کے ساتھ ساتھ چلے اور نہ امام سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے اور نہ اس کی مخالفت ہی کا ارتکاب کرے، البتہ ایسی مخالفت کر سکتا ہے جس کے متعلق کوئی شرعی دلیل ہو، مثلاً: امام کسی مجبوری کی بنا پر اگر بیٹھ کر جماعت کراتا ہے تو مقتدی حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔

٦٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ ﷺ:

[687] حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کے متعلق کچھ بتانا پسند فرمائیں گی؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیوں نہیں، سنیے جب نبی ﷺ بیمار تھے تو آپ نے دریافت فرمایا: ''لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ایک لگن میں پانی بھر دو۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کیا، چنانچہ آپ نے غسل فرمایا: پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔

«أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! - وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ - فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَصَلّٰى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: «أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهِ»، فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَجَعَلَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ.

جب ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھ دو۔'' حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ آپ بیٹھ گئے اور غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہوگئے۔ اس کے بعد ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھ دو۔'' (ہم نے پانی رکھ دیا) تو آپ بیٹھ گئے اور غسل فرمایا۔ پھر جب آپ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہوگئے۔ بعدازاں ہوش آیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ لوگ عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ انجام کار نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس ایک آدمی بھیجا اور حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ کا فرستادہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر ؓ چونکہ انتہائی نرم دل انسان تھے، اس لیے انھوں نے حضرت عمر ؓ سے کہا: اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے کہا: آپ اس منصب کے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے ان دنوں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نماز ظہر کے لیے برآمد ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس ؓ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر ؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ کو حضرت ابوبکر ؓ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر نبی ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' چنانچہ ان دونوں نے آپ

کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ١٩٨]

عبیداللہ نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں وہ حدیث تمھارے گوش گزار کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کے متعلق بیان کی ہے؟ انھوں نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث پیش کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمھیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

٦٨٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا». [انظر: ١١١٣، ١٢٣٦، ٥٦٥٨]

[688] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ چونکہ آپ بیمار تھے، اس لیے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ لوگ دوران نماز میں آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انھیں بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع میں چلا جائے تو تم بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھالو۔ اور جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لك الحمد کہو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

٦٨٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ

[689] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس پر سے گر پڑے، جس سے آپ کے دائیں پہلو میں چوٹیں

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَّإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ».

آئیں، چنانچہ آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر وہ نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو۔ اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: «إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَّمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو'' اس کے متعلق امام حمیدی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا مذکورہ فرمان آپ کی پہلی بیماری کے متعلق ہے، اس کے بعد آپ نے خود (مرض وفات میں) بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے انھیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔ قاعدہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کے آخری اور آخری عمل کو لیا جائے۔

(٥٢) بَابٌ: مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ؟

باب: 52- امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا کب سجدہ کرے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب امام سجدے میں جائے تو پھر تم سجدہ کرو۔

٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ

[690] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما...... جو جھوٹے نہیں ہیں...... ان سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر نہ جھکاتا، حتی کہ نبی ﷺ سجدے میں

اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

چلے جاتے۔ پھر ہم آپ کے بعد سجدہ ریز ہوتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ بِهٰذَا. [انظر: ٧٤٧، ٨١١]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے سفیان ثوری نے، انھوں نے ابواسحاق سے اسی کی مثل (حدیث) بیان کی۔

(٥٣) بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

باب: 53- اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے (رکوع اور سجدے میں) امام سے پہلے سر اٹھالیا

٦٩١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ؟».

[691] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے، اسے کیا اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنا دے؟ یا اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنا دے؟''

فائدہ: اگرچہ اس حدیث میں امام سے پہلے سر اٹھانے والے کے لیے وعید کا بیان ہے، تاہم دوران نماز میں کوئی کام بھی امام سے پہلے سرانجام دینا منع ہے۔

(٥٤) بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى

باب: 54- غلام اور آزادکردہ غلام کی امامت

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ. وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ»، وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ.

حضرت عائشہ ؓ کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر کیا کرتا تھا۔ اسی طرح ولد الزنا، اعرابی اور نابالغ لڑکے کی امامت بھی جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ''لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔'' نیز غلام کو بلا وجہ جماعت کرانے سے نہیں روکا جا سکتا۔

٦٩٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[692] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مدینہ آمد سے قبل جب

ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ - مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ - قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا. [انظر: ٧١٧٥]

اولین مہاجرین قباء کے مقام ''عصبہ'' پر پہنچے تو ان کی امامت سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے۔ انھیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔

فائدہ: بعض حضرات نے نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے۔ وہ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جسے مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہ کرائے، لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے جبکہ ان کی عمر سات سال تھی۔[1]

٦٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ». [انظر: ٦٩٦، ٧١٤٢]

[693] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے حاکم کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ کوئی سیاہ فام حبشی ہی تم پر حاکم بنا دیا جائے جس کا سر منقے جیسا ہو۔''

(٥٥) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

باب: 55- اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کر لیں

٦٩٤ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَإِنْ أَخْطَؤُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ».

[694] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ تمھیں نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمھارے لیے اور ان کے لیے بھی ثواب ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمھارے لیے تو ثواب ہے لیکن ان پر گناہ ہوگا۔

(٥٦) بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

باب: 56- فتنہ پرور اور بدعتی کی امامت کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو، اس کی بدعت کا گناہ صرف اس پر ہوگا۔

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4302.

٦٩٥ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ، فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاؤُا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ.

[695] حضرت عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب آپ نظر بند تھے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ تو تمام لوگوں کے امام ہیں اور آپ ایک ایسی آزمائش سے دوچار ہیں جسے ہم دیکھ رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے جس سے ہم تنگ دل ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے اعمال میں سے اچھا عمل ہے، جب لوگ عمدہ کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھائی میں شامل ہو جاؤ اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔

وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا نَرٰى أَنْ يُصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا.

زبیدی نے کہا: امام زہری فرماتے ہیں کہ ہم مخنث کے پیچھے نماز پڑھنے کو صحیح نہیں سمجھتے، ہاں اگر کوئی ایسی ضرورت ہو جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو ایسے حالات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ: «اِسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ».

[راجع: ٦٩٣]

[696] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ امیر کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

فائدہ: واضح رہے کہ بدعت اگر کفر و شرک تک پہنچ جائے تو اس کا حکم شرک ہی کا ہے کہ جس طرح مشرک کی اقتدا جائز نہیں اسی طرح بدعت مکفرہ کا حامل انسان بھی امامت کے اہل نہیں۔ اگر وہ بدعت مکفرہ کا حامل نہیں تو بوقت ضرورت کبھی اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہوگا۔ اس کا حکم فاسق کا ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے، البتہ بدعتی اور فتنہ پرور کو مستقل طور پر امام نہیں بنانا چاہیے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٧) بَابٌ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

باب: 57- اگر امام اور مقتدی دو ہی آدمی ہوں تو مقتدی امام کی دائیں جانب اس کے بالکل برابر کھڑا ہو

٦٩٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ: خَطِيطَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ١١٧]

[697] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد گھر تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے۔ بعد ازاں (نماز کے لیے) اٹھے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، پھر پانچ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت (سنت فجر) پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

(٥٨) بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

باب: 58- جب کوئی امام کی بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اسے اپنی دائیں جانب پھیر دے تو کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی

٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[698] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت میمونہ ؓ کے ہاں سو گیا۔ نبی ﷺ بھی اس رات ان کے پاس تھے۔ آپ نے وضو فرمایا پھر اٹھ کر نفل پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر دیا۔ آپ تیرہ رکعت پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے اور یہ آپ کی عادت تھی کہ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ اس کے بعد مؤذن آیا، آپ تشریف لے گئے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَٰلِكَ. [راجع: ١١٧]

عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے جب بکیر بن عبداللہ سے یہ حدیث لی تو اس نے حضرت کریب سے براہ راست اسے بیان کیا۔

(٥٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

باب: 59- جب امام امامت کی نیت نہیں کرتا لیکن لوگوں کے آنے پر جماعت کرا دے تو (کیا حکم ہے؟)

٦٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. [راجع: ١١٧]

[699] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے ہاں رات بسر کی۔ جب نبی ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

فائدہ: جمہور کا موقف ہے کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو اور اس نے امامت کی نیت نہ کی ہو اور کچھ لوگ از خود اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے لگیں تو ان کی نماز صحیح ہے۔ لہٰذا حنابلہ کا فرض نوافل میں فرق کرنا صحیح نہیں ہے۔

(٦٠) بَابٌ: إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى

باب: 60- جب امام قراءت لمبی کر دے اور کوئی ضرورت مند نکل کر اکیلا نماز پڑھ لے

٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ. [انظر: ٧٠١، ٧٠٥، ٧١١، ٦١٠٦]

[700] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، اس کے بعد واپس لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کراتے۔

٧٠١ - قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يُنَاوِلُ مِنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ» ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ: «فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا»، وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ

[701] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل ؓ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز (عشاء) پڑھتے تھے۔ فراغت کے بعد واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انھوں نے نماز عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تو ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ اسے برا بھلا کہتے تھے۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے (حضرت معاذ ؓ سے) تین دفعہ فرمایا: ''فتّان، فتّان، فتّان، (فتنہ پرور)۔'' یا یہ فرمایا: ''فاتنًا، فاتنًا، فاتنًا (فتنہ پرداز)۔'' پھر

أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ.

قَالَ عَمْرٌو: لَا أَحْفَظُهُمَا. [راجع: ٧٠٠]

آپ نے انھیں حکم دیا کہ اوساط مفصل کی دو سورتیں پڑھا کرو۔

راویٔ حدیث عمرو کہتے ہیں کہ میں ان کو بھول گیا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھے جا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض طرق میں صراحت ہے کہ دوسری مرتبہ ادا کی ہوئی نماز ان کے لیے نفل اور لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔[1]

(٦١) بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: 61- امام کا قیام میں تخفیف لیکن رکوع اور سجود کو پورا ادا کرنا

٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

[702] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نماز فجر میں فلاں شخص کی طوالت کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متنفر کرتے ہیں، لہذا جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اختصار سے کام لے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔“

(٦٢) بَابٌ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

باب: 62- جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طویل کر سکتا ہے

٧٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ».

[703] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب وہ خود اکیلا پڑھے تو جس قدر چاہے طوالت کرے۔“

1 فتح الباري: 254/2.

(٦٣) بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ

وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ.

٧٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

٧٠٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ، فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَبَرَّكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ أَوْ أَفَاتِنٌ أَنْتَ؟» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - «فَلَوْ لَا صَلَّيْتَ بِـ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ

باب: 63- اگر کوئی امام قراءت لمبی کرے تو دوسرا اس کی شکایت کردے

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے ہماری نماز کو طویل کردیا۔

[704] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز فجر سے اس لیے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں شخص اس میں طوالت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر بہت ناراض ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ کرتے وقت اس دن سے زیادہ کبھی اظہار ناراضی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کچھ دوسروں کی نفرت کا باعث بنتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص نماز پڑھائے تو اسے اختصار سے کام لینا چاہیے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

[705] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص آبپاشی کے دو اونٹ لے کر آیا جبکہ رات کافی گزر چکی تھی، اتفاقاً حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ اس نے اپنے اونٹ بٹھائے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز کے لیے چلا آیا۔ انھوں نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھنی شروع کردی، چنانچہ وہ شخص وہاں سے چلا گیا اور اسے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ نے اس کے متعلق کوئی تکلیف دہ بات کہی ہے۔ وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو فتنہ پرور یا فتنہ انگیز ہے؟ تو نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾، ﴿وَالشَّمْسِ

الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ»، أَحْسِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

وَضُحَاهَا﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھائی جبکہ تیرے پیچھے عمر رسیدہ، ناتواں اور ضرورت مند لوگ نماز پڑھتے ہیں۔'' (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرے گمان کے مطابق آخری جملہ بھی حدیث کا حصہ ہے۔

تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ، قَالَ عَمْرٌو، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ، وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ. [راجع: ٧٠٠]

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بیان کرنے میں) سعید بن مسروق، مسعر اور شیبانی نے حضرت شعبہ کی متابعت کی ہے۔ عمرو بن دینار، عبیداللہ بن مقسم اور ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء میں سورۂ بقرہ تلاوت کی تھی، نیز محارب سے بیان کرنے میں امام اعمش نے بھی شعبہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٤) بَابُ الْإِيجَازِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

باب: 64- نماز میں اختصار کے باوجود اسے پورے طور پر ادا کرنا

٧٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا.

[706] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نماز کو مختصر پڑھتے اور اسے مکمل بھی کرتے تھے۔

(٦٥) بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

باب: 65- اس شخص کا بیان جو بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دے

٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَىٰ أُمِّهِ».

[707] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں تو اسے طول دینا چاہتا ہوں، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس (بچے) کی ماں کو تکلیف میں مبتلا کروں۔''

تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَبَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ. [انظر: ٨٦٨]

بشر بن بکر، ابن مبارک اور بقیہ نے امام اوزاعی سے اس روایت کو بیان کرنے میں ولید بن مسلم کی متابعت کی ہے۔

٧٠٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.

[708] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو نبی ﷺ سے زیادہ مختصر اور اسے مکمل طور پر ادا کرنے والا ہو۔ بے شک آپ بچے کا گریہ سن کر نماز کو ہلکا کر دیتے تھے مبادا اس کی ماں پریشان ہو جائے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے سابقہ عنوانات میں مقتدی حضرات کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں تخفیف کر دینے کا ذکر تھا۔ اس باب میں ایسی روایات پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مقتدی حضرات کے علاوہ دوسرے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے بھی نماز کو مختصر کیا جا سکتا ہے لیکن غیر مقتدی کا کسی نہ کسی طرح مقتدی سے تعلق ضرور ہوتا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے کیونکہ نماز میں تخفیف کا سبب اگرچہ بچے کا رونا ہے لیکن درحقیقت اس کا تعلق ماں کی مامتا سے ہے، گویا تخفیف ماں کی خاطر ہی کی جا رہی ہے۔[1]

٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ». [انظر: ٧١٠]

[709] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز کے آغاز کے وقت اسے طول دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن بچے کا رونا سن کر اسے مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کے رونے سے اس کی ماں کو پریشانی اور تشویش لاحق ہو گی۔''

٧١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ، مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ

[710] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتے وقت اسے طول دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر اسے مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے میں محسوس کرتا ہوں کہ ماں کی مامتا تڑپ

1 فتح الباري: 262/2.

بُكَائِهِ».

جائے گی۔"

وَقَالَ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ٧٠٩]

(راویٔ حدیث) موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی، اسے قتادہ نے، پھر اس نے حضرت انس سے اسے بیان کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٦٦) بَابٌ: إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا

باب: 66- جب خود نماز پڑھ چکا ہو، پھر لوگوں کی امامت کرائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

٧١١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ. [راجع: ٧٠٠]

[711] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انھیں نماز پڑھاتے تھے۔

(٦٧) بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ

باب: 67- جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

وضاحت: اگر امام کی آواز کسی وجہ سے پست ہو یا مقتدی زیادہ ہوں تو امام کی تکبیرات لوگوں تک پہنچانے کے لیے کسی کو بطور مکبر مقرر کیا جا سکتا ہے، لیکن سپیکر کی موجودگی میں آج اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٧١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ [بِلَالٌ] يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ، قَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ»، فَقُلْتُ مِثْلَهُ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: «إِنَّكُنَّ

[712] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اطلاع دینے کے لیے آئے۔ آپ نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" میں نے عرض کیا کہ ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے لگیں گے اور قراءت پر قادر نہیں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔" میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: "تم تو

صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ»، فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ.

یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی تو نبی ﷺ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لائے، گویا میں اس وقت بھی آپ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر آپ ﷺ نے ارشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیرات سناتے تھے۔

تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ. [راجع: ١٩٨]

محاضر نے امام اعمش سے روایت کرنے میں عبداللہ بن داود کی متابعت کی ہے۔

(٦٨) بَابُ الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ، وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

باب: 68- ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور باقی مقتدی اس شخص کی اقتدا کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِئْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ».

نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ میری اقتدا کرو اور تمھارے بعد والے تمھاری اقتدا کریں۔''

٧١٣ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ:

[713] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل انسان ہیں، اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو بہتر ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے حضرت

قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ١٩٨]

حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل انسان ہیں، اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے، لہٰذا اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو بہتر ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز کا آغاز کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اندر کچھ تخفیف محسوس فرمائی، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور دو آدمیوں کے سہارے چل پڑے۔ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے تاآنکہ آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ فرمایا: (کہ پیچھے نہ ہٹیں)۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔ (گویا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں تھے۔

(٦٩) بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ - إِذَا شَكَّ - بِقَوْلِ النَّاسِ؟

باب: 69- جب امام کو شک گزرے تو کیا وہ لوگوں کی بات پر عمل کر سکتا ہے؟

٧١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ

[714] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر علیحدہ ہو گئے۔ آپ سے ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟'' لوگوں نے ''ہاں'' میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعات مزید پڑھ لیں، پھر سلام پھیرا، اس کے بعد

ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. [راجع: ٤٨٢]

تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدے پہلے سجدوں کی طرح تھے یا ان سے کچھ طویل تھے۔

٧١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، فَقِيلَ: صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [راجع: ٤٨٢]

[715] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (ایک دفعہ) ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ دی۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے دو رکعات پڑھی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت اور پڑھ لیں، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو) کیے۔

(٧٠) بَابٌ: إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

باب: 70- جب امام نماز میں رونے لگے (تو کیا حکم ہے؟)

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ فَقَرَأَ ﴿إِنَّمَآ أَشْكُواْ بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [يوسف: ٨٦].

حضرت عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے دوران نماز میں حضرت عمر ؓ کے رونے کی آواز سنی، حالانکہ میں سب سے پچھلی صف میں تھا۔ آپ یہ آیت کریمہ تلاوت کر رہے تھے: ''میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت صرف اللہ ہی سے کرتا ہوں۔''

٧١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ،

[716] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض (وفات) میں فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے آپ سے عرض کیا کہ ابوبکر ؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر ؓ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ تم نبی ﷺ سے عرض کرو کہ جب ابوبکر ؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی قراءت نہیں سنا سکیں

إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا. [راجع: ١٩٨]

گے، لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چپ رہو! تم تو یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی طرح معلوم ہوتی ہو۔ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں پائی۔

(٧١) بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

باب: 71- اقامت کے وقت یا اس کے بعد صفوں کو سیدھا کرنا

٧١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[717] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تمھارے چہروں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔''

٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي». [انظر: ٧١٩، ٧٢٥]

[718] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صفوں کو ٹھیک اور درست رکھو، میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ صفوں کو درست کرنے میں کوتاہی نہ کیا کرو تمھاری غفلت کا مجھے علم ہو جاتا ہے کیونکہ میں جس طرح تمھیں آگے سے دیکھتا ہوں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں، چونکہ یہ خرق عادت رسول اللہ ﷺ کا ایک معجزہ ہے اور وحی سے ثابت ہے، اس لیے اس پر یقین کرنا چاہیے اور عقلاً ایسا ممتنع بھی نہیں۔[1] یاد رہے ایسا صرف نماز میں ہوتا تھا۔

(٧٢) بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: 72- صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

[1] عمدة القاري: 354/2.

٧١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [راجع: ٧١٨]

[719] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرلو اور باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

(٧٣) بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب: 73- صف اول کا بیان

٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشُّهَدَاءُ: الْغَرِقُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالْهَدِمُ». [راجع: ٦٥٣]

[720] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شہداء یہ لوگ ہیں: جو ڈوب کر مرے، جو پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے، جو طاعون میں چل بسے اور جو دیوار کے نیچے دب کر اس جہاں سے رخصت ہو جائے۔''

٧٢١ - قَالَ: «وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا». [راجع: ٦١٥]

[721] آپ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو علم ہو کہ سخت گرمی یا اول وقت میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے تو اسے ادا کرنے کے لیے دوڑ لگائیں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا ثواب ہے تو یقیناً ان میں شریک ہوں اگرچہ انھیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ اور اگر انھیں معلوم ہو کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو اس کے حصول کے لیے ضرور قرعہ اندازی کریں۔''

(٧٤) بَابٌ: إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

باب: 74- صف کا درست کرنا نماز کا پورا کرنا ہے

٧٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ

[722] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ

فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ؛ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا؛ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ». [انظر: ٧٣٤]

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو سب کے سب بیٹھ کر نماز ادا کرو، نیز نماز میں صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جز ہے۔"

٧٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ».

[723] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کا قائم کرنا ہے۔"

(٧٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

باب: 75- اس شخص کے گناہ کا بیان جو صف بندی نہیں کرتا

٧٢٤ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ.

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسٌ الْمَدِينَةَ بِهٰذَا.

[724] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مدینہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا: آپ نے (ہم میں) کون سی منکر بات محسوس کی ہے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ دیکھی ہو؟ انھوں نے فرمایا: میں اور تو کوئی خلاف ورزی نہیں دیکھتا البتہ تم نماز میں اپنی صفیں درست نہیں کرتے ہو۔

عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے بایں الفاظ یہ روایت بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس جب مدینہ تشریف لائے...... الخ۔

(٧٦) بَابُ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ، وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

باب: 76- صف بندی کرتے وقت کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص دورانِ نماز میں اپنا ٹخنا اپنے ساتھ والے آدمی کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔

وضاحت: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''صفوں کو سیدھا کرو۔'' آپ نے تین دفعہ ان الفاظ کو دہرایا: ''اللہ کی قسم! صفوں کو سیدھا رکھو بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔'' حضرت نعمان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا، آدمی اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا ٹخنا اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔[1]

٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي» وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ. [راجع: ٧١٨]

[725] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست رکھا کرو کیونکہ میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔'' اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

(٧٧) بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْإِمَامِ، وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

باب: 77- اگر کوئی شخص امام کی بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اسے اپنے پیچھے سے دائیں جانب پھیر دے تو اس کی نماز صحیح ہوگی

٧٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَأْسِي مِنْ وَّرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ١١٧]

[726] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر نماز پڑھی اور سو گئے۔ جب مؤذن آیا تو آپ کھڑے ہوئے، نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

(٧٨) بَابٌ: اَلْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

باب: 78- اکیلی عورت، صف کا حکم رکھتی ہے

٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

[727] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے اور ہمارے گھر میں رہنے والے

[1] سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 662.

قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [راجع: ٣٨٠]

ایک یتیم لڑکے نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم ہم سب کے پیچھے تھیں۔

(٧٩) بَابُ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ

باب: 79- مسجد اور امام کی دائیں جانب کا بیان

٧٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بِعَضُدِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ؛ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي. [راجع: ١١٧]

[728] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک شب نماز پڑھنے کے لیے نبی ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا ہاتھ یا کندھا پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا اور میرے پیچھے ہی سے اپنے ہاتھ سے مجھے پکڑا۔

(٨٠) بَابٌ: إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

باب: 80- جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ حائل ہو

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ. وَقَالَ أَبُومِجْلَزٍ: يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ.

حسن بصری ؒ کا قول ہے کہ اگر تمھارے اور امام کے درمیان کوئی نہر حائل ہو تو بھی اقتدا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابومجلز نے کہا کہ امام کی اقتدا کرو اگرچہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار ہو بشرطیکہ امام کی تکبیر سنائی دیتی ہو۔

٧٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ، فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، صَنَعُوا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَلَمَّا

[729] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز تہجد اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حجرے کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں، اس لیے لوگوں نے نبی ﷺ کی شخصیت کو دیکھ لیا اور کچھ لوگ نماز کی اقتدا کرنے کے لیے آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ پھر صبح کو انھوں نے دوسروں سے اس کا ذکر کیا۔ بعد ازاں دوسری رات نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ اس رات بھی آپ کی اقتدا میں کھڑے ہوگئے۔ یہ صورت حال دو یا تین راتوں تک رہی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھ رہے اور

أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: «إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ». [انظر: ٧٣٠، ٩٢٤، ١١٢٩، ٢٠١١، ٢٠١٢، ٥٨٦١]

نماز کے لیے تشریف نہ لائے۔ اس کے بعد صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا ڈر رہا کہ کہیں نماز شب تم پر فرض نہ کر دی جائے۔''

فائدہ: چونکہ رسول اللہ ﷺ حجرے کے اندر نماز پڑھتے تھے اور لوگوں نے آپ کی اقتدا باہر کھڑے ہو کر کی، آپ کے اور لوگوں کے درمیان دیوار حائل تھی اسے برقرار رکھا گیا، لہٰذا ایسا کرنا جائز ہے۔[1] وهو المقصود.

(٨١) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: 81- نماز شب کا بیان

٧٣٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَلَّوْا وَرَاءَهُ. [راجع: ٧٢٩]

[730] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کے وقت بچھا لیتے اور رات کو اس کا حجرہ بنا لیتے تھے۔ کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے اور انھوں نے آپ کے پیچھے (صف بنا کر) نماز پڑھنا شروع کر دی۔

٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ».

[731] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں ایک حجرہ بنایا تھا، میرا گمان ہے کہ وہ چٹائی کا تھا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی۔ آپ کے صحابہ میں سے کئی لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جب آپ کو ان کے متعلق معلوم ہوا تو آپ بیٹھ رہے، پھر ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تمھارا عمل دیکھا اور تمھارا ارادہ پہچان لیا ہے۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ افضل نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ادا ہو، مگر فرض نماز (کہ اس کی ادائیگی مسجد میں ہونی چاہیے)۔''

1 فتح الباري: 278/2.

قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦١١٣، ٧٢٩٠]

عفان بن مسلم نے کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، اس نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، اس نے بتایا کہ میں نے ابونضر بن ابو امیہ سے سنا وہ بسر بن سعید سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت زید (بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(٨٢) بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: 82- تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کے آغاز کا بیان

٧٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». [راجع: ٣٧٨]

[732] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے (اور گر پڑے) تو آپ کی بائیں جانب کچھ زخمی ہوگئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان دنوں آپ نے نمازوں میں سے جو نماز بھی پڑھائی وہ بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔''

٧٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا

[733] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو جسم پر خراشیں آئیں۔ اس وجہ سے آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ

رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا». [راجع: ۳۷۸]

اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''

فائدہ: جمہور اہل علم کے نزدیک تکبیر تحریمہ، یعنی آغاز نماز میں اللہ اکبر کہنا نماز کے لیے رکن ہے جبکہ کچھ حضرات اسے صحت نماز کے لیے شرط قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ رکن اور شرط کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے کہ ان کے بغیر مطلوبہ فعل مکمل نہیں ہوتا، البتہ ان دونوں میں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ رکن کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتا ہے، جیسے رکوع اور سجدہ وغیرہ جبکہ شرط اس سے خارج ہوتی ہے، جیسے وضو وغیرہ، نیز تکبیر تحریمہ کا اطلاق صرف اللہ اکبر پر ہوگا جیسا کہ جمہور اہل علم کا موقف ہے۔

٧٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ». [راجع: ۷۲۲]

[734] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

فائدہ: اب حکم یہ ہے کہ جب امام کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تندرست مقتدیوں کو بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر اقتدا کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور آپ کے پیچھے تمام صحابۂ کرام ؓ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

(٨٣) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الْافْتِتَاحِ سَوَاءً

باب:83- تکبیر اولیٰ میں نماز شروع کرنے کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ،

[735] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے، جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی اپنے

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ. [انظر: ٧٣٦، ٧٣٨، ٧٣٩]

دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (دونوں) کہتے لیکن سجدوں میں یہ عمل نہ کرتے تھے۔

(٨٤) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

باب: 84- تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا

٧٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ. [راجع: ٧٣٥]

[736] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور اس طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے، نیز جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور سجدوں میں آپ یہ عمل نہ کرتے تھے۔

فائدہ: ہم نے مختصر صحیح بخاری کے ترجمے میں اس حدیث کے فوائد میں لکھا تھا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا رفع الیدین کہلاتا ہے۔ بقول امام شافعی رحمہ اللہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر تمام امت کا اجماع ہے اور باقی مقامات ثلاثہ میں رفع الیدین کرنے پر بھی اہل کوفہ کے علاوہ تمام علمائے امت کا اتفاق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی اس سنت پر عمل کیا اور یہ ایسی سنت متواترہ ہے جسے عشرۂ مبشرہ کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیان کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا دکھائی دیتے ہیں، لہٰذا مذکورہ حدیث کی بنا پر تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ رکوع میں جاتے، اس سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت اللہ کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے رفع الیدین کریں۔

٧٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ:

[737] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے وقت اپنے

أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذَا.

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور وہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

(٨٥) بَابٌ: إِلٰى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

باب: 85- نمازی کہاں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھائے؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ نے اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر بیان کیا کہ نبی ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

٧٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَعَلَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ. [راجع: ٧٣٥]

[738] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز کے آغاز میں اللہ اکبر کہا۔ تکبیر کہتے وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ انھیں اپنے دونوں کندھوں کے برابر کر لیا۔ جب آپ نے رکوع کے لیے اللہ اکبر کہا تو بھی ایسا کیا۔ جب سمع اللّٰه لمن حمده کہا تب بھی اسی طرح کیا اور ربنا ولك الحمد بھی کہا۔ آپ یہ عمل سجدہ کرتے وقت نہیں کرتے تھے اور نہ اس وقت جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے۔

(٨٦) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: 86- دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کا بیان

٧٣٩ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ:

[739] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب سمع اللّٰه لمن حمده کہتے تو بھی اپنے

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہوتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ مذکورہ بیان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا. [راجع: ٧٣٥]

اس روایت کو حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے وہ حضرت نافع سے، وہ ابن عمر سے اور ابن عمر نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن طہمان نے اس روایت کو مختصر طور پر ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سے بیان کیا ہے۔

(٨٧) بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ

باب: 87- نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

٧٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: يُنْمٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَنْمِي.

[740] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔ ابوحازم راوی نے کہا کہ وہ (حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) اس حکم کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ (ایک اور راویٔ حدیث) اسماعیل کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوب کیا جاتا تھا، یہ الفاظ نہیں کہے کہ وہ اس حکم کو منسوب کرتے تھے۔

فائدہ: محل وضع کے متعلق بھی صراحت ہے کہ ہاتھوں کو سینے پر رکھا جائے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔[1] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مطابق بائیں کلائی پر دایاں ہاتھ رکھا جائے تو دونوں ہاتھ خود بخود سینے پر آ جائیں گے۔ سینے پر رکھنے کی تصدیق اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے تھے۔[2] زیر ناف ہاتھ باندھنے کی ایک حدیث بھی صحیح نہیں۔

(٨٨) بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 88- نماز میں خشوع کا بیان

٧٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[741] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

1 صحيح ابن خزيمة، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة......243/1، حديث :479. 2 مسند أحمد : 226/2.

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ وَاللهِ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [راجع: ٤١٨]

ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اسی قبلے کی طرف ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ پر تمھارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں رہتا اور میں تمھیں پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِي» - وَرُبَّمَا قَالَ: «مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُّمْ». [راجع: ٤١٩]

[742] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنا رکوع اور سجود ٹھیک ٹھیک ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' اور کبھی فرمایا: ''میں اپنی پس پشت سے تمھیں دیکھتا ہوں۔''

(٨٩) بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب: 89- نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

٧٤٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِـ: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾.

[743] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ نماز کا افتتاح الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے یا نہیں، ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ اور اونچی آواز سے پڑھی جا سکتی ہے، البتہ پوشیدہ پڑھنے کے متعلق احادیث زیادہ صحیح اور واضح ہیں۔ ہاں، جن احادیث میں بسم اللہ کا ذکر نہیں انھیں راوی کے عدم علم یا اس کی قراءت کے مخفی ہونے پر محمول کیا جائے گا اور جن روایات میں بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے انھیں اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات بآواز بلند بھی پڑھتے تھے تاکہ لوگوں کو اس کی مشروعیت کا پتہ چل جائے۔ یاد رہے کہ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

٧٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ

[744] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1183۔

ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: هُنَيَّةً - فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ».

کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان سکوت میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: یا اللہ! مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

(٩٠) بَابٌ:

باب:90- بلاعنوان

٧٤٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ أَوَ أَنَا مَعَهُمْ؟! فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ - قُلْتُ: مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟

[745] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی تو آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو اسے خوب طویل کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو قیام کو خوب طویل کیا۔ اس کے بعد رکوع کیا تو اسے خوب طویل کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر سجدے کو خوب طویل کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر سجدے کو خوب طویل کیا۔ پھر کھڑے ہو کر قیام کیا اور قیام کو لمبا کیا، پھر رکوع کیا تو رکوع کو لمبا کیا، پھر سر اٹھا کر قیام کیا اور اسے خوب لمبا کیا، پھر رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا اور اسے خوب لمبا کیا، اس کے بعد اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور سجدے کو لمبا کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''جنت میرے اتنا قریب ہو چکی تھی کہ اگر میں جرأت کرتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمھارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی میرے اتنا قریب ہوگئی کہ میں کہنے لگا: اے مالک! کیا میں بھی ان لوگوں کے ساتھ رکھا جاؤں گا؟ اتنے

قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ». قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «تَأْكُلُ مِنْ خَشِيشِ أَوْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٢٣٦٤]

میں ایک عورت دیکھی جسے بلی پنجا مار رہی تھی۔ میں نے پوچھا: اس عورت کا کیا قصور ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا حتی کہ وہ بھوک سے مرگئی، نہ تو وہ اسے خود کھلاتی تھی اور نہ اسے کھلا چھوڑتی تھی کہ وہ خود حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھرے۔''

(٩١) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 91- نماز میں امام کی طرف دیکھنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ».

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا: ''جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں تو میں نے اس وقت جہنم کو دیکھا جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ پھوڑ رہا تھا۔''

٧٤٦ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [انظر: ٧٦٠، ٧٦١، ٧٧٧]

[746] حضرت ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت ؓ سے سوال کیا: آیا رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور نماز عصر میں کچھ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے پوچھا: آپ لوگ کیسے پہچانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے۔

٧٤٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ. [راجع: ٦٩٠]

[747] حضرت براء بن عازب ؓ، جنھوں نے جھوٹ نہیں بولا، بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام ؓ جب نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھا لیتے تو صحابۂ کرام ؓ کھڑے رہتے تا آنکہ آپ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے (تب وہ سجدہ کرتے تھے)۔

٧٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى

[748] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز کسوف پڑھی۔ صحابۂ کرام ؓ نے عرض

عَهْدِ النَّبِيِّ فَصَلَّى فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا».

کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑتے دیکھا، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک دنیا باقی ہے اس وقت تک تم اس سے کھاتے رہتے۔''

٧٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ»، ثَلَاثًا. [راجع: ٩٣]

[749] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد منبر پر تشریف لائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''میں نے ابھی جبکہ تمھیں نماز پڑھا رہا تھا جنت اور دوزخ کو دیکھا۔ ان دونوں کی اس دیوار کے قبلے میں تصویریں بنادی گئی تھیں۔ میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا جس میں خیر اور شر دونوں جمع ہوں۔'' آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

فائدہ: یہ حکم قیام کی صورت میں ہے کہ نظر سجدہ گاہ پر ہو، تاہم تشہد کی حالت میں نظر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر ہونی چاہیے، اس طرح کہ اسے اٹھائے رکھے اور دعا کرے۔[1]

(٩٢) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 92- نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا

٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟» فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: «لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ».

[750] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا وہ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟'' پھر آپ نے اس کے متعلق بڑی سختی سے فرمایا: ''لوگوں کو اس سے باز آنا چاہیے یا پھر ان کی بینائی کو اچک لیا جائے گا۔''

1 سنن النسائي، التطبيق، حديث: 1161.

(٩٣) بَابُ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 93- نماز میں اِدھراُدھر دیکھنا

٧٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». [انظر: ٣٢٩١]

[751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوران نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو (خشوع کو) اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔''

٧٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ: «شَغَلَنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَّأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ». [راجع: ٣٧٣]

[752] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ایسی چادر پہن کر نماز پڑھی جس پر کچھ نقوش تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے فرمایا: ''مجھے اس چادر کے نقش و نگار نے نماز سے غافل کر دیا تھا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے سادہ چادر لا دو۔''

(٩٤) بَابٌ: هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهِ؟ أَوْ يَرٰى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ؟

باب: 94- کیا (نمازی) کسی ہنگامی ضرورت کی بنا پر یا کوئی چیز یا تھوک قبلے کی طرف دیکھے تو اس کی طرف توجہ کر سکتا ہے؟

وَقَالَ سَهْلٌ: اِلْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت سہل ؓ بیان کرتے ہیں کہ (نماز میں) حضرت ابوبکر ؓ اِدھر اُدھر متوجہ ہوئے تو انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا۔

وضاحت: امام بخاری ؒ التفات کے متعلق استثنائی صورتیں بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی ہنگامی ضرورت اور وقتی حاجت کے پیش نظر التفات ہو تو وہ نماز کے لیے خرابی کا باعث نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے دوران نماز میں التفات کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں نماز دوبارہ پڑھنے کے متعلق نہیں کہا بلکہ انھیں اپنی نماز جاری رکھنے کی تلقین فرمائی کیونکہ یہ التفات ایک ہنگامی ضرورت کے پیش نظر تھا۔[1] امام بخاری ؒ نے اس تعلیق کو اپنی سند سے متصل بیان کیا ہے۔[2]

٧٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[753] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے،

1 فتح الباري: 303/2. 2 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 684.

اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ. [راجع: ٤٠٦]

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے کی طرف تھوک دیکھا جبکہ آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر انھیں نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے اسے زائل کر دیا۔ اس کے بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے چہرے کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔'' اس روایت کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابو رواد نے حضرت نافع سے بیان کیا ہے۔

٧٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٦٨٠]

[754] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک دن مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ سامنے آ گئے۔ آپ نے حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور مسلمانوں کی طرف دیکھا جبکہ اس وقت وہ نماز میں صف بستہ تھے۔ آپ ﷺ خوشی کے باعث مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکر ؓ اپنے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے تاکہ خود صف میں شامل ہو جائیں کیونکہ انھوں نے سمجھا کہ آپ باہر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں نے قصد کر لیا کہ مارے خوشی کے اپنی نماز توڑ دیں لیکن آپ نے انھیں اشارہ فرمایا کہ تم اپنی نماز کو پورا کرو، پھر آپ نے پردہ نیچے کر دیا اور اسی دن کے آخری حصے میں آپ کی وفات ہو گئی۔

(٩٥) بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

باب:95- سفر و حضر کی تمام سری اور جہری نمازوں میں امام اور مقتدی کے لیے قراءت کا واجب ہونا

٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ

[755] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر ؓ سے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی شکایت کی تو حضرت عمر ؓ نے انھیں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ: أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِّبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ - يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ - قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَّنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ قَالَ: فَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ. [انظر: ۷۵۸، ۷۷۰]

معزول کر کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو ان (کوفیوں) پر تعینات کر دیا۔ الغرض ان لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بہت شکایات کیں۔ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اچھی نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا بھیجا اور کہا: اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے ہو: انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں انھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاتا تھا۔ میں نے اس میں ذرہ بھر بھی کوتاہی کو روا نہیں رکھا۔ میں نماز عشاء پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! تمھاری نسبت ہمارا گمان یہی ہے۔ پھر آپ نے ایک شخص یا چند اشخاص کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ روانہ کیا (تاکہ وہ اہل کوفہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعلق شکایات کی تحقیق کریں)۔ انھوں نے وہاں جا کر کوئی مسجد نہ چھوڑی جہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حال نہ پوچھا ہو۔ سب لوگوں نے ان کی تعریف کی۔ پھر وہ قبیلۂ عبس کی مسجد میں گئے تو وہاں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی کنیت ابو سعدہ تھی اور اسے اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا، وہ بولا: جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو سنیں! سعد (رضی اللہ عنہ) جہاد میں لشکر کے ساتھ خود نہ جاتے تھے اور نہ ہی مال غنیمت میں برابر تقسیم کرتے تھے، نیز مقدمات میں انصاف سے کام نہ لیتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے یا سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دے، اس کی فقیری بڑھا دے اور آفتوں میں پھنسا دے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس کے بعد جب اس سے اس کا حال دریافت کیا جاتا تو کہتا کہ میں ایک آفت رسیدہ، دراز عمر بوڑھا ہوں۔ مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا

لگ گئی ہے۔ عبدالملک راوی کہتا ہے کہ میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی حالت میں اس کے دونوں ابرو آنکھوں پر گرنے کے باوجود وہ راستے چلتی چھوکریوں کو چھیڑتا اور ان پر دست درازی کرتا پھرتا تھا۔

٧٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَاصَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ».

[756] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔''

فائدہ: واضح رہے کہ قراءت فاتحہ نماز کے ارکان میں سے ہے اور رکن ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ واجب التعمیل کام اس کے بغیر مکمل نہ ہو۔ اور رکن کے نہ ہونے سے شریعت کی نظر میں اس کام کا کوئی اعتبار نہ ہو۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ارکان نماز کے متعلق لکھا ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے لفظ رکن سے ذکر کیا ہو، جیسے آپ نے فرمایا: ''فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔'' نیز آپ کا فرمان ہے کہ آدمی کی نماز جائز نہیں جب تک وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے اور جسے شارع نے نماز کہا ہے، نماز کے لیے اس کے رکن ہونے کی بڑی زبردست تنبیہ ہے۔[1] پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ لائے نفی جنس کی خبر جب محذوف ہو تو اس میں وجود کی نفی مراد ہوتی ہے الا یہ کہ وہاں کوئی قرینۂ صارفہ موجود ہو۔ حدیث مذکور میں بھی لانفی جنس کے لیے ہے جس کے معنی ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کا سرے سے وجود ہی برقرار نہیں رہتا۔ اسے لائے نفی کمال قرار دینا محض سینہ زوری ہے۔

٧٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ

[757] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس نے (پہلے) پڑھی تھی۔ پھر اس نے آ کر نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' پھر اسی طرح تین دفعہ

[1] حجة الله البالغة: 4/2.

إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [انظر: ٧٩٣، ٦٢٥١، ٦٢٥٢، ٦٦٦٧]

ہوا بالآخر اس نے کہا: قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، لہٰذا آپ مجھے بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن سے جو تمھیں یاد ہو پڑھو۔ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کرو، پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اطمینان سے رہو۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اسی طرح اپنی پوری نماز مکمل کرو۔''

(٩٦) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: 96- نماز ظہر میں قراءت کا بیان

٧٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا، كُنْتُ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ. [راجع: ٧٥٥]

[758] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل کوفہ کو (بعد از دوپہر) شام کی دونوں نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح پڑھاتا تھا، یعنی ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا تھا۔ میں پہلی دو رکعات میں دیر لگاتا اور آخری دو رکعات میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی تمھارے متعلق یہی گمان تھا۔

٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ

[759] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو چھوٹا کرتے تھے، نیز کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ نماز عصر میں بھی سورۂ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں تلاوت فرماتے اور پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے کچھ لمبا کرتے۔ اسی طرح صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت کو طویل اور دوسری کو مختصر کرتے تھے۔

صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ. [انظر: ٧٦٢، ٧٧٦، ٧٧٨، ٧٧٩]

٧٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا، أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

[760] حضرت ابومعمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں آپ کی ڈاڑھی مبارک کی جنبش سے پتہ چلتا تھا۔

(٩٧) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

باب: 97- نماز عصر میں قراءت کا بیان

٧٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

[761] حضرت ابومعمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: آپ حضرات کو رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔

٧٦٢ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ سُورَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. [راجع: ٧٥٩]

[762] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک ایک سورت پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا بھی دیتے تھے۔

(٩٨) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: 98- نماز مغرب میں قراءت کا بیان

وضاحت: اس عنوان کے تحت نمازِ مغرب میں قراءت کا اندازہ اور مقدار بیان کرنا مقصود ہے۔ سابقہ ابواب کی طرح اس میں نفس قراءت کا اثبات مراد نہیں کیونکہ نماز مغرب میں قراءت بآواز بلند ہوتی ہے، اس لیے نفس قراءت کے اثبات کی چنداں ضرورت نہیں۔[1]

1 فتح الباري: 319/2.

٧٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: وَاللهِ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. [انظر: ٤٤٢٩]

[763] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ) ام الفضل ؓ نے انھیں سورۂ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ پڑھتے سنا تو کہنے لگیں: میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ یہ سورت نماز مغرب میں پڑھ رہے تھے۔

٧٦٤ - حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ؟.

[764] مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: تو نماز مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں (قصار) پڑھتا ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں دو بڑی سورتوں میں سے زیادہ بڑی سورت پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(٩٩) بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: 99- نماز مغرب میں بآواز بلند قراءت کرنا

٧٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. [انظر: ٣٠٥٠، ٤٠٢٣، ٤٨٥٤]

[765] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا ہے۔

(١٠٠) بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

باب: 100- نماز عشاء میں بآواز بلند قراءت کرنا

٧٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ، قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [انظر: ٧٦٨، ١٠٧٤، ١٠٧٨]

[766] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ جب میں نے ان سے سجدے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے، لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

تا آنکہ (قیامت کے دن) میری آپ سے ملاقات ہو جائے۔

٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِـ: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾. [انظر: ٧٦٩، ٤٩٥٢، ٧٥٤٦]

[767] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دوران سفر میں نماز عشاء کی دو رکعات میں سے ایک میں سورۂ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

(١٠١) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

باب: 101- نماز عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

٧٦٨ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ فِيهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [راجع: ٧٦٦]

[768] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: یہ کون سا سجدہ ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے اس میں سجدہ کیا ہے، اس لیے اب تو میں اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ قیامت کے دن میری آپ سے ملاقات ہو جائے۔

(١٠٢) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: 102- نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٧٦٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ فِي الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً. [راجع: ٧٦٧]

[769] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز عشاء میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے سنا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوش الحان یا اچھا پڑھنے والا کوئی نہیں سنا۔

(١٠٣) بَابٌ: يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

باب: 103- (امام کو چاہیے کہ) پہلی دو رکعات کو طویل اور آخری دو رکعات کو مختصر کرے

٧٧٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: صَدَقْتَ، ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ، أَوْ ظَنِّي بِكَ. [راجع: ٧٥٥]

[770] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے فرمایا: اہل کوفہ نے آپ کے متعلق ہر معاملہ حتی کہ نماز کے متعلق بھی شکایت کی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے جواب دیا: میں پہلی دو رکعات میں طوالت اور آخری دو رکعات میں اختصار کرتا ہوں۔ اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کی اقتدا کی ہے کبھی اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ میرا بھی آپ کے متعلق یہی گمان تھا۔

(١٠٤) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

باب: 104- نماز فجر میں قراءت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِالطُّورِ.

حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۂ ''والطور'' تلاوت فرمائی۔

٧٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ وَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[771] سیار بن سلامہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرا باپ (ہم دونوں) حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ کے پاس گئے اور ان سے نمازوں کے اوقات دریافت کیے۔ انھوں نے فرمایا: جب آفتاب ڈھل جاتا تو نبی ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ آدمی مدینے کے آخری کنارے تک واپس پہنچ جاتا جبکہ آفتاب ابھی تغیر پذیر نہ ہوا ہوتا۔ نماز مغرب کے متعلق جو کچھ ابو برزہ ؓ نے فرمایا اسے میں بھول گیا ہوں، البتہ آپ نماز عشاء رات کے تیسرے حصے تک مؤخر کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے لیکن اس سے پہلے نیند کرنے اور اس کے بعد باتوں میں مصروف ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور نماز صبح ایسے وقت میں پڑھتے کہ آدمی نماز سے فراغت کے بعد اپنے ساتھی کو پہچان سکتا تھا جبکہ آپ

دونوں رکعات یا ہر ایک میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ.

[772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہر نماز میں قراءت کرنی چاہیے، پھر جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بآواز بلند سنایا ہے ہم ان میں تمھیں بآواز بلند سناتے ہیں اور جن میں آپ نے ہم سے قراءت کو پوشیدہ رکھا ہے، ان میں ہم بھی تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور اگر تو سورۂ فاتحہ سے زیادہ قراءت نہ کرے تو بھی کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لے تو اچھا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور فاتحہ کے علاوہ زائد پڑھنا مستحب ہے اگرچہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں فاتحہ کے علاوہ دیگر آیات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا یہی موقف ہے۔ بہر حال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا بظاہر تقاضا یہ ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور اس کے علاوہ دیگر آیات کا تمام رکعات میں پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں۔[1]

(١٠٥) بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: 105- نماز فجر میں بآواز بلند قراءت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کے پیچھے سے طواف کر رہی تھی جبکہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور نماز میں سورۂ ''الطور'' کی تلاوت کر رہے تھے۔

٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ -هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ- عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ

[773] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سوق عکاظ کا ارادہ کر کے چلے جبکہ ان دنوں شیاطین کو آسمانی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے برسائے جا رہے تھے۔ ان حالات میں شیاطین اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے، قوم نے پوچھا: کیا حال ہے؟ شیاطین نے کہا: ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ

1 فتح الباري: 327/2.

فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ○ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا﴾ [الجن: ١، ٢] فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. [انظر: ٤٩٢١]

کھڑی کر دی گئی ہے اور اب ہم پر شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ قوم نے کہا: تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی ایسی چیز حائل ہوگئی ہے جو ابھی ظاہر ہوئی ہے، اس لیے تم روئے زمین میں مشرق و مغرب تک چل پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جو تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے؟ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں نکلے، ان میں وہ جنات جو تہامہ کی طرف نکلے تھے، وہ نبی ﷺ کے پاس آپہنچے۔ آپ اس وقت مقام نخلہ میں تھے اور عکاظ کی منڈی کی طرف جانے کی نیت رکھتے تھے۔ اس وقت آپ اپنے صحابۂ کرام ؓ کو نماز فجر پڑھا رہے تھے۔ جب ان جنات نے کان لگا کر قرآن سنا تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ قرآن ہے جس نے تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا ہے، چنانچہ اسی مقام سے وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور ان سے کہنے لگے: بھائیو! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا رستہ بتاتا ہے، لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہم ہرگز اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ......﴾ نازل فرمائی اور آپ کو جنوں کی گفتگو بذریعۂ وحی بتائی گئی۔

٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ [مريم: ٦٤] وَ ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

[774] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو جس نماز میں جہر کا حکم ہوا آپ نے اس میں جہر کیا اور جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا وہاں آہستہ پڑھا اور تمھارا پروردگار بھولنے والا نہیں اور بلاشبہ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے، یعنی ان کی پیروی کرنا ہی اچھا ہے۔

(١٠٦) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ،

باب: 106- ایک رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا، سورتوں کی صرف آخری آیات تلاوت کرنا، نیز ایک سورت کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا اور سورت کا صرف ابتدائی حصہ تلاوت کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ [الْمُؤْمِنُونَ] فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ. وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِمِائَةٍ وَّعِشْرِينَ آيَةً مِّنَ الْبَقَرَةِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِّنَ الْمَثَانِي. وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ، أَوْ يُونُسَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا. وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِّنَ الْأَنْفَالِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ. وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَّقْرَأُ بِسُورَةٍ وَّاحِدَةٍ يَّفْرِقُهَا فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَّاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ: كُلٌّ كِتَابُ اللهِ.

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی، جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آ گئی، آپ اسی وقت رکوع میں چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی ایک سو بیس آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورت تلاوت کی۔ حضرت احنف بن قیس نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا یونس پڑھی اور بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھی دو سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (پہلی رکعت میں) سورۂ انفال کی چالیس آیات اور دوسری رکعت میں مفصلات سے ایک سورت پڑھی۔ حضرت قتادہ نے اس شخص کے متعلق جو ایک سورت کو دو رکعتوں میں (اس کے دو حصے کر کے) یا ایک ہی سورت کو دو رکعات میں دہراتا ہے، فرمایا کہ سب کتاب اللہ ہے۔ (ہر طرح سے پڑھنا جائز ہے۔)

٧٧٤ م - وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَّقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يُقْرَأُ بِهِ، افْتَتَحَ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرٰى مَعَهَا، وَكَانَ

[774 م] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں انصار کی امامت کراتا تھا۔ اس کی یہ عادت تھی کہ جن نمازوں میں قراءت بآواز بلند کی جاتی ہے ان میں جب وہ کوئی سورت شروع کرنے کا ارادہ کرتا تو اس سے پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ سے آغاز کرتا۔ اس سے فراغت کے بعد پھر کوئی دوسری سورت شروع کرتا۔ وہ

يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِالْأُخْرٰى، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟» فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: «حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ».

ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا تھا۔ اس کے مقتدیوں نے اس سے بات کی اور کہا کہ تم اس سورت سے ابتدا کرتے ہو پھر تم اسے کافی خیال نہیں کرتے یہاں تک کہ دوسری سورت پڑھتے ہو، لہٰذا تم اسی سورت کو پڑھو، اس کے ساتھ دوسری سورت نہ ملاؤ یا اسے چھوڑ کر صرف دوسری سورت پڑھا کرو۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اس سورت کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تمھیں پسند ہو تو اسی طرح تمھاری امامت کراؤں گا اور اگر تم اسے ناپسند کرتے ہو تو میں تمھیں چھوڑ سکتا ہوں (سورت کو نہیں چھوڑ سکتا)۔ اہل قباء اسے اپنے میں سے افضل خیال کرتے تھے، اس لیے انھوں نے اسے چھوڑ کر دوسرے کی امامت کو پسند نہ کیا۔ اتفاق سے جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے یہ ماجرا آپ کو سنایا۔ آپ نے اس امام سے فرمایا: ''اے فلاں! تمھیں اپنے مقتدیوں کی بات ماننے سے کس چیز نے روکا ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تو نے ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کا التزام کر رکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ مجھے اس سورت سے محبت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تیرا اس سورت سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کرے گا۔''

٧٧٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. [انظر: ٤٩٩٦، ٥٠٤٣]

[775] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے آج رات مفصل کی تمام سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ دیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس قدر تیزی سے پڑھیں جیسے اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ بے شک میں ان جوڑا جوڑا سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کیں، یعنی ہر رکعت میں پڑھی جانے والی دو دو سورتیں۔

(١٠٧) بَابٌ: يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. [راجع: ٧٥٩]

باب: 107- آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا

[776] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں مزید پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیتے تھے۔ اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے لمبا کرتے تھے، اسی طرح عصر اور صبح کی نماز میں بھی یہی معمول تھا۔

(١٠٨) بَابُ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

باب: 108- ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ قراءت کرنا

[777] حضرت ابو معمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کی جنبش کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو جاتا تھا۔

(١٠٩) بَابٌ: إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ

٧٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

باب: 109- جب امام (سری نماز میں) کوئی آیت سنا دے

[778] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں

كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَّعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى . [راجع: ٧٥٩]

کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے، نیز آپ پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے۔

فائدہ: سری نماز میں اگر کوئی آیت باآواز بلند پڑھ دی جائے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، اسی طرح اگر ایک آیت کے بجائے دو آیات سنادی جائیں تو بھی نماز صحیح ہے۔ یہ موقف ان لوگوں کے خلاف ہے جو سہو یا غیر سہو کی وجہ سے کوئی آیت باآواز بلند پڑھنے پر سجدۂ سہو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس حدیث سے ان حضرات کی کھلے الفاظ میں تردید ہوتی ہے۔

(١١٠) بَابٌ: يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

باب: 110- پہلی رکعت میں قراءت کو لمبا کرنا

٧٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ. [راجع: ٧٥٩]

[779] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے اور دوسری رکعت کو مختصر فرماتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔

(١١١) بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

باب: 111- امام کا باآواز بلند آمین کہنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ، أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ: لَا تَفُتْنِي بِآمِينَ. وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا.

حضرت عطاء ؒ بیان کرتے ہیں کہ آمین ایک دعا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنے امام کو کہا کرتے تھے کہ مجھے آمین سے محروم نہ کرنا۔ حضرت نافع کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن عمر ؓ آمین کہنے کو کسی صورت میں نہیں چھوڑتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے متعلق ترغیب دیا کرتے تھے اور میں نے آمین کے متعلق ان سے اچھے کلمات سنے ہیں۔

٧٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[780] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «آمِينَ». [انظر: ٦٤٠٢]

نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' ابن شہاب کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی آمین کہا کرتے تھے۔

فائدہ: امام ابن خزیمہ اس حدیث ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس فرمان نبوی سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ امام کو باآواز بلند آمین کہنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ امام کی آمین کے وقت آمین کہنے کا حکم اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب مقتدی کو امام کی آمین کا پتہ ہو۔ اگر امام باآواز بلند آمین کہنے کے بجائے آہستہ کہے تو مقتدی کو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ امام نے آمین کہی ہے یا نہیں اور یہ محال ہے کہ کسی سے کہا جائے کہ جب فلاں آدمی یہ کہے تو تم بھی اسی طرح کہو جبکہ وہ اس کی بات نہ سن رہا ہو۔ کوئی عالم بھی اس محال کا تصور نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ ﷺ مقتدی کو آمین اس وقت کہنے کا حکم دیں جب امام آمین کہے اور مقتدی امام کی آمین نہ سن رہا ہو۔[1]

(١١٢) بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

باب: 112- آمین کہنے کی فضیلت

٧٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[781] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو آسمان پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ اگر دونوں کی آمین ایک دوسرے سے مل جائے تو اس (نمازی) کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(١١٣) بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ

باب: 113- مقتدی کا باآواز بلند آمین کہنا

٧٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا

[782] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی

1 صحیح ابن خزیمہ: 286/1.

قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَنُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

[انظر: ٤٤٧٥]

آمین سے ہم آہنگ ہوئی اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔'' اس (سمی) کی متابعت محمد بن عمرو نے کی ہے اور نعیم مجمر نے براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: کتب حدیث میں متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار مروی ہیں جو مقتدی کے لیے آمین بالجہر پر دلالت کرتے ہیں۔ چند ایک کا حوالہ حسب ذیل ہے: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو جب فاتحہ پڑھنے کے بعد لوگ آمین کہتے تو آپ بھی آمین کہتے اور اسے سنت قرار دیتے۔[1] نیز امام بیہقی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام ہوتے یا مقتدی دونوں صورتوں میں بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔[2] ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا: آیا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، اور جو ان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے وہ بھی آمین کہتے تھے یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔[3] اس کے علاوہ حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا تو ان کے آمین کہنے سے مساجد گونج اٹھتی تھیں۔[4] ان آثار کے مقابلے میں کسی صحابی سے صحیح اور حسن سند کے ساتھ آہستہ آواز میں آمین کہنا ثابت نہیں۔

(١١٤) بَابٌ: إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ

باب: 114- شمولیت صف سے پہلے رکوع کرنا

٧٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ - وَهُوَ زِيَادٌ - عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ».

[783] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے قریب اس وقت پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ صف میں شمولیت سے پہلے ہی انھوں نے رکوع کر لیا۔ پھر جب نبی ﷺ سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے شوق کو مزید ترقی دے آئندہ ایسا مت کرنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیر سے جماعت میں شامل ہونے والے کو چاہیے کہ وہ جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت کو اختیار کر کے امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے لیے آرام اور سکون کے ساتھ آؤ،

1 صحيح ابن خزيمة: 287/2، حديث: 572. 2 السنن الكبرى للبيهقي: 59/2. 3 المصنف لعبدالرزاق: 96/2، 97.
4 المصنف لابن أبي شيبة: 189/2.

جتنا حصہ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پورا کرلو۔"[1]

(١١٥) بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 115- رکوع میں پورے طور پر تکبیر کہنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق روایت موجود ہے۔

٧٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.

[انظر: ٧٨٦، ٨٢٦]

[784] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ میں نماز ادا کی تو فرمایا: اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی ہے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ جب نماز میں سر اٹھاتے اور سر جھکاتے تو اس وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی وفات سے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ائمۂ مساجد نے نماز پڑھتے وقت تکبیرات انتقال کو ترک کر دیا تھا جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلادی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کرتے تھے۔ ہم نے ان تکبیرات انتقال کو بھلا دیا تھا یا دانستہ طور پر چھوڑ بیٹھے تھے۔[2] ترک کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آواز طبعی حیا کی وجہ سے پست تھی یا بڑھاپے کی بنا پر کمزور ہوگئی تھی، چنانچہ نماز پڑھاتے وقت لوگوں کو ان کی تکبیرات سنائی نہیں دیتی تھیں جس سے یہ خیال کر لیا گیا کہ نماز میں تکبیرات انتقال ضروری نہیں۔

٧٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٧٨٩، ٧٩٥، ٨٠٣]

[785] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے کہ تمھاری نسبت میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

(١١٦) بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

باب: 116- سجدے میں پورے طور پر تکبیر کہنا

1. سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 572. 2 فتح الباري: 349/2.

٧٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. [راجع: ٧٨٤]

[786] حضرت مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب بھی سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، اسی طرح جب دو رکعات سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، چنانچہ نماز مکمل ہونے کے بعد حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ انھوں نے مجھے حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلادی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز پڑھائی ہے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ؛ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ لَا أُمَّ لَكَ.

[787] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ جب بھی جھکتا، اٹھتا، کھڑا ہوتا یا بیٹھتا تو تکبیر کہتا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا تو انھوں نے فرمایا: تیری ماں نہ ہو، کیا یہ نبی ﷺ کی سی نماز نہیں ہے۔

(١١٧) بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

باب: 117- سجدہ کرکے کھڑا ہوتے وقت تکبیر کہنا

٧٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. [راجع: ٧٨٧]

[788] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے (اٹھتے، جھکتے وقت) کل بائیس تکبیرات کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ تو بے وقوف ہے۔ اس پر انھوں نے فرمایا: تجھے تیری ماں گم پائے، یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ.

موسیٰ بن اسماعیل نے کہا کہ ہمیں ابان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے حضرت عکرمہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

٧٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: «وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

[راجع: ٧٨٥]

[789] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، جب رکوع کرتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللّٰه لمن حمده کہتے۔ اس کے بعد بحالت قومہ ربنا لك الحمد کہتے...... راویٔ حدیث عبداللہ بن صالح نے اپنے استاد لیث سے، ربنا ولك الحمد کے الفاظ نقل کیے ہیں...... پھر جب (سجدے کے لیے) جھکتے تو تکبیر کہتے۔ اس کے بعد جب (سجدے سے) سر اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر دوسرے سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتے اور آخر میں جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی کرتے تا آنکہ اسے پورا کر لیتے۔ علاوہ ازیں جب تشہد بیٹھنے کے بعد دو رکعات سے فراغت کے بعد اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔

(١١٨) بَابُ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 118- بحالت رکوع ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمْكَنَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ (بحالت رکوع) اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے تھے۔

٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

[790] حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ اپنے باپ (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ مجھے میرے والد نے اس فعل سے منع فرمایا اور کہا کہ ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ (دوران رکوع میں) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

(۱۱۹) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ

باب: 119- اگر کوئی شخص رکوع پورا نہ کرے

۷۹۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَّا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ: مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ. [راجع: ٣٨٩]

[791] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود کو پورا نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اسے کہا: تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تجھے اسی حالت میں موت آگئی تو اس دین فطرت کے خلاف مرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔

(۱۲۰) بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 120- رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنے کا بیان

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ.

حضرت ابو حمید ساعدی ؓ نے اپنے شاگردوں کو بیان کیا کہ نبی ﷺ نے رکوع کیا پھر آپ نے اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

(۱۲۱) [بَابٌ]: وَحَدُّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيهِ وَالْاِطْمَأْنِينَةِ

باب: 121- رکوع پورا کرنے اور اس میں اعتدال و طمانیت کی حد کا بیان

۷۹۲ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [انظر: ٨٠١، ٨٢٠]

[792] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا رکوع، سجدہ، سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب تقریباً برابر ہوتے تھے، البتہ قیام اور تشہد کچھ طویل ہوتے تھے۔

(۱۲۲) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ

باب: 122- نبی ﷺ کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دینا جس نے رکوع پورا ادا نہیں کیا تھا

وضاحت: اس عنوان کے ذریعے سے امام بخاری ؒ نے حدیث کی تشریح کی ہے کیونکہ اس میں نماز دوبارہ پڑھنے کی وجہ بیان نہیں ہوئی تھی۔ اس عنوان میں اس وجہ کو بیان کیا گیا ہے کہ اس نے رکوع و سجود کو پوری طرح ادا نہیں کیا تھا۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[793] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [راجع: ٧٥٧]

ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے تو ایک اور آدمی بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے سلام عرض کیا۔ نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جا، نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے پھر نماز پڑھی، واپس آیا اور نبی ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''جا، نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' بہرحال ایسا واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ بالآخر اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے نماز کی تعلیم دیں، (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن سے جو میسر ہو اسے پڑھو، پھر رکوع کرو۔ جب اطمینان سے رکوع کر لو تو سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد سجدہ کرو۔ جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کرو تاآنکہ سجدے میں تجھے اطمینان ہو جائے۔ پھر اس طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔''

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کو "حَدِيث مُسِيئ الصَّلَاة" کا نام دیا ہے۔ اور اس سے بکثرت مسائل کا استنباط کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں تعدیل ارکان فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بار بار نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کا یہی قصور تھا کہ وہ رکوع و سجود ٹھیک طور پر ادا نہیں کرتا تھا۔

(١٢٣) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 123- رکوع میں دعا کرنا

٧٩٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ:

[794] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے: [سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي]۔

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي». [انظر: ٨١٧، ٤٢٩٣، ٤٩٦٧، ٤٩٦٨]

(١٢٤) بَابُ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: 124- امام اور اس کے مقتدی رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا پڑھیں؟

٧٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ». [راجع: ٧٨٥]

[795] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سمع الله لمن حمده کہتے تھے تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ ربنا ولك الحمد بھی کہتے۔ جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، نیز جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

(١٢٥) بَابُ فَضْلِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

باب: 125- اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

٧٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ٣٢٢٨]

[796] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہوا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

(١٢٦) بَابٌ:

باب: 126- بلاعنوان

٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِنْ

[797] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یقیناً میں ایسی نماز پڑھتا ہوں جو نبی ﷺ کی نماز سے مشابہ ہو، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں سمع الله لمن حمده کے بعد قنوت پڑھا

صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ. [انظر: ٨٠٤، ١٠٠٦، ٢٩٣٢، ٤٥٦٠، ٤٥٩٨، ٦٢٠٠، ٦٣٩٣، ٦٩٤٠]

کرتے تھے جس میں اہل ایمان کے لیے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

٧٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

[798] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔

٧٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، قَالَ رَجُلٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ».

[799] حضرت رفاعہ بن رافع زرقی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ایک شخص نے (بآواز بلند) [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ] پڑھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' وہ شخص بولا: میں نے پڑھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے کہ کون انھیں پہلے قلمبند کرے۔''

(١٢٧) بَابُ الِاطْمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: 127- رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ.

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (رکوع سے) سر اٹھایا اور اس طرح سیدھے کھڑے ہوگئے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آگیا۔

٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ

[800] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ ہمیں نبی ﷺ کی نماز کا اندازہ بیان

النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ نَسِيَ. [انظر: ٨٢١]

کرتے تھے، چنانچہ وہ نماز میں کھڑے ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم (آپس میں) کہتے: شاید آپ بھول گئے ہیں۔

٨٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [راجع: ٧٩٢]

[801] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے رکوع، سجدے، رکوع سے سر اٹھا کر (کھڑے ہونے) اور دو سجدوں کے درمیان نشست کا دورانیہ تقریباً برابر ہوتا تھا۔

٨٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَتَ هُنَيَّةً، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي يَزِيدَ. وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ. [راجع: ٦٧٧]

[802] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مالک بن حویرث ؓ ہمیں اوقات نماز کے علاوہ نبی ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھایا کرتے تھے، چنانچہ ایک دن وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو جم کر قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی جم کر کیا۔ اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر تک سیدھے کھڑے رہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت مالک بن حویرث ؓ نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید کی طرح نماز پڑھائی۔ اور ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے تھے۔

(١٢٨) بَابٌ: يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

باب: 128- سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ (سجدہ کرتے وقت) گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔

٨٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ

[803] ابو بکر بن عبدالرحمٰن اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل، ماہ رمضان میں بھی اور اس کے علاوہ بھی۔ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو بھی اللہ اکبر کہتے، پھر (رکوع

حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [راجع: ٧٨٥]

سے اٹھتے وقت) سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہتے۔ بعدازاں سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولك الحمد کہتے۔ اس کے بعد جب سجدے کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کرتے تو بھی اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر اٹھتے تو بھی اللہ اکبر کہتے۔ الغرض ہر رکعت میں اسی طرح کرتے تا آنکہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ جب اپنی نماز ختم کر لیتے تو فرماتے: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں تم سب سے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ بے شک یہی آپ کی نماز ہوتی تھی تا آنکہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

٨٠٤ - قَالَا: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»، وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ. [راجع: ٧٩٧]

[804] ان دونوں (ابو بکر بن عبدالرحمٰن اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہتے اور کچھ لوگوں کے لیے ان کا نام لے کر دعا کرتے ہوئے فرماتے: ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور ناتواں مسلمانوں کو (کفار کے ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں قحط پڑا تھا۔“ اس وقت اہل مشرق سے قبیلۂ مضر کے لوگ آپ کے دشمن تھے۔

٨٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ

[805] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ ہم لوگ آپ کی خدمت

فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ فَرَسٍ - فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: صَلَّيْنَا قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا».

میں تیمار داری کے لیے حاضر ہوئے، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھ گئے...... سفیان راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی...... جب آپ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''

[قَالَ سُفْيَانُ:] كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ حَفِظَ، كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَكَ الْحَمْدُ، حَفِظْتُ: مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ -. فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ: فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ. [راجع: ٣٧٨]

حضرت سفیان نے کہا: کیا معمر نے اس طرح بیان کیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ سفیان نے کہا: اس نے خوب یاد رکھا۔ زہری فرماتے ہیں کہ مجھے "وَلَكَ الْحَمْدُ اور شِقُّهُ الْأَيْمَنُ کے الفاظ یاد ہیں۔ جب امام زہری کے پاس سے واپس آئے تو ابن جریج نے کہا کہ میں زہری کے پاس تھا تو انھوں نے یہ الفاظ بیان کیے: آپ کی دائیں پنڈلی زخمی ہوگئی۔

(١٢٩) بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

باب: 129- سجدے کی فضیلت کا بیان

٨٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَهَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ

[806] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم روز قیامت اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''شب بدر کے چاند جس پر کوئی ابر نہ ہو (اسے دیکھنے میں) تمھیں کوئی شک ہوتا ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو کیا تم آفتاب (کے دیکھنے) میں شک کرتے ہو جبکہ اس پر ابر نہ ہو؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو

كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ - مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو (دنیا میں) جس کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے، چنانچہ کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا اور کوئی چاند کے پیچھے ہولے گا اور کوئی بتوں اور شیاطین کے پیچھے چلے گا۔ باقی اس امت کے (مسلمان) لوگ رہ جائیں گے جن میں منافق بھی ہوں گے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ (ایک نئی صورت میں) تشریف لائے گا اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے ہم (تجھے نہیں پہچانتے ہم) اسی جگہ کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس (اپنی اصلی شکل وصورت میں) جلوہ گر ہوگا اور فرمائے گا کہ میں تمھارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا۔ اس وقت جہنم کی پشت پر پل رکھ دیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس پر سے گزروں گا۔ اس روز رسولوں کے علاوہ کسی اور کو کلام کی ہمت اور طاقت نہ ہوگی۔ اس روز رسول کہیں گے الٰہی! سلامتی دے۔ الٰہی! سلامتی دے۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''بس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے مگر ان کی لمبائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے (برے) اعمال کے مطابق گھسیٹیں گے۔ بعض شخص تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخموں سے چور ہو کر بچ جائیں گے حتی کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ نکال لیے جائیں، چنانچہ فرشتے انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچان کر نکال لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ

وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: لَكَ

نے آگ پر سجدوں کے نشانات کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو جہنم سے اس حالت میں نکالا جائے گا کہ نشانات سجود کے علاوہ ان کی ہر چیز کو آگ کھا چکی ہوگی۔ یہ لوگ کوئلے کی طرح سوختہ حالت میں جہنم سے نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے نمو پائیں گے جس طرح قدرتی بیج پانی کے بہاؤ میں اگتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان رہ جائے گا۔ وہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے آخری ہوگا۔ اس کا منہ دوزخ کی جانب ہوگا اور وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کے شعلے نے مجھے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو آئندہ ایسا تو نہیں کرے گا کہ اگر تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تو پھر اس کے علاوہ کچھ اور مانگے؟ وہ عرض کرے گا: ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم! پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی مشیت کے مطابق عہد و پیمان دے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو اس کی تر و تازگی اور بہار دیکھ کر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا۔ اس کے بعد کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے اس پر قول و قرار نہ کیا تھا کہ جو کچھ تو مانگ چکا ہے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ اس پر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر میں ہی بدنصیب نہ ہو جاؤں۔ ارشاد ہوگا: اگر تجھے یہ بھی عطا کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ عرض پرداز ہوگا: تیری

ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا قَوْلَهُ: «لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». [انظر: ٦٥٧٣، ٧٤٣٧]

بزرگی کی قسم! میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی مشیت کے مطابق قول وقرار دے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا اور جب وہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچ جائے گا وہاں کی شادابی تازگی اور فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا، پھر یوں گویا ہوگا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس تو کتنا عہد شکن اور دغا باز ہے؟ کیا تو نے اس بات کا عہد نہ کیا تھا کہ اب میں کوئی درخواست نہیں کروں گا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر۔ تب اس کی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے جنت میں جانے کی اجازت دے کر فرمائے گا کہ خواہش کر، چنانچہ وہ خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا: یہ یہ چیزیں اور مانگ۔ اس کا پروردگار اسے خود یاد دلائے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے یہ بھی بلکہ اس کی مثل اور بھی دیا جاتا ہے۔'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ پر فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ بھی اور اس کے ساتھ دس گناہ مزید بھی ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہی یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تیرے لیے یہ اور اتنا اور ہے۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''یہ سب کچھ تجھے دیا اور اس سے دس گنا مزید بھی دیا جاتا ہے۔''

(۱۳۰) بَابٌ : يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

باب:130- دوران سجدہ میں دونوں بازو کشادہ اور انھیں رانوں سے دور رکھنا

۸۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[807] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمایاں ہو جاتی تھی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٠]

لیث نے کہا کہ مجھے بھی جعفر بن ربیعہ نے اسی طرح بیان کیا۔

(۱۳۱) بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ

باب:131- دوران سجدہ میں اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس (سنت) کو حضرت ابوحمید ساعدی ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: امام بخاری ؒ نے حضرت ابوحمید ساعدی ؓ کی حدیث کو اپنی صحیح میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔[1] اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیے، انھیں بچھائے ہوئے بھی نہیں تھے اور نہ انھیں سمیٹ ہی رکھا تھا۔ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کر لی تھیں۔

(۱۳۲) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ

باب:132- جب نمازی اپنا سجدہ پورا نہ کرے

۸۰۸ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - [وَ] لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى

[808] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوران نماز میں اپنے رکوع و سجود کو پورا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا تو حضرت حذیفہ ؓ نے اس سے فرمایا: تو نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا: اگر تو اسی حالت پر مر گیا تو حضرت

1 صحيح البخاري، الأذان، حديث :828.

غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٣٨٩]

محمد ﷺ کے طریقے کے خلاف مرے گا۔

(١٣٣) بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

باب:133- سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

٨٠٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ - وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا - اَلْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ. [انظر: ٨١٠، ٨١٢، ٨١٥، ٨١٦]

[809] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ کہ وہ اس دوران میں اپنے بالوں کو نہ سمیٹیں اور نہ اپنے کپڑوں کو اکٹھا کریں۔ (وہ اعضاء) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں ہیں۔

٨١٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْنَا أَنْ نَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعَرًا». [راجع: ٨٠٩]

[810] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں، نیز اس دوران میں اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔''

٨١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ. [راجع: ٦٩٠]

[811] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے اور وہ جھوٹے آدمی نہیں تھے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

(١٣٤) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

باب:134- ناک پر سجدہ کرنے کا بیان

٨١٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ

[812] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اسی طرح ہم دوران سجدہ میں نہ کپڑوں کو سمیٹیں اور نہ بالوں کا جوڑا بنائیں۔''

الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ». [راجع: ٨٠٩]

(١٣٥) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

٨١٣ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ؟ فَخَرَجَ، قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ»، وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزْعَةٌ فَأُمْطِرْنَا، فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَرْنَبَتِهِ، تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ. [راجع: ٦٦٩]

باب:135- کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

[813] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے پاس جا کر میں نے عرض کیا کہ تبادلۂ خیالات کے لیے آپ اس نخلستان میں ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ چنانچہ آپ نکلے۔ میں نے عرض کیا کہ شب قدر کے متعلق آپ نے نبی ﷺ سے جو سنا ہے اسے بیان کریں۔ انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ گئے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جس چیز کے آپ متلاشی ہیں وہ آگے ہے، چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ آپ جس چیز کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر نبی ﷺ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ ارشاد فرمایا اور حکم دیا: ''جو شخص نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ چکا ہے وہ دوبارہ اعتکاف کرے کیونکہ مجھے شب قدر خواب میں دکھا دی گئی لیکن اس کا تعین مجھے بھلا دیا گیا ہے البتہ وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ میں نے خود کو خواب میں مٹی اور پانی میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔'' ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ہم آسمان پر کوئی ابر وغیرہ نہیں دیکھتے تھے، یعنی مطلع بالکل صاف تھا، اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر برسنے لگا۔ پھر نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تا آنکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کے

نشانات دیکھے۔ یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ طویل حدیث بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ سجدے میں ناک کو زمین پر رکھنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کیچڑ آلود ہونے کے باوجود اپنی ناک کو زمین پر لگایا ہے اور کیچڑ وغیرہ کی کوئی پروانہیں کی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر دوران نماز میں نمازی کی پیشانی پر زمین کی گردوغبار لگ جائے تو نماز ہی میں اسے صاف کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

(١٣٦) بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا، وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

باب: 136- نماز کے وقت کپڑوں کو گرہ لگانا اور انھیں باندھنا، نیز ستر کھلنے کے اندیشے کے پیش نظر انھیں سمیٹنا

٨١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: «لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا». [راجع: ٣٦٢]

[814] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور چادروں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے انھیں گردنوں سے باندھے ہوتے تھے، چنانچہ عورتوں سے کہہ دیا گیا: ''جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں تم اس وقت تک اپنے سر سجدے سے نہ اٹھاؤ۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اس حدیث میں نمازیوں کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ اس وقت تھی جب بہت تنگی اور غربت کا دور تھا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عام حالات میں دوران نماز میں کپڑوں کو سمیٹنے کی ممانعت ہے لیکن مجبوری کی صورت میں انھیں گرہ لگانے اور سمیٹنے کی اجازت ہے۔[1]

(١٣٧) بَابٌ: لَا يَكُفُّ شَعَرًا

باب: 137- نمازی اپنے بالوں کو نہ سمیٹے

٨١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ. [راجع: ٨٠٩]

[815] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، نیز یہ بھی کہا گیا کہ آپ دوران نماز میں اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

1 فتح الباري: 386/2.

(١٣٨) بَابٌ: لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

٨١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفُّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا».

[راجع: ٨٠٩]

باب: 138- دوران نماز میں اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹے

[816] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور دوران نماز میں اپنے بالوں کو نہ سمیٹوں اور نہ کپڑوں ہی کو اکٹھا کروں۔

(١٣٩) بَابُ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

٨١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

[راجع: ٧٩٤]

باب: 139- سجدے میں تسبیح پڑھنا اور دعا کرنا

[817] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بکثرت اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اس طرح آپ قرآنی حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

(١٤٠) بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٨١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ، فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ، كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ. [راجع: ٦٧٧]

باب: 140- دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنے کا بیان

[818] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں سے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق خبر نہ دوں؟ راویٔ حدیث کہتا ہے کہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور قیام کیا، پھر رکوع کیا۔ بعد ازاں اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد اپنا سر اٹھایا تو کچھ دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور تھوڑی دیر تک اٹھائے رکھا۔ پھر سجدے میں چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر تک اپنا سر اٹھائے رکھا۔ اس طرح انھوں نے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی سی نماز پڑھی۔ راویٔ

حدیث حضرت ایوب کہتے ہیں کہ وہ ایک ایسا کام کرتے تھے جو ہم نے اور لوگوں کو کرتے نہیں دیکھا، چنانچہ وہ تیسری اور چوتھی رکعت (کے درمیان) میں بیٹھا کرتے تھے۔

٨١٩ - قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «لَوْ رَجَعْتُمْ إِلٰى أَهَالِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا، صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[819] انھوں (حضرت مالک بن حویرث ؓ) نے کہا کہ ہم (اسلام لانے کے بعد) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ہم نے آپ کے پاس قیام کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ تو اس طرح ان اوقات میں نماز ادا کیا کرو، فلاں نماز، فلاں وقت میں پڑھا کرو، لہٰذا جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہہ دے اور امامت تم میں سے وہ کرائے جو عمر میں بڑا ہو۔''

٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ ﷺ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [راجع: ٧٩٢]

[820] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا سجدہ، رکوع اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔

٨٢١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَّمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ. [راجع: ٨٠٠]

[821] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اس امر میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمھیں ایسے نماز پڑھاؤں جیسا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے۔ (راویٔ حدیث) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس ؓ ایک ایسا کام کرتے تھے کہ میں نے تمھیں وہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ کہنے والا کہتا: شاید آپ (سجدہ کرنا) بھول گئے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے کہ کہنے والا کہتا: شاید آپ (دوسرا سجدہ)

بھول گئے ہیں۔

(١٤١) بَابٌ: لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

باب:141- نمازی دوران سجدہ میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا.

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھ دیے، نہ انھیں بچھائے ہوئے تھے اور نہ انھیں سمیٹے ہوتے تھے۔

٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَنْبَسِطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ». [راجع: ٢٤١]

[822] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیاں اس طرح نہ پھیلائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

(١٤٢) بَابُ مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

باب:142- جو شخص اپنی نماز کی طاق رکعات میں سیدھا ہوکر بیٹھے پھر کھڑا ہو

وضاحت: طاق رکعات سے مراد پہلی اور تیسری رکعات ہیں۔ ان میں آخری سجدے سے فراغت کے بعد اچھی طرح سیدھے ہوکر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔ یہ مسنون ہے جیسا کہ آئندہ احادیث میں صراحت سے بیان ہوگا۔

٨٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

[823] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا جب آپ طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے ہوکر اچھی طرح بیٹھ نہ لیتے۔

(١٤٣) بَابٌ: كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

باب:143- نمازی اپنی رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لے؟

٨٢٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا - يَعْنِي: عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ - قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ. [راجع: ٦٧٧]

[824] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی، نیز فرمایا کہ میں تمھیں نماز پڑھاتا ہوں، میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں لیکن میں تمھیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے کس طرح دیکھا؟ (راویٔ حدیث) ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا: تو پھر حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی نماز کیسی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہمارے اس شیخ، یعنی عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح۔ ایوب کہتے ہیں کہ وہ شیخ پوری طرح ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھ جاتے، زمین پر ٹیک لگا کر پھر اٹھتے تھے۔

فائدہ: سوال یہ ہے کہ زمین پر ٹیک لگا کر اٹھتے وقت ہاتھوں کی کیفیت کیا ہو؟ کیا کھلے ہاتھوں اٹھنا چاہیے یا مٹھی بند کر کے کھڑے ہونا چاہیے؟ اس کے متعلق ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو آٹا گوندھنے والے کی طرح مٹھی بند کر کے زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔[1] محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[2]

(١٤٤) بَابٌ: يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: 144- دو رکعات سے اٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ

[825] حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو جس وقت انھوں نے اپنا سر (پہلے) سجدے سے

1 غريب الحديث لأبي إسحاق الحربي، باب عجن: 525/2. 2 سلسلة الأحاديث الضعيفة: 392/2.

رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

اٹھایا، پھر جب سجدہ کیا اور جب انھوں نے (دوسرے سجدے سے) سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو بآواز بلند "اللہ اکبر" کہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ: لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٧٨٤]

[826] حضرت مطرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، چنانچہ وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: انھوں نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کی نماز پڑھائی یا کہا کہ انھوں نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے۔

(١٤٥) بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: 145- تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ، وَكَانَتْ فَقِيهَةً.

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فقیہہ تھیں اور وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھا کرتی تھیں۔

٨٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى، وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى، فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي.

[827] حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے۔ میں چونکہ نو عمر تھا، اس لیے میں نے بھی ایسا کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا کہ نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بایاں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میری ٹانگیں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔

٨٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ -هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ.

وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ.

[828] حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کی نماز کا ذکر ہونے لگا تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر لے گئے۔ اور جب آپ نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما لیے، پھر اپنی کمر کو خمیدہ کیا۔ اور جب آپ نے سر اٹھایا تو ایسے سیدھے کھڑے ہوئے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ آپ دونوں ہاتھوں کو بچھائے ہوئے تھے اور نہ ہی سمیٹے ہوئے تھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ اور جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے، پھر اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ جاتے۔

وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ، مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ، مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ: كُلُّ فَقَارٍ.

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید بن ابی حبیب نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اس حدیث کو سنا۔ اور ابو صالح نے حضرت لیث سے ''فقار'' کا لفظ بیان کیا ہے۔ (اسی طرح) ابن مبارک نے اپنی سند سے ''کل فقار'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فائدہ: یہ روایت مختلف طرق سے کہیں مجمل اور کہیں مفصل بیان ہوئی ہے۔ مذکورہ روایت کے مطابق پہلے تشہد میں افتراش اور دوسرے میں تورّک کا ذکر ہے۔ اس کے تین طریقے احادیث میں بیان ہوئے ہیں: ❁ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں ران کے نیچے سے آگے بڑھا دیا جائے پھر سرین پر بیٹھا جائے جیسا کہ حدیث بالا میں مذکور ہے۔ ❁ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں سرین کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں قدموں کو ایک جانب سے نکال لیتے۔[1] ❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے درمیان میں کر لیتے اور دایاں پاؤں بچھا لیتے۔[2]

(١٤٦) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا

باب: 146- جو شخص پہلے تشہد کو واجب خیال نہیں کرتا

لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ.

کیونکہ نبی ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہیں آئے۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ-أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. [انظر: ٨٣٠، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٣٠، ٦٦٧٠]

[829] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ...... جو قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں اور بنو عبد مناف کے حلیف، نیز نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے...... سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن انھیں نماز ظہر پڑھائی اور پہلی دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ اپنی نماز پوری کر چکے تو لوگ انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے اللہ اکبر کہا، سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

فائدہ: نماز میں جو ضروری امور ہیں ان کی دو اقسام ہیں: ایک وہ ہیں جن کی تلافی سجدۂ سہو سے ہو سکتی ہے اور دوسرے وہ جن کی بجا آوری ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ رہ جائیں تو ان کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہو سکتی۔ پہلا تشہد ایک ایسا امر ہے کہ اگر رہ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ممکن ہے۔

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 731. 2 صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 1307(579).

(١٤٧) بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولٰى

٨٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. [راجع: ٨٢٩]

باب: 147- پہلے قعدہ میں تشہد کا بیان

[830] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز ظہر پڑھائی۔ آپ کھڑے ہو گئے، حالانکہ آپ کے ذمے بیٹھنا تھا۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے آپ نے دو سجدے کیے۔

(١٤٨) بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

٨٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». [انظر: ٨٣٥، ١٢٠٢، ٦٢٣٠، ٦٢٦٥، ٦٣٢٨، ٧٣٨١]

باب: 148- آخری قعدہ میں تشہد کا بیان

[831] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے: ''جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو، تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلام ہے، لہٰذا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو کہے: [اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ...... الصَّالِحِينَ] ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، نیز ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو...... جب تم یہ دعائیہ کلمات کہو گے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائیں گے، خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(١٤٩) بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

٨٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

باب: 149- سلام سے پہلے دعا کا بیان

[832] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟. فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». [انظر: ٨٣٣، ٢٣٩٧، ٦٣٦٨، ٦٣٧٥، ٦٣٧٦، ٦٣٧٧، ٧١٢٩]

ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ ...... الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ] ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور فتنۂ دجال سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔'' آپ سے کسی نے عرض کیا: آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''انسان جب قرض دار ہو جاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

٨٣٣ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. [راجع: ٨٣٢]

[833] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں فتنۂ دجال سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

٨٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي: قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». [انظر: ٦٣٢٦، ٧٣٨٨]

[834] حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیں جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ ...... أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ] ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا۔ اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں، اس لیے تو مجھے اپنی طرف سے معاف کر دے اور مجھ پر مہربانی کر دے۔ یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

(١٥٠) بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

باب: 150- تشہد کے بعد اپنی پسندیدہ دعا کرنا لیکن یہ واجب نہیں ہے

٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[835] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو

كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو». [راجع: ٨٣١]

یوں کہتے: اللہ کے بندوں کی طرف سے اس پر سلامتی ہو۔ فلاں اور فلاں پر بھی سلامتی ہو۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کہو کہ اللہ پر سلامتی ہو، اللہ تو خود سراپا سلامتی ہے، البتہ یوں کہا کرو: [اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ...... مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ] ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے ہیں۔ سلامتی ہو آپ پر اے اللہ کے نبی! اس کی رحمت اور برکات کا نزول ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی...... جب تم ایسا کہو گے تو یہ سلامتی اللہ کے ہر اس بندے کو پہنچ جائے گی جو آسمانوں میں ہے یا زمین و آسمان کے درمیان ہے...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس کے بعد جو دعا اسے پسند ہو پڑھے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ عنوان قائم کر کے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دعا کرنا واجب نہیں، البتہ استعاذے کے متعلق بہت تاکید ہے کیونکہ بعض احادیث میں استعاذے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا امر وارد ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔''[1] ہمارے نزدیک دلائل کی رو سے دوسرے تشہد میں استعاذہ ضروری ہے۔

(١٥١) بَابُ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتّٰى صَلّٰى

باب: 151- جو شخص اپنی پیشانی اور ناک سے مٹی وغیرہ نماز ختم ہونے تک صاف نہیں کرتا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلَاةِ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیخ محترم امام حمیدی اس امر پر درج ذیل حدیث بطور دلیل پیش کرتے تھے کہ دوران نماز میں اپنی پیشانی سے مٹی وغیرہ صاف کرنا درست نہیں ہے۔

٨٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[836] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1324(588).

هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [راجع: ٦٦٩]

انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتی کہ مٹی کے نشانات (نماز کے بعد) آپ کی پیشانی پر نظر آرہے تھے۔

(١٥٢) بَابُ التَّسْلِيمِ

باب:152- سلام پھیرنے کا بیان

٨٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأُرٰى وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ. [انظر: ٨٤٩، ٨٥٠]

[837] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو خواتین آپ کے سلام پھیرتے ہی کھڑی ہو کر اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتی تھیں اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے کچھ دیر ٹھہر جاتے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، البتہ جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس لیے کچھ دیر ٹھہرے رہتے تھے تاکہ خواتین جلدی چلی جائیں قبل ازیں کہ مرد حضرات نماز سے فارغ ہو کر انھیں پا سکیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک نماز کے آخر میں سلام پھیرنا ایک رکن کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ حضرت علی ؓ سے مروی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نماز کو صرف سلام ہی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔[1]

(١٥٣) بَابٌ: يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

باب:153- امام کے سلام کے ساتھ مقتدی بھی سلام پھیر دے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ.

حضرت ابن عمر ؓ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو پیچھے والے بھی اسی وقت سلام پھیر دیں۔

٨٣٨ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ. [راجع:٤٢٤]

[838] حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 618.

(١٥٤) بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ، وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ. [راجع: ٧٧]

٨٤٠ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا. فَقَالَ: «أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ». فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ. [راجع: ٤٢٤]

باب: 154- اس شخص کا بیان جو نماز کے سلام کو کافی سمجھتے ہوئے امام کو سلام نہیں کرتا

[839] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی آمد یاد ہے اور مجھے ہوش ہے جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں ڈول سے کلی کر کے میرے منہ پر پانی ڈالا تھا۔

[840] حضرت محمود بن ربیع ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا میں نے حضرت عتبان بن مالک ؓ سے سنا جو بنو سالم قبیلے کے ایک فرد تھے، انھوں نے فرمایا: میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھاتا تھا، ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنی بینائی میں کمزوری محسوس کرتا ہوں اور یہ سیلابوں کا پانی میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر میں کسی جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے مسجد بناؤں۔ آپ نے فرمایا: ”میں ان شاء اللہ ایسا کروں گا۔“ چنانچہ ایک دن دھوپ چڑھے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کی معیت میں تشریف لائے، آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ نے بیٹھنے سے پہلے ہی فرمایا: ”تم گھر کے کس حصے میں میرا نماز پڑھنا پسند کرتے ہو؟“ انھوں نے ایک مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ اپنے لیے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صف بنالی۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیر دیا۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں آپ کے سلام جیسا سلام کیا اور آپ کا سلام ایک تھا جس سے نماز ختم کی گئی یا اس کے ساتھ دوسرا سلام بھی تھا، تیسرے سلام کے لیے دلیل درکار ہے جیسا کہ بعض مالکی حضرات کا موقف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مؤخر الذکر موقف کی تردید کے لیے عنوان بندی کی ہے اور حدیث پیش کی ہے۔[1] واللّٰه أعلم.

(١٥٥) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:155-نماز کے بعد ذکر کا بیان

٨٤١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. [انظر: ٨٤٢]

[841] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرض نماز سے فراغت کے بعد بآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جاری تھا، نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے تو لوگوں کا نماز سے فراغت کا پتہ اس ذکر کی آواز سن کر چلتا تھا۔

٨٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُومَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ: وَاسْمُهُ نَافِذٌ. [راجع: ٨٤١]

[842] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی نماز کا تمام ہونا اللہ اکبر کی آواز سے پہچان لیتا تھا۔ علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے بیان کیا، وہ عمرو سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ابن عباس کے غلاموں میں سے سب سے سچا ابو معبد تھا (جس نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے) علی بن مدینی نے کہا کہ اس کا نام نافذ تھا۔

٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ

[843] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ کچھ نادار لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مال دار لوگ تو بڑے بڑے درجات اور دائمی عیش لے گئے کیونکہ ہماری طرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح وہ

1 فتح الباري: 418/2.

الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، فَقَالَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَّنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ، تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ»، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ. [انظر: ٦٣٢٩]

روزے بھی رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال ودولت کی فراوانی ہے جس سے وہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ وخیرات بھی کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کر کے تم ان لوگوں تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے سبقت لے گئے ہیں۔ اور تمھارے بعد تمھیں کوئی نہیں پا سکے گا۔ اور تم جن لوگوں میں ہو ان سے بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو اس کے مثل عمل کرے (وہ تمھارے برابر ہو سکے گا)۔ تم ہر نماز کے بعد 33 بار سبحان اللّٰہ 33 بار الحمدللّٰہ اور 33 بار اللّٰہ أكبر پڑھ لیا کرو۔'' راوی کہتا ہے کہ پھر ہمارا باہمی اختلاف ہو گیا۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں گے، چنانچہ میں نے دوبارہ اپنے استاذ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ واللّٰہ أكبر پڑھا کرو حتی کہ ان میں سے ہر ایک 33 مرتبہ ہو جائے۔

٨٤٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[844] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ...... ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ] ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی تونگری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا. وَقَالَ الْحَسَنُ: جَدٌّ: غِنًى. عَنِ الْحَكَمِ،

امام شعبہ نے بھی عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جَدّ کے معنی

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا. [انظر: ١٤٧٧، ٢٤٠٨، ٥٩٧٥، ٦٣٣٠، ٦٤٧٣، ٦٦١٥، ٧٢٩٢]

تونگری اور بے نیازی کے ہیں، نیز امام شعبہ نے حکم کے واسطے سے بھی یہ روایت وراد سے بیان کی ہے۔

(١٥٦) بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

باب: 156- امام کو چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. [انظر: ١١٤٣، ١٣٨٦، ٢٠٨٥، ٢٧٩١، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٩٦، ٧٠٤٧]

[845] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا روئے مبارک ہماری طرف کر لیتے۔

٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». [انظر: ١٠٣٨، ٤١٤٧، ٧٥٠٣]

[846] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مقام حدیبیہ پر بارش کے بعد جو رات آئی، اس میں ہمیں نماز فجر پڑھائی۔ فراغت کے بعد لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ) میرے بندوں میں سے کچھ میرے ساتھ ایمان لائے اور کچھ نے کفر کی روش اختیار کی۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی وہ تو میرا مومن بندہ اور ستارے کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔''

فائدہ: ستاروں کی تاثیر سعادت و نحوست کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر مصیبت کے وقت کہا جاتا ہے کہ میرا ستارہ گردش میں ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ اسی طرح ان کی ذاتی تاثیر کا عقیدہ رکھنا بھی ایمان کے منافی ہے، البتہ تحت الاسباب ان کے طبعی اثرات ضرور ہیں، مثلاً: موسموں میں تبدیلی، گرمی و سردی کا ہونا، سمندر میں اتار چڑھاؤ کا آنا، جسے

جوار بھاٹا یا مدو جزر کہا جاتا ہے۔ بہر حال اشیاء میں طبعی آثار و خواص تو ہیں لیکن ان کی تاثیر اذنِ الٰہی پر موقوف ہے جیسا کہ آگ کی تاثیر جلانا ہے لیکن اللہ کا اذن نہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نہ جلا سکی بلکہ ان کے لیے جنت وگلزار بن گئی، اس لیے کہنے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا اگر وہ ستاروں کے متعلق ذاتی طور پر بارش برسانے کا عقیدہ رکھتا ہے تو بلاشبہ وہ دین اسلام سے خارج ہے اور اگر ان کی تاثیر بطور عادت اور اذن الٰہی پر موقوف مانتا ہے تو کافر نہیں ہوگا۔ واللہ أعلم.

٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: سَمِعَ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». [راجع: ٥٧٢]

[847] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیا، پھر ہمارے پاس نماز پڑھانے کے لیے آئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو چہرۂ انور سے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم برابر نماز میں رہے کیونکہ تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔''

(١٥٧) بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

باب: 157- سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنا

٨٤٨ - وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَرِيضَةً وَّفَعَلَهُ الْقَاسِمُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: «لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ»، وَلَمْ يَصِحَّ.

[848] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی جگہ پر نفل وغیرہ پڑھتے جہاں پہلے فرض نماز ادا کی ہوتی۔ حضرت قاسم (ابن محمد بن ابی بکر صدیق) نے بھی ایسے ہی کیا تھا، البتہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا جاتا ہے کہ امام اسی جگہ نفل نماز نہ پڑھے جہاں اس نے فرض نماز ادا کی تھی، لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔

٨٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ. [راجع: ٨٣٧]

[849] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ یہ اس لیے کرتے تھے تاکہ عورتیں (مردوں سے) پہلے چلی جائیں۔ واللہ أعلم.

٨٥٠ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ

[850] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ ابْنَةُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ: كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے تو عورتیں واپس ہو کر اپنے گھروں میں ہو جاتی تھیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھیں۔

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَهُ [عَنِ] ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣٧]

ابن وہب نے یونس عن ابن شہاب کی سند سے بیان کیا تو ہند فراسیہ کہا۔ اور عثمان بن عمر نے یونس عن الزہری بیان کیا تو ہند قرشیہ کہا۔ زبیدی نے زہری سے روایت کرتے ہوئے ہند بنت حارث قرشیہ کہا اور (یہ بھی کہا کہ) وہ بنو زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھی اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے ہاں اس کا آنا جانا بھی تھا۔ اور شعیب نے امام زہری سے بیان کیا تو ہند قرشیہ کہا جبکہ ابن عتیق نے زہری سے بیان کرتے ہوئے ہند فراسیہ کہا۔ لیث نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے مجھے امام زہری سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قریش کی ایک خاتون نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی ہے۔

(١٥٨) بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

باب: 158- اگر امام کو نماز کے بعد کسی کام کا خیال آئے تو وہ ٹھہرنے کے بجائے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا چلا جائے

٨٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ

[851] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ نماز عصر نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ منورہ میں ادا کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے

مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَّحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». [انظر: ١٢٢١، ١٤٣٠، ٦٢٧٥]

ہوئے اپنی بیویوں کے کسی حجرے کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی اس سرعت سے گھبرا گئے۔ بہر حال آپ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت کی وجہ سے تعجب میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سونے کا ایک ٹکڑا جو ہمارے پاس تھا یاد آ گیا، میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مبادا مجھے وہ اللہ کی یاد سے روک دے، لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔“

(١٥٩) بَابُ الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

باب: 159- نماز سے فراغت کے بعد دائیں یا بائیں جانب سے پھرنے یا لوٹنے کا بیان

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَّنْفَتِلُ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ، وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَّتَوَخَّى -أَوْ مَنْ يَّعْمِدُ- الْاِنْفِتَالَ عَنْ يَّمِينِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرتے تھے اور جو شخص دانستہ طور پر دائیں جانب پھرنے کو لازم قرار دیتا اس پر عیب لگاتے تھے۔

٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ.

[852] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنائے، وہ اس طرح کہ نماز کے بعد دائیں جانب سے پھرنے کو ضروری خیال کرے۔ یقیناً میں نے نبی ﷺ کو اکثر اپنی بائیں جانب سے بھی پھرتے دیکھا ہے۔

(١٦٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّءِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب: 160- ان روایات کا بیان جو کچے لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق وارد ہیں

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا».

نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”جس نے بھوک یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے لہسن یا پیاز استعمال کیا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔“

٨٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

[853] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». [انظر: ٤٢١٥، ٤٢١٧، ٤٢١٨، ٥٥٢١، ٥٥٢٢]

نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: ''جو شخص اس پودے، یعنی لہسن کو کھائے اسے ہماری مسجد میں ہرگز نہیں آنا چاہیے۔''

فائدہ: کسی بھی بدبودار چیز کو مسجد میں لے جانا اور اسے کھانے کے بعد مسجد میں آنا سخت منع ہے کیونکہ لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ویسے بھی مسجد ایک پاک جگہ ہوتی ہے جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، لہٰذا کسی صورت میں اس کے تقدس کو مجروح نہیں کرنا چاہیے۔ کچا لہسن، پیاز، مولی، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ لہسن، پیاز اور مولی وغیرہ کو پکا کر استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی بو دور ہو جاتی ہے لیکن تمباکو نوشی اور بیڑی وغیرہ کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ دیار عرب کے علماء نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔

٨٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسْجِدِنَا». قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ. وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: إِلَّا نَتْنَهُ. [انظر: ٨٥٥، ٥٤٥٢، ٧٣٥٩]

[854] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس پودے، یعنی لہسن سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔'' راوی کہتا ہے، میں نے کہا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ کچا لہسن مراد ہے۔ اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے بیان کیا کہ اس سے اس کی بو مراد ہے۔

٨٥٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ»، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا»، إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا

[855] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد سے الگ تھلگ رہے یا (فرمایا کہ) اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ہنڈیا لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں۔ آپ نے اس میں کچھ ناگوار بو پائی تو دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے؟ چنانچہ آپ کو ان ترکاریوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے میرے کسی ساتھی کے

رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي». [راجع: ٨٥٤]

قریب کردو۔'' جب آپ نے دیکھا کہ وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''تم کھاؤ کیونکہ میں تو اس ذات سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے ہو۔''

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ. وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے بدر، یعنی طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔ لیث اور ابوصفوان نے اپنے شیخ یونس سے ہنڈیا کا قصہ بیان نہیں کیا، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ مذکورہ الفاظ زہری کا کلام ہے یا حدیث کا حصہ ہیں۔

٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا». [انظر: ٥٤٥١]

[856] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ آپ نے نبی ﷺ سے اس لہسن کے متعلق کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس پودے سے کچھ کھائے وہ نہ تو ہمارے پاس آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز ہی پڑھے۔''

(١٦١) بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ، وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ، وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ، وَصُفُوفِهِمْ؟

باب: 161- کمسن بچوں کا وضو کرنا، نیز ان پر غسل اور وضو کب واجب ہوتا ہے؟ اس کے علاوہ ان کی جماعت، عیدین، جنائز میں شمولیت اور ان کی صف بندی کس طرح ہو؟

٨٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. [انظر: ١٢٤٧، ١٣١٩، ١٣٢١،

[857] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جو نبی ﷺ کی معیت میں ایک ایسی قبر سے گزرے جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی امامت کرائی اور انھوں نے صف بندی کی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعمرو سے سوال کیا کہ تجھے کس نے بیان کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے حضرت عبداللہ

١٣٢٢، ١٣٢٦، ١٣٣٦، ١٣٤٠]

بن عباس ؓ نے خبر دی تھی۔

٨٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [انظر: ٨٧٩، ٨٨٠، ٨٩٥، ٢٦٦٥]

[858] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔“

٨٥٩ - حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا، يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات: ١٠٢]. [راجع: ١١٧]

[859] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے پاس گزاری، نبی ﷺ نے بھی ان کے ہاں قیام فرمایا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، ایک لٹکتے ہوئے پرانے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا...... راوی حدیث حضرت عمرو اسے بہت ہلکا اور خفیف سا بیان کرتے تھے...... پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ اس دوران میں میں بھی اٹھا اور آپ کے وضو جیسا وضو کیا، پھر آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جس قدر اللہ کو منظور تھا آپ نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور نیند میں خراٹے بھرنے لگے۔ اتنے میں مؤذن آیا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ ﷺ اس کے ہمراہ نماز کے لیے کھڑا ہوئے آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے حضرت عمرو سے کہا کہ ہماری شنید کے مطابق نبی ﷺ کی آنکھ سوتی تھی لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ عمرو نے کہا: میں نے (اپنے شیخ) عبید بن عمیر سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرات انبیاء ؑ کے خواب وحی ہوتے ہیں، پھر انھوں نے بطور تائید یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ ”(بیٹے!) میں

خواب میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔"

٨٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: «قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ». فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبِثَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٣٨٠]

[860] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا جو انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، جب آپ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: "اٹھو میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔" چنانچہ میں ایک چٹائی لینے کے لیے اٹھا جو دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا تو رسول اللہ ﷺ اس پر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یتیم بچہ میرے ساتھ اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

٨٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [راجع: ٧٦]

[861] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ میں اس وقت قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ (کسی چیز کی طرف منہ کر کے) لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے ایک حصے سے گزر کر خود صف میں شامل ہو گیا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اس ساری کارروائی کے متعلق مجھ پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادٰى عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ

[862] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو باآواز بلند کہا: عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "روئے زمین پر تمھارے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اس وقت نماز پڑھ رہا ہو۔" ان دنوں اہل مدینہ کے علاوہ اور کوئی یہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔

أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ» وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٥٦٦]

٨٦٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَّ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ. [راجع: ٩٨]

[863] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی آدمی نے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کو کبھی باہر حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، اور اگر میرا مرتبہ اور مقام رسول اللہ ﷺ کے ہاں اتنا نہ ہوتا تو میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔ آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے قریب ہے، وہاں آپ نے خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے، انھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا، چنانچہ کوئی عورت (اپنی بالی کوئی انگوٹھی اور کوئی) اپنے زیور کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالنے لگی۔ اس کے بعد آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بچے جب سن شعور کو پہنچ جائیں تو وہ عیدین اور جنازوں میں شرکت کر سکتے ہیں اور انھیں وضو بھی کرنا ہوگا اگرچہ وہ ان احکام کے مکلف نہیں، تاہم انھیں عادت ڈالنے کے لیے ان باتوں پر صغرسنی ہی میں عمل کرانا چاہیے۔

(١٦٢) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

باب: 162- رات اور اندھیرے میں مستورات کا مسجدوں کی طرف جانا

٨٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ» وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ

[864] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند آپ کو پکارا کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''اہل زمین میں سے تمھارے علاوہ کوئی بھی اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔'' ان دنوں مدینہ کے علاوہ کہیں نماز نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اور لوگ سرخی غائب

الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. [راجع: ٥٦٦]

ہونے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے۔

٨٦٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ».

تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٨٧٣، ٨٩٩، ٩٠٠، ٥٢٣٨]

[865] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر رات کے وقت تمھاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔''

اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے۔ وہ اعمش سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے مجاہد سے روایت کیا ہے، وہ ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١٦٣) [بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ الْإِمَامِ الْعَالِمِ]

باب: 163- لوگوں کا نماز کے بعد امام کے اٹھنے کا انتظار کرنا

٨٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَثَبَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ.

[866] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد اٹھ جاتی تھیں جبکہ رسول اللہ ﷺ اور مرد حضرات جس قدر اللہ کو منظور ہوتا نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. [راجع: ٣٧٢]

[867] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انھیں پہچانا نہیں جاتا تھا۔

٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ». [راجع: ٧٠٧]

[868] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی وجہ سے اسے مختصر کر دیتا ہوں مبادا اس کی ماں کو مشقت میں مبتلا کر دوں۔“

٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

[869] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر نبی ﷺ کو ان حالات کا علم ہوتا جو عورتوں نے آج پیدا کر لیے ہیں تو یقیناً انھیں مسجد میں جانے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمرہ سے دریافت کیا: واقعی بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

(١٦٤) بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

باب:164- عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

٨٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: نَرٰى - وَاللهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ. [راجع: ٨٣٧]

[870] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو خواتین آپ کے سلام پھیرتے ہی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتیں، جبکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے سے قبل تھوڑی دیر اپنی جگہ ٹھہرے رہتے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق آپ اس لیے ایسا کرتے تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے پہلے روانہ ہو جائیں۔ واللہ أعلم.

٨٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

[871] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن ام سلیم ؓ کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک

اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [راجع:٣٨٠]

لڑکا یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے جبکہ ام سلیم ﷞ نے ہمارے پیچھے صف بندی کی۔

(١٦٥) بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 165- صبح کی نماز کے وقت عورتوں کے جلدی واپس جانے اور مسجد میں کم ٹھہرنے کا حکم

٨٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفْنَ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا. [راجع: ٣٧٢]

[872] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے، چنانچہ مومنوں کی عورتیں جب نماز پڑھ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں یا وہ خود ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔

(١٦٦) بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: 166- عورت کا مسجد میں جانے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت لینا

٨٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا». [راجع: ٨٦٥]

[873] حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی عورت (مسجد جانے کے لیے) اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“

فائدہ: اجازت لینے کا معاملہ صرف مسجد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عورت کو چاہیے کہ وہ عیدین اور اپنے کسی عزیز کی قبر کی زیارت کے لیے بھی اپنے شوہر سے اجازت لے، جب مباح اور جائز کاموں میں اجازت لینا ضروری ہے تو فرائض و مستحبات کی ادائیگی بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں ہونی چاہیے، مثلاً: ادائے شہادت یا فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے باہر جانا یا اپنے والدین اور عزیز و اقارب کی ملاقات کے لیے جانا، یہ سب کام خاوند کی اجازت پر موقوف ہیں۔[1]

تنبیہ

محمد فواد کے نسخے میں اس جگہ سابقہ باب: (164) اپنی دونوں حدیثوں (870 اور 871) کی نئی ترقیم: 874 اور 875 کے ساتھ مکرر لایا گیا ہے، جبکہ اصل نسخے میں یہ تکرار نہیں ہے، اس لیے اس تکرار کو ہم نے حذف کر دیا ہے۔

1 عمدة القاري : 4/653.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

11 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعة المبارک سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

باب:1- جمعے کی فرضیت کا بیان

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ﴾ ﴿فَاسْعَوْا﴾ : فَامْضُوا [الجمعة: ٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' آیت میں آنے والے لفظ ﴿فَاسْعَوْا﴾ کے معنی فامضوا ہیں۔

٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ - مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ». [راجع: ٢٣٨]

[876] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنی بات ہے کہ پہلے لوگوں کو ہم سے قبل کتاب دی گئی، پھر یہی جمعہ کا دن ان کے لیے بھی مقرر تھا مگر وہ اس کے متعلق اختلافات کا شکار ہو گئے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت کر دی، اس بنا پر سب لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے۔ یہود کل (ہفتہ) کے دن اور عیسائی پرسوں (اتوار) کے دن (عبادت کریں گے)۔''

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر جمعہ کی فرضیت معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں یہود و نصاریٰ پر اس کے فرض ہونے کا ذکر ہے۔ انھوں نے اس سے انحراف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت کے متعلق ہماری رہنمائی فرما دی۔ بعض روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کو ہم پر لکھ دیا ہے۔[1]

1. فتح الباري: 459/2.

(٢) بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ؟

باب: 2- جمعے کے دن غسل کی فضیلت، نیز کیا بچوں اور عورتوں پر نماز جمعہ میں حاضر ہونا ضروری ہے؟

٨٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ». [انظر: ٨٩٤، ٩١٩]

[877] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔''

٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ. [انظر: ٨٨٢]

[878] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک نبی ﷺ کے صحابۂ کرام اور مہاجرین اولین میں سے ایک صاحب آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی کہ یہ کون سا آنے کا وقت ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں ایک ضرورت کی وجہ سے مصروف ہو گیا۔ ابھی اپنے گھر واپس نہیں جا سکا تھا کہ اذان کی آواز سن لی تو صرف وضو کر سکا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ایک لیٹ آئے ہو اور پھر) صرف وضو کر کے آئے ہو؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

٨٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [راجع: ٨٥٨]

[879] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ پر جمعے کے دن غسل کرنا واجب ہے۔''

(٣) بَابُ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

باب: 3- جمعے کے دن خوشبو لگانا

٨٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ».

قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللهُ أَعْلَمُ، أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا؟ وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيثِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هٰذَا، رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَّعِدَّةٌ. وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنٰى بِأَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٨٥٨]

[880] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر گواہ ہوں کہ ''جمعہ کے دن ہر بالغ آدمی پر غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اسے بھی استعمال میں لائے۔''

راویٔ حدیث عمرو بن سلیم کہتے ہیں کہ غسل کے متعلق اس کے واجب ہونے کی میں گواہی دیتا ہوں لیکن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ واجب ہے یا نہیں؟ البتہ حدیث میں اسی طرح ہے۔

ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ (ابوبکر بن منکدر) محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور اس ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان سے بکیر بن اشج، سعید بن ابی ہلال اور متعدد لوگوں نے روایت لی ہے۔ اور محمد بن منکدر کی کنیت ابوبکر اور ابوعبداللہ تھی۔

(٤) بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب: 4- جمعے کی فضیلت کا بیان

٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ - مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ

[881] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (اہتمام سے) غسل کرے، پھر نماز کے لیے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی۔ جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی۔ اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگ دار مینڈھا بطور قربانی پیش کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا۔ اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک انڈا اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پھر جب امام

فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ» .

خطبے کے لیے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔"

فائدہ: حدیث میں وارد ساعات سے مراد مختصر لحات ہیں جو زوال آفتاب سے لے کر خطیب کے منبر پر بیٹھنے تک ہیں یا ان سے مراد حقیقی ساعات ہیں جن کا آغاز طلوع آفتاب سے شروع ہوتا ہے؟ امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے معروف ساعات مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔ اگرچہ اس حدیث میں پانچ ساعات کا ذکر ہے لیکن ایک روایت میں چھٹی گھڑی بھی بیان ہوئی ہے۔[1] ایک دوسری روایت میں جمعہ کی بارہ گھڑیوں کا بھی ذکر ہے۔[2]

(٥) بَابٌ :

باب:5- بلاعنوان

٨٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ» .

[راجع: ٨٧٨]

[882] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران میں ایک شخص حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ نماز کے لیے آنے میں دیر کیوں کرتے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی میں نے وضو کیا (اور چلا آیا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: "جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے روانہ ہو تو غسل کرے۔"

(٦) بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

باب:6- جمعے کے لیے بالوں کو تیل لگانا

٨٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا

[883] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کر کے تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگا کر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (جو مسجد میں بیٹھے ہوں) پھر جتنی نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ

---

1 سنن النسائي، الجمعة، حديث: 1388، اس میں چڑیا کا ذکر ہے لیکن یہ الفاظ منکر ہیں، قاله الألباني. 2 سنن النسائي، الجمعة، حديث: 1390، و سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 1048.

يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». [انظر: ٩١٠]

دینے لگے تو خاموش رہے، ایسے شخص کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں سب بخش دیے جائیں گے۔"

٨٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُسَكُمْ، وَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا جُنُبًا، وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي. [انظر: ٨٨٥]

[884] حضرت طاؤس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "جمعے کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ تم جنبی نہ ہو، پھر خوشبو استعمال کرو۔" حضرت ابن عباس ؓ نے جواب دیا کہ غسل کا حکم تو صحیح ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں ہے۔

٨٨٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ. [راجع: ٨٨٤]

[885] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے جب نبی ﷺ کا فرمان جمعہ کے دن غسل سے متعلق بیان کیا تو راوئ حدیث حضرت طاؤس نے دریافت کیا کہ اس کے گھر میں تیل یا خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔

(٧) بَابٌ: يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

باب: 7- جمعے کے لیے حسب توفیق بہترین لباس پہنے

٨٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، ثُمَّ

[886] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں تو اچھا ہے تاکہ جمعہ اور سفیروں کی آمد کے وقت اسے زیب تن فرما لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔" اس کے بعد کہیں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس

جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى مِنْهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا»، فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا. [انظر: ٩٤٨، ٢١٠٤، ٢٦١٢، ٢٦١٩، ٣٠٥٤، ٥٨٤١، ٥٩٨١، ٦٠٨١]

اس قسم کے ریشمی جوڑے آگئے۔ ان میں سے آپ نے ایک جوڑا عمر ﷜ کو بھی دیا۔ حضرت عمر ﷜ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ جوڑا عنایت فرمایا ہے، حالانکہ آپ خود ہی حلہ عطارد کے متعلق کچھ فرما چکے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں یہ اس لیے نہیں دیا کہ اسے خود پہنو۔'' چنانچہ حضرت عمر ﷜ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو پہنچا دیا جو مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔

(٨) بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب:8- جمعے کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَسْتَنُّ».

حضرت ابوسعید خدری ﷜ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ (نماز جمعہ کے دن) مسواک کرتے۔

٨٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ». [انظر: ٧٢٤٠]

[887] حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت یا لوگوں پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم ضرور دیتا۔''

٨٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ».

[888] حضرت انس ﷜ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں مسواک کرنے کے متعلق بہت تلقین کر چکا ہوں۔''

٨٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ. [راجع: ٢٤٥]

[889] حضرت حذیفہ ﷜ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔

(۹) بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

۸۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَصَمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِي. [انظر: ۱۳۸۹، ۳۱۰۰، ۳۷۷٤، ٤٤٣۸، ٤٤٤٦، ٤٤٤۹، ٤٤٥۰، ٤٤٥۱، ٥۲۱۷، ٦٥۱۰]

باب: 9- کسی دوسرے کی مسواک استعمال کرنا

[890] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جسے وہ استعمال کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے کہا: اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انھوں نے مسواک مجھے دے دی۔ میں نے اسے (دانتوں سے) توڑا، پھر اسے چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ آپ نے اس سے دانت صاف کیے جبکہ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(۱۰) بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ ○ تَنزِيلُ﴾ [السجدة: ۱، ۲] وَ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَٰنِ﴾ [الإنسان: ۱]. [انظر: ۱۰٦۸]

باب: 10- جمعے کے دن نماز فجر میں کون سی سورت پڑھی جائے

[891] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الم تنزيل السجدة اور هل اتى على الانسان پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱) بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

باب: 11- دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

وضاحت: بعض لوگ انعقاد جمعہ کے لیے خود ساختہ شرائط عائد کرتے ہیں، یعنی مخصوص عدد، مخصوص جگہ یا مخصوص امام کی تعیین کی شرط لگاتے ہیں۔ امام بخاری ؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے اس قسم کی غیر شرعی شرائط لگانا درست نہیں کیونکہ یہ عام نمازوں کی طرح ہے۔

٨٩٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ. [انظر: ٤٣٧١]

[892] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے بعد پہلا جمعہ بنوعبدالقیس کی مسجد میں شروع ہوا جو ملک بحرین کے جواثی مقام میں تھی۔

٨٩٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ». وَزَادَ اللَّيْثُ: قَالَ يُونُسُ: وَكَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرَى: هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ؟ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِّنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ، وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ، فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ، يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: «وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [انظر: ٢٤٠٩، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨، ٢٧٥١، ٥١٨٨، ٥٢٠٠، ٧١٣٨]

[893] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے۔'' راوی حدیث حضرت لیث نے اس حدیث کو کچھ اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے: (میرے شیخ) یونس نے کہا کہ میں ان دنوں وادی القری میں ابن شہاب زہری کے ساتھ تھا جب رُزیق بن حکیم نے امام ابن شہاب کو لکھ بھیجا کہ یہاں جمعہ قائم کرنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ رزیق ان دنوں (حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف سے) ایلہ کے گورنر تھے اور اس کے اطراف میں ایک زمین کے فارم میں کاشت کاری کراتے تھے، وہاں حبشیوں اور دوسرے لوگوں کی ایک جماعت آباد تھی۔ اندریں حالات امام ابن شہاب زہری نے جواب لکھا کہ وہاں اقامت جمعہ کا اہتمام کریں۔ یونس کہتے ہیں کہ میں ان کا جواب سن رہا تھا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اپنے اہل خانہ کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت

کے متعلق پوچھا جائے گا۔" راوی کہتا ہے کہ میرے گمان کے مطابق آپ نے یہ بھی کہا: "انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی، تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔"

(١٢) بَابٌ: هَلْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

باب: 12- کیا ان عورتوں اور بچوں وغیرہ کے لیے غسل جمعہ ضروری ہے جنھیں جمعے کے لیے آنا ضروری نہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غسل ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جن پر جمعہ ادا کرنا واجب ہے۔

٨٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ».

[راجع: ٨٧٧]

[894] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔"

٨٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [راجع: ٨٥٨]

[895] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مرد کے لیے ضروری ہے۔"

٨٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي

[896] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، فرق صرف اس قدر ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں ملی، چنانچہ جمعہ کا یہ دن جس کے متعلق اہل کتاب

اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ، فَغَدًا لِّلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى»، فَسَكَتَ. [راجع: ٢٣٨]

نے اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی رہنمائی کر دی، اس لیے کل کا دن یہود کے لیے اور پرسوں کا دن نصاریٰ کے لیے ہے۔" پھر تھوڑی دیر خاموش رہے۔

٨٩٧ - ثُمَّ قَالَ: «حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَّوْمًا يَّغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ». [انظر: ٨٩٨، ٣٤٨٧]

[897] اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سات دن میں ایک دن غسل کرے، جس میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔"

٨٩٨ - رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَّوْمًا». [راجع: ٨٩٧]

[898] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دن میں ایک دن ضرور غسل کرے۔"

(١٣) [بَابٌ]:

باب: 13 - بلاعنوان

٨٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ». [راجع: ٨٦٥]

[899] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "رات کے وقت عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دے دو۔"

٩٠٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِّعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَّنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ». [راجع: ٨٦٥]

[900] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ فجر اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتیں اور جماعت میں شریک ہوتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ تم باہر کیوں نکلتی ہو جبکہ تمھیں معلوم ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرتا ہے اور انھیں اس پر غیرت آتی ہے؟ زوجۂ محترمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھے روکتے کیوں نہیں ہیں، ان کے لیے کیا رکاوٹ ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان باعث رکاوٹ ہے: "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت روکو۔"

(١٤) بَابُ الرُّخْصَةِ إِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

٩٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ - صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، فَقَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ.

[راجع: ٦١٦]

باب: 14- اگر بارش ہو رہی ہو تو جمعے میں حاضری ضروری نہیں

[901] حضرت عبداللہ بن حارث جو محمد بن سیرین کے چچازاد ہیں، سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے بارش کے وقت اپنے مؤذن سے کہا کہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلَاة مت کہنا بلکہ اس کے بجائے صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا، یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایسا اس شخصیت نے کیا تھا جو مجھ سے کہیں بہتر تھی۔ نماز جمعہ اگرچہ فرض ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ تمھیں (تنگی میں مبتلا کرتے ہوئے) اس حالت میں گھروں سے نکالوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں پھسلتے رہو۔

(١٥) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ؟ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ﴾

[الجمعة: ٩]

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا، سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُّجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ، وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ.

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ'' اس کے پیش نظر کتنی مسافت سے جمعے کے لیے آنا چاہیے اور کس پر جمعہ واجب ہے؟

عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ جب تم کسی بستی میں ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اور جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم پر نماز جمعہ کے لیے حاضر ہونا ضروری ہے، خواہ تم اذان سنو یا نہ سنو۔ حضرت انس بن مالک ؓ اپنے قصر (محل) میں رہتے تھے جو کہ زاویہ میں بصرہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا، آپ کبھی وہاں جمعہ پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے تھے۔ (بلکہ بصرہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔)

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر شہر سے تین میل دور ہو تو اسے شہر میں جمعہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر اس سے زیادہ مسافت ہو تو جمعہ پڑھنے کے لیے شہر میں آنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصر میں جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار مروی ہے جبکہ زرعی فارم پر اس قسم کی تخییر کی روایت نہیں ملتی۔[1] واللہ أعلم.

٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ، فَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا».

[902] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے گھروں اور مدینہ کے بالائی علاقوں سے نماز جمعہ پڑھنے کے لیے باری باری آتے تھے۔ چونکہ وہ گرد وغبار میں چل کر آتے، اس لیے ان کے بدن سے غبار اور پسینے کی وجہ سے بدبو آنے لگتی، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ اس وقت میرے گھر میں تھے، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ تم لوگ اس مبارک دن میں نہا دھو لیا کرو۔''

(١٦) بَابٌ: وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

باب: 16- جب سورج ڈھل جائے تو جمعے کا وقت شروع ہو جاتا ہے

وَكَذَا يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔

٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ: «لَوِ اغْتَسَلْتُمْ». [انظر: ٢٠٧١]

[903] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے۔ اندریں حالات ان سے کہا گیا کہ کاش تم نے غسل کر لیا ہوتا۔

1 فتح الباري: 496/2.

٩٠٤ - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

[904] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورج ڈھلتے ہی نماز جمعہ ادا کر لیتے تھے۔

٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [انظر: ٩٤٠]

[905] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ جمعہ کے دن صبح سویرے نکلتے اور جمعہ سے فراغت کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 17- جب جمعے کے دن گرمی زیادہ ہو؟

٩٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ - وَهُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ - يَعْنِي: الْجُمُعَةَ -.

[906] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی ﷺ نماز جلدی پڑھ لیتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو آپ کچھ ٹھنڈک ہونے پر نماز پڑھتے تھے۔ اس سے مراد نماز جمعہ ہے۔

وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ: بِالصَّلَاةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ.

راویٔ حدیث یونس بن بکیر نے ابوخلدہ سے بیان کیا تو انھوں نے جمعہ کے ذکر کے بجائے صرف نماز کا تذکرہ کیا۔

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ.

بشر بن ثابت نے جب ابوخلدہ سے یہ روایت بیان کی تو فرمایا کہ ہمیں امیر وقت نے جمعہ کی نماز پڑھائی پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ نماز ظہر کیسے پڑھتے تھے؟

(١٨) بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: 18- جمعے کے لیے روانگی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الجمعة: ٩] وَمَنْ قَالَ: اَلسَّعْيُ: الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب جمعہ کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو۔'' بعض حضرات کا قول ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا﴾ [الإسراء:١٩]

کہ سعی سے مراد عمل کرنا اور چلنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس نے آخرت کے لیے کوشش اور محنت کی۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: اذان جمعہ کے بعد خرید وفروخت حرام ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا.

حضرت عطاء بن ابی رباح کا قول ہے: خرید وفروخت کے ساتھ ساتھ تمام کام اور مشاغل حرام ہیں۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ.

حضرت ابراہیم بن سعد نے امام زہری سے نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب مؤذن اذان دے تو مسافر کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ».
[انظر: ٢٨١١]

[907] حضرت عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا کہ مجھے پیچھے سے حضرت ابوعبس (عبدالرحمٰن بن جبر) رضی اللہ عنہ آ کر ملے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے جمعہ کے لیے پیدل جانے کی فضیلت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ صحابیٔ رسول حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نے اسے جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں عموم ہے، یعنی فی سبیل اللہ میں ہر قسم کی طاعت آ جاتی ہے لیکن ہمارے نزدیک اس قسم کی طاعات کو مجاہدہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن اسے جہاد سے تعبیر کرنا محل نظر ہے۔

٩٠٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[908] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ اطمینان اور سکون سے چلتے ہوئے آؤ۔ وقار وطمانیت تم پر لازم ہے۔ نماز کا جو حصہ تمھیں مل جائے اسے پڑھو اور جو نہ ملے اسے پورا کر لو۔''

«إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا». [راجع: ٦٣٦]

٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوقُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ - [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ»] [راجع: ٦٣٧]

[909] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو اور تم اطمینان و سکون کو خود پر لازم کرلو۔''

(١٩) بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 19- جمعے کے دن دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ کرے

٩١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْمَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». [راجع: ٨٨٣]

[910] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کرکے تیل لگائے یا خوشبو استعمال کرے، پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے، پھر جتنی نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے سابقہ جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں سب معاف کردیے جائیں گے۔''

(٢٠) بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ مَكَانَهُ

باب: 20- جمعے کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

٩١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا

[911] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس

يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا. [انظر: ٦٢٦٩، ٦٢٧٠]

کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا کہ یہ حکم اجتماع جمعہ کے لیے خاص ہے؟ انھوں نے کہا: جمعہ اور غیر جمعہ دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔

(٢١) بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 21- جمعے کے دن اذان دینے کا بیان

٩١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ. [انظر: ٩١٣، ٩١٥، ٩١٦]

[912] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعے کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ نے مقام زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرما دیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

فائدہ: ''تیسری اذان کا اضافہ'' یہاں تیسری اقامت کے اعتبار سے ہے۔ یعنی دو اذانیں اور اقامت۔

(٢٢) بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 22- جمعے کے دن ایک ہی مؤذن ہو

٩١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ - يَعْنِي: عَلَى الْمِنْبَرِ -. [راجع: ٩١٢]

[913] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل مدینہ کی آبادی زیادہ ہوگئی تو اس وقت جمعہ کے دن تیسری اذان کا اہتمام کرنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ اور نبی ﷺ کا تو ایک ہی مؤذن تھا۔ اور جمعہ کے دن اس وقت اذان دی جاتی تھی جب امام منبر بیٹھ جاتا تھا۔

(٢٣) بَابٌ: يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

٩١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ، قَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ: مَا سَمِعْتُمْ مِّنِّي مِنْ مَّقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

باب: 23- امام بھی جب منبر پر بیٹھا اذان سنے تو اس کا جواب دے

[914] حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ جب اس نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اللّٰہ أکبر اللّٰہ أکبر کہا: جب اس نے أشھد أن لّا إلہ إلا اللّٰہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی یہ گواہی دیتا ہوں۔ پھر اس نے أشھد أن محمدا رسول اللّٰہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں۔ پھر اذان ختم ہوگئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی مقام پر سنا کہ جب مؤذن نے اذان دی تو آپ بھی وہی فرماتے تھے جو تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

(٢٤) بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

٩١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ. [راجع: ٩١٢]

باب: 24- اذان کے وقت (خطیب کا) منبر پر بیٹھنا

[915] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن اذان ثانی کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا جبکہ اہل مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

(٢٥) بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

باب: 25- خطبے کے وقت اذان کہنا

[916] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ [الْإِمَامُ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ. [راجع: ٩١٢]

فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذان کا آغاز اس وقت ہوتا تھا جب امام جمعہ کے دن (خطبے کے لیے) منبر پر بیٹھ جاتا۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے تک یہی معمول رہا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام ''زوراء'' پر دی گئی، بعد میں یہی دستور قائم رہا۔

(٢٦) بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب:26- منبر پر خطبہ دینا

وَقَالَ أَنَسٌ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے منبر پر خطبہ دیا۔

٩١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ؟ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ، امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ: «مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ»، فَأَمَرَتْهُ، فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[917] حضرت ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جنھیں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے متعلق شک تھا کہ وہ کس لکڑی سے تیار ہوا تھا؟ انھوں نے اس کی بابت حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوب پہچان ہے کہ وہ کس سے تیار ہوا تھا۔ میں نے اسے پہلے دن بھی دیکھا جب اسے تیار کر کے رکھا گیا تھا اور اس وقت بھی دیکھا جب اس پر پہلے دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت کی طرف پیغام بھیجا، جس کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں: ''تم اپنے بڑھئی غلام کو کہو وہ میرے لیے لکڑیوں کا ایک منبر بنا دے تاکہ میں جب لوگوں سے مخاطب ہوں تو اس پر بیٹھا کروں۔'' چنانچہ اس عورت نے اپنے غلام کو یہ حکم دیا تو وہ غابہ جنگل کے جھاؤ سے (منبر) تیار کر کے اس کے پاس لے آیا۔ اس نے وہ

صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي». [راجع: ٣٧٧]

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے اس جگہ پر رکھ دیا جائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنا شروع کی، تکبیر تحریمہ اس پر کہی، پھر آپ نے رکوع بھی اسی پر کیا۔ پھر الٹے پاؤں نیچے اتر آئے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر واپس منبر پر آ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

٩١٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٤٩]

[918] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مسجد میں ایک کھجور کا تنا تھا جس پر ٹیک لگا کر نبی ﷺ کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز سنی۔ آخر کار نبی ﷺ منبر سے اترے اور اس تنے پر اپنا دست مبارک رکھا۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ.

سلیمان بن بلال نے بھی یحییٰ بن سعید سے اسی طرح بیان کیا ہے (تاہم انھوں نے ابن انس کا نام بھی ذکر کیا ہے)۔

٩١٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ». [راجع: ٨٧٧]

[919] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے: ''جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ غسل ضرور کرے۔''

(٢٧) بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: 27- کھڑے ہوکر خطبہ دینا

وَقَالَ أَنَسٌ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔

٩٢٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ. [انظر: ٩٢٨]

[920] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے، درمیان میں کچھ دیر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے تھے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

(٢٨) بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

باب: 28- خطبے کے وقت امام اور حاضرین کا ایک دوسرے کی طرف منہ کرنا

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الْإِمَامَ.

حضرت ابن عمر اور حضرت انس ؓ امام کے سامنے بیٹھ کر متوجہ ہوتے تھے۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ. [انظر: ١٤٦٥، ٢٨٤٢، ٦٤٢٧]

[921] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔

فائدہ: ہماری مساجد میں توصف بندی کے ساتھ ساتھ استقبال بھی ہو جاتا ہے، البتہ مسجد نبوی میں اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہاں محراب اور منبر میں کچھ فاصلہ ہے، درمیان میں کچھ صفیں ہیں وہاں استقبال امام کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ امام ان کے پیچھے ہوتا ہے۔ اگلی صفوں میں بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ وہ امام کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں اگر چہ ایسی حالت میں قبلے کی طرف پیٹھ ہو جائے گی۔

(٢٩) بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ: أَمَّا بَعْدُ

باب: 29- خطبے میں حمد و ثنا کے بعد أما بعد کہنا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

٩٢٢ - وَقَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ:

[922] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلٰى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلٰى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ»، قَالَتْ: وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ: «الْمُوقِنُ» شَكَّ هِشَامٌ - فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ، هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: «الْمُرْتَابُ» شَكَّ هِشَامٌ - فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کوئی نشانی ہے؟ تو انھوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ وہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی طوالت کی کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ میرے پہلو میں پانی کا ایک مشکیزہ تھا، میں نے اسے کھولا اور اس سے پانی لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ اس میں اللہ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر ''امابعد'' کہا۔ وہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتوں نے شور کرنا شروع کیا تو میں انھیں خاموش کرانے کے لیے ان کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس اثنا میں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو۔ میں نے اسے آج اپنی اسی جگہ سے دیکھ لیا ہے حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا۔ اور میری طرف یہ وحی کی گئی کہ تمھارا مسیح دجال کے فتنے کی طرح یا اس کے قریب قریب قبروں میں امتحان لیا جائے گا، چنانچہ تم میں سے (ہر) ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اور اس (ہر ایک) سے پوچھا جائے گا کہ اس ''شخصیت'' کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ جو شخص ایمان یا یقین والا ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس ہدایت کی باتیں اور کھلی دلیلیں لے کر آئے۔ ہم ان پر ایمان لائے، ان کی

دعوت کو قبول کیا، نیز ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا کہ تو اطمینان وسکون سے سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقین وایمان والا تھا۔ اور جو شخص منافقت یا شک رکھنے والا ہوگا - ہشام کو شک ہے- اس سے کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا معلومات رکھتا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں تو کچھ نہیں جانتا۔ لوگوں سے ایک بات سنتا تھا تو میں بھی ویسے ہی کہہ دیتا تھا۔''

قَالَ هِشَامٌ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ. [راجع: ٨٦]

ہشام کہتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے جو کہا میں نے اسے خوب یاد کر لیا، البتہ منافقین پر کی جانے والی سختیاں جو اس نے بیان کی تھیں وہ یاد نہ رہیں۔

٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَامًا لِّمَا أَرٰى فِي قُلُوبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ»، فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ. [انظر: ٣١٤٥، ٧٥٣٥]

[923] حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا کوئی اور چیز لائی گئی جسے آپ نے تقسیم فرما دیا لیکن آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ پھر آپ کو اطلاع ملی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا وہ ناخوش ہیں۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''اما بعد! اللہ کی قسم! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا لیکن جسے چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، نیز کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان میں بے صبری اور بوکھلاہٹ دیکھتا ہوں اور کچھ کو ان کی سیر چشمی اور بھلائی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ عمرو بن تغلب بھی انھی میں سے ہے۔'' ان کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں چاہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

٩٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

[924] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت گھر سے نکلے تو مسجد

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا». تَابَعَهُ يُونُسُ. [راجع: ٧٢٩]

میں آ کر نماز پڑھی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے تو دوسرے روز ان سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ صبح کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا تو تیسری رات ان سے بھی زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ اس قدر جمع ہوئے کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی۔ تشہد، یعنی خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا: ''اما بعد! بے شک تمھارا اجتماع مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خوف ہوا کہ مبادا تم پر فرض ہو جائے تو پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔'' اس کی یونس بن یزید نے متابعت کی ہے۔

٩٢٥ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ» - تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ». وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ فِي: «أَمَّا بَعْدُ». [انظر: ١٥٠٠، ٢٥٩٧، ٦٦٣٦، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧]

[925] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز کے بعد کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کی جو اس کے شایان شان تھی۔ پھر فرمایا: اما بعد! (امام زہری کے ساتھ) ابومعاویہ اور ابواسامہ نے اس روایت کی متابعت (ہشام سے) کی ہے، اسی طرح عدنی نے بھی سفیان سے روایت کرتے ہوئے لفظ اما بعد بیان کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

٩٢٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[926] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، جب آپ نے تشہد، یعنی خطبہ پڑھا تو میں نے

فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ».

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٣١١٠، ٣٧١٤، ٣٧٢٩، ٣٧٦٧، ٥٢٣٠، ٥٢٧٨]

آپ کو ''اما بعد'' کہتے سنا۔

زبیدی نے امام زہری سے بیان کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

٩٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِّلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبِهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ»، فَثَابُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ، فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَّضُرَّ فِيهِ أَحَدًا وَّيَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ». [انظر: ٣٦٢٨، ٣٨٠٠]

[927] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور یہ آپ کی آخری نشست تھی جس میں آپ شریک ہوئے۔ آپ اپنے شانوں پر بڑی چادر ڈالے ہوئے سر پر چکنی پٹی باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''لوگو! میرے قریب ہو جاؤ۔'' چنانچہ لوگ آپ کے قریب جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''اما بعد! دیگر لوگ تو بڑھتے جائیں گے مگر قبیلۂ انصار کم ہوتا جائے گا، لہٰذا امت محمد ﷺ میں سے جو شخص کسی بھی شکل میں حکومت کرے جس کی وجہ سے دوسروں کو نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیکوکاروں کی نیکی قبول کرے اور خطا کاروں کی لغزشوں سے درگزر کرے۔''

(٣٠) بَابُ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 30- جمعے کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٩٢٠]

[928] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دو خطبے دیتے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔

(٣١) بَابُ الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 31- جمعے کے دن خطبہ بغور سننا

٩٢٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ

[929] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». [انظر: ٣٢١١]

کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں، پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے ثواب کو لکھتے رہتے ہیں۔ صبح سویرے آنے والے کو اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح، اس کے بعد گائے ذبح کرنے والے کی مثل، پھر مینڈھا قربانی کرنے والے کی طرح، اس کے بعد مرغی اور اس کے بعد انڈا اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملتا ہے لیکن جب امام خطبے کے لیے برآمد ہوتا ہے تو فرشتے اپنے دفاتر لپیٹ کر ذکر الٰہی سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر خطبۂ جمعہ سننا واجب ہے، البتہ امام بوقت ضرورت دوران خطبہ میں کسی کو کوئی بات یا کام کہہ سکتا ہے، اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(٣٢) بَابٌ: إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

باب: 32- دوران خطبہ میں اگر امام کسی کو آتا دیکھے تو اسے دو رکعت ادا کرنے کا حکم دے

٩٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «[أَ]صَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟» فَقَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ». [انظر: ٩٣١، ١١٦٦]

[930] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک شخص اس وقت آیا جب نبی ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''اے فلاں! کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔''

(٣٣) بَابُ مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

باب: 33- اگر کوئی دوران خطبہ میں آئے تو اسے چاہیے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لے

٩٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ

[931] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک شخص اس وقت آیا جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا:

فَقَالَ: «صَلَّيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ٩٣٠]

''کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟'' اس نے جواب دیا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''(کھڑے ہوکر) دو رکعتیں پڑھو۔''

(٣٤) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: 34- خطبے میں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا

٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ وَّعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. [انظر: ٩٣٣، ١٠١٣، ١٠١٩، ١٠٢١، ١٠٢٩، ١٠٣٣، ٣٥٨٢، ٦٠٩٣، ٦٣٤٢]

[932] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثنا میں اچانک ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مال مویشی اور بکریاں ہلاک ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے، چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا فرمائی۔

(٣٥) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 35- خطبۂ جمعہ کے دوران میں بارش کے لیے دعا کرنا

٩٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ

[933] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔ دریں اثنا نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اللہ کے رسول! مال تلف ہوگیا اور بچے بھوکوں مرنے لگے، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت ہمیں آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آرہا تھا مگر اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ اپنے ہاتھوں کو نیچے بھی نہ کر پائے تھے کہ پہاڑوں جیسا بادل گھر آیا۔ پھر آپ منبر سے بھی نہ اترے تھے کہ میں نے آپ کی ڈاڑھی مبارک پر بارش کے قطروں کو ٹپکتے دیکھا۔ اس دن خوب بارش ہوئی،

حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ [راجع: ٩٣٢]

اور دوسرے تیسرے دن بھی پھر چوتھے دن بھی یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مکانات گر گئے اور مال غرق ہوگیا، اس لیے آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں، چنانچہ آپ نے (دونوں) ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا مگر ہم پر نہ برسا۔'' پھر آپ اس وقت ابر کے جس ٹکڑے کی طرف اشارہ فرماتے وہ ہٹ جاتا، آخر کار مدینہ تالاب کی طرح ہوگیا اور وادئ قنات مہینہ بھر خوب بہتی رہی پھر جس طرف سے بھی کوئی شخص آتا وہ بارش کی کثرت بیان کرتا تھا۔

فائدہ: استسقاء کی تین صورتیں ہیں: ٭ باقاعدہ باہر کسی کھلے میدان میں جا کر نماز پڑھنا پھر ایک مخصوص طریقے سے دعا کرنا۔ ٭ کسی بھی نماز کے بعد بارش کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ ٭ دورانِ خطبہ میں کسی کی درخواست پر ہاتھ اٹھا کر بارش کے لیے دعا کرنا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آخری صورت کو یہاں بیان کیا ہے۔

(٣٦) بَابُ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: 36- جمعے کے دن دوران خطبہ میں خاموشی اختیار کرنا

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا. وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ».

جب کوئی دوران خطبہ اپنے ساتھی کو خاموشی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے تو یقیناً وہ لغو بات کرتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام گفتگو کرتا ہے تو وہ خاموشی اختیار کرتا ہے۔''

٩٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ [عَنْ عُقَيْلٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ».

[934] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نے دوران خطبہ میں اپنے ساتھی سے کہہ دیا کہ خاموش رہ، تو تو نے لغو اور بے ہودہ بات کی۔''

(٣٧) بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: 37- اس گھڑی کا بیان جو جمعے کے دن ہوتی ہے

٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: «فِيهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. [انظر: ٥٢٩٤، ٦٤٠٠]

[935] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن دوران وعظ فرمایا: ''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر ٹھیک اس گھڑی میں بندۂ مسلم کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر کے لیے آتی ہے۔

فائدہ: اس گھڑی کی تعیین کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے 42 اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں دو قول زیادہ مشہور ہیں: ٭ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر اختتام صلاۃ جمعہ تک ہے۔ اس قول کو امام مسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ ٭ عصر کے بعد سے لے کر غروب شمس تک ہے۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جبکہ اس گھڑی کے متعلق ہے کہ انسان اس وقت حالت نماز میں ہوتا ہے؟ یہی اشکال ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے سامنے رکھا تو انھوں نے جواب دیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ جو نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلَاةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

باب: 38- اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقی ماندہ نمازیوں کی نماز صحیح ہوگی

٩٣٦ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا، حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: ١١]. [انظر: ٢٠٥٨، ٢٠٦٤، ٤٨٩٩]

[936] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک تجارتی قافلہ آیا جن کے ساتھ اونٹوں پر غلہ لدا ہوا تھا۔ لوگ اس قافلے کی طرف دوڑ پڑے حتی کہ نبی ﷺ کے ہمراہ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اور جب وہ (لوگ) تجارت کا مال یا کھیل کود کا سامان دیکھتے ہیں تو آپ کو کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔''

(٣٩) بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

٩٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ١١٦٥، ١١٧٢، ١١٨٠]

باب: 39- جمعے کے بعد اور اس سے پہلے سنتیں پڑھنا

[937] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، نیز مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے تاآنکہ گھر لوٹ آتے، واپس آکر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُواْ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ﴾ [الجمعة: ١٠]

٩٣٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ، وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ. [انظر: ٩٣٩، ٩٤١، ٢٣٤٩، ٥٤٠٣، ٦٢٤٨، ٦٢٧٩]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ کہ ''جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

[938] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم میں ایک عورت تھی جس نے چھوٹی سی نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر کاشت کر رکھے تھے۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کے چند پودے جڑوں سے کھینچ لاتی اور انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکاتی۔ اس کے اوپر مٹھی بھر جو کا آٹا ڈالتی جو اس نے پیس کر رکھا ہوا تھا۔ تیار ہونے کے بعد وہ چقندر (ذائقے میں) یوں لگتے جس طرح ہڈی پر لگا گوشت ہوتا ہے۔ جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو اس عورت کے پاس آکر اسے سلام کرتے اور وہ تیار شدہ کھانا ہمارے پاس لا کر رکھ دیتی تھی تو ہم اسے تناول کرتے تھے، چنانچہ ہم لوگوں کو اس کے اس کھانے کی وجہ سے جمعہ کے دن کی تمنا ہوتی تھی۔

٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[939] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ مذکورہ حدیث کے ساتھ یہ بھی فرماتے تھے کہ ہم نمازِ جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا تناول کرتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

(٤١) بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: 41- جمعے کے بعد قیلولہ کرنا

٩٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: «كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ». [راجع: ٩٠٥]

[940] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز جلدی ادا کر لیتے، پھر (فراغت کے بعد) قیلولہ کرتے تھے۔

٩٤١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ. [راجع: ٩٣٨]

[941] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ نمازِ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہمارا قیلولہ ہوتا تھا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

12 - أَبْوَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف سے متعلق احکام و مسائل

(۱) [بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ]

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي ٱلْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا۟ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ كَانُوا۟ لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا۟ فَلْيَكُونُوا۟ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا۟ فَلْيُصَلُّوا۟ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا۟ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَٰحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓا۟ أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا۟ حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ [النساء: ۱۰۱، ۱۰۲].

باب: 1- نمازِ خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمھارے لیے نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خصوصاً جب تمھیں اندیشہ ہو کہ کافر تمھیں تشویش میں ڈال دیں گے کیونکہ کافر تو بلاشبہ تمھارے کھلے دشمن ہیں۔ اور جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں اور انھیں (جنگی حالات میں) نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار پاس رکھیں، جب یہ گروہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی آگے آئے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرے، انھیں بھی چاہیے کہ وہ اپنا دفاع کا سامان اور ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان دفاع سے غافل ہو جاؤ تا کہ وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں، ہاں! کوئی حرج نہیں اگر تم بارش کی وجہ سے یا بیماری کی بنا پر ہتھیار پہننے میں تکلیف محسوس کرو تو انھیں اتار سکتے ہو، پھر بھی اپنے بچاؤ کا پورا پورا خیال رکھو، اللہ تعالیٰ نے یقیناً کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

٩٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ - يَعْنِي - صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ».

[انظر: ٩٤٣، ٤١٣٢، ٤١٣٣، ٤٥٣٥]

[942] امام زہری رحمہ اللہ سے (راویٔ حدیث) شعیب نے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے نماز خوف پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے سالم نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کے لیے گیا۔ جب ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ایک گروہ تو آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہمراہ گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ اس کے بعد یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے اور سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر آدمی کھڑا ہوا اور ایک رکوع اور دو سجدے اپنے اپنے طور پر کیے۔

(٢) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا، رَاجِلٌ: قَائِمٌ.

باب: 2- پیدل اور سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا
راجل کے معنی پیدل چلنے والا ہیں

٩٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا. وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا».

[راجع: ٩٤٢]

[943] حضرت نافع سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مجاہد کے قول کی طرح بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمانوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو کھڑے کھڑے ہی نماز پڑھ لیں۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''اگر دشمن زیادہ ہوں تو مسلمان کھڑے کھڑے یا سوار ہو کر، یعنی جس طرح بھی ممکن ہو سکے نماز پڑھیں۔''

(٣) بَابٌ: يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: 3- نماز خوف ادا کرتے وقت ایک دوسرے کی حفاظت کا خیال رکھنا

٩٤٤ - **حَدَّثَنَا** حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ، وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

[944] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور لوگوں میں سے چند ایک نے رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہوگئے جنھوں نے سجدہ کر لیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے، چنانچہ دوسرا گروہ آیا اور انھوں نے آپ کے ہمراہ رکوع اور سجدہ کیا دریں اثنا تمام لوگ نماز میں تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے۔

(٤) بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: 4- قلعوں پر چڑھائی اور دشمن سے مقابلے کے وقت نماز کا بیان

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِيهِمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتَّى يَأْمَنُوا. وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ.

امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اگر فتح قریب ہو اور مجاہدین نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوسکیں تو ہر مجاہد الگ الگ اشارے سے نماز پڑھے۔ اگر اشارے سے بھی پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو نماز کو مؤخر کردیں یہاں تک کہ لڑائی کا فیصلہ ہو جائے اور مجاہدین محفوظ ہو جائیں تو پھر دو رکعت ادا کریں، اگر دو رکعت پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے کرلیں، اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو انھیں محض ''اللہ اکبر'' کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ امن کے وقت تک اسے مؤخر کر دیں، مکحول تابعی کا بھی یہی قول ہے۔

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں قلعہ شوشتر پر چڑھائی کے وقت وہاں موجود تھا جبکہ فریقین کی جنگ فجر روشن ہونے کے وقت شروع ہوئی، گھمسان کی

نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسٰى فَفُتِحَ لَنَا، قَالَ أَنَسٌ: وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

جنگ جاری تھی۔ مجاہدین نماز صبح ادا کرنے پر قادر نہ تھے، چنانچہ ہم نے نماز فجر کو طلوع آفتاب کے بعد ادا کیا، ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی جبکہ وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ اس نماز کے عوض ہمیں دنیا اور اس کی تمام چیزیں بھی خوش نہ کر سکیں۔

٩٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَنَا وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ». قَالَ: فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا. [راجع: ٥٩٦]

[945] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگے: اللہ کے رسول! میں نماز عصر نہیں پڑھ سکا تا آنکہ سورج غروب کے قریب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں بھی ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا ہوں۔'' اس کے بعد آپ وادئ بطحان میں اترے، وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

(٥) بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

باب: 5- جو دشمن کی تلاش میں نکلے یا دشمن اس کی تلاش میں ہو تو اس کا سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ. وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ».

حضرت ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے حضرت شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کے سواری پر نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کا حکم ہمارے نزدیک ایسا ہی ہے۔ حضرت ولید بن مسلم اس موقف کی تائید میں نبی ﷺ کا درج ذیل ارشاد پیش کیا کرتے تھے: ''تم میں سے کوئی بھی نماز عصر بنو قریظہ کے علاوہ کہیں نہ پڑھے۔''

٩٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

[946] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس ہوئے تو ہمیں

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ». فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِّنْهُمْ. [انظر: ٤١١٩]

حکم فرمایا: ''کوئی بھی نماز عصر بنوقریظہ کے علاوہ کہیں اور نہ پڑھے۔'' چنانچہ بعض لوگوں کو راستے میں عصر کا وقت آ گیا تو کچھ نے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ پہنچ کر نماز پڑھیں گے اور کچھ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں، لہٰذا ہم تو نماز پڑھیں گے۔ جب اس واقعے کا ذکر نبی ﷺ سے ہوا تو آپ نے کسی کو ملامت نہ کی۔

فائدہ: بعض صحابۂ کرام ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب لیا کہ راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیے بغیر ہم جلدی پہنچیں، انھوں نے نماز قصر نہ کی اور اسے سواری ہی پر ادا کر لیا جبکہ دوسرے اصحاب ؓ نے آپ کے ارشاد گرامی کو ظاہر پر محمول کیا کہ اگر تعمیل حکم میں نماز دیر سے بھی ادا ہوئی تو ہم گناہ گار نہیں ہوں گے۔ چونکہ فریقین کی نیت درست تھی، اس لیے کوئی بھی قابل ملامت نہ ٹھہرا۔

(٦) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ، وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

باب: 6- بوقت جنگ اللہ اکبر کہنا اور نماز فجر منہ اندھیرے پڑھنا، نیز غارت گری اور لڑائی کے وقت نماز ادا کرنا

٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ»، فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ - قَالَ وَالْخَمِيسُ: الْجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسَ

[947] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر صبح سویرے منہ اندھیرے پڑھی پھر سوار ہوئے، اس کے بعد فرمایا: ''اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو تنبیہ کردہ لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' چنانچہ وہ لوگ، یعنی یہودی گلی کوچوں میں یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے: محمد اپنے لشکر سمیت آ گیا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ نے ان پر فتح حاصل کی، جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا، حضرت صفیہ ؓ دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو گئیں جن سے بعد میں آپ نے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا۔ (راویٔ حدیث) عبدالعزیز نے اپنے شیخ ثابت سے دریافت کیا: اے ابو محمد!

ابْنَ مَالِكٍ مَا أَمْهَرَهَا؟ قَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا، فَتَبَسَّمَ. [راجع: ٣٧١]

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا) کا حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ان کی ذات گرامی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا گیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

13 - كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابٌ: فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِ

٩٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْتَعْ هٰذِهِ، تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ». فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ قُلْتَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ»، وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ؟، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ». [راجع: ٨٨٦]

باب:1-عیدین اوران میں زیب و زینت کا بیان

[948] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا، پھر اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تاکہ عید کے دن اور وفود کی آمد کے وقت زیب تن فرما کر خود کو آراستہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جس قدر اللہ کو منظور تھا، ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا: ''یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' اس کے باوجود آپ نے یہ جبہ میرے ہاں بھیج دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اسے فروخت کر کے اپنی کوئی ضرورت پوری کرلو۔''

(٢) بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب:2-عید کے دن برچھیوں اور ڈھالوں سے جہادی مشق کرنا

٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعْهُمَا». فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا. [انظر: ٩٥٢، ٩٨٧، ٢٩٠٧، ٣٥٣٠، ٣٩٣١]

[949] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر کر لیٹ گئے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق ؓ تشریف لائے۔ انھوں نے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ شیطانی آوازیں چہ معنی دارد؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''انھیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔'' پھر جب ابوبکر صدیق ؓ نے توجہ ہٹائی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا، چنانچہ وہ وہاں سے چلی گئیں۔

٩٥٠ - وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ فِيهِ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: «أَتَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!» حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي». [راجع: ٤٥٤]

[950] (حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ) چونکہ وہ عید کا دن تھا، اس لیے حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ نے خود فرمایا: ''کیا تم یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہو؟'' میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا، میرا رخسار آپ کے دوش پر تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنو ارفدہ! اپنا کام جاری رکھو۔'' یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''بس تجھے کافی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اب چلی جاؤ۔''

فائدہ: اس حدیث سے بعض روشن خیال حضرات نے گانے بجانے اور آلات موسیقی کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے۔ اس کے متعلق ہماری گزارشات یہ ہیں کہ گانے والی بچیاں پیشہ ور گلوکارائیں نہیں تھیں بلکہ وہ اپنے اسلاف کی شجاعت و بہادری پر مشتمل اشعار بغیر سازندوں اور موسیقی کے پڑھ رہی تھیں جیسا کہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے۔[1]

(٣) بَابُ سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

باب: 3- اہل اسلام کے لیے عیدین کا طریقہ

1 صحيح البخاري، العيدين، حديث: 952.

٩٥١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا». [انظر: ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٥٦، ٥٥٥٧، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٦٦٧٣]

[951] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن کا آغاز کریں وہ ہمارا نماز پڑھنا ہے، پھر گھر واپس جا کر قربانی کرنا ہے، جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔''

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ مِمَّا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا». [راجع: ٩٤٩]

[952] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق ؓ اس وقت تشریف لائے جب انصار کی دو بچیاں وہ شعر گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر ایک دوسرے کے متعلق پڑھے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے وضاحت کی کہ وہ بچیاں معروف گلوکارائیں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا: یہ شیطانی ساز، رسول اللہ ﷺ کے گھر میں موجود ہیں، باعث تعجب ہے۔ یہ واقعہ عید کے دن کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ہر قوم کے لیے عید ہوتی ہے (جس دن وہ خوشیاں مناتے ہیں) یہ ہمارا عید کا دن ہے (اس لیے انھیں خوشیاں منانے دو)۔''

(٤) بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

باب: 4- عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے قبل کچھ کھانا

٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ.

[953] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے نماز کے لیے نہ جاتے تھے۔

وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے۔

(٥) بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب:5-عید الاضحیٰ کے دن کھانے کا بیان

٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ». فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ، قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. [انظر: ٩٨٤، ٥٥٤٦، ٥٥٤٩، ٥٥٦١]

[954] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کو ذبح کرلیا وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' ایک شخص کھڑا ہوکر عرض کرنے لگا کہ آج کے دن گوشت کی بہت خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کا تذکرہ کیا، نبی ﷺ نے اس کی باتوں پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ نبی ﷺ نے اسے ذبح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ اب مجھے پتہ نہیں کہ یہ اجازت اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی ہے یا نہیں۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ». فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «شَاتُكَ

[955] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے اور ہمارے جیسی قربانی کرے تو اس کا فریضہ پورا ہوگیا اور جس نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہونے کی بنا پر قربانی نہیں ہے۔'' اس پر حضرت براء رضی اللہ عنہ کے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ہی ذبح کر دی ہے کیونکہ میرے علم میں تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میری خواہش تھی کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری ذبح کی جائے، اس بنا پر میں نے اپنی بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آنے سے قبل کچھ

شَاةُ لَحْمٍ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

ناشتہ بھی کر لیا، آپ نے فرمایا: ''تمھاری بکری تو صرف گوشت کی بکری ٹھہری (قربانی نہیں ہے)۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ عزیز ہے کیا وہ میرے لیے کافی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! لیکن تمھارے علاوہ کسی دوسرے کو کافی نہ ہو گا۔''

(٦) بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

باب:6-عید گاہ میں منبر کے بغیر جانا

٩٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَذَبْتُهُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللهِ، فَقَالَ: أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ خَيْرٌ وَاللهِ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ

[956] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو پہلے جو کام کرتے وہ نماز ہوتی، اس سے فراغت کے بعد آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ تب آپ انھیں نصیحت و تلقین کرتے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ پھر اگر آپ کوئی لشکر بھیجنا چاہتے تو اسے تیار کرتے یا جس کام کا حکم کرنا چاہتے اس کا حکم دے دیتے۔ اس کے بعد گھر لوٹ آتے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی لوگ ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ میں ایک دفعہ مروان کے ہمراہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھنے گیا۔ وہ ان دنوں مدینے کا گورنر تھا۔ جب ہم عید گاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا جسے کثیر بن صلت نے تیار کیا تھا۔ مروان نے چاہا کہ اچانک نماز پڑھنے سے قبل اس پر چڑھے، چنانچہ میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا لیکن اس نے مجھے جھٹک دیا۔ پھر وہ منبر پر چڑھ گیا، بعد ازاں اس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا تو میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے سنت نبوی کو بدل دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: ابوسعید! وہ بات جاتی رہی جو تم

لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.
[راجع: ٣٠٤]

جانتے ہو۔ میں نے جواباً کہا: اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اس سے کہیں بہتر ہے جسے میں نہیں جانتا۔ اس پر مروان گویا ہوا: بات دراصل یہ ہے کہ لوگ ہمارے خطبے کے لیے نماز کے بعد بیٹھتے نہیں، لہٰذا میں نے خطبے کو نماز سے پہلے کر دیا۔

(٧) بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَبِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ

باب: 7- عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا، خطبے سے پہلے نماز ادا کرنا اور اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھنا

٩٥٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ. [انظر: ٩٦٣]

[957] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں نماز پڑھتے تھے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

٩٥٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [انظر: ٩٦١، ٩٧٨]

[958] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔

٩٥٩ - قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

[959] عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا جبکہ ان کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عیدالفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں کہی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔

٩٦٠ - وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى.

[960] حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔

٩٦١ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً.

[961] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ جب نبی ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو اتر کر عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ؟ قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا؟ [راجع: ٩٥٨]

(راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ اب بھی آپ امام کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہوکر عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت کرے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ ان کی ذمہ داری تو ہے لیکن اب انھیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔

(٨) بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

باب:8- نماز عید کے بعد خطبہ دینا

٩٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [راجع: ٩٨]

[962] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عید رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ پڑھی ہے، یہ سب حضرات خطبے سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [راجع: ٩٥٧]

[963] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

٩٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا. [راجع: ٩٨]

[964] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی، پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، عورتوں کو آپ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ خیرات ڈالنے لگیں، حتی کہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار تک ڈالنے لگیں۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ: «اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

[965] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن کا آغاز کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں، پھر گھروں کو واپس ہوں اور قربانی کریں، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا، قربانی نہیں ہے۔'' انصار کے ایک آدمی نے کہا جسے ابو بردہ بن نیار کہا جاتا تھا: اللہ کے رسول! میں تو قربانی کا جانور ذبح کر چکا ہوں، اب میرے پاس یک سالہ بکری کا ایک بچہ ہے جو دو دانتے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اس کی جگہ ذبح کر دو مگر تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔''

(٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

باب: 9- عیدین اور حرم پاک میں ہتھیار اٹھانا مکروہ ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا.

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو عید کے دن ہتھیار اٹھانے سے روک دیا گیا، ہاں! اگر دشمن کا خطرہ ہو تو اجازت ہے۔

٩٦٦ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى أَبُو السُّكَيْنِ

[966] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي، قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَّمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ، وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ. [انظر: ٩٦٧]

انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا جب ان کے پاؤں کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھ گئی اور ان کا پاؤں رکاب سے چمٹ گیا، چنانچہ میں نیچے اترا اور اسے پاؤں سے نکالا، یہ واقعہ منیٰ میں ہوا تھا۔ حجاج بن یوسف کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ آپ کی عیادت کے لیے آیا اور کہنے لگا: کاش! ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس نے آپ کو یہ تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نے خود ہی مجھے یہ تکلیف پہنچائی ہے۔ اس نے کہا: ایسا کیونکر ہوسکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نے ہی اس دن ہتھیار اٹھائے جس دن ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے اور تو نے ہی حرم میں ہتھیار داخل کیے حالانکہ حرم میں ہتھیار نہیں لائے جاتے۔

٩٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، قَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَّا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ، يَعْنِي الْحَجَّاجَ. [راجع: ٩٦٦]

[967] حضرت سعید بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حجاج، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں بھی آپ کے پاس تھا، اس نے آپ کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہوں، اس نے پوچھا کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے اس شخص نے تکلیف پہنچائی ہے جس نے ایسے دن میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار اٹھانا جائز نہ تھا، انھوں نے اس سے حجاج کو مراد لیا۔

(١٠) بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ

باب: 10- نماز عید کے لیے صبح سویرے جانا

وَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ بُسْرٍ: إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس وقت نماز عید سے فارغ ہو جاتے تھے، آپ نے یہ بات بوقت چاشت فرمائی جس وقت نفل پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

٩٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[968] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا: أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: «اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا». أَوْ قَالَ: «اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ''سب سے پہلے ہم جس کام سے اس دن کا آغاز کرتے ہیں وہ نماز پڑھنا ہے، پھر واپس جا کر قربانی کرنا۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی تیار کر لیا ہے، قربانی نہیں ہے۔'' میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی قربانی کو قبل از نماز ذبح کر دیا ہے اور میرے پاس بکری کا یک سالہ بچہ ہے جو دو دانتے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے پہلے کی جگہ پر کر دے...... یا فرمایا...... اس کی جگہ ذبح کر دے لیکن تیرے بعد کسی دوسرے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔''

فائدہ: ان روایات و آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عید پڑھنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور وہ چاشت کا وقت ہے اور چاشت کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے پر ہو جاتا ہے، اس میں بلا وجہ تاخیر درست نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس تاخیر کا انکار کرتے تھے۔ عید الاضحیٰ کے دن چونکہ قربانی کرنی ہوتی ہے، اس لیے اسے کچھ وقت پہلے پڑھنے میں چنداں حرج نہیں۔

(١١) بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: 11- ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ [الحج:٢٨]: أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَ يَذْكُرُوا...... أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ ''معلوم دنوں میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کریں۔'' میں ایام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں، اور أیام معدودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا. وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ.

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم ان دس دنوں میں بازار جاتے تو تکبیرات کہتے تھے، لوگ بھی ان کی تکبیرات کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور محمد بن علی نفلی نمازوں کے بعد بھی تکبیرات کہتے تھے۔

٩٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ [الْعَشْرِ] أَفْضَلُ مِنْهَا فِي هٰذِهِ». قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ».

[969] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو عمل ان (دس) دنوں میں کیا جائے، اس کے مقابلے میں دوسرے دنوں کا کوئی عمل افضل نہیں ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: کیا جہاد بھی ان کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جہاد بھی ان کے برابر نہیں سوائے اس شخص کے جس نے اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا۔''

(١٢) بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

باب: 12- ایام منیٰ اور عرفات کی طرف جاتے وقت تکبیر کہنا

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ، وَتِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا. وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ. وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عمر ؓ منیٰ کے دنوں اپنے خیمے ہی میں تکبیر کہتے تھے جسے اہل مسجد سنتے اور وہ بھی تکبیر کہتے، اہل سوق، یعنی بازار والے بھی اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ منیٰ کی فضا اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھتی۔ حضرت ابن عمر ؓ بھی ان دنوں نمازوں کے بعد، اپنے بستر پر، اپنے خیمے میں، اپنی مجلس میں اور راستہ چلتے وقت، الغرض ان تمام دنوں میں تکبیرات کہتے تھے۔ ام المومنین حضرت میمونہ ؓ یوم نحر، یعنی دسویں ذوالحجہ کو تکبیر کہتی تھیں، دوسری خواتین بھی تشریق کی راتوں میں حضرت ابان بن عثمان اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مردوں کے ساتھ مسجد میں تکبیرات کہتی تھیں۔

٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا وَنَحْنُ غَادُونَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. [انظر: ١٦٥٩]

[970] حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم صبح کے وقت منی سے عرفات جا رہے تھے تو میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے تلبیہ کے متعلق سوال کیا کہ آپ حضرات نبی ﷺ کے ہمراہ جاتے وقت کس طرح کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اسی طرح تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے منع نہیں کیا جاتا تھا۔

٩٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ، حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ. [راجع: ٣٢٤]

[971] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں، حتی کہ کنواری لڑکیوں کو ان کے پردوں کے ساتھ نکالیں اور حائضہ عورتوں کو بھی گھروں سے برآمد کریں، چنانچہ وہ مردوں کے پیچھے رہتیں، ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں، نیز مردوں کی دعا کے ساتھ دعائیں مانگتیں اور اس دن کی برکت اور طہارت کی امید رکھتی تھیں۔

(١٣) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ [يَوْمَ الْعِيدِ]

باب: 13- عید کے دن نیزے کی آڑ میں نماز پڑھنا

٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي. [راجع: ٤٩٤]

[972] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا، پھر آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(١٤) بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ أَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: 14- عید کے دن چھوٹا نیزہ یا برچھی امام کے آگے آگے اٹھانا

٩٧٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. [راجع: ٤٩٤]

[973] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ صبح سویرے عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے اور نیزہ آپ کے آگے آگے اٹھایا جاتا تھا، اسے عید گاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(١٥) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى

باب: 15- عورتوں اور حائضہ خواتین کا عید گاہ جانا

٩٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ

[974] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (نمازِ عید کے

عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ.

لیے) ان جوان عورتوں کو بھی نکالیں جو پردہ نشین ہیں۔

وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ، أَوْ قَالَتِ: الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى.

[راجع: ٣٢٤]

حضرت حفصہ بنت سیرین سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو عید کے لیے نکالیں، البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

فائدہ: عیدگاہ میں اس قسم کی عورتوں کو الگ بیٹھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ نماز پڑھنے والی عورتوں کے درمیان بے ضابطگی نہ ہو۔ کچھ پڑھیں اور کچھ ویسے ہی بیٹھی رہیں اس سے نماز کا ظاہری حسن مجروح ہوتا ہے، اس لیے انھیں علیحدہ بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز اس میں دوسری عورتوں اور مقدس جگہ کا بھی خیال رکھا گیا ہے تاکہ وہ مقام نجاست سے آلودہ نہ ہو جائے جہاں نماز پڑھنی ہے یا ساتھ والی عورت کو کراہت نہ ہو۔[1]

(١٦) بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

باب: 16- بچوں کا عیدگاہ جانا

٩٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَصَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ. [راجع:٩٨]

[975] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلا، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، اس کے بعد آپ عورتوں کے پاس آئے اور وعظ و نصیحت فرمانے کے بعد انھیں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔

(١٧) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

باب: 17- خطبۂ عیدین میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُقَابِلَ النَّاسِ.

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے۔

٩٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ

[976] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ عید الاضحیٰ کے دن نکلے اور دو

1 عمدة القاري: 193/5.

قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى فَصَلَّى الْعِيدَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: «اِذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[راجع: ٩٥١]

رکعت نماز عید ادا کی، پھر ہماری طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''ہماری اس دن سب سے پہلی عبادت یہ ہونی چاہیے کہ ہم نماز پڑھیں، پھر واپس ہوں اور قربانی کریں۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق کام کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے، قربانی نہیں ہے۔'' اس دوران میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے تو (نماز سے پہلے قربانی) ذبح کر دی ہے اور اب میرے پاس یک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو دانتے سے کہیں بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کو ذبح کر دو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا۔''

(١٨) بَابُ الْعَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلّٰى

باب: 18- عید گاہ میں کوئی علامت مقرر کرنا

٩٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ: أَشَهِدْتَّ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ خَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلٰى بَيْتِهِ. [راجع: ٩٨]

[977] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا آپ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز عید میں شریک ہوئے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: اگر میرا چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے ہاں مرتبہ اور مقام نہ ہوتا تو میں عید کا مشاہدہ نہ کر سکتا، بہر حال آپ (نماز عید کے لیے) نکلے یہاں تک کہ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا، نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، اس کے بعد آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ نے ان عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ جھکا کر اپنے زیورات حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

فائدہ: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید گاہ کے اندر کوئی جھنڈا وغیرہ نصب نہیں تھا، اس لیے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاں ہمارے زمانے میں جھنڈا گاڑا جاتا ہے وہاں رسول اللہ ﷺ نماز عید پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں وہاں جھنڈا نصب ہوتا تھا، اس لیے مصنف (امام بخاری رحمہ اللہ) نے انھی الفاظ سے عنوان قائم کیا ہے۔ میرے نزدیک واضح بات یہ ہے کہ مصنف عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

(١٩) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

باب:19- عید کے دن امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا

٩٧٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ، تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ، قُلْتُ: أَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ يُذَكِّرُهُنَّ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ؟ [راجع: ٩٥٨]

[978] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، یعنی نماز سے آغاز کیا، پھر خطبہ دیا، جب فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے، انھیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں خیرات ڈال رہی تھیں۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا: وہ صدقۂ فطر ڈال رہی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت ویسے ہی خیرات کر رہی تھیں۔ اگر ایک عورت اپنی انگوٹھی ڈالتی تو دوسری عورتیں بھی ڈالتی تھیں۔ میں نے (عطاء سے) دریافت کیا: آپ کے خیال کے مطابق کیا امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا: ہاں، ان کے ذمے تو ہے لیکن نہ معلوم وہ کیوں نہیں کرتے؟

٩٧٩ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، [عَنْ طَاوُسٍ] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ

[979] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں عید الفطر کے موقع پر نبی ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ شریک ہوا۔ یہ تمام حضرات نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھتے، پھر خطبہ دیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے،

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ، مَعَهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ﴾ اَلْآيَةَ [الممتحنة: ١٢]. ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: «أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكِ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ - لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ: «هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَا أَبِي وَأُمِّي»، فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

گویا میں اب بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں جب آپ اپنے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس آئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ......﴾ ''اے نبی! جب آپ کے پاس اہل ایمان خواتین بیعت کے لیے حاضر ہوں......'' پھر جب آپ اس کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تم سب اس وعدے پر قائم ہو؟'' تو ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ اس کے علاوہ کسی عورت نے آپ کی بات کا جواب نہ دیا۔ (راویٔ حدیث) حسن کہتے ہیں کہ اس عورت کے متعلق علم نہیں وہ کون تھی؟ آپ نے فرمایا: ''تم صدقہ و خیرات کیا کرو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ تم لاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! چنانچہ وہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور چھلے بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الْفَتَخُ: اَلْخَوَاتِيمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. [راجع: ٩٧]

امام عبدالرزاق نے کہا ہے: الفتخ سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں جن کا عہد جاہلیت میں رواج تھا۔

فائدہ: اگر عورتیں دور ہوں اور امام کا خطبۂ عید نہ سن سکیں تو آج بھی انھیں الگ نصیحت کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فساد یا خطرے کا اندیشہ نہ ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکر نے اس مسئلے کو حل کر دیا ہے۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ

باب: 20- جب کسی عورت کے پاس عید کے لیے چادر نہ ہو (تو کیا کرے؟)

٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ

[980] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو عید کے دن

بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَّخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ. قَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ».

باہر نکلنے سے منع کرتی تھیں، چنانچہ ایک عورت قصر بنی خلف میں آ کر مقیم ہوئی تو میں اس کے پاس پہنچی۔ اس نے بیان کیا کہ اس کا بہنوئی نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا۔ اس کی بہن بھی چھ غزوات میں اس کے ہمراہ تھی۔ ہمشیرہ نے بیان کیا کہ ہمارا کام مریضوں کی خبر گیری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر کسی عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو، ایسے حالات میں اگر وہ عید کے لیے باہر نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''اس کی سہیلی اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے پہنا دے، تاہم انھیں چاہیے کہ وہ امور خیر اور اہل ایمان کی دعاؤں میں ضرور شمولیت کریں۔''

قَالَتْ حَفْصَةُ: فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا - وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبَا - قَالَ: «لِتَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ - أَوْ قَالَ: الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، شَكَّ أَيُّوبُ - وَالْحُيَّضُ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ». قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: آلْحُيَّضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟. [راجع: ٣٢٤]

حضرت حفصہ بنت سیرین نے کہا: جب حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اوران سے عرض کیا: آپ نے اس مسئلے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اور وہ جب بھی نبی ﷺ کا نام لیتیں تو یہ جملہ ضرور کہتیں کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پردہ نشین دوشیزائیں یا پردہ نشین اور نوجوان لڑکیاں عید کے لیے ضرور جائیں...... الفاظ کے متعلق (راوی حدیث) حضرت ایوب کو شک ہے...... بلکہ حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں، لیکن وہ نماز کی جگہ سے الگ تھلگ رہیں، بہرحال خواتین کو امور خیر اور اہل ایمان کی دعاؤں میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔'' حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا: حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، حیض والی بھی شریک ہوں، کیا یہ عورتیں میدانِ عرفات اور فلاں فلاں میں حاضر نہیں ہوتیں؟

(٢١) بَابُ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى

باب : 21- حائضہ عورتوں کا عید گاہ میں نماز کی جگہ سے الگ رہنا

٩٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ. - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ - فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ». [راجع: ٣٢٤]

[981] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ عید کے لیے خود بھی نکلیں اور حائضہ، نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو بھی نکالیں...... راوئ حدیث ابن عون نے کہا کہ پردہ نشین نوجوان عورتیں...... چنانچہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوتی تھیں، البتہ نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہتی تھیں۔

(٢٢) بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ

باب : 22- قربانی کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا

٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى. [انظر: ١٧١٠، ١٧١١، ٥٥٥١، ٥٥٥٢]

[982] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ یا کسی اور جانور کی قربانی عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ، وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ

باب: 23- خطبۂ عید کے دوران امام اور مقتدی حضرات کا گفتگو کرنا اور جب امام سے دوران خطبہ سوال کیا جائے (تو اس کا جواب دینا)

٩٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ

[983] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کے بعد خطبہ دیا، آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس نے ہمارے طریقۂ قربانی کو حاصل کرلیا۔ اور جس نے نماز سے

النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ». قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

پہلے قربانی کی تو یہ ایک گوشت کی بکری ہے۔'' حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر دی ہے اور میں نے سوچا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی، خود کھایا، نیز اہل خانہ اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہے (قربانی نہیں)۔'' میں نے عرض کیا: میرے پاس ایک یک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے۔ کیا وہ مجھے قربانی سے کافی ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! لیکن تیرے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہو گا۔''

٩٨٤ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِيرَانٌ لِّي - إِمَّا قَالَ -: بِهِمْ خَصَاصَةٌ - وَإِمَّا قَالَ: فَقْرٌ - وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا. [راجع: ٩٥٤]

[984] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، آپ نے خطبے میں حکم دیا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔'' انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پڑوسی ہیں جو محتاج ہیں، یا کہا: فقیر ہیں، لہٰذا میں نے ان کی وجہ سے قبل از نماز اپنی قربانی کو ذبح کر دیا اور میرے پاس یک سالہ بکری کا بچہ ہے جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے محبوب تر ہے۔ آپ نے اسے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔

٩٨٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ: ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرٰى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [انظر: ٥٥٠٠، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠]

[985] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، پھر قربانی کی اور دوران خطبہ میں فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کیا تو اسے دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہیں کیا اسے چاہیے کہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

(٢٤) بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: 24- عید کے دن واپسی پر راستہ بدلنا

٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ.

تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فُلَيْحٍ، [عَنْ سَعِيدٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ.

[986] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی ﷺ راستہ تبدیل کرتے، یعنی ایک راستے سے جاتے تو واپسی کے وقت دوسرا راستہ اختیار کرتے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن حضرت جابر ؓ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(٢٥) بَابٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

باب:25- جب کسی سے نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت پڑھے

وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هٰذَا عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ».

وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي [عُتْبَةَ] بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلّٰى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

اسی طرح خواتین اور وہ لوگ جو گھروں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں وہ بھی دو رکعت پڑھیں کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اے اہل اسلام! یہ ہماری عید کا دن ہے۔“

حضرت انس بن مالک ؓ نے زاویہ میں اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو حکم دیا تو اس نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا پھر وہ شہر والوں کی طرح نماز پڑھتے اور ان جیسی تکبیرات کہتے تھے۔ حضرت عکرمہ نے کہا کہ دیہات کے لوگ عید میں جمع ہوں اور امام کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ حضرت عطاء نے کہا: جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت پڑھ لے۔

٩٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ

[987] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق ؓ تشریف لائے تو ایام منیٰ میں اس وقت دو لڑکیاں دف بجا کر گیت گا رہی تھیں اور نبی ﷺ نے اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ”اے ابوبکر! انھیں اپنی حالت میں رہنے

وَجْهِهِ وَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ» وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى. [راجع: ٩٤٩]

دو، اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔" اور یہ منیٰ کے دنوں کی بات ہے۔

٩٨٨ - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ»، يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ. [راجع: ٤٥٤]

[988] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے چھپا رکھا تھا اور میں اہل حبشہ کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، انھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "انھیں اپنی حالت پر رہنے دو، اے بنو ارفدہ! تم اطمینان سے اپنے کرتب جاری رکھو۔" حدیث میں لفظ امن کے معنی بلا خوف وخطر کے ہیں۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں لفظ أَمْنًا کو أمن سے مأخوذ بتایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امان سے مأخوذ نہیں کیونکہ لفظ امان کا اطلاق کفار ومشرکین پر کیا جاتا ہے اگر اسے امان سے مأخوذ کیا جائے تو عید کی خوشیاں سب کے لیے ہوں گی خواہ وہ مشرک ہوں یا کافر، امن سے مأخوذ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل حبشہ کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے ہراساں کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انھیں امن کی حالت میں رہنے دو، جو کچھ کرتے ہیں انھیں کرنے دو، یعنی اے بنی ارفدہ! امن واطمینان کے ساتھ کھیلتے رہو۔

(٢٦) بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

باب: 26- نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی حیثیت

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى: سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ.

ابو معلّٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہوئے سنا، وہ عید سے پہلے نماز کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

٩٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ.

[989] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن باہر تشریف لے گئے۔ وہاں دو رکعت نماز عید پڑھی لیکن اس سے پہلے اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ: عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور نماز عید کے بعد نوافل پڑھنے مکروہ ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے عید گاہ میں نوافل

پڑھنا ثابت نہیں، البتہ گھر آ کر دو نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے نوافل نہیں پڑھتے تھے، جب گھر واپس آ جاتے تو دو رکعت ادا کرتے۔[1]

1 سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، حديث :1293.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

14 - أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتروں سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ]

باب: 1- وتر کے متعلق جو وارد ہے

٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ: فَقَالَ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى». [راجع: ٤٧٢]

[990] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز شب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی نماز کو وتر بنا دے گی۔''

٩٩١ - وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

[991] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نماز وتر میں ایک اور دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتی کہ اپنی بعض ضروریات کو پورا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر بعض حضرات کا موقف ہے کہ ایک وتر پڑھنے کے لیے شرط ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہ کچھ نماز پڑھی گئی ہو، صرف ایک رکعت پر اکتفا صحیح نہیں۔ لیکن یہ موقف صحیح احادیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر برحق ہیں، اس لیے جو چاہے پانچ پڑھ لے یا تین پڑھ لے یا ایک وتر ہی پڑھ لے۔''[1]

٩٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ - وَهِيَ

[992] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ ؓ کے ہاں رات بسر کی، فرماتے ہیں: میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا جبکہ

1 سنن أبي داود، الوتر، حديث: 1422.

خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ اس کے طول میں محوِ استراحت ہوئے۔ آپ آدھی یا اس کے لگ بھگ رات تک سوئے رہے، پھر جب بیدار ہوئے تو چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات دور کیے۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ پانی سے بھری ہوئی آویزاں پرانی مشک کی طرف آئے، اس سے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی اسی طرح کرتا ہوا آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت، پھر دو رکعت، بعد ازاں دو رکعت، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں مزید ادا کیں، پھر وتر پڑھ کر آپ لیٹ گئے تا آنکہ آپ کے پاس مؤذن (نماز کی اطلاع دینے) آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

٩٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ». قَالَ الْقَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَّإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ، وَأَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ. [راجع: ٤٧٢]

[993] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”نماز شب دو دو رکعت ہے۔ جب تو نماز ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ رکعت تیری سابقہ نماز کو وتر بنا دے گی۔“ قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں: ہم نے جوان ہونے تک لوگوں کو دیکھا کہ وہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ یقیناً (تین یا ایک) ہر ایک میں وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں چنداں حرج نہیں۔

٩٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ

[994] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ (رات کو) گیارہ رکعات پڑھا کرتے

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٦٢٦]

تھے۔ آپ کی نماز شب یہی ہوتی تھی۔ ان رکعات میں آپ کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی بھی پچاس آیات پڑھ سکتا تھا۔ نماز فجر سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ رہتے تا آنکہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے کے لیے آپ کے پاس آتا۔

(٢) بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

باب: 2- اوقات وتر کا بیان

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

٩٩٥ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ نُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

[995] حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ نماز صبح سے قبل دو رکعت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا ہم ان میں لمبی قراءت کر سکتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نماز شب دو دو رکعت پڑھتے، پھر آخر میں ایک رکعت پڑھ کر اسے طاق بنا لیتے۔ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت تو اس طرح ادا کرتے گویا اذان، یعنی اقامت کی آواز آپ کے کان میں پڑ رہی ہے۔

قَالَ حَمَّادٌ: أَيْ بِسُرْعَةٍ. [راجع: ٤٧٢]

(راویٔ حدیث) حماد نے کہا کہ اس سے مراد جلدی جلدی پڑھنا ہے۔

٩٩٦ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[996] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں نماز وتر ادا کی ہے، بالآخر آپ کی نماز وتر وقت سحر تک پہنچ گئی۔

(٣) بَابُ إِيقَاظِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

باب: 3- نبی ﷺ کا اپنے اہل خانہ کو وتر کے لیے بیدار کرنا

٩٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ، مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. [راجع: ٣٨٢]

[997] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: نبی ﷺ تہجد کی نماز پڑھتے رہتے جبکہ میں آپ کے بستر پر لیٹی سوئی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

(٤) بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا

باب: 4- (نمازی کو) چاہیے کہ وہ اپنی (رات کی) آخری نماز، وتر کو بنائے

٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

[998] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! رات کی آخری نماز، وتر کو بناؤ۔''

فائدہ: رات کی آخری نماز، وتر کو بنانے کے متعلق مذکورہ امر نبوی استحباب کے لیے ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے نماز وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔[1] اور رسول اللہ ﷺ نے امت کو وتر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''صبح کے وقت نماز شب کے لیے بیدار ہونا بہت گراں اور مشقت کا باعث ہے، اس لیے وتر کے بعد دو رکعت پڑھ لی جائیں، اگر بیدار ہو جائے تو بہتر بصورت دیگر یہی اس کے لیے کافی ہیں۔''[2]

(٥) بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: 5- سواری پر وتر پڑھنا

٩٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. فَقَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ:

[999] حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں طریق مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ سعید کہتے ہیں: جب مجھے صبح ہونے کا خدشہ لاحق ہوا تو سواری سے اتر کر میں نے وتر ادا کیے، پھر ان سے جا ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: کہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: مجھے صبح کا خدشہ لاحق ہوا تو

1 جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 471. 2 صحيح ابن خزيمة: 159/2.

أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ [ﷺ] أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللهِ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ. [انظر: ١٠٠٠، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٨، ١١٠٥]

اتر کر وتر ادا کرنے لگا تھا۔ اس پر انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں! تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار ہو کر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٦) بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

باب:6- دوران سفر میں وتر پڑھنا

١٠٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. [راجع: ٩٩٩]

[1000] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سفر کے دوران میں نماز شب اپنی سواری پر اشارے سے پڑھتے تھے، اس کا جدھر کو بھی منہ ہو جاتا۔ اسی طرح نماز وتر بھی اپنی سواری پر پڑھ لیتے لیکن فرض نماز اس پر نہ پڑھتے تھے۔

(٧) بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

باب:7- رکوع سے پہلے اور اس کے بعد قنوت کا بیان

١٠٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ: أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا. [انظر: ١٠٠٢، ١٠٠٣، ١٣٠٠، ٢٨٠١، ٢٨١٤، ٣٠٦٤، ٣١٧٠، ٤٠٨٨، ٤٠٨٩، ٤٠٩٠، ٤٠٩٢، ٤٠٩٤، ٤٠٩٦، ٦٣٩٤، ٧٣٤١]

[1001] حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا: آیا آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی تھی؟ انھوں نے جواب دیا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں کے لیے ایسا کیا تھا۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ، قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَ

[1002] عاصم بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا: رکوع سے پہلے یا بعد؟ انھوں نے کہا: قبل از رکوع پڑھی جاتی تھی۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ فلاں شخص تو آپ سے

الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلٰى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٠٠١]

بیان کرتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: وہ غلط کہتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی تھی۔ میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف تقریباً ستر آدمی روانہ کیے جنھیں قراء کہا جاتا تھا۔ (مشرکین نے انھیں قتل کر دیا۔) یہ (قتل کرنے والے) مشرک لوگ ان مشرکین کے علاوہ تھے جن کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدۂ صلح تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے قنوت پڑھنے کا اہتمام کیا اور ایک ماہ تک ان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

ملحوظہ: إِلٰى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدٌ۔ یہ عبارت مبہم ہے۔ اس کا ترجمہ حدیث کے دیگر طرق کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے تاکہ فہم حدیث میں دقت پیش نہ آئے۔ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: (فتح الباري : 489/7، تحت حديث :4096)

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ. [راجع: ١٠٠١]

[1003] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور قبیلہ رِعل و ذکوان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

[1004] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی۔

فائدہ: نماز وتر میں دعائے قنوت کے محل کی تعیین کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا واضح عمل اور کھلا فرمان ہمارے لیے قطعی فیصلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بیشتر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ اگر وتر کی دعا کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے تو رکوع کے بعد جواز کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہنگامی حالات کے پیش نظر نماز وتر میں مخالفین اسلام کے خلاف بددعا، رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام اور عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے دعا کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے اور سجدے میں چلے جاتے۔[1]

1 صحيح ابن خزيمة : 156/2.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

15 - أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ

بارش کی دعا اور نماز استسقاء سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب:1- بارش کی دعا کرنا اور اس کے لیے نبی ﷺ کا باہر تشریف لے جانا

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ. [انظر: ١٠١١، ١٠١٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ٦٣٤٣]

[1005] حضرت عباد بن تمیم ؒ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ بارش کی دعا کے لیے باہر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اپنی چادر کو پلٹا۔

(٢) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»

باب:2- نبی ﷺ کی بددعا کہ (مشرکین پر) ایسی قحط سالی ڈال جیسی حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں تھی

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ

[1006] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب آخری رکعت (کے رکوع) سے اپنا سر اٹھاتے تو دعا کرتے: ''اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! بے بس اور ناتواں اہل ایمان کو نجات دے، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما، اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسی حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں

وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ». [راجع: ٧٩٧]

تھی۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا: "قبیلۂ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلۂ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا۔"

قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ: هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ.

(راویٔ حدیث) حضرت ابو زناد اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مذکورہ دعائیں صبح کی نماز میں تھیں۔

١٠٠٧ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأٰى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلْنَا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ، وَيَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [الدخان: ١٠-١٦]

[1007] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے لوگوں کی اسلام سے سرتابی دیکھی تو بددعا کی: "اے اللہ! انھیں سات برس تک قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں قحط پڑا تھا۔" چنانچہ قحط نے انھیں ایسا دبوچا کہ ہر چیز نیست و نابود ہوگئی یہاں تک کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور گلے سڑے جانور کھانے شروع کر دیے۔ اور ان میں سے اگر کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کی وجہ سے اسے دھواں سا دکھائی دیتا۔ آخر ابوسفیان نے آکر آپ کی خدمت میں عرض کی: اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور اقرباء پروری کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم مری جارہی ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ تا ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى﴾ "اے نبی! اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے ایک صاف دھواں ظاہر ہوگا" اس فرمان الٰہی تک "جب ہم انھیں سختی سے پکڑیں گے۔"

وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ. فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ. [انظر: ١٠٢٠، ٤٦٩٣، ٤٧٦٧، ٤٧٧٤، ٤٨٠٩، ٤٨٢٠، ٤٨٢١، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣، ٤٨٢٤، ٤٨٢٥]

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں: البطشة، یعنی سخت پکڑ بدر کے دن ہوئی۔ قرآن مجید میں جس دھویں، پکڑ اور قید کا ذکر ہے، اسی طرح آیت روم کا مصداق، سب واقع ہو چکے ہیں۔

(۳) بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قُحِطُوا

باب: 3- قحط کے زمانے میں لوگوں کا امام سے بارانِ رحمت کے لیے دعا کی اپیل کرنا

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالَ الْيَتَامٰى عِصْمَةً لِّلْأَرَامِلِ

[انظر: ۱۰۰۹]

[1008] عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اکثر) جناب ابو طالب کا شعر پڑھا کرتے تھے:

”وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخِ زیبا کے واسطے سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔“

۱۰۰۹ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالَ الْيَتَامٰى عِصْمَةً لِّلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. [راجع: ۱۰۰۸]

[1009] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب میں نبی ﷺ کے چہرۂ انور کو دعائے استسقاء کرتے وقت دیکھتا ہوں تو اکثر مجھے شاعر (ابوطالب) کا شعر یاد آجاتا ہے۔ آپ منبر سے نہ اتر پاتے تھے کہ تمام پرنالے تیزی سے بہنے لگتے۔ وہ شعر یہ ہے:

”وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخِ زیبا کے واسطے سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔“

فائدہ: رخ زیبا کے واسطے سے مراد آپ کا دعا کرنا ہے۔ یہ شعر جناب ابوطالب کے اس قصیدے سے ہے جو ایک سو دس اشعار پر مشتمل ہے جسے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں پڑھا تھا، نیز ان احادیث میں یہ ادب بیان ہوا ہے کہ اگر قحط آجائے تو لوگ اپنے امام سے دعائے استسقاء کی اپیل کریں اور اس کے ساتھ مل کر دعا کا اہتمام کریں۔[1]

۱۰۱۰ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ

[1010] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دعائے استسقاء کی

1 فتح الباري: 639,638/2.

أَنَسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. [انظر: ٣٧١٠]

اپیل کرتے اور اللہ کے حضور یوں دعا کرتے: اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی ﷺ سے دعائے استسقاء کی اپیل کیا کرتے تھے تو (ان کی دعا کے نتیجے میں) تو بارش برسا دیتا تھا۔ اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا (کی دعا) کے ذریعے سے بارش کی التجا کرتے ہیں، تو (اب بھی رحم فرما کر) بارش برسا دے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر بارش برسنے لگتی تھی۔

(٤) بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 4- بارانِ رحمت طلب کرتے وقت چادر پلٹنا

١٠١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ. [راجع: ١٠٠٥]

[1011] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور اپنی چادر الٹا دی۔

١٠١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1012] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا کی۔ آپ قبلہ رو ہوئے، اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت ادا کیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ، وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ، مَازِنُ الْأَنْصَارِ. [راجع: ١٠٠٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: شیخ ابن عیینہ کہا کرتے تھے کہ مذکورہ عبداللہ بن زید صاحب اذان ہیں۔ لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں جو انصار کے قبیلۂ مازن سے تعلق رکھتے ہیں۔

(٥) بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُهُ

باب: 5- جب اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے تو وہ قحط کے ذریعے سے لوگوں کو سزا دیتا ہے

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی حدیث یا اثر بیان نہیں کیا۔ اس عنوان کے حسب حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف سے دین اسلام کے متعلق سرتابی دیکھی تو

ان کے خلاف بددعا فرمائی، پھر وہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انتقام کا کوڑا اس وقت حرکت میں آتا ہے جب اس کے احکام سے سرتابی کی جائے اور اس کی پابندیوں کی پروا نہ کی جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو قرآنی آیات ہیں ان میں اللہ کی طرف سے انتقام کا پورا ضابطہ بیان ہوا ہے جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان سے صاف دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ المناک عذاب ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ایمان لائے ہیں۔ اس وقت انھیں نصیحت کہاں کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس رسول مبین آچکا، پھر انھوں نے اس سے روگردانی کی اور کہنے لگے: یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔ ہم تھوڑی دیر کے لیے عذاب ہٹا دیں گے مگر تم پھر وہی کرو گے جو پہلے کرتے رہے۔ پھر جس دن ہم سخت گرفت کریں گے تو پھر انتقام لے کر رہیں گے۔''[2] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے تحت حدیث ابن مسعود سند کی معمولی تبدیلی کے ساتھ ذکر کرنا چاہتے تھے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

باب: 6- جامع مسجد میں بارش کے لیے دعا کرنا

١٠١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِيثُنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا». قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ:

[1013] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے بالکل سامنے تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما۔ اے اللہ! ہمیں باران رحمت عطا فرما۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! ہمیں دور دور تک آسمان پر کوئی چھوٹا یا بڑا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا حویلی ہی حائل تھی (کہ ہم بادلوں کو نہ دیکھ سکتے ہوں)۔ اچانک سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے وسط میں آیا تو ادھر ادھر پھیل گیا، پھر وہ

1 صحيح البخاري، الاستسقاء، حديث: 1007. 2 الدخان 44: 10-16.

وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ دوسرے جمعہ کو پھر اسی دروازے سے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے، اس نے آپ کے سامنے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مال تلف ہو گئے اور راستے بند ہو گئے ہیں، اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو روک لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: ''اے اللہ! اب یہ بارش ہمارے ارد گرد تو ہو لیکن ہم پر نہ برسے۔ اے اللہ! اسے ٹیلوں، پہاڑوں، میدانوں، وادیوں اور باغوں پر برسا۔'' راوی کہتے ہیں کہ بارش فوراً بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [راجع: ٩٣٢]

(راویٔ حدیث) شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ وہی پہلا شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

(٧) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: 7- خطبۂ جمعہ میں قبلہ رو ہوئے بغیر بارش کی دعا کرنا

١٠١٤ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِيثُنَا. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا» قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ

[1014] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو دار قضاء کی طرف تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی تباہ ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہمیں باران رحمت عطا فرما۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔'' حضرت انس کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں دور دور تک کوئی بادل کا چھوٹا یا

مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

بڑا ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا حویلی ہی حائل تھی۔ اچانک سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک چھوٹا سا بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا، پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعے ایک شخص اس دروازے سے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے، اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! اب یہ بارش ہمارے اردگرد تو ہو لیکن ہم پر نہ برسے۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔'' حضرت انس فرماتے ہیں کہ بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: مَا أَدْرِي. [راجع: ٩٣٢]

شریک نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

(٨) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: 8- منبر پر (کھڑے کھڑے) بارش کی دعا کرنا

١٠١٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا. فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَّصِلَ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ. قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ

[1015] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہو رہی، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر باران رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ہم پر بارش برسنے لگی، ہم بڑی مشکل سے اپنے گھروں کو پہنچے، چنانچہ آئندہ جمعہ تک ہم پر بارش برستی رہی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگلے جمعے) وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے

اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا». قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٩٣٢]

رسول! اللہ سے دعا کریں کہ ہم سے بارش روک لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو ہم پر نہ ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بادل کو چھٹ کر دائیں بائیں جاتے دیکھا، پھر دوسرے لوگوں پر تو بارش ہوتی رہی لیکن اہل مدینہ پر نہیں ہو رہی تھی۔

(٩) بَابُ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 9- بارش کی دعا کے لیے نماز جمعہ پر اکتفا کرنا

١٠١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ. فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع:٩٣٢]

[1016] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: مویشی ہلاک ہونے لگے اور راستے مسدود ہو گئے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو دوسرے جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی پھر کوئی شخص آیا اور کہنے لگا کہ (بارش کی وجہ سے) مکانات گرنے لگے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ بارش روک لے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور باغوں پر بارش برسا۔'' چنانچہ مدینہ منورہ سے کپڑا پھٹنے کی طرح بادل چھٹ گئے۔

(١٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْقَطَعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

باب: 10- جب کثرت بارش سے راستے مسدود ہو جائیں تو (اس کے رک جانے کی) دعا کرنا

١٠١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[1017] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! قحط سالی کی وجہ سے مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، آپ اللہ سے (بارش کی) دعا فرمائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ان پر بارش برستی رہی۔ پھر ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُؤُسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع: ٩٣٢]

کے رسول! کثرت باراں سے گھر منہدم، راستے تباہ اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ریت کے ٹیلوں، نشیبی وادیوں اور درخت اگنے کے مقامات پر بارش برسا۔'' اس کے بعد مدینہ منورہ سے اس طرح بادل چھٹ گئے جس طرح کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

(١١) بَابُ مَا قِيلَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 11- اس بات کی حقیقت کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے وقت چادر نہیں پلٹی

١٠١٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ، فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي.

[1018] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ہاں مال کے ہلاک ہونے اور اہل و عیال کے مشقت میں مبتلا ہونے کی شکایت کی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائی۔

وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [راجع: ٩٣٢]

حضرت انس ؓ نے چادر پلٹنے یا استقبالِ قبلہ کا ذکر نہیں کیا۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

باب: 12- جب لوگ امام سے بارش کے لیے دعا کی اپیل کریں تو وہ اسے مسترد نہ کرے

١٠١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ، فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى

[1019] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مویشی تباہ اور راستے بند ہو گئے ہیں، آپ اللہ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ اس کے نتیجے میں اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص

الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع: ٩٣٢]

نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مکانات منہدم ہو گئے، راستے ٹوٹ پھوٹ گئے اور مویشی تباہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ریت کے ٹیلوں، ندیوں اور باغوں پر بارش برسا۔'' اس کے بعد بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

(١٣) بَابٌ: إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

باب: 13- قحط کے وقت جب مشرکین، اہل اسلام سے دعا کی درخواست کریں

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ تَعَالٰى. فَقَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ الْآيَةَ [الدّخان: ١٠]. ثُمَّ عَادُوا إِلٰى كُفْرِهِمْ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [الدّخان: ١٦] يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ:

[1020] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی تو نبی ﷺ نے ان کے خلاف بددعا فرمائی۔ اس کے بعد انھیں خشک سالی اور قحط نے آلیا حتی کہ وہ ہلاک ہونے لگے اور مردار اور ہڈیاں وغیرہ کھانے پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران میں ابوسفیان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: محمد! آپ (لوگوں کو تو) صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں لیکن آپ کی اپنی قوم تباہ ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر نمایاں دھواں چھا جائے گا۔'' پھر وہ (قریش) کفر کی طرف لوٹ گئے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس روز ہم انھیں بری طرح سخت انداز میں پکڑیں گے۔'' یعنی بدر کے دن۔

وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا، وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ، فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ.

(راویٔ حدیث) اسباط نے اپنے شیخ منصور سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ان پر بارش ہوئی، پھر سات دن بارش ہوتی رہی۔ آخر کار لوگوں نے کثرت بارش کی شکایت کی تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ برسے۔'' چنانچہ بادل آپ کے

[راجع: ١٠٠٧]

سر مبارک سے چھٹ گیا اور ارد گرد لوگوں پر خوب بارش ہوئی۔

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

١٠٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا»، مَرَّتَيْنِ، وَايْمُ اللهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ، فَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ. [راجع: ٩٣٢]

باب: 14- جب بارش زیادہ ہو تو حوالینا ولا علینا کے الفاظ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے

[1021] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو کچھ لوگ اٹھ کر بول پڑے۔ انھوں نے فریاد کی: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہو رہی، درخت پیلے ہوگئے اور مویشی مرنے لگے، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! ہمیں سیراب فرما۔'' اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دیتا تھا کہ اچانک ابر نمودار ہوا اور برسنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور نماز پڑھی، پھر واپس گھر کو لوٹے یہ بارش اگلے جمعے تک برستی رہی۔ دوسرے جمعہ جب نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ پھر بلند آواز سے بولے کہ مکانات گر گئے اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ نبی ﷺ مسکرائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش ہو، ہم پر نہ ہو۔'' اس کے بعد مدینے سے بادل چھٹ گئے۔ اس کے آس پاس بارش ہوتی رہی۔ مدینے میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا۔ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ تاج کی طرح اس کے ارد گرد بادل تھے اور یہ درمیان میں تھا۔

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

١٠٢٢ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ

باب: 15- بارش کے لیے کھڑے ہو کر دعا کرنا

[1022] ابو اسحاق السبیعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ

أَبِي إِسْحَاقَ: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ، وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ، عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

بن یزید رضی اللہ عنہ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ وہاں منبر کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر بارش کی دعا کی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں باآواز بلند قراءت کی۔ اس کے لیے اذان اور تکبیر کا اہتمام نہ کیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ ﷺ.

(راویٔ حدیث) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزید انصاری نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا اللهَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا. [راجع: ١٠٠٥]

[1023] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا...... اور وہ نبی ﷺ کے صحابی تھے...... سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے لوگوں کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے کھڑے ہوکر دعا کی، پھر قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا، چنانچہ لوگوں پر خوب بارش ہوئی۔

(١٦) بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: 16 - نماز استسقاء میں باآواز بلند قراءت کرنا

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠٥]

[1024] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ لوگوں کے ہمراہ بارش کی دعا کرنے کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے قبلے کی طرف منہ کرکے دعا مانگی، اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی اور ان میں قراءت بلند آواز سے کی۔

(١٧) بَابٌ: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

باب: 17 - نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کیسے پھیری؟

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ

[1025] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن نبی ﷺ بارش کی دعا کے

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠٥]

لیے باہر تشریف لے گئے تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیری اور قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کرنے لگے، پھر اپنی چادر کو پلٹا۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں جس میں آواز بلند قراءت کی۔

(١٨) بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

باب:18-نماز استقا دو رکعت ہے

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ. [راجع: ١٠٠٥]

[1026] حضرت عباد بن تمیم ؒ کے چچا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دعائے استسقاء کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنی چادر کو پلٹا۔

(١٩) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلَّى

باب:19-عیدگاہ میں بارش کی دعا کرنا

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

[1027] حضرت عباد بن تمیم ؒ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دعائے استسقاء کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعتیں ادا کیں، پھر اپنی چادر کو پلٹا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ. [راجع: ١٠٠٥]

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کے دائیں کنارے کو بائیں جانب کر لیا۔

فائدہ: اس حدیث میں چادر کو الٹ پلٹ کرنے کا طریقہ بھی ذکر ہوا ہے کہ اس کے دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر کر لیا جائے، نیز ایک حدیث میں چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے کو اوپر کرنے کا ذکر بھی ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٠) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 20- بارش کی دعا کرتے وقت قبلہ رو ہونا

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

[1028] حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور جب دعا کرنے لگے تو قبلے کی طرف منہ کرلیا اور اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ، وَالْأَوَّلُ كُوفِيٌّ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ. [راجع: ١٠٠٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازن قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور پہلے عبداللہ کوفہ کے رہنے والے ہیں جو یزید کے بیٹے ہیں۔

(٢١) بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 21- دعائے استسقاء میں لوگ بھی امام کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائیں

١٠٢٩ - وَقَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ، هَلَكَ الْعِيَالُ، هَلَكَ النَّاسُ. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ يَدْعُو وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدْعُونَ، قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ. [راجع: ٩٣٢]

[1029] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مویشی ہلاک، اہل وعیال تباہ ہوگئے اور لوگ مرنے لگے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے، لوگ بھی آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابھی ہم مسجد سے باہر نہیں نکلے تھے کہ بارش شروع ہوگئی، پھر یہ بارش دوسرے جمعہ تک جاری رہی۔ تب ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مسافر تنگ آگئے اور راستے بند ہوگئے ہیں۔

١٠٣٠ - وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

[1030] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(٢٢) بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 22- بارش کی دعا کرتے وقت امام کا اپنے ہاتھ اٹھانا

١٠٣١ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[انظر: ٣٥٦٥، ٦٣٤١]

[1031] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ اور کسی موقع پر دعا کرتے وقت (زیادہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ اور بارش کی دعا میں اس قدر ہاتھ بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی دعا کرتے وقت امام کو مبالغے کی حد تک ہاتھ اونچے اٹھانے چاہئیں، نیز صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق بارش کی دعا کرتے وقت ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرنی چاہیے۔

(٢٣) بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

باب: 23- بارش کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿كَصَيِّبٍ﴾ [البقرة:١٩]: اَلْمَطَرُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ﴿كَصَيِّبٍ﴾ سے مراد بارش ہے۔ اور دیگر نے کہا ہے: یہ لفظ صَابَ يَصُوبُ اور أَصَابَ سے مشتق ہے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا».

[1032] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! نفع آور بارش برسا۔''

تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَّافِعٍ.

اس حدیث کی متابعت قاسم بن یحییٰ نے عبیداللہ عمری سے کی ہے، نیز اسے امام اوزاعی اور عقیل نے حضرت نافع

سے بیان کیا ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهِ

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا» قَالَ: فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي - وَادِي قَنَاةَ - شَهْرًا. قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. [راجع: ٩٣٢]

باب: 24- جو شخص بارش میں نہائے تا آنکہ اس کی ڈاڑھی سے پانی ٹپکنے لگے

[1033] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا، چنانچہ آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران میں ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی تباہ ہو گئے اور بچے بھوک سے مرنے لگے، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) دونوں ہاتھ اٹھا لیے جبکہ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بادل ایسے اٹھا جیسے پہاڑ ہوتے ہیں۔ ابھی رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے نہیں تھے کہ میں نے دیکھا بارش آپ کی ڈاڑھی مبارک سے ٹپک رہی تھی۔ تمام دن بارش ہوتی رہی، کل، پرسوں اور ترسوں، بعد ازاں دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مکانات گرنے لگے اور مویشی ڈوبنے لگے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔'' حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی جس طرف اشارہ فرماتے ادھر سے بادل چھٹ جاتا حتی کہ مدینہ منورہ ڈھال کی طرح ہو گیا اور وادیٔ قنات مہینہ بھر بہتی رہی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے کے اطراف سے جو شخص بھی آتا وہ کثرت بارش کی خبر دیتا تھا۔

(٢٥) بَابٌ: إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

باب: 25- جب آندھی چلے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

١٠٣٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1034] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب تیز آندھی چلتی تو نبی ﷺ کے چہرۂ انور پر خوف کے آثار نمایاں ہوتے۔

فائدہ: آندھی کے بعد اکثر بارش ہوتی ہے، اس مناسبت سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یہاں بیان فرمایا ہے۔ قوم عاد پر آندھی کی شکل میں عذاب آیا تھا، اس لیے آندھی کے وقت عذاب الٰہی کا تصور فرما کر آپ گھبرا جاتے اور گھٹنوں کے بل گر جاتے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب تیز آندھی چلتی تو آپ یوں دعا کرتے: ''یا اللہ! میں اس آندھی میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے نتیجے میں بھی خیر ہی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اور اس کے نتیجے میں جو برائی پوشیدہ ہے اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''[1] قرآن مجید میں لفظ ریاح رحمت کی ہوا اور لفظ ریح عذاب کی ہوا پر بولا گیا ہے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا»

باب: 26- فرمان نبوی کہ باد صبا سے میری مدد کی جاتی ہے

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ». [انظر: ٣٢٠٥، ٣٣٤٣، ٤١٠٥]

[1035] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بادصبا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔''

(٢٧) بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

باب: 27- زلزلوں اور علامات قیامت کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

[1036] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ علم اٹھا لیا جائے گا، زلزلے بکثرت آئیں گے، وقت کم ہوتا

[1] صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 2084 (899).

النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ».

[راجع: ٨٥]

جائے گا، فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل و غارت عام ہوگی، یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہوگی، یعنی وہ عام ہو جائے گا۔"

١٠٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ: «اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا». قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، فَقَالَ: قَالَ: «اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا». قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: قَالَ: «هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [انظر: ٧٠٩٤]

[1037] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔" لوگوں نے عرض کیا: ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کریں۔ تو آپ نے دوبارہ فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن کو بابرکت فرما۔" لوگوں نے پھر عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی۔ تو آپ نے فرمایا: "وہاں زلزلے اور فتنے برپا ہوں گے، نیز شیطان کا گروہ بھی وہیں ہوگا۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ارض فتن کی نشاندہی کرتے وقت مشرق کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد نجد عراق ہے جو شروع ہی سے فتنوں کی آماجگاہ ہے۔ اسی علاقے سے مسلمانوں کے افتراق اور انتشار کا آغاز ہوا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ اس سے مراد نجد حجاز نہیں جیسا کہ بدعتی حضرات کی طرف سے تأثر دیا جاتا ہے کیونکہ اس علاقے سے تو ایسی تحریک نے جنم لیا جس نے خلفائے راشدین کی یاد تازہ کر دی۔

(٢٨) بَابُ: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ [الواقعة: ٨٢]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: "تم نے (دین اسلام کی) تکذیب کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے" (کی وضاحت)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رزق سے مراد شکر ہے۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[1038] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حدیبیہ کے مقام پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جبکہ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت

صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». [راجع: ٨٤٦]

کیا: ''تم جانتے ہو کہ تمھارے رب نے اس وقت کیا فرمایا ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ) کچھ میرے بندے مجھ پر ایمان لانے والے بنے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جنھوں نے کہا کہ ہم پر صرف اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے مینہ برسا ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں سے کفر کرنے والے ہیں اور جنھوں نے کہا کہ فلاں ستارے کے باعث بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے اور ستاروں پر ایمان لانے والے ٹھہرے۔''

(٢٩) بَابٌ: لَا يَدْرِي مَتٰى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب: 29- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہو گی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔''

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ: لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتٰى يَجِيءُ الْمَطَرُ». [انظر: ٤٦٢٧، ٤٦٩٧، ٤٧٧٨، ٧٣٧٩]

[1039] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟ کوئی نہیں جانتا کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا؟ کسی کو علم نہیں کہ وہ کہاں مرے گا؟ کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب برسے گی؟

فوائد و مسائل: ❶ اس مرکزی عنوان کے اختتام پر امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ایک نظریاتی اصلاح کو ضروری خیال کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ بارش ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں دن یا فلاں وقت یقینی طور پر بارش ہو جائے گی۔ محکمۂ موسمیات بھی اپنے ظن و تخمین سے پیش گوئی کرتا ہے جو غلط بھی ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں بھی اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا

تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے۔ نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ کل کیا کام کرے گا اور نہ یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں مرے گا۔ اللہ یہ سب کچھ جاننے والا اور بڑا باخبر ہے۔''[1] ② آج کل رحم مادر کے متعلق بہت بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں کہ جدید آلات کے ذریعے سے بچے کے نر اور مادہ ہونے کا پتہ لگا لیا جاتا ہے، حالانکہ ماں کے پیٹ میں صرف نر مادہ نہیں بلکہ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ جب فرشتہ جنین میں روح ڈالتا ہے تو اس کی عمر اس کی روزی، وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت، الغرض یہ تمام باتیں بھی رحم مادر کے مراحل میں شامل ہیں، نیز جدید آلات سے جو کچھ پتہ لگایا جاتا ہے وہ بھی یقینی اور حتمی نہیں ہوتا۔ روز مرہ کے سیکڑوں واقعات و مشاہدات اس کی تائید کرتے ہیں۔ ویسے بھی اس طرح کی معلومات کے متعلق دلچسپی رکھنا بے سود ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حضرات کی پیش گوئی کی بنا پر گھر میں تقریبات کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں کہ اچانک لڑکے کے بجائے لڑکی کی پیدائش ان کے لیے سوہانِ روح بن جاتی ہے، اس لیے الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے سے معلومات لینا فضول شوق کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ واللہ أعلم.

---

1 لقمان 34:31.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

16 - أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

گرہن اور نماز گرہن سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ». [انظر: ١٠٤٨، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ٥٧٨٥]

١٠٤١ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا». [انظر: ١٠٥٧، ٣٢٠٤]

١٠٤٢ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ

باب: 1- سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

[1040] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آفتاب گہن ہو گیا۔ آپ فوراً اٹھے، درآں حالیکہ آپ کی چادر گھسٹ رہی تھی اور مسجد میں داخل ہوئے۔ ہم بھی مسجد میں آئے۔ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ آفتاب روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کے مرنے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جب تم انھیں گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ تمھارے ہاں سے تاریکی دور ہو جائے۔''

[1041] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کے مرنے کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انھیں اس حالت میں دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔''

[1042] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا». [انظر: ٣٢٠١]

سے بیان کرتے ہیں: ''شمس و قمر کسی شخص کی موت و حیات کی بنا پر بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو علامتیں ہیں، لہٰذا جب تم انھیں گہن زدہ دیکھو تو نماز پڑھو۔''

١٠٤٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ». [انظر: ١٠٦٠، ٦١٩٩]

[1043] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن اس دن ہوا جس دن آپ کے لخت جگر ابراہیم ؓ کی وفات ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے سبب سورج بے نور ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کے مرنے اور پیدا ہونے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔''

(٢) بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب:2- گرہن کے وقت صدقہ و خیرات کرنا

١٠٤٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ،

[1044] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں بہت طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا۔ رکوع کے بعد قیام کیا تو وہ بھی بہت طویل تھا لیکن پہلے قیام سے کچھ مختصر۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر سجدہ بھی بہت طویل کیا۔ دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا

ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [انظر: ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٥٠، ١٠٥٦، ١٠٥٨، ١٠٦٤، ١٠٦٦، ١٢١٢، ٣٢٠٣، ٤٦٢٤، ٥٢٢١، ٦٦٣١]

کے بعد فرمایا: ''بلاشبہ یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کے مرنے جینے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جس وقت تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، اس کی کبریائی کا اعتراف کرو، نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا غلام یا اس کی باندی بدکاری کرے، اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم اس بات کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمھیں ہنسی بہت کم آئے اور رونا بہت زیادہ آئے۔''

(٣) بَابُ النِّدَاءِ بِـ: «الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ»، فِي الْكُسُوفِ

باب: 3- گرہن کے وقت الصلاۃ جامعۃ کے الفاظ سے اعلان کرنا

١٠٤٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ. [انظر: ١٠٥١]

[1045] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج گہن ہوا تو یوں اعلان کیا گیا: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ.

(٤) بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 4- نماز کسوف کے وقت امام کا خطبہ دینا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے (سورج گہن کے وقت) خطبہ ارشاد فرمایا۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ

[1046] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج بے نور ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے آپ

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. ثُمَّ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ».

کے پیچھے صفیں بنالیں۔ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی، پھر لمبی قراءت فرمائی۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ایک طویل رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو کھڑے رہے اور سجدہ نہ کیا بلکہ طویل قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ اس کے بعد آپ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہا اور سجدے میں چلے گئے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا۔ اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کی۔ نماز ختم ہونے سے پہلے پہلے سورج روشن ہوچکا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا بیان کی۔ اس کے بعد فرمایا: ''یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں بایں حالت دیکھو تو اللہ سے التجا کرتے ہوئے نماز کی طرف آجاؤ۔''

وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَجَلْ، لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ.

[راجع: ١٠٤٤]

کثیر بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے بھی سورج گرہن کے متعلق اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح حضرت عروہ بن زبیر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کی تھی۔ میں نے حضرت عروہ سے کہا: جس دن مدینہ طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تھا تو آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے نماز کسوف میں نماز فجر کی طرح دو سے زیادہ رکوع نہیں کیے تھے۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ﴾ [القيامة: ٨].

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ». [راجع: ١٠٤٤]

باب: 5- سورج گرہن کے لیے کسف یا خسف کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ ”جب چاند کو گہن لگ جائے گا۔“

[1047] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: جس دن سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور لمبی قراءت فرمائی، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد اپنا سر مبارک اٹھایا اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہا اور ایسے کھڑے ہو گئے جیسے (رکوع سے) پہلے کھڑے تھے، پھر لمبی قراءت فرمائی جو پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا، اس کے بعد آپ نے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے دوسری رکعت کو بھی اسی طرح ادا کیا، اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور شمس و قمر کے گرہن کے متعلق فرمایا: ”یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت و حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ تم جب انھیں اس حالت میں دیکھو تو خوف زدہ ہو کر نماز کی طرف توجہ کرو۔“

(٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَوِّفُ اللهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ»

قَالَهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

١٠٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

باب: 6- فرمان نبوی کہ ”اللہ تعالیٰ کسوف کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے“

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[1048] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ».

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ، وَشُعْبَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ: «يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ».

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: عبدالوارث، شعبہ، خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے ''ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ وَتَابَعَهُ مُوسٰى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ». [راجع: ١٠٤٠]

اشعث نے حسن سے مذکورہ الفاظ بیان نہ کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ موسیٰ نے مبارک کے واسطے سے مذکورہ الفاظ بیان کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ وہ (مبارک) حسن بصری سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: مجھے ابوبکرہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ''ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

(٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 7- گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ. [انظر: ١٠٥٥، ٦٣٦٦]

[1049] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے حاضر ہوئی اور اس نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: آیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

١٠٥٠ - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ

[1050] پھر رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کے وقت کہیں جانے کے لیے سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو

رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٤]

گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے اور آپ کا گزر ازواج مطہرات کے حجروں کے درمیان سے ہوا۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام فرمایا، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد رکوع سے اٹھ کر طویل قیام کیا جو پہلے سے قدرے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ اس کے بعد رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ اس کے بعد آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر اس کے بعد طویل قیام فرمایا جو پہلے سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ بعد ازاں رکوع سے اٹھے اور سجدہ فرمایا، پھر نماز سے فراغت کے بعد جو کچھ اللہ نے چاہا اسے بیان کیا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

(٨) بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

باب:8- نماز کسوف میں لمبا سجدہ کرنا

١٠٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ. قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا. [راجع: ١٠٤٥]

[1051] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو الصلاۃ جامعۃ کا اعلان کیا گیا۔ نبی ﷺ نے اس نماز میں ایک رکعت کے اندر دو رکوع کیے، پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کیے اس کے بعد آپ تشہد میں بیٹھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ راوی حدیث (حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ لمبا سجدہ نہیں کیا۔

(٩) بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

وَصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ. وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ.

١٠٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؟ قَالَ ﷺ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ

باب:9- گرہن کی نماز باجماعت ادا کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پر لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی۔ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے بھی لوگوں کے لیے نماز باجماعت کا اہتمام کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نماز کسوف پڑھی۔

[1052] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج بے نور رہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ آپ کا قیام سورۂ بقرہ کی قراءت کی طرح طویل تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا۔ اس کے بعد سر اٹھایا تو پھر دیر تک قیام کیا لیکن آپ کا یہ قیام پہلے قیام سے قدرے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ فرمایا۔ بعد ازاں ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے سے قدرے مختصر تھا، اس کے بعد سر اٹھا کر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے قدرے تھوڑا تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے سے کچھ کم تھا اس کے بعد آپ نے سجدہ فرمایا۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم اس قسم کا حادثہ دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز ہاتھ میں لی، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے ہوئے بھی دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا اور ایک خوشۂ انگور کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے۔

أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

اس کے بعد مجھے جہنم دکھائی گی۔ میں نے آج تک اس سے زیادہ بھیانک منظر نہیں دیکھا۔ میں نے اہل دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کی تعداد دیکھی۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی وجہ ان کی ناشکری ہے۔'' عرض کیا گیا: آیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں بلکہ) وہ اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی عورت کے ساتھ تمام عمر احسان کرو، پھر کبھی تمھاری طرف سے کوئی ناخوش گوار بات دیکھے تو فوراً کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔''

(١٠) بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 10- گرہن کے وقت عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا

١٠٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي

[1053] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورج کو گرہن لگا تو میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئی۔ میں نے دیکھا کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا حالت درپیش ہے؟ انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: اللہ کی طرف سے کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے اشارے سے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہوگئی حتی کہ (طویل قیام کی وجہ سے) مجھے چکر آنے لگے تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے پہلے نہ دیکھا ہو مگر میں نے اسے اس مقام پر کھڑے دیکھ لیا

الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

ہے حتی کہ جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کرلیا ہے۔ میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ تم لوگ فتنۂ دجال کی طرح یا اس کے قریب قریب قبروں میں امتحان سے دوچار ہو گے۔ ......حضرت فاطمہ بنت منذر کہتی ہیں: میں نہیں جانتی کہ اسماء نے مثل یا قریب میں سے کون سا لفظ کہا......تم میں سے کسی کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: اس شخص کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ ایمان یا یقین والا...... فاطمہ کہتی ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ اسماء نے مومن یا موقن میں سے کون سا لفظ کہا...... وہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جنھوں نے ہمارے سامنے صحیح راستہ اور اس کے دلائل پیش کیے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لے آئے اور ان کی پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا: تو آرام اور سکون سے سو جا۔ ہمیں تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تو ایمان و یقین والا ہے۔ لیکن منافق یا شک کرنے والا......حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ اسماء نے منافق یا مرتاب میں سے کون سا لفظ کہا...... کہے گا: میں ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں سے سنا وہ کچھ بات کہتے تھے تو میں بھی وہی کہنے لگا۔“

(١١) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب : 11- جس نے گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کو ایک بہترین عمل خیال کیا

١٠٥٤ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. [راجع: ٨٦]

[1054] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

(١٢) بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:12- نماز کسوف مسجد میں ادا کرنا

١٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[1055] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ١٠٤٩]

یہودی عورت ان سے کچھ مانگنے آئی اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: آیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں خود عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

١٠٥٦ - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٤]

[1056] پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح سویرے (کہیں جانے کے لیے) سواری پر سوار ہوئے جبکہ سورج کو گرہن لگ چکا تھا، چنانچہ چاشت کے وقت واپس تشریف لے آئے اور حجروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے (مسجد میں گئے) اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، اس کے بعد سر اٹھا کر قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، اس کے بعد سر اٹھایا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، اس کے بعد سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ کچھ فرمایا جو اللہ نے چاہا، اس کے بعد آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

فائدہ: صحیح بات یہ ہے کہ نماز کسوف مسجد میں ادا کرنا مسنون ہے اگر یہ عمل مسجد میں ادا کرنا مسنون نہ ہوتا تو اسے کھلے میدان میں ادا کرنا زیادہ مناسب تھا کیونکہ اس سے سورج کے روشن ہونے کا جلدی پتہ چل جاتا ہے۔[1] واللہ أعلم.

(١٣) بَابٌ: لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ

باب:13- کسی کی موت وحیات کے باعث سورج کو گرہن نہیں لگتا

1 فتح الباري: 702/2.

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَالْمُغِيرَةُ، وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اس حدیث کو حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا».

[راجع: ١٠٤١]

[1057] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے باعث بےنور نہیں ہوتے، بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انھیں دیکھو تو نماز پڑھو۔''

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ فِي الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ».

[راجع: ١٠٤٤]

[1058] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے قیام میں طویل قراءت کی، پھر لمبا رکوع فرمایا۔ اس کے بعد جب اپنا سر اٹھایا تو قیام میں پھر لمبی قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی۔ اس کے بعد آپ نے رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ مختصر تھا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا: ''یہ سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے باعث بےنور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے، جب تم اس قسم کا حادثہ دیکھو تو جلدی نماز کی طرف عاجزی کرتے ہوئے آؤ۔''

(١٤) بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 14- کسوف میں ذکر کرنا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

اس (مضمون کی) روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ».

[1059] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ آفتاب گرہن ہوا تو نبی ﷺ خوفزدہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ گھبرائے کہ شاید قیامت آ گئی۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور اتنے طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ اتنی طویل نماز پڑھاتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے، یہ کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ظہور پذیر نہیں ہوتیں، لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو، نیز دعا اور استغفار بھی خوب کرو۔''

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

باب:15- گرہن کے وقت دعا کرنا

قَالَهُ أَبُو مُوسٰى وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس (حقیقت) کو ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ». [راجع: ١٠٤٣]

[1060] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن جب سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے مشہور کر دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں اس حادثے سے دو چار دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ روشن ہو جائیں۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ: أَمَّا بَعْدُ

باب: 16- گرہن کے دوران خطبے میں امام کا أما بعد کہنا

١٠٦١ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ:

[1061] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ». [راجع: ٨٦]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، آپ نے خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد۔''

(١٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

باب:17- چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٤٠]

[1062] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ»، وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ يُقَالُ لَهُ: إِبْرَاهِيمُ. فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ. [راجع: ١٠٤٠]

[1063] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گہن ہوا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے۔ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے انھیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جب سورج روشن ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے کی بنا پر بے نور نہیں ہوتے۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو حتی کہ گرہن ختم ہو جائے۔'' چونکہ نبی ﷺ کے لخت جگر سیدنا ابراہیم ؓ کا انتقال ہوا تھا جس کی بنا پر لوگوں نے چہ میگوئیاں کرنا شروع کر دی تھیں، اس لیے آپ نے اس کی وضاحت فرمائی۔

(١٨) بَابٌ: الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

باب:18- نماز کسوف میں پہلے رکوع کا طویل ہونا

١٠٦٤ - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1064] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں جن میں چار رکوع تھے۔ ہر پہلا رکوع دوسرے سے طویل

عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ، اَلْأَوَّلُ وَالْأَوَّلُ أَطْوَلُ. [راجع: ١٠٤٤]

تر تھا۔

(١٩) بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَمِرٍ: سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. [راجع: ١٠٤٤]

١٠٦٦ - وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا بِـ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. قَالَ الْوَلِيدُ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَمِرٍ: سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِّثْلَهُ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ: مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ. [راجع:

باب: 19- نماز کسوف میں بآواز بلند قراءت کرنا

[1065] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز خسوف میں بآواز بلند قراءت فرمائی۔ جب قراءت سے فارغ ہوئے تو اللّٰہ أکبر کہا اور رکوع کیا۔ پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو سمع اللّٰه لمن حمده ربنا ولك الحمد کہا۔ پھر آپ نے دوبارہ قراءت کا آغاز فرمایا۔ آپ نے نماز کسوف میں دو رکعات میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[1066] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک منادی کرنے والے کو تعینات کیا جو الصلاة جامعة کا اعلان کرتا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور دو رکعات میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ ولید کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن نمر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بھی امام زہری سے اسی طرح سنا ہے۔

امام زہری ؒ کہتے ہیں: میں نے حضرت عروہ ؒ سے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ بن زبیر ؓ نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ انھوں نے جب مدینہ طیبہ میں گرہن کے موقع پر نماز پڑھی تھی تو صبح کی نماز کی طرح صرف دو رکعت ہی ادا کی تھی۔ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن ان سے سنت میں خطا سرزد ہوگئی۔

[١٠٤٤] سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے امام زہری سے جہری قراءت کے سلسلے میں ابن نمر کی متابعت کی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

17 - أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ وَ سُنَّتِهَا

سجودِ قرآن اوران کے طریقۂ کار کا بیان

(١) [بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا]

باب: 1- سجودِ قرآن اوران کے طریقے کے متعلق جو وارد ہے

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ وَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا. [انظر: ١٠٧٠، ٣٨٥٣، ٣٩٧٢، ٤٨٦٣]

[1067] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ جو لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا۔ ایک عمر رسیدہ شخص کے علاوہ (کہ وہ سجدہ ریز نہ ہوا)، اس نے مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی لے کر اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہنے لگا: مجھے یہی کافی ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ بحالت کفر قتل ہوا۔

فائدہ: ایک روایت میں اس عمر رسیدہ شخص کی صراحت ہے جس نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔ وہ امیہ بن خلف تھا جس نے مٹی ہاتھ میں لے کر اس پر اپنا ماتھا ٹیک دیا تھا۔[1]

(٢) بَابُ سَجْدَةِ ﴿تَنزِيلُ﴾ السَّجْدَةُ

باب: 2- "الٓمّٓ تنزيل السجدة" میں سجدہ ہے

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ

[1068] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمّٓ تنزيل السجدة اور هل أتى على الإنسان پڑھا کرتے تھے۔

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث :4863.

ﷺ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ [السَّجْدَةُ]، و﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ﴾. [راجع: ٨٩١]

(٣) بَابُ سَجْدَةِ صٓ

باب:3-سورۂ صٓ میں سجدہ ہے

١٠٦٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿صٓ﴾ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ. وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. [انظر: ٣٤٢٢]

[1069] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ صٓ کا سجدہ ضروری نہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤) بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

باب:4-سجدۂ سورۂ نجم کا بیان

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے نبی ﷺ سے بیان فرمایا ہے۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَىٰ وَجْهِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. [راجع: ١٠٦٧]

[1070] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت کی تو اس میں سجدہ کیا۔ ایک آدمی کے علاوہ قوم میں کوئی ایسا نہ تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس نے کنکریوں یا مٹی کی مٹھی بھر لی اور اسے اپنے چہرے کی طرف اٹھا کر کہنے لگا: مجھے تو یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ وہ بعد میں (میدان بدر میں) بحالت کفر قتل ہوا۔

(٥) بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ. وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

باب:5-مسلمانوں کا مشرکین کے ساتھ سجدہ کرنا، حالانکہ مشرک پلید اور بے وضو ہوتا ہے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَىٰ غَيْرِ وُضُوءٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے بغیر ہی سجدۂ تلاوت کر لیتے تھے۔

١٠٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ. [انظر: ٤٨٦٢]

[1071] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ہمراہ اس وقت تمام اہل اسلام، مشرکین اور جن وانس نے سجدہ کیا۔

ابن طہمان نے بھی ایوب سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

باب:6- جس نے آیت سجدہ تلاوت کی مگر سجدہ نہ کیا

١٠٧٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. [انظر: ١٠٧٣]

[1072] حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت زید بن ثابت ؓ سے (سجدۂ تلاوت کے متعلق) پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تھی لیکن آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. [انظر: ١٠٧٢]

[1073] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ نبی ﷺ کے حضور سورۂ نجم تلاوت کی تھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا تھا۔

(٧) بَابُ سَجْدَةِ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾

باب: 7- سورۂ ﴿اذا السمآء انشقت﴾ کا سجدہ

١٠٧٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَرَأَ ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا

[1074] حضرت ابوسلمہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ﴿اذا السمآء انشقت﴾ کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: ابو ہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے

هُرَيْرَةَ! أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ.

نہیں دیکھا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر میں نبی ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

(۸) بَابُ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ

باب: 8- جو قاری کے سجدے کی بنا پر سجدہ کرتا ہے

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ: اُسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا [فِيهَا].

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے تمیم بن حذلم سے، جب اس نے آیت سجدہ تلاوت کی، فرمایا: سجدہ کرو کیونکہ تم اس کے متعلق ہمارے امام ہو۔

١٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ. [انظر: ١٠٧٦، ١٠٧٩]

[1075] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے سامنے جب وہ سورت تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ خود بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ بھیڑ کی وجہ سے بعض لوگوں کو پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔

فائدہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ سننے والے کو ہر حالت میں سجدہ کرنا چاہیے، خواہ پڑھنے والا سجدہ کرے یا نہ کرے۔

(۹) بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ

باب: 9- جب امام آیت سجدہ تلاوت کرے اور لوگوں کا رش ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ. [راجع: ١٠٧٥]

[1076] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ آیت سجدہ تلاوت فرماتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے، آپ سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اس وقت اتنا رش ہو جاتا کہ ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ پاتا کہ وہاں سجدہ کر سکے۔

(۱۰) بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

باب: 10- جس شخص کا موقف ہے کہ اللہ عزوجل نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَلرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا؟ كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص آیت سجدہ سنتا ہے لیکن وہ سننے کی نیت سے نہیں بیٹھا؟ انھوں نے فرمایا: اگر وہ سننے کی نیت سے بیٹھ بھی جائے تو کیا ہے؟ گویا وہ اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں کرتے۔

وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سجدہ تلاوت کے لیے نہیں آئے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سجدۂ تلاوت اس شخص پر ہے جو آیت سجدہ کو قصداً غور سے سنتا ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَّ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ.

امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سجدے کے لیے باوضو ہونا ضروری ہے۔ اگر بحالت اقامت سجدہ کرو تو قبلہ رو ہو کر کرو، اگر تم سوار ہو تو پھر جدھر تمھارا رخ ہو اس میں تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔

وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ قصہ گو واعظ کے سجدہ کرنے پر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

١٠٧٧ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا

[1077] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل تلاوت فرمائی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدۂ تلاوت کیا۔ جب آئندہ جمعہ آیا تو آپ نے منبر پر پھر اسی سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو فرمایا: لوگو! ہم آیت سجدہ پڑھ رہے ہیں، جس نے اس پر سجدہ کیا اس نے ٹھیک اور درست کام کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہ کیا۔

إِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضْ عَلَيْنَا السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ.

حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت ہم پر فرض نہیں کیا ہے، ہاں! اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک سجدۂ تلاوت سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں لیکن اس کا ادا کرنا افضل اور بہتر ہے کیونکہ ایک تو سنت ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی وجہ سے شیطان بھی روتا پیٹتا ہے۔ واللہ أعلم.

(١١) بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا

باب: 11- جس نے آیت سجدہ کو نماز میں تلاوت کیا اور اس میں سجدہ ریز ہوا

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [راجع: ٧٦٦]

[1078] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز عشاء ادا کی۔ انھوں نے نماز میں ﴿إذا السمآء انشقت﴾ کی تلاوت کی تو اس میں سجدہ کیا۔ میں نے کہا: یہ سجدہ کیسا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے یہ سجدہ کیا تھا، اس لیے میں تو ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ آپ سے جا ملوں۔

(١٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُودِ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ

باب: 12- جس شخص کو بوجۂ ہجوم سجدۂ تلاوت کے لیے جگہ نہ ملے

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ فَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِّمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ. [راجع: ١٠٧٥]

[1079] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کوئی ایسی سورت تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتی کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔

فائدہ: سجدۂ تلاوت کی ادائیگی فوراً ضروری نہیں، اسے بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

18 - أَبْوَابُ التَّقْصِيرِ

نمازِ قصر سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ، وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

باب: 1- نماز قصر کا بیان، نیز مسافر کتنے دن پڑاؤ پر قصر کرسکتا ہے

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

[انظر: ٤٢٩٨، ٤٢٩٩]

[1080] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انیس دن پڑاؤ کیا، اس دوران آپ قصر کرتے رہے، لہٰذا ہم بھی دوران سفر انیس روز پڑاؤ کریں تو قصر کریں گے اور اگر زیادہ عرصہ اقامت کریں تو پوری پڑھیں گے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ نے فتح مکہ کے دوران ہنگامی طور پر انیس دن کے پڑاؤ سے یہ استنباط کیا ہے کہ ہم اگر کسی مقام پر دوران سفر انیس روز ٹھہریں تو قصر کریں گے بصورت دیگر پوری نماز پڑھیں گے۔ ہمارے نزدیک ایسے ہنگامی حالات میں نماز قصر کے لیے اقامت کی کوئی حد نہیں۔

١٠٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا. [انظر:

[1081] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ نکل کر مدینہ سے مکہ تک کا سفر کیا، آپ اس سفر کے دوران میں مدینہ واپسی تک نماز دو دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں: میں نے حضرت انس ؓ سے دریافت کیا: آپ لوگ مکہ مکرمہ کچھ عرصہ ٹھہرے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، وہاں ہم نے دس

[٤٢٩٧

دن قیام کیا تھا۔

فائدہ: مدت اقامت کے متعلق ہمارے نزدیک راجح مسلک یہ ہے کہ جو آدمی آمد اور روانگی کے دونوں دن چھوڑ کر صرف چار روز قیام کا ارادہ رکھتا ہو اسے پوری نماز پڑھنی ہوگی کیونکہ مکہ مکرمہ میں آپ کی مدت اقامت آمد اور روانگی کا دن نکال کر تین دن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عمل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے اس مدت سے زیادہ قیام فرمایا ہو اور نماز قصر ادا کی ہو یا اس مدت سے کم قیام کیا ہو اور پوری نماز پڑھی ہو۔

(٢) بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب:2- مقام منیٰ میں نماز (قصر) پڑھنا

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ[مَعَ] عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا. [انظر: ١٦٥٥]

[1082] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے ساتھ منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمان ؓ کے ساتھ بھی شروع خلافت میں دو ہی پڑھیں، اس کے بعد انھوں نے پوری نماز پڑھنا شروع کر دی۔

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى، رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ١٦٥٦]

[1083] حضرت حارثہ بن وہب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بحالت امن منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائی تھیں۔

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ،

[1084] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عثمان ؓ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں۔ جب اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے کیا گیا تو انھوں نے إنا لله و إنا إليه راجعون پڑھا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے ساتھ بھی منی میں دو دو رکعتیں پڑھیں، کاش کہ چار رکعتوں کے بجائے میرے حصے میں وہی دو رکعتیں آئیں جو اللہ کے ہاں مقبول ہوں۔

فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. [انظر: ١٦٥٧]

فائدہ: انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے۔ اس بنا پر ہمارے نزدیک یہی افضل ہے کہ دوران سفر میں نماز قصر پڑھی جائے، لیکن اگر کوئی رخصت سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے نماز پوری ادا کرتا ہے تو یہ جائز ہے، ایسا کرنا بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابٌ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ؟

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ. تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ. [انظر: ١٥٦٤، ٢٥٠٥، ٣٨٣٢]

باب: 3- نبی ﷺ نے دوران حج (مکہ) میں کتنے دن قیام فرمایا؟

[1085] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ذوالحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت مکہ مکرمہ میں پہنچے جبکہ وہ حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے عمرے میں بدل لیں، ہاں! جو شخص ہدی (قربانی) ساتھ لایا ہے وہ اپنے حج کو فسخ نہ کرے۔ عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے میں ابو العالیہ کی متابعت کی ہے۔

(٤) بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا.

باب: 4- مسافر کتنی مسافت پر قصر کرے؟

نبی ﷺ نے ایک دن اور ایک رات کی مسافت کو سفر کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم چار برد کی مسافت پر نماز قصر پڑھتے تھے اور اس دوران روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور چار برد میں سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ». [انظر: ١٠٨٧]

[1086] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔''

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ». [راجع: ١٠٨٧]

[1087] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔''

تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

احمد بن محمد مروزی نے عبداللہ بن مبارک سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں عبیداللہ کی متابعت کی ہے۔

١٠٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ».

[1088] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ پر ایمان اور روز قیامت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت اس حالت میں طے کرے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو۔''

تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَسُهَيْلٌ، وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

یحییٰ بن ابی کثیر، سہیل اور مالک نے مقبری سے روایت کرنے میں ابن ابی ذئب کی متابعت کی ہے۔

(٥) بَابٌ: يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

باب: 5- مسافر جب اپنی جائے اقامت سے نکلے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ، فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ: هٰذِهِ الْكُوفَةُ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى نَدْخُلَهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ (سفر کے لیے) نکلے تو نماز قصر پڑھی جبکہ وہ شہر کے مکانات کو دیکھ رہے تھے اور جب واپس آئے تو ان سے کہا گیا: وہ کوفہ نظر آ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں داخل ہونے سے پہلے نماز پوری ادا نہیں کریں گے۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ

[1089] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعت ادا کیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر دوگانہ شروع کر دیا۔

رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ١٥٤٦، ١٥٤٧، ١٥٤٨، ١٥٥١، ١٧١٢، ١٧١٤، ١٧١٥، ٢٩٥١، ٢٩٨٦]

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَلصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. [راجع: ٣٥٠]

[1090] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پہلے پہلے (سفر و حضر کی) نماز دو رکعتیں فرض کی گئی تھی۔ پھر سفر کی نماز تو برقرار رہی، البتہ صلاۃ حضر میں اضافہ کر کے اسے مکمل کر دیا گیا۔ امام زہری نے حضرت عروہ سے سوال کیا: ایسے حالات میں حضرت عائشہ ؓ دوران سفر میں نماز کو پورا کیوں پڑھتی ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: انھوں نے وہی تاویل کی ہے جو حضرت عثمان ؓ کرتے تھے۔

(٦) بَابٌ: تُصَلَّى الْمَغْرِبُ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

باب: 6- نماز مغرب دوران سفر بھی تین رکعتیں ہی پڑھی جائے

١٠٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ». قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ. [انظر: ١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨، ١٦٧٣، ١٨٠٥، ٣٠٠٠]

[1091] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کو دوران سفر چلنے میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کو مؤخر کر دیتے، پھر اسے عشاء کے ساتھ جمع کر کے ادا فرماتے۔ حضرت سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو جب سفر میں عجلت ہوتی تو وہ بھی ایسا کرتے۔

١٠٩٢ - وَزَادَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ. قَالَ سَالِمٌ: وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلصَّلَاةُ، فَقَالَ: سِرْ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلصَّلَاةُ، فَقَالَ: سِرْ، حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ

[1092] (راویٔ حدیث) لیث نے مزید کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ حضرت سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک دفعہ نماز مغرب کو مؤخر کیا جب انھیں ان کی بیوی صفیہ بنت ابو عبید کے مرنے کی خبر دی گئی۔ میں نے ان سے کہا: نماز کا وقت ہے۔ انھوں نے فرمایا: سفر

ثَلاثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. [راجع: ١٠٩١]

جاری رکھو۔ پھر میں نے عرض کیا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: سفر جاری رکھو۔ حتی کہ آپ دو یا تین میل چلے، پھر اتر کر نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی دیکھا، جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی تو اس طرح نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزید فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو سفر کی عجلت ہوتی تو نماز مغرب کی اقامت کہتے اور اس کی تین رکعات ادا کرتے، اس کے بعد سلام پھیر کر کچھ توقف کرتے، پھر نماز عشاء کی اقامت کہتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے۔ اور عشاء کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتے تھے، پھر نصف شب کو اٹھتے (اور نماز تہجد ادا فرماتے)۔

(٧) بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ، وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

باب: 7- نفل نماز سواری پر ادا کرنا، اس کا منہ جدھر بھی ہو

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ. [انظر: ١٠٩٧، ١١٠٤]

[1093] حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا، سواری کا جدھر بھی منہ ہوتا۔

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠٠]

[1094] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سواری کی حالت میں بغیر قبلہ رو ہوئے نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ:

[1095] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نماز پڑھتے اور وتر بھی اسی پر ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(٨) بَابُ الْإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:8- سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ يُومِئُ. وَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

[1096] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر میں سواری پر اشارے سے نماز پڑھتے، اس کا منہ جدھر بھی ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سواری پر صرف نفل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ رکوع وسجود اشارے سے ادا کیے جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سواری پر نماز پڑھتے تو سجدہ کرتے وقت کچھ زیادہ جھکتے۔[1]

(٩) بَابٌ: يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

باب: 9- فرض نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے اترے

١٠٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. [راجع: ١٠٩٣]

[1097] حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی سواری پر سر کے اشارے سے نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، سواری کا جدھر بھی منہ ہو جاتا، البتہ فرض نماز ادا کرتے وقت رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔

١٠٩٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ

[1098] حضرت سالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

1 جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 351.

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلٰى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ، مَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ. [راجع: ٩٩٩]

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ دوران سفر اپنی سواری پر رات کی نماز پڑھتے، سواری کا جس طرف بھی منہ ہو جاتا اس کی کوئی پروا نہ کرتے، حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر نفل پڑھ لیتے تھے وہ جدھر بھی منہ کر لیتی، اور نماز وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے، البتہ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔

١٠٩٩ - **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [راجع: ٤٠٠]

[1099] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے (نفل) نماز پڑھتے تھے۔ اور جب فرض نماز ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر کر قبلے کی طرف منہ کرتے۔

(١٠) بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

باب:10- گدھے پر نفل نماز پڑھنے کا بیان

١١٠٠ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

[1100] حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت انس ؓ شام سے واپس لوٹے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، ہم انھیں عین التمر کے مقام پر ملے تو میں نے دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اوران کا منہ اس طرف، یعنی قبلہ کی بائیں جانب تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے آپ کو غیر قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی ایسا نہ کرتا۔

وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ابراہیم بن طہمان نے حجاج سے، انھوں نے انس بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: سواری پر نفل ادا کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ جانور ماکول اللحم ہو اور اس کے فضلات وغیرہ پاک ہوں، البتہ یہ ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت نمازی کے جسم یا کپڑوں کا کوئی حصہ نجاست آلود نہ ہو۔

(١١) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ

باب: 10- جو دورانِ سفر نماز کے بعد نفل نہیں پڑھتا

١١٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١]. [انظر: ١١٠٢]

[1101] حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں تھے کہ فرمایا: میں نبی ﷺ کا ہم سفر رہا ہوں، میں نے آپ کو کبھی دوران سفر میں نفل پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔''

١١٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. [راجع: ١١٠١]

[1102] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، آپ دوران سفر دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اس طرح حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: اس تفصیلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر نماز قصر پڑھتے تھے اور اس سے پہلے اور بعد میں کوئی سنت وغیرہ ادا نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی معمول تھا لیکن دیگر نوافل، مثلاً: تہجد یا اشراق وغیرہ پڑھا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ عنوان میں اس کے متعلق بیان ہوگا۔

(١٢) بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

باب: 12- جو شخص نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کے سوا دیگر نوافل پڑھتا ہے

وَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

نبی اکرم ﷺ نے دوران سفر فجر کی سنتیں ادا کیں۔

١١٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

[1103] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہمیں کسی شخص نے نہیں

قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ، ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلّٰى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [انظر: ١١٧٦، ٤٢٩٢]

بتایا کہ اس نے نبی ﷺ کو (دوران سفر) چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی ؓ نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے آپ کو اس سے زیادہ ہلکی پھلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، ہاں! اس کے رکوع و سجود کو پورا کرتے تھے۔

١١٠٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ. [راجع: ١٠٩٣]

[1104] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو دوران سفر میں رات کے وقت اپنی سواری پر نوافل پڑھتے دیکھا وہ جدھر بھی متوجہ ہو جاتی۔

١١٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

[1105] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک کے اشارے سے اپنی سواری پر نوافل پڑھا کرتے تھے، جدھر بھی اس کا منہ ہو جاتا۔ حضرت ابن عمر ؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(١٣) بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: 13- دوران سفر میں (نماز) مغرب اور (نماز) عشاء کو جمع کرنا

١١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. [راجع: ١٠٩١]

[1106] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب سفر کے لیے جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

١١٠٧ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ

[1107] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوران سفر میں ظہر اور عصر کی نماز

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

کو، اسی طرح مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے تھے۔

١١٠٨ - وَعَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ. تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ.
[انظر: ١١١٠]

[1108] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کرنے میں حسین المعلم کی متابعت کی ہے کہ نبی ﷺ نے نمازوں کو جمع کیا۔

(١٤) بَابٌ: هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

باب: 14- مغرب و عشاء کو جمع کرتے وقت اذان دے یا صرف اقامت کہے

١١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ، يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ، وَلَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. [راجع: ١٠٩١]

[1109] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کو مؤخر فرماتے تا آنکہ مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھتے۔ حضرت سالم کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر ؓ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو وہ بھی ایسا کرتے۔ مغرب کے لیے اقامت کہتے، پھر اس کی تین رکعات پڑھ کر سلام پھیرتے، اس کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے حتی کہ عشاء کی اقامت کہتے اور اس کی دو رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے، دونوں نمازوں کے درمیان اور عشاء کے بعد سنت وغیرہ نہ پڑھتے یہاں تک کہ پھر آدھی رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے۔

١١١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[1110] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. [راجع: ١١٠٨]

ﷺ دوران سفر ان دونوں نمازوں، یعنی مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

(١٥) بَابٌ: يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

باب: 15- جو شخص زوال آفتاب سے پہلے سفر شروع کرے وہ ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جسے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١١١١ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. [انظر: ١١١٢]

[1111] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب زوال آفتاب سے پہلے سفر کا آغاز کرتے تو نماز ظہر کو عصر تک مؤخر کرتے، پھر ظہر اور عصر دونوں کو ملا کر پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے وقت سفر شروع کرتے تو نماز ظہر پڑھ کر اپنے سفر پر روانہ ہوتے۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

باب: 16- جو شخص زوال آفتاب کے بعد سفر شروع کرے، وہ پہلے نماز ظہر پڑھے پھر سفر کا آغاز کرے

١١١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ

[1112] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب زوال آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے، پھر پڑاؤ کر کے دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر سفر کے آغاز سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. [راجع: ١١١١]

(١٧) بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب:17- بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا حکم

١١١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا». [راجع: ٦٨٨]

[1113] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بوجہ علالت بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز شروع کی تو آپ نے انھیں اشارے سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اس وقت رکوع سے سر اٹھاؤ۔''

١١١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ - أَوْ فَجُحِشَ - شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا، وَقَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». [راجع: ٣٧٨]

[1114] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا۔ ہم لوگ آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اس وقت سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کے بعد تم ربنا ولك الحمد کہو۔''

١١١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ

[1115] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، جو مرض بواسیر میں مبتلا تھے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو افضل ہے اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو اسے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے

ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ: «إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ». [انظر: ١١١٦، ١١١٧]

والے کے ثواب سے آدھا ثواب ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے گا اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف ثواب ملے گا۔"

(١٨) بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ

باب: 18- بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

١١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ - وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ». [راجع: ١١١٥]

[1116] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، جنھیں مرض بواسیر کی شکایت تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو افضل ہے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف اجر ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے گا اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف ثواب ملے گا۔"

(١٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

باب: 19- جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھ لے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ لَّمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

عطاء بن یسار نے کہا کہ اگر قبلے کی طرف منہ کرنے کی ہمت نہ ہو تو جس طرف بھی منہ ہو سکے نماز پڑھ لے۔

١١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

[1117] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی ﷺ سے نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا: "کھڑے ہو کر

حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ». [راجع: ١١١٥]

نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کرو، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔"

(٢٠) بَابٌ: إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

باب: 20- جب کوئی بیٹھ کر نماز شروع کرے پھر دوران نماز (مرض میں) کچھ کمی یا صحت محسوس کرے تو باقی نماز (کھڑا ہو کر) پوری کرے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا.

حضرت حسن بصری ؒ کہتے ہیں کہ مریض کو اختیار ہے چاہے تو دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور دو کھڑے ہو کر ادا کرے۔

وضاحت: بعض حضرات کا موقف ہے کہ اگر مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھنی شروع کی، پھر دوران نماز میں تندرست ہو گیا تو اسے نماز از سر نو پڑھنا ہوگی۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ اسے از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ادا کردہ نماز پر بنا کرتے ہوئے باقی نماز ادا کرے۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْكَعُ. [انظر: ١١١٩، ١١٤٨، ١١٦١، ١١٦٨، ٤٨٣٧]

[1118] ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز تہجد کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا لیکن جب عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ بیٹھ کر قراءت کرتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع فرماتے۔

١١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

[1119] ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں قراءت کرتے اور جب تقریباً تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور بحالت قیام انھیں تلاوت

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِن ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ، يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ. [راجع: ١١١٨]

فرماتے، پھر رکوع کرتے اور سجدے میں چلے جاتے۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ محو گفتگو ہوتے اور اگر میں نیند میں ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

19 - كِتَابُ التَّهَجُّدِ

نمازِ تہجد سے متعلق احکام و مسائل

(١) - بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ﴾ [الإسراء: ٧٩].

١١٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ

باب: 1- رات کے وقت تہجد پڑھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ ”آپ رات کے کچھ حصے میں تہجد ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے زائد (اور مخصوص) ہے۔“

[1120] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کے وقت تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تو ہی آسمان و زمین اور جو ان میں ہے انھیں سنبھالنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تیرے ہی لیے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کی سربراہی ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو ہی آسمان و زمین کا نور ہے۔ تو ہی ہر طرح کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو ہی آسمان و زمین کا بادشاہ ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف لائق ہے، تو خود بھی سچا ہے۔ اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے تیری ملاقات یقینی اور تیری بات برحق ہے۔ جنت اور دوزخ برحق، تمام انبیاء برحق اور حضرت محمد ﷺ بھی برحق ہیں، نیز قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار اور تجھ پر ایمان لایا ہوں، تجھ ہی پر بھروسا کرتا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیری ہی

تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - أَوْ - لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

مدد کے ساتھ مخالفین سے برسر پیکار ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ تو میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو معاف کر دے۔ تو ہی پہلے تھا اور تو ہی آخر میں ہو گا۔ تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ: «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ: سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٣١٧، ٧٣٨٥، ٧٤٤٢، ٧٤٩٩]

سفیان کہتے ہیں کہ (راوی حدیث) عبدالکریم ابوامیہ نے اس دعا کے آخر میں درج ذیل الفاظ بھی بیان کیے ہیں: ''اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے باز رہنے کی ہمت نہیں۔''

سفیان نے کہا کہ سلیمان بن ابومسلم نے طاوس سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

(٢) - بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب:2- قیام اللیل کی فضیلت

١١٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ

[1121] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی زندگی مبارک میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا۔ مجھے یہ تمنا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں۔ میں ابھی نوجوان تھا اور نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے دو فرشتوں نے پکڑا اور دوزخ کی جانب لے گئے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کنویں کی طرح پیچ دار بنی ہوئی ہے، اس پر دو چرخیاں لگی ہوئی ہیں اور اس میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں میں پہچانتا ہوں۔ میں یہ منظر دیکھ کر دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگنے لگا۔ حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک اور فرشتہ ملا جس نے مجھ سے کہا

النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ. [راجع: ٤٤٠]

کہ ڈرو نہیں۔

١١٢٢ - فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ» فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. [انظر: ١١٥٧، ٣٧٣٩، ٣٧٤١، ٧٠١٦، ٧٠٢٩، ٧٠٣١]

[1122] (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ) میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیر) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش کہ وہ تہجد پڑھنے کا التزام کرے۔'' اس کے بعد وہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

(٣) بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب:3- رات کے قیام میں سجدے کو لمبا کرنا

١١٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ: يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٦٢٦]

[1123] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ یہ آپ کی (رات کی) نماز تھی۔ اس میں آپ اتنا طویل سجدہ کرتے کہ اپنا سر مبارک اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیات پڑھ لے، نیز فجر سے پہلے دو سنت ادا کرتے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتی کہ مؤذن آپ کو نماز فجر کی اطلاع دیتا۔

(٤) بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

باب: 4- مریض کے لیے تہجد چھوڑ دینے کا بیان

١١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: اِشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ. [انظر: ١١٢٥، ٤٩٥٠، ٤٩٥١، ٤٩٨٣]

[1124] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ بیمار ہو گئے تو ایک یا دو رات آپ تہجد کے لیے نہیں اٹھے۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[1125] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت

سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِحْتَبَسَ جِبْرِيلُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ. فَنَزَلَتْ ﴿وَالضُّحَىٰ ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣].
[راجع: ١١٢٤]

ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آنے سے رک گئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا: اس کے شیطان نے آنے میں دیر کردی ہے، اس پر یہ آیات اتریں: ﴿وَالضُّحٰى ○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○﴾ ''چاشت کی قسم! اور رات کی بھی جب وہ چھا جائے! تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور نہ وہ ناراض ہی ہوا ہے۔''

فائدہ: دوسری حدیث پہلی کا تتمہ ہے، چنانچہ ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات آپ تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے۔ ان دنوں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! مجھے امید ہے کہ آپ کو آپ کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے اور وہ اب دو تین رات سے آپ کے قریب نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ نازل فرمائی۔[1] رسول اللہ ﷺ سے اس قسم کی گفتگو کرنے والی عورت ابولہب لعین کی بیوی ام جمیل عوراء بنت حرب تھی۔ یہ عورت خود شیطان تھی جس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتہ نہیں بلکہ شیطان آتا ہے۔

(٥) بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب: 5- نبی ﷺ کا نماز شب اور دیگر نوافل کو ضروری قرار دیے بغیر ان کی ترغیب دینا

وَطَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ.

نبی ﷺ نماز تہجد کی اہمیت کے پیش نظر رات کے وقت حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کے ہاں تشریف لے گئے۔

١١٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ! مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ١١٥]

[1126] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کس قدر سنگین فتنے نازل ہوئے اور کس قدر عظیم خزانے اتارے گئے! کون ہے جو ان حجروں میں سوئی ہوئی عورتوں کو بیدار کرے؟ بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہننے والی ہیں، آخرت میں بالکل برہنہ ہوں گی۔''

1 صحیح البخاري، التفسیر، حدیث: 4950.

١١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]. [انظر: ٤٧٢٤، ٧٣٤٧، ٧٤٦٥]

[1127] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم دونوں نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری جانیں تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آپ واپس ہوگئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ واپس جاتے ہوئے آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

١١٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. [انظر: ١١٧٧]

[1128] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک کام، اگرچہ وہ آپ کو پسند ہی ہوتا، اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں گے تو وہ ان پر فرض ہو جائے گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اچھا کام اگر کسی خرابی کا پیش خیمہ ہو تو اسے ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

١١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ

[1129] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز (تہجد) ادا کی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے اسے مسجد میں ادا کیا تو لوگ زیادہ جمع ہوگئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ اس سے بھی زیادہ جمع ہوگئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا:

ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ». وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. [راجع: ٧٢٩]

''میں تمھارے جذبات کو ملاحظہ کرتا رہا لیکن مجھے اس بات نے آپ لوگوں کے پاس آنے سے باز رکھا کہ مبادا نمازِ شب تم پر فرض ہو جائے۔'' واضح رہے کہ یہ واقعہ رمضان میں پیش آیا۔

(٦) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّيْلَ

باب: 6- نبی ﷺ کا قیام اللیل

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ. وَالْفُطُورُ: الشُّقُوقُ، اِنْفَطَرَتْ: اِنْشَقَّتْ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ آپ کے پاؤں پھٹ گئے۔ فطور کے معنی پھٹ جانا ہیں، چنانچہ انفطرت کے معنی ہیں: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

١١٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ: فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [انظر: ٤٨٣٦، ٦٤٧١]

[1130] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نماز (تہجد) میں اتنا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں یا دونوں پنڈلیوں پر ورم آ جاتا۔ اور جب آپ سے اس کے متعلق کہا جاتا تو فرماتے: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(٧) بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب: 7- جو شخص سحری کے وقت سویا رہا

١١٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا». [انظر: ١١٥٢، ١١٥٣، ١٩٧٤، ١٩٧٥، ١٩٧٦، ١٩٧٧، ١٩٧٨، ١٩٧٩، ١٩٨٠، ٣٤١٨، ٣٤١٩، ٣٤٢٠، ٥٠٥٢، ٥٠٥٤، ٥١٩٩، ٦١٣٤، ٦٢٧٧]

[1131] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب نمازوں سے حضرت داود علیہ السلام کی نماز زیادہ پسند ہے اور تمام روزوں میں زیادہ پسندیدہ روزہ بھی حضرت داود علیہ السلام کا ہے۔ وہ نصف رات تک سوئے رہتے، پھر تہائی شب عبادت کرتے، اس کے بعد رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے، نیز وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے۔''

١١٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ سَلَامٍ] قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى. [انظر: ٦٤٦١، ٦٤٦٢]

[1132] حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند تھا؟ انھوں نے فرمایا: وہ عمل جو ہمیشہ ہوتا رہے۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کب اٹھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ جاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس وقت آپ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا، تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1133] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو آخر شب، یعنی بوقت سحر سوئے ہوئے ہی دیکھا ہے۔

(٨) بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ

باب: 8- جس نے سحری کھائی اور صبح کی نماز ادا کرنے تک نہ سویا

١١٣٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. [راجع: ٥٧٦]

[1134] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو اللہ کے نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقت تھا؟ انھوں نے فرمایا: تقریباً اتنی دیر جس میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر سکے۔

(٩) بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: 9- تہجد کی نماز میں لمبا قیام کرنا

١١٣٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

[1135] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ تہجد پڑھی تو آپ کافی دیر کھڑے رہے حتی کہ میری نیت بگڑ گئی۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کے دل میں کیا برا خیال آیا؟ انھوں نے فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ نبی ﷺ کو بحالت قیام چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. [راجع: ٢٤٥]

[1136] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

(١٠) بَابٌ: كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ؟

باب: 10- نبی ﷺ کی نمازِ شب کیسے اور کتنی تھی؟

١١٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ». [راجع: ٤٧٢]

[1137] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز شب کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کیسے ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''نمازِ شب دو دو رکعتیں ہے، جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک وتر پڑھ لو۔''

فائدہ: اس حدیث میں نماز شب پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اسے دو دو رکعت کر کے پڑھا جائے اور آخر میں ایک وتر ادا کیا جائے۔ امت کے حق میں یہی افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سائل کے جواب میں یہ ہدایت جاری فرمائی ہے، البتہ آپ نے نمازِ شب کو فصل اور وصل دونوں طریقوں سے ادا فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ شب چار رکعت پڑھتے، اس کے خوبصورت اور طویل ہونے کے متعلق کچھ نہ پوچھو، پھر چار پڑھتے جو بہت خوبصورت اور لمبی ہوتیں، اس کے بعد تین رکعت پڑھتے۔[1] واللہ أعلم.

1 صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث: 1814 (772).

١١٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

[1138] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی نماز تہجد تیرہ رکعت پر مشتمل ہوتی تھی۔

١١٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدٰى عَشْرَةَ، سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

[1139] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: سات، نو اور گیارہ رکعت ہوتی تھیں، فجر کی دو سنتیں ان کے علاوہ تھیں۔

١١٤٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

[1140] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔

(١١) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: 11- نبی ﷺ کا رات کے وقت قیام اور نیند کرنا، نیز قیام شب کس قدر منسوخ ہوا؟

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ ٱلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِى عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيْلِ هِىَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِى ٱلنَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا﴾ [المزمل: ١-٧] وَقَوْلُهُ: ﴿عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ ...... سَبْحًا طَوِيلًا﴾ ''اے کپڑا اوڑھنے والے! رات کا کچھ حصہ چھوڑ کر باقی میں قیام کیجیے۔ رات کا نصف حصہ یا اس سے کچھ کم کر لیجیے یا اس سے کچھ زیادہ کیجیے۔ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔ بلاشبہ ہم آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو بہت زیر کرنے (کچلنے) کا باعث اور قرآن پڑھنے کے لیے بھی زیادہ موزوں

فَضْلِ ٱللَّهِ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ [المزمل: ٢٠] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَشَأَ: قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ. وِطْاءً، قَالَ: مُوَاطَأَةً لِلْقُرْآنِ، أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ. لِيُوَاطِئُوا: لِيُوَافِقُوا.

ہے۔ دن کے وقت تو آپ کو بہت مصروفیات ہوتی ہیں۔“ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ ··· اَعْظَمَ اَجْرًا﴾ ”اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے، چنانچہ اس نے تم پر مہربانی کی، پھر قرآن میں جتنا آسان ہو تم پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے، کچھ دوسرے اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور کچھ دوسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، لہٰذا جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو، نیز نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ اور جو کچھ تم اپنے لیے آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں اس حال میں پاؤ گے کہ وہ (اصل عمل سے) بہتر اور اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہوگا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ نَشَأَ کے معنی حبشی زبان میں قَامَ، یعنی کھڑا ہونے کے ہیں۔ وِطْأً کے معنی ہیں: قرآن (پڑھنے) کے لیے موافق، اس لیے کہ یہ کان، آنکھ اور دل کے بہت موافق ہے۔

لِيُوَاطِئُوا کے معنی ہیں: لِيُوَافِقُوا، یعنی وہ موافقت کر لیں۔

١١٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ. [انظر: ١٩٧٢، ١٩٧٣، ٣٥٦١]

[1141] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس مہینے میں آپ بالکل روزہ نہیں رکھیں گے اور جب روزے رکھتے تو اتنے مسلسل کہ ہم سوچتے کہ آپ اس میں بالکل ناغہ نہیں کریں گے۔ اور رات کے وقت نماز تو ایسے پڑھتے تھے کہ تم جب چاہتے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے اور جب چاہتے آپ کو محوِ خواب دیکھ لیتے۔

سلیمان بن بلال اور ابوخالد احمر نے حمید سے روایت کرنے میں (محمد بن جعفر کی) متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رات کو نفل پڑھنا اور محوِ استراحت ہونا رات کے مختلف اوقات میں تھا۔ جو شخص آپ کو جس حالت میں دیکھنا چاہتا وہ دیکھ لیا کرتا تھا۔

(١٢) بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب: 12- شیطان کا (آدمی کی) گدی پر گرہ لگانا جب وہ نمازِ تہجد نہ پڑھے

١١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ». [انظر: ٣٢٦٩]

[1142] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی (رات کے وقت) سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی تو بہت رات باقی ہے سو جاؤ۔ پھر اگر آدمی بیدار ہو گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اس کے بعد اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر صبح کو وہ خوش مزاج اور دلشاد لگتا ہے، بصورت دیگر صبح کے وقت بددل اور خستہ جسم بیدار ہوتا ہے۔''

١١٤٣ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ: «أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ». [راجع: ٨٤٥]

[1143] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ، وہ ہے جو قرآن پڑھتا تھا اور اسے یاد نہ رکھتا تھا، نیز وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔''

(١٣) بَابٌ: إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

باب: 13- جو شخص سویا رہے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

١١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ». [انظر: ٣٢٧٠]

[1144] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو صبح تک سویا رہا اور نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا۔ آپ نے فرمایا: ''شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔''

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلَاةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب: 14- پچھلی رات دعا اور نماز کا بیان

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ أَيْ: مَا يَنَامُونَ. [﴿وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾] [الذاريات: ١٧، ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ (متقین) رات کو کم سویا کرتے تھے اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے۔'' مایهجعون کے معنی ہیں: وہ سوتے نہیں تھے۔

١١٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». [انظر: ٦٣٢١، ٧٤٩٤]

[1145] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا بزرگ و برتر پروردگار ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے۔ اور آواز دیتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے معاف کر دوں؟''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا اپنے عرش معلیٰ سے آسمان دنیا پر بلا تاویل وتکییف اترنا برحق ہے جس طرح اس ذات کا عرش عظیم پر مستوی ہونا برحق ہے۔ ہمارے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی صفات کو ظاہری معنی پر ہی محمول کیا جائے، مگر یہ بھی عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ کی صفات، مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں۔

(١٥) بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ

باب: 15- جو شخص شروع رات سو جائے اور آخر شب بیدار ہو

وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا:

عَنْهُمَا: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: قُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

اب سو جاؤ۔ جب آخر شب ہوئی تو فرمایا: اب اٹھو اور نماز پڑھو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا۔''

١١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَتْ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

[1146] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز شب کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ شروع رات میں سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر نماز پڑھتے، پھر اپنے بستر پر لوٹ آتے۔ اس کے بعد جب مؤذن اذان دیتا تو اٹھ کھڑے ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

(١٦) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

باب: 16- نبی ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کا قیام

١١٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي». [انظر: ٢٠١٣، ٣٥٦٩]

[1147] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوا کرتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے، ان کی طوالت اور خوبی کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر چار رکعت پڑھتے، ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق بھی سوال نہ کرو۔ اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! میری آنکھیں تو سوجاتی ہیں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

١١٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ. [راجع: ١١١٨]

[1148] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کبھی نبی ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتی کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بحالت نماز بیٹھ کر قراءت فرماتے۔ جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انھیں پڑھ کر رکوع فرماتے۔

(١٧) بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب: 17- رات دن باوضو رہنے اور وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

١١٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

[1149] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کے بعد حضرت بلال ؓ سے فرمایا: ''اے بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو اور تمھارے ہاں وہ زیادہ امید والا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمھارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔'' حضرت بلال ؓ نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو میرے نزدیک زیادہ پر امید ہو، البتہ میں رات اور دن میں جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جو نماز میرے مقدر میں ہوتی ہے پڑھ لیتا ہوں۔

(١٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب: 18- عبادت میں سختی اٹھانا ایک ناپسندیدہ عمل ہے

١١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ:

[1150] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ رسی کیسی ہے؟'' لوگوں نے

«مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوا: هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ».

عرض کیا: یہ رسی حضرت زینب ؓ نے لٹکا رکھی ہے کیونکہ جب وہ نماز میں کھڑے کھڑے تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! اسے کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص نشاط طبع کے ساتھ نماز پڑھے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔''

١١٥١ - قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قُلْتُ: فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: «مَهْ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا». [راجع: ٤٣]

[1151] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس بنو اسد قبیلے کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون عورت ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ فلاں عورت ہے، رات بھر سوتی نہیں ہے اور اس کی نماز کا خوب چرچا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرنے سے رک جاؤ۔ خود پر وہ عمل لازم کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا کر عمل چھوڑ دیتے ہو۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ جب تک طبیعت ساتھ دے دل لگی کے ساتھ عبادت کی جائے۔ اگر طبیعت میں اکتاہٹ پیدا ہو جائے تو عبادت کے بجائے آرام کرنا چاہیے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ دوران نماز میں اگر نیند آنا شروع ہو جائے تو نماز ترک کر کے سو جانا چاہیے، مبادا وہ استغفار کے بجائے خود کو گالیاں دیتا رہے۔

(١٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

باب: 19- اہتمام تہجد کے بعد اسے ترک کر دینا مکروہ عمل ہے

١١٥٢ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[1152] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل ترک کر دیا۔''

قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

وَقَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ: قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ. [راجع: ١١٣١]

ہشام نے کہا: مجھے ابن ابوعشرین نے اپنی پوری سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی ہے۔ عمرو بن ابوسلمہ نے بھی امام اوزاعی سے بیان کرنے میں ابن ابوعشرین کی متابعت کی ہے۔

(٢٠) بَابٌ:

باب:20- بلاعنوان

١١٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ». [راجع: ١١٣١]

[1153] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ہاں، میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو ایسا کرتا رہا تو تمھاری بینائی کمزور ہو جائے گی اور تیرا جی تھک جائے گا۔ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے، اس لیے روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نیز نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو۔''

(٢١) بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

باب: 21- اس شخص کی فضیلت جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے

١١٥٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ - هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا

[1154] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو اٹھے اور کہے: [لا إله إلا الله ...... ولا قوة إلا بالله] ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ اور تمام تعریفات اسی

اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ، [وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ] وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ».

کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ وہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔" پھر یہ دعا پڑھے: [اللهم اغفرلي] "اے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔" یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔"

١١٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ»، يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ.

[1155] ہیثم بن ابو سنان کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ وعظ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرنے لگے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا: "تمھارا بھائی عبداللہ بن رواحہ کوئی بے ہودہ بات نہیں کہتا۔" یعنی وہ کیسے اچھے مضامین سناتا ہے۔

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں جب صبح کے وقت بلند ہونے والی پوپھٹتی ہے۔ ہم تو اندھے تھے انھوں نے ہمیں ہدایت پر لگایا اور ہمیں دلی یقین ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ واقعی سچ ہے۔ رات کو ان کا پہلو بستر سے الگ رہتا ہے جبکہ نیند کی وجہ سے مشرکین پر بستر بھاری ہوتے ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.
[انظر: ٦١٥١]

عقیل نے یونس کی متابعت کی ہے۔ اور زبیدی کا قول ہے کہ مجھے زہری نے سعید اور اعرج سے خبر دی ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

١١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا

[1156] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب میں دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں دبیز ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا

أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ، خَلِّيَا عَنْهُ. [راجع: ٤٤٠]

ہے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ جیسے دو شخص میرے پاس آئے، انھوں نے دوزخ کی طرف مجھے لے جانے کا ارادہ کیا تو انھیں ایک فرشتہ ملا اور اس نے (مجھے) کہا: خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس نے دونوں کو کہا: تم اس سے الگ ہو جاؤ۔

١١٥٧ - فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِحْدٰى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ». [راجع: ١١٢٢]

[1157] حضرت حفصہ ؓ نے میرا ایک خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ تہجد پڑھنے کا التزام کرے۔''

١١٥٨ - فَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ». [انظر: ٢٠١٥، ٦٩٩١]

[1158] اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر ؓ رات کو نماز تہجد پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔ نبی ﷺ سے صحابۂ کرام ؓ اپنے خواب بیان کیا کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ آخری عشرے کی ساتویں رات لیلۃ القدر ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''تمھارے خواب لیلۃ القدر کے متعلق اس پر متفق ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں ہے، لہٰذا اگر کوئی شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو وہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرے۔''

(٢٢) بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 22- فجر کی دو سنتوں پر ہمیشگی کرنا

١١٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ - قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ، وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا. [راجع: ٦١٩]

[1159] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نماز عشاء پڑھی، پھر نماز تہجد کی آٹھ رکعات ادا کیں (پھر وتر پڑھے) اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں، پھر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرمائیں اور انھیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

فائدہ: نماز فجر کی دو سنتیں خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سفر و حضر میں کبھی ترک نہیں کیا۔ حضرت

عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فجر کی دو سنتیں دنیا اوراس کے تمام سازو سامان سے بڑھ کر ہیں۔''[1]

(٢٣) بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 23- صبح کی دو سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا

١١٦٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. [راجع: ٦٢٦]

[1160] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

باب: 24- جو شخص دو سنتوں کے بعد گفتگو کرتا ہے اور لیٹتا نہیں

١١٦١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى سُنَّةَ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤَذَّنَ بِالصَّلَاةِ. [راجع: ١١١٨]

[1161] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز فجر کی سنتیں پڑھ لیتے اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ گفتگو فرماتے، بصورت دیگر آپ لیٹ جاتے حتی کہ نماز فجر کے لیے اقامت کہی جاتی۔

(٢٦) بَابُ الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 26- فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

١١٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً

[1168] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو رکعتیں پڑھتے، اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ محو گفتگو ہوتے، بصورت دیگر لیٹ جاتے۔

1 صحیح مسلم، صلاة المسافرین، حدیث: 1688(725).

حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ: رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ ذَاكَ. [راجع: ١١١٨]

(راویِ حدیث علی بن مدینی کہتے ہیں:) میں نے سفیان سے کہا: بعض حضرات فجر کی دو رکعتیں بیان کرتے ہیں، حضرت سفیان نے جواب دیا کہ اسی طرح ہے، یعنی اس سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔

(٢٧) بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

باب: 27- فجر کی دو رکعت کی حفاظت کرنا اور بعض نے ان کا نام نفل رکھا ہے

١١٦٩ - **حَدَّثَنَا** بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

[1169] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نوافل میں سے کسی کا اس قدر اہتمام نہیں کرتے تھے جتنا فجر کی دو سنتوں کا اہتمام کرتے تھے، یعنی دوسرے نوافل کی نسبت فجر کی سنتوں کو زیادہ پابندی سے ادا کرتے تھے۔

(٢٨) بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 28- فجر کی دو سنتوں میں کیا پڑھا جائے؟

١١٧٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي، إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ، رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. [راجع: ٦٢٦]

[1170] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

١١٧١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

[1171] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز فجر سے پہلے ہلکی پھلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے حتی کہ میں سوچتی، شاید رسول اللہ ﷺ نے ان میں فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں۔

الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ؟

(٢٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَنَسٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ: مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ.

١١٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ

باب : 25- نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا

امام محمد بن اسماعیل بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابوذر اور حضرت انس بن مالک ؓ سے یہی منقول ہے۔ اسی طرح حضرت جابر بن زید، حضرت عکرمہ اور امام زہری ؒ سے بھی ایسا ہی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں: میں نے اپنے شہر (مدینہ طیبہ) کے فقہاء کو دیکھا ہے کہ وہ دن کے نوافل ادا کرتے وقت ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

[1162] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام اہم معاملات کے لیے نماز استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت سے ہمت کا خواہاں ہوں، تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قادر ہے میں قدرت والا نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ اور غائب معاملات کو جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میرا یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری

كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ» قَالَ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». [انظر: ٦٣٨٢، ٧٣٩٠]

معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے اچھا نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر کر دے وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کر دے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا میں (هٰذَا الْأَمْرَ) کی جگہ اپنے کام کا نام لے۔"

١١٦٣ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ ابْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ٤٤٤]

[1163] حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔"

١١٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. [راجع: ٣٨٠]

[1164] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر واپس تشریف لے گئے۔

١١٦٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. [راجع: ٩٣٧]

[1165] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، جمعہ کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

١١٦٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[1166] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ فرمایا: "تم میں سے جب کوئی دوران خطبہ میں آئے تو اسے چاہیے کہ

ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ۹۳۰]

دو رکعتیں پڑھ لے۔"

۱۱٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، قَالَ: فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ! صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ. [راجع: ۳۹۷]

[1167] مجاہد ؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے گھر آ کر ان سے کہا گیا: ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں: (یہ بات سن کر) جب میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ سے تشریف لے جا چکے ہیں، البتہ حضرت بلال ؓ کو کعبہ کے دروازے پر پایا۔ میں نے کہا: بلال! رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: یہاں ان دونوں ستونوں کے درمیان۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور باب کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا کیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى. وَقَالَ عِتْبَانُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

امام ابوعبداللہ بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعت پڑھنے کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان ؓ بیان کرتے ہیں کہ صبح سویرے سورج کچھ بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ میرے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ التَّطَوُّعِ

نوافل سے متعلق احکام و مسائل

(٢٩) بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب:29-فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنا

١١٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ. [راجع: ٩٣٧]

[1172] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جبکہ مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔

١١٧٣ - وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ، تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ. [راجع: ٦١٨]

[1173] (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں:) مجھے میری ہمشیر حضرت حفصہ ؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ طلوع فجر کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔

ابن ابو زناد نے کہا کہ موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع کے حوالے سے في بيته کے بجائے في أهله کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ کثیر بن فرقد اور ایوب نے حضرت نافع سے بیان کرنے میں عبیداللہ کی متابعت کی ہے۔

(٣٠) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب:30-فرض نماز کے بعد سنتیں نہ پڑھنا

١١٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ! أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ. [راجع: ٥٤٣]

[1174] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (ظہر وعصر کی) آٹھ رکعتیں اکٹھی اور (مغرب وعشاء کی) سات رکعتیں اکٹھی ادا کیں۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ابوالشعثاء! میرا گمان ہے کہ آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کیا ہوگا، اسی طرح عشاء کو مقدم اور مغرب کو مؤخر کیا ہوگا۔ ابوالشعثاء نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

فائدہ: مقیم ہونے کی صورت میں جمع کرتے وقت پہلی نماز کے بعد والی سنتیں چھوڑ دینی چاہییں، مثلاً: اگر ظہر وعصر کو جمع کیا ہے تو ظہر کی آخری سنتیں اور اگر مغرب وعشاء کو جمع کیا ہے تو مغرب کی سنتیں نہ پڑھی جائیں۔

(٣١) بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

باب: 31- سفر میں نماز چاشت پڑھنا

١١٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا إِخَالُهُ. [راجع: ٧٧]

[1175] حضرت مورق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نماز اشراق پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کا اہتمام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے پوچھا: نبی ﷺ اسے ادا فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: میرا خیال یہی ہے کہ آپ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

١١٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ

[1176] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہمیں کسی (صحابی) نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی ﷺ کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ میرے گھر تشریف لائے، غسل فرمایا، پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے اس سے زیادہ ہلکی نماز نہیں دیکھی تھی، البتہ آپ رکوع وسجود مکمل کرتے تھے۔

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [راجع: ١١٠٣]

(٣٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا

باب: 32- جو انسان نماز چاشت میں توسع کے پیش نظر اس کی پابندی نہ کرے

١١٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. [راجع: ١١٢٨]

[1177] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر میں اسے ادا کرتی ہوں۔

(٣٣) بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

باب: 33- حضر میں نماز اشراق پڑھنا

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١١٧٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ. [انظر: ١٩٨١]

[1178] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے میرے پیارے حبیب (رسول اللہ ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا انھیں ترک نہیں کروں گا۔ وہ یہ ہیں: ہر مہینے کے تین روزے، نماز اشراق اور سونے سے پہلے نماز وتر کی ادائیگی۔

١١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ - وَكَانَ ضَخْمًا - لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ

[1179] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک بھاری جسم والے انصاری آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر تشریف لانے کی دعوت دی اور چٹائی کے ایک حصے پر پانی چھڑکا (اور اسے صاف کیا) آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے

أَنَسٌ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٦٧٠]

تھے؟ انھوں نے فرمایا: اس دن کے علاوہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٣٤) بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: 34- نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا

١١٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَ رَكَعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا. [راجع: ٩٣٧]

[1180] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے دس رکعات ذہن نشین کی ہیں: دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں۔ ان کے علاوہ دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے پڑھتے تھے اور یہ ایسا وقت تھا کہ اس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔

١١٨١ - حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٦١٨]

[1181] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے (میری ہمشیرہ) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جب مؤذن اذان دیتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١١٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ.

[1182] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار سنتیں اور نماز فجر سے پہلے دو سنتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

شعبہ سے روایت کرنے میں ابن ابی عدی اور عمرو نے یحییٰ بن سعید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حدیث ابن عمر میں نماز ظہر سے پہلے دو سنتیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے کا ذکر ہے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق بیان کیا ہے، اس لیے دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات دو رکعتیں پڑھتے تھے جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے جبکہ آپ نے چار رکعتیں بھی ادا کی ہیں جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا ہے۔

(٣٥) بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب:35-مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً».

[انظر: ٧٣٦٨]

[1183] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو۔'' تیسری مرتبہ فرمایا: ''جس کا دل چاہے۔'' یہ اس لیے فرمایا کہ مبادا لوگ اسے سنت مؤکدہ بنالیں۔

١١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ.

[1184] حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یہ عجیب بات ہے کہ ابوتمیم (عبداللہ جیشانی) نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اب کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ فرمایا: مصروفیت کی وجہ سے۔

(٣٦) بَابُ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

باب:36-نوافل کو باجماعت ادا کرنا

ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت انس بن مالک اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: عام نوافل کی جماعت ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے لوگوں کو دعوت نہیں دینی چاہیے اور باضابطہ طور پر اس کا اہتمام کرنا درست نہیں، اتفاقاً ایسا معاملہ ہو جائے تو جماعت درست ہے۔ لیکن رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا اہتمام تین روز تک رسول اکرم ﷺ نے خود فرمایا تھا اور فرض ہونے کے خدشے کے پیش نظر ترک کر دیا تھا۔

١١٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّهُ

[1185] حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں سے پانی لے

عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ.

کر اس کے منہ پر کی تھی۔

١١٨٦ - فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ» فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ نُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ، فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ؟ لَا أَرَاهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» فَقَالَ:

[1186] حضرت محمود بن ربیع نے فرمایا کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قبیلۂ بنو سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور اس قبیلے کے درمیان ایک وادی حائل تھی۔ جب بارشیں ہوتیں تو اسے عبور کر کے ان کی مسجد تک پہنچنا میرے لیے دشوار ہو جاتا، اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور یہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان بہتی ہے جب بارشیں ہوں تو اسے عبور کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے (ہمیشہ کے لیے) جائے نماز بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عنقریب آؤں گا۔'' چنانچہ ایک دن جب سورج چڑھ آیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے آپ کو اجازت دی تو آپ نے بیٹھنے سے پہلے فرمایا: ''آپ اپنے گھر کے کس حصے میں ہمارا نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں؟'' میں نے آپ کے لیے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں پسند کرتا تھا کہ وہاں نماز ادا کی جائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صفیں درست کر لیں۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ہم نے بھی آپ کے سلام پھیرنے پر سلام پھیر دیا۔ پھر میں نے

اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ فَوَاللهِ لَا نَرٰى وُدَّهُ وَلَاحَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

موٹے آٹے اور گوشت سے تیار کردہ کھانا پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ جب اہل محلہ کو پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو وہ پے در پے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے حتی کہ بہت سے لوگ میرے گھر میں جمع ہوگئے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک (ابن دخشن) رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا؟ وہ ہمیں یہاں نظر نہیں آ رہا؟ ان میں سے ایک دوسرے شخص نے کہا: وہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کہو۔ کیا تم اسے نہیں دیکھتے ہو کہ وہ لا إله إلا اللّٰه کہتا ہے اور اس کا کلمہ پڑھنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔'' اس شخص نے کہا: (ویسے تو) اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں لیکن اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور کلام و سلام منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے۔''

قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا، وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ، فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: وَاللهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتّٰى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ. فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ سِرْتُ

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ واقعہ اس غزوے میں پیش آیا جس میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور رومی سرزمین (قسطنطنیہ) میں یزید بن معاویہ امیر لشکر تھے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس واقعے کا صاف انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میرا رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہرگز خیال نہیں کہ آپ نے ایسے کلمات فرمائے ہوں گے جو تم نے آپ ﷺ کی طرف منسوب کیے ہیں۔

حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمٰى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ. [راجع: ٤٢٤]

مجھ پر ان کا انکار بہت گراں گزرا، اس لیے میں نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس غزوے سے واپسی تک مجھے صحیح سالم رکھا تو میں اس کے متعلق حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ضرور دریافت کروں گا بشرطیکہ میں اسے اس قوم کی مسجد میں بقید حیات پاؤں، چنانچہ میں جب اس غزوے سے واپس لوٹا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا اور وہاں سے روانہ ہوا۔ بالآخر جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو قبیلۂ بنو سالم کا رخ کیا۔ میں نے وہاں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نابینے ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے انھیں سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا۔ پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے یہ واقعہ اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی مرتبہ بیان کیا تھا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طویل حدیث کو اس مقصد کے لیے بیان کیا ہے کہ ایسے حالات میں نوافل کو باجماعت ادا کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حاضرین خانہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، اس طرح آپ نے انھیں باجماعت دو رکعت پڑھائیں۔ واضح رہے کہ باجماعت نوافل کا اہتمام کسی پروگرام کے تحت نہیں تھا بلکہ اتفاقاً یہ صورت بن گئی۔ دیگر احادیث سے بھی ایسے مواقع پر نوافل کی جماعت کرانا ثابت ہے، لیکن باقاعدہ اعلان کر کے نوافل کی جماعت کا اہتمام کرنا صحیح نہیں کیونکہ جاہل لوگ جماعت کی بنا پر انھیں فرض خیال کرنے لگیں گے، البتہ نماز تراویح کا باجماعت اہتمام اس سے مستثنیٰ ہے، نیز اس حدیث سے بہت سے مسائل ثابت ہوتے ہیں جن میں سے کچھ حسب ذیل ہیں: ✿ معذور لوگ اگر مسجد میں آنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو وہ گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ✿ مہمانان خصوصی کو عمدہ سے عمدہ کھانا کھلانا مناسب اور شایان شان ہے۔ ✿ سوچے سمجھے بغیر کسی پر کفر یا نفاق کا فتویٰ لگانا جائز نہیں۔ ✿ محض رواجی یا رسمی کلمہ کام نہیں آئے گا بلکہ وہ کلمہ ثمر آور ہوگا جس کے پڑھنے سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو۔ واللہ أعلم.

(٣٧) بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: 37- گھر میں نفل نماز پڑھنا

١١٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[1187] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھروں میں کچھ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا». تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ. [راجع: ٤٣٢]

نماز پڑھ لیا کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔" عبدالوہاب نے ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں وہیب کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے مطابق جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے اسے قبر سے تشبیہ دی گئی ہے جس میں عبادت نہیں کی جاتی۔ اور اس گھر کے باشندے کو میت سے تشبیہ دی جس سے نیک کام نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان ایسی جگہ ہے جو نماز کا محل نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

20 - كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

باب : 1- مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

١١٨٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ أَرْبَعًا ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً. [راجع: ٥٨٦]

[1188] حضرت قزعہ بن یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنی ہیں۔ انھوں نے یہ احادیث نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیں، نیز وہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوئے۔

١١٨٩ - وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى».

[1189] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی طرف بھی (تقرب وعبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

فائدہ: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان تین مساجد کے سوا کسی اور طرف ان کے ذاتی شرف کی بنا پر بغرض عبادت سفر نہ کیا جائے کیونکہ دنیا کی تمام مساجد میں نماز پڑھنا ثواب کے اعتبار سے برابر ہے، البتہ جامع مساجد میں نمازیوں کی کثرت کے باعث زیادہ ثواب ہے اور دور سے چل کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنا کثرت اقدام کی وجہ سے زیادہ ثواب کا موجب ہے، نفس مسجد کے اعتبار سے ثواب میں کوئی تعارض نہیں، البتہ ان تین مساجد میں نماز پڑھنا ان کے ذاتی شرف کی بنا پر اللہ کے ہاں اجروثواب میں اضافے کا باعث ہے کیونکہ انھیں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے تعمیر کیا ہے۔

١١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[1190] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

(٢) بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب: 2- مسجد قباء کا بیان

١١٩١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى، فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا. [انظر: ١١٩٣، ١١٩٤، ٧٣٢٦]

[1191] حضرت نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز چاشت صرف دو دن پڑھتے تھے: ایک جب مکہ مکرمہ آتے (تو اسے ضرور ادا کرتے) کیونکہ وہ مکہ مکرمہ چاشت ہی کے وقت آتے تھے، طواف کرتے، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے۔ اور دوسرے جس دن وہ قباء جاتے (اس دن بھی نماز چاشت پڑھتے تھے)۔ وہ بروز ہفتہ مسجد قباء جاتے جب مسجد میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے بغیر وہاں سے نکلنے کو برا خیال کرتے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء کی زیارت کے لیے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل جایا کرتے تھے۔

١١٩٢ - قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ لَهُ: إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا إِنْ صَلّٰى فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا. [راجع: ٥٨٢]

[1192] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کا بیان ہے کہ میں اس طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے دوستوں کو کرتے دیکھا ہے۔ اور میں کسی کو منع نہیں کرتا کہ وہ رات یا دن میں جب چاہے نماز پڑھے، ہاں! قصداً سورج نکلتے یا غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے اجتناب کرو۔

(٣) بَابُ مَنْ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

باب: 3- ہر ہفتے کے دن مسجد قباء جانا

١١٩٣ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[1193] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہر ہفتے کے دن مسجد قباء پیدل اور سوار

دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ. [راجع: ١١٩١]

ہو کر تشریف لے جاتے تھے۔ اور (راوی حدیث کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے تھے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے ثابت کیا ہے کہ مسجد قباء ان مساجد سے ہے جن کی طرف پیدل اور سوار ہو کر جانے میں چنداں حرج نہیں اور ایسا کرنا رخت سفر باندھنے سے متعلق حکم امتناعی میں داخل نہیں۔

(٤) بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا

باب: 4- مسجد قباء کی طرف پیدل اور سوار ہو کر جانا

١١٩٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا.

[1194] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مسجد قباء پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١١٩١]

(راوی حدیث) عبداللہ بن نمیر نے نافع سے یہ الفاظ مزید بیان کیے ہیں کہ آپ اس میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٥) بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب: 5- رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت

١١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[1195] حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔''

١١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

[1196] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کا درمیانی مقام جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور (قیامت کے دن)

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي». [١٨٨٨، ٦٥٨٨، ٧٣٣٥]

میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس حصے کو جنت کی کیاری قرار دیا ہے کہ نزول رحمت اور حصول سعادت کے اعتبار سے وہ حقیقی روضۂ جنت کی طرح ہے یا اس لیے کہ اس حصے میں عبادت دخول جنت کا سبب ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسے حقیقی معنی پر محمول کیا جائے کہ آخرت میں یہ ٹکڑا بعینہٖ جنت میں منتقل ہوجائے گا۔ علامہ عینی نے امام خطابی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو شخص اس حصے میں عبادت کا اہتمام کرے گا وہ جنت کے باغوں میں داخل ہوگا اور جو شخص منبر کے پاس عبادت کرے گا وہ جنت میں حوض کوثر سے سیراب کیا جائے گا۔ شارحین نے منبر کے متعلق لکھا ہے کہ بعینہٖ اسی منبر کو حوض کوثر پر لوٹا دیا جائے گا۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب:6- بیت المقدس کی مسجد کا بیان

١١٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي، قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، وَمَسْجِدِي». [راجع: ٥٨٦]

[1197] حضرت قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنیں جو وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے وہ مجھے بہت پسند آئیں اور انھوں نے مجھے بہت خوش کیا۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دو دنوں کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے، دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی: نماز فجر کے بعد تا آنکہ سورج طلوع ہوجائے اور نماز عصر کے بعد تا آنکہ سورج غروب ہوجائے، نیز تین مساجد کے علاوہ کسی دوسرے مقام کی طرف (تقرب و عبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد، یعنی مسجد نبوی۔“

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

21 - أَبْوَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

دوران نماز میں کیے جانے والے اعمال کا بیان

(١) بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ

باب: 1- دوران نماز میں ہاتھ سے مدد لینا جبکہ وہ کام نماز سے متعلق ہو

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ. وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا. وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلٰى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نمازی دوران نماز میں اپنے جسم کے جس حصے سے چاہے مدد لے سکتا ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے دوران نماز میں اپنی ٹوپی اتار کر رکھی اور پھر اسے اٹھالیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی ہتھیلی کو بائیں کلائی پر رکھے ہوتے الا یہ کہ بدن کو کھجلانا یا کپڑا درست کرنا ہوتا۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

[1198] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں سرہانے کے عرض پر لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ اس کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ جب آدھی رات ہوئی یا اس سے تھوڑا سا پہلے یا بعد تو پھر آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرۂ انور سے نیند کے اثرات دور کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ خَوَاتِيمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

[راجع: ۱۱۷]

فرمائی۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر لٹکتے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر میں گیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے مروڑنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو، بعد ازاں دو، پھر دو، پھر دو رکعتیں ادا کیں، آخر میں پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد آپ نے وتر ادا کیے اور لیٹ گئے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ اٹھے اور ہلکی سی دو رکعتیں ادا کیں، پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

فائدہ: اگر کوئی نمازی اپنے موبائل فون کی گھنٹی بند کرنا بھول جائے اور دوران نماز میں گھنٹی بجنے لگے تو اسے اپنے ہاتھ سے بند کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا جاری رہنا دوسرے نمازیوں کے لیے باعث تشویش ہوگا۔ جب نماز کی مصلحت کے پیش نظر دوران نماز اپنے ہاتھ سے کوئی بھی کام کیا جا سکتا ہے تو موبائل بند کر دینے میں چنداں حرج نہیں۔ واللہ أعلم.

(۲) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب:2- نماز میں کلام کرنے کی ممانعت

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». [انظر: ۱۲۱٦، ۳۸۷٥]

[1199] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کو سلام کہتے جبکہ آپ نماز میں ہوتے تھے، تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے، لیکن جب ہم نجاشی ؓ کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (دوران نماز میں) سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا: ''بلاشبہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

ہریم بن سفیان نے بھی عبداللہ بن مسعود ؓ کی اس

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

روایت کواسی طرح بیان کیا ہے۔

فائدہ: ابتدائے اسلام میں دوران نماز گفتگو کرنا جائز تھا اور سلام وغیرہ کا جواب بھی دیا جاتا تھا، بالآخر آخری حکم نازل ہوا کہ دوران نماز سلام وکلام منع کر دیا گیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کا کہا گیا۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ٢٣٨] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ. [انظر: ٤٥٣٤]

[1200] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں دوران نماز میں ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت و حاجت کو بھی ایک دوسرے سے بیان کر دیتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ ”تمام نمازوں (بالخصوص درمیانی نماز) کی حفاظت کرو۔“ اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا (اور دوران نماز میں گفتگو کرنے سے بھی ہمیں منع کر دیا گیا)۔

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جہالت کی وجہ سے اگر دوران نماز میں گفتگو ہو جائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے لیکن آپ نے اسے صرف اس حکم سے آگاہ کرنے پر اکتفا کیا۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ

باب: 3- مردوں کے لیے دوران نماز میں سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا جائز ہے

١٢٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَؤُمُّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتُمْ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1201] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: نبی ﷺ کسی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے، لہٰذا آپ لوگوں کی امامت کریں۔ انھوں نے فرمایا: ہاں! اگر تم چاہو تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر

عَنْهُ فَصَلَّى، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيقُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ، مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى. [راجع: ٦٨٤]

کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ اچانک نبی ﷺ دوسری صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ تصفیح تالیاں بجانا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوران نماز میں بالکل ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں پیٹنا شروع کیں تو متوجہ ہوئے، دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ صف میں کھڑے ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحمد للہ کہا، پھر الٹے پاؤں پیچھے ہوئے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

(٤) بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

باب: 4- جس نے دوران نماز میں کسی کا نام لیا یا کسی کو سلام کیا جبکہ اسے علم نہیں

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ

[1202] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نماز میں سلام کرتے اور ایک دوسرے کا نام لیتے تھے، علاوہ ازیں ایک شخص دوسرے کو سلام بھی کہہ لیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''اس طرح کہا کرو: ''ہر قسم کی زبانی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' جب تم نے یہ پڑھ لیا تو یقیناً تم نے اللہ کے ان تمام نیک بندوں کو سلام پہنچا دیا جو زمین و آسمان میں ہیں۔''

ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». [راجع: ٨٣١]

(٥) بَابٌ: اَلتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

باب: 5- (دوران نماز) تالی بجانا صرف عورتوں کے لیے ہے

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ».

[1203] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو) مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». [راجع: ٦٨٤]

[1204] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

فائدہ: اگر دوران نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو امام کو متنبہ کرنے کے لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ وہ زبان سے سبحان اللہ نہ کہیں کیونکہ عورت کی آواز فتنے سے خالی نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کو کھلے عام اذان اور اقامت کہنے کی ممانعت ہے۔[1]

(٦) بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِي الصَّلَاةِ أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

باب: 6- جو کوئی دوران نماز میں، درپیش حادثے کی بنا پر پیچھے ہٹا یا آگے بڑھا

رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[1205] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ پیر کے دن نماز فجر میں مشغول تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک نبی ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف دیکھا جبکہ

[1] صحيح البخاري، الصلاة، حديث: 377.

يُصَلِّي بِهِمْ، فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. [راجع: ٦٨٠]

وہ نماز میں صف بستہ تھے۔ آپ مسکراتے ہوئے ہنسے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر ؓ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے واپس ہوئے اور یہ خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو اس قدر خوش ہوئے کہ نماز ہی کو توڑ ڈالنے کا ارادہ کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز کو پورا کرو، پھر حجرے میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا اور اس روز اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی حادثے کی وجہ سے دوران نماز میں پیچھے ہٹنے یا آگے بڑھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر پہلے پیچھے ہٹے، پھر آپ کا اشارہ ملا تو آگے بڑھ کر نماز کو پورا کیا، لیکن یہ عمل کثیر تعداد میں نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث میں حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات نماز پڑھ رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں اسے کھٹکھٹاتی تو آپ چل کر دروازہ کھولتے، پھر اپنی نماز گاہ کی طرف لوٹ جاتے۔[1]

(٧) بَابٌ: إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

باب: 7- نماز پڑھتے ہوئے بیٹے کو اگر اس کی والدہ آواز دے

١٢٠٦ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ، وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ، فَقِيلَ لَهَا: مِمَّنْ هٰذَا

[1206] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی جبکہ وہ اپنے عبادت خانے میں (مصروف عبادت) تھا، اس نے کہا: اے جریج! جریج نے (دل میں) کہا: اے اللہ! ایک طرف میری والدہ ہے، دوسری طرف میری نماز ہے۔ وہ پھر بولی: اے جریج! جریج گویا ہوا: یااللہ! میری والدہ اور میری نماز، میں کسے اختیار کروں۔ اس عورت نے تیسری مرتبہ پکارا: اے جریج! اس نے پھر وہی کہا: یااللہ! ادھر میری والدہ ہے ادھر میری نماز ہے۔ (بہرحال اس نے نماز کو نہ چھوڑا تو) ماں نے بددعا کی: اے

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 922.

الْوَلَدُ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ. قَالَ جُرَيْجٌ: أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي؟ قَالَ: يَا بَابُوسُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الْغَنَمِ». [انظر: ٢٤٨٢، ٣٤٣٦، ٣٤٦٦]

اللہ! جریج کو موت نہ آئے جب تک وہ بدمعاش عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، چنانچہ اس کے عبادت خانے کے پاس ایک بکریاں چرانے والی عورت ٹھہرا کرتی تھی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو اس سے کہا گیا: یہ بچہ کس شخص کا ہے؟ وہ کہنے لگی: (نومولود) جریج سے ہے۔ وہ یہ الزام سن کر اپنے عبادت خانے سے نیچے اترا اور کہنے لگا: وہ عورت کہاں ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یہ بچہ مجھ سے ہے؟ جریج نے بچے کو مخاطب کر کے کہا: اے شیر خوار! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بکریاں چرانے والا ایک گڈریا ہے۔"

(٨) بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ

باب:8- دوران نماز میں کنکریاں ہٹانا

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً».

[1207] حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا جو دوران نماز میں سجدے کی جگہ پر مٹی ہموار کر رہا تھا: "اگر تم یہ کرنا ہی چاہتے ہو تو ایک دفعہ کر لو (اس سے زیادہ نہ کرو)۔"

(٩) بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ لِلسُّجُودِ

باب:9- دوران نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٨٥]

[1208] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم سخت گرمی میں نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کسی کو زمین پر اپنا چہرہ رکھنے کی ہمت نہ ہوتی تو زمین پر اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

(١٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب:10- دوران نماز میں کون کون سے کام عمل میں لانا جائز ہیں؟

١٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا. [راجع: ٣٨٢]

[1209] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب (رات کے وقت) نبی ﷺ نماز پڑھتے تو میں آپ کی طرف پاؤں پھیلا کر لیٹی رہتی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے، میں انھیں اٹھا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں دراز کر لیتی۔

١٢١٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمْكَنَنِيَ اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا». ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ﴾ [الطور: ١٣] أَيْ يُدْفَعُونَ، وَالصَّوَابُ الْأَوَّلُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ. [راجع: ٤٦١]

[1210] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ نماز پڑھی تو فرمایا: ''شیطان نے میرے سامنے آ کر مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ میری نماز خراب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے گردن سے دبوچ لیا۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم لوگ بھی اسے دیکھ لو لیکن مجھے حضرت سلیمان ؑ کی دعا یاد آ گئی: [رَبِّ هَبْ لِيْ ...... بَعْدِيْ] ''اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لیے نہ ہو۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام و بے مراد واپس کر دیا۔'' پھر نضر بن شمیل نے کہا: یہ لفظ فذعته ذال کے ساتھ ہے، یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور لفظ دعته اللہ کے اس قول سے ماخوذ ہے: ﴿يَوْمَ يُدَعُّوْنَ﴾ ''قیامت کے دن وہ دوزخ کی طرف دھکیل دیے جائیں گے۔'' لیکن پہلا لفظ ہی درست ہے، البتہ راویٔ حدیث شعبہ نے اسے عین اور تاء کی تشدید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ دوران نماز میں دشمن کو دھکا دینا، اسے پکڑنا اس سے نماز خراب نہیں ہوتی۔ اسی طرح دوران نماز میں جوتیاں اتارنا، جمائی روکنا، بچے کا کمر پر سوار ہونا، تھوک کو جوتے سے ملنا، سانپ اور بچھو کو مارنا، تھوکنا، بچہ اٹھا کر نماز پڑھنا، بہت زیادہ رونا اور پھنکارنا اس سے نماز خراب نہیں ہوتی، یہ تمام امور صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

(١١) بَابٌ: إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

باب: 11- اگر دوران نماز کسی کی سواری بھاگ پڑے

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ.

حضرت قتادہ نے کہا: اگر کسی کا کپڑا چوری ہو جائے تو اسے چاہیے کہ چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے۔

١٢١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ: كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ، وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا. قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ، وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانِيًا وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أَرْجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ». [انظر: ٦١٢٧]

[1211] حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم علاقۂ اہواز میں خارجیوں سے مصروف جنگ تھے۔ میں نہر کے کنارے پر کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی سواری کی لگام ہاتھ میں تھامے نماز پڑھ رہا ہے۔ دریں اثنا اس کی سواری شوخی کرنے لگی تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا۔ شعبہ نے کہا: وہ شخص حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔ انھیں دیکھ کر خارجیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! تو اس بوڑھے کو ایسا ایسا کر دے۔ جب شیخ محترم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمھاری بات سن لی ہے۔ دراصل میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چھ سات یا آٹھ جنگوں میں شرکت کی ہے۔ میں نے لوگوں پر آپ کی طرف سے سہولت اور آسانی کو دیکھا ہے، اس لیے مجھے اپنی سواری کے ہمراہ رہنا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور وہ اپنے اصطبل میں چلی جائے، پھر مجھے تکلیف ہو۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی نماز جاری رکھی تھی وگرنہ وہ الٹے پاؤں واپس آنے کا تکلف نہ کرتے۔ اس واقعے سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو اس سلسلے میں سختی کرتے اور کہتے ہیں کہ ایسے حالات میں جانور کو چھوڑ دینا چاہیے لیکن اپنی نماز کو قطع نہ کیا جائے۔ اس سے فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ اگر کسی کو اپنے مال و اسباب کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز قطع کرنا جائز ہے۔[1]

١٢١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ

[1212] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک طویل سورت پڑھی، پھر طویل رکوع کیا۔ اس کے بعد اپنا سر مبارک اٹھایا اور دوسری

1 فتح الباري: 108/3.

فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا، وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ». [راجع: ١٠٤٤]

سورت پڑھنا شروع کر دی۔ پھر رکوع کیا اور اچھی طرح اسے ادا کیا۔ اس کے بعد سجدہ فرمایا۔ پھر آپ نے اسی طرح دوسری رکعت ادا کی، پھر فرمایا: ''یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان حالات سے دوچار ہو جاؤ تو نماز پڑھو تا آنکہ گرہن ختم ہو جائے۔ یقیناً میں نے اس مقام پر کھڑے ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا حتی کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جنت کے انگوروں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کر رہا ہوں، جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اس کے شعلے ایک دوسرے کو توڑ رہے ہیں، جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔ میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس نے بتوں کے نام پر جانور وقف کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔''

(١٢) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 12- دوران نماز تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے نماز گرہن پڑھتے وقت بحالت سجدہ پھونک ماری۔

١٢١٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلٰى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ فَلَا يَبْزُقَنَّ - أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَخَّعَنَّ» - ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهِ. [راجع: ٤٠٦]

[1213] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلۂ مسجد میں بلغم (لگا ہوا) دیکھا تو اہل مسجد پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے سامنے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو، لہٰذا تم اپنے سامنے ہرگز نہ تھوکو یا فرمایا: بلغم نہ پھینکو۔'' پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے اسے کھرچ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم میں سے جب کوئی تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے۔

١٢١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا

[1214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [راجع: ٢٤١]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، اس لیے وہ اپنے آگے یا دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب قدم کے نیچے بائیں جانب تھوکے۔''

(١٣) بَابٌ: مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

باب: 13- اگر کوئی مرد جہالت کی وجہ سے دوران نماز تالی بجادے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد ؓ سے مروی حدیث ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ

باب: 14- جب نمازی کو دوران نماز آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے متعلق کہا جائے اور وہ انتظار کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں

١٢١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: «لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا». [راجع: ٣٦٢]

[1215] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے جبکہ وہ اپنی چادروں کو ان کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اپنی گردن پر باندھے ہوتے۔ ان حالات میں عورتوں سے کہا جاتا: ''تم اپنے سر (سجدے سے) مت اٹھاؤ حتی کہ مرد سیدھے ہوکر بیٹھ جائیں۔''

(١٥) بَابٌ: لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

باب: 15- دوران نماز سلام کا جواب (زبان سے) نہیں دینا چاہیے

١٢١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أُسَلِّمُ

[1216] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کو سلام کرتا جبکہ آپ نماز میں ہوتے تھے اور آپ سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». [راجع: ۱۱۹۹]

(حبشہ سے) واپس لوٹے تو میں نے آپ کو (دوران نماز) سلام کیا تو آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا اور (فراغت کے بعد) فرمایا: ''نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ: «إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي». وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

[1217] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بھیجا، چنانچہ میں گیا اور وہ کام کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو (دوران نماز میں) سلام کیا مگر آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا جس سے میرا دل اتنا رنجیدہ ہوا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس لیے ناراض ہیں کہ میں دیر سے لوٹا ہوں، چنانچہ میں نے پھر سلام کیا تو آپ نے اس دفعہ بھی جواب نہ دیا۔ اب تو میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ میں نے پھر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''چونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اس لیے تجھے سلام کا جواب نہ دے سکا۔'' حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: اس وقت آپ سواری پر تھے جس کا رخ قبلے کی طرف نہیں تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس عنوان اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ دورانِ نماز میں جب نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ اس کا جواب زبان سے نہ دے۔ آپ کا قطعاً یہ مقصود نہیں کہ نمازی کو دوران نماز میں سلام کہنا مکروہ اور جواب دینا غیر مشروع ہے کیونکہ دیگر احادیث سے دوران نماز ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا ثابت ہے، چنانچہ ابن عمر ؓ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: میں نے حضرت بلال ؓ سے پوچھا کہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز میں سلام کرتے تو آپ انھیں کیسے جواب دیتے تھے؟ انھوں نے کہا: اس طرح کرتے اور انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا، یعنی ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے۔[1]

(۱٦) بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

باب: 16- کوئی ماجرا پیش آنے پر دوران نماز ہاتھ اٹھانا

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 927.

١٢١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ مِنَ الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: اَلتَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ - قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ»، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ حَيْثُ أَشَرْتُ عَلَيْكَ؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ

[1218] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ قباء میں قبیلۂ بنو عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو کچھ رکنا پڑا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو کچھ دیر ہو گئی ہے اور نماز کا وقت ہو چکا ہے، کیا آپ لوگوں کی امامت کا فریضہ سرانجام دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجانا شروع کر دی...... راویٔ حدیث حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تصفیح کے معنی تالی بجانا ہیں...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر بالکل نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ آپ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ جسے نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے

يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٨٤]

سبحان اللہ کہنا چاہیے۔'' پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''ابوبکر! آپ کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے آپ کو اشارہ بھی کیا تھا؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

(١٧) بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 17- دوران نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا

١٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٢٢٠]

[1219] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت ہشام اور ابو ہلال حضرت ابن سیرین سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا. [راجع: ١٢١٩]

[1220] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آدمی کو کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

(١٨) بَابٌ: تَفَكُّرُ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

باب: 18- مرد کا دوران نماز میں سوچ بچار کرنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (بعض دفعہ) دوران نماز میں جہاد کے لیے لشکر کو تیار کرتا رہتا ہوں۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ

[1221] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ نماز عصر ادا کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی کسی بیوی کے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باہر تشریف لائے، آپ نے جلدی کرنے کی وجہ سے لوگوں کے چہروں پر تعجب و حیرت کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ''مجھے

نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ، فَقَالَ: «ذَكَرْتُ، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». [راجع: ٨٥١]

دوران نماز میں یاد آیا کہ ہمارے پاس سونے کا ٹکڑا ہے۔ میں نے شام یا رات تک اس کا گھر میں رکھنا پسند نہ کیا، اس لیے میں نے اسے (لوگوں میں) تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔''

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ. وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٦٠٨]

[1222] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اسے اذان کی آواز نہ سنائی دے۔ اور جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ نکلتا ہے۔ جب مؤذن تکبیر سے خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آ جاتا ہے اور نمازی سے کہتا رہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔'' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: جب نمازی ایسی حالت سے دوچار ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے (بطور سہو) کرے۔ اسے ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اگر کوئی نمازی شیطانی وساوس کی بنا پر اس قسم کی سوچ بچار میں پڑ جائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی بشرطیکہ نماز کا کوئی رکن ترک نہ ہو۔ اگر نماز کا کوئی رکن رہ جائے تو اس کا اعادہ ضروری ہے، اس کے ساتھ اسے سجدۂ سہو بھی کرنا ہوگا۔[1]

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ. فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ: بِمَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي. فَقُلْتُ: لَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: لٰكِنْ أَنَا أَدْرِي،

[1223] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ اکثر چرچا کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں۔ میں ایک شخص سے ملا اور اس سے دریافت کیا: گزشتہ رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں کیا پڑھا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے کہا: کیا تم نماز میں موجود نہیں تھے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن میں تو جانتا ہوں کہ آپ نے فلاں

---

[1] فتح الباري: 118/3.

قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا . فلاں سورت پڑھی تھی۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ وہ شخص دوران نماز دنیاوی سوچ بچار میں مصروف رہا، اس بنا پر وہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو ضبط نہ کر سکا۔ ایسا کرنے سے خشوع خضوع میں کمی تو آ جاتی ہے لیکن نماز کا بطلان نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوران نماز میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے متعلق غور وفکر کرتے رہے، اس لیے انھوں نے ان سورتوں کو یاد رکھا جو رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ شب نماز میں پڑھی تھیں۔[1] بہرحال دوران نماز تفکرات آنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔ ② اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دوسروں سے زیادہ ضبط واتقان تھا۔ ③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد ہوا۔ اس اعتراض کا جواب انھوں نے اپنے ایک قصے سے استدلال کرتے ہوئے دیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیش آیا تھا، یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کی فکر رہتی تھی، میں ان میں غور وخوض کرتا جبکہ باقی لوگ اپنی کھیتی باڑی اور کاروبار میں مصروف رہتے۔ ④ بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے کسی چیز کا خیال آنے یا کچھ سوچ بچار کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ خیالات وتفکرات ایسی چیز ہیں جن پر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا لیکن خیالات کی نوعیت کا فرق ضرور ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔ دوران نماز اگر امور آخرت کے متعلق خیالات آئیں تو وہ دنیاوی امور کی نسبت نماز کی خوبیوں پر کم اثر انداز ہوں گے۔ واللہ أعلم.

1 فتح الباري : 118/3.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

22 - كِتَابُ السَّهْوِ

سہو سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ

باب : 1- فرض نماز کی دو رکعتوں میں (تشہد بیٹھنے کے بجائے) اگر بھول کر کھڑا ہو جائے

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ. [راجع: ٨٢٩]

[1224] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھا کر (درمیانے تشہد کے لیے) بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اپنی نماز پوری کرنے کے قریب تھے تو ہم آپ کے سلام کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے اللہ اکبر کہا اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ. [راجع: ٨٢٩]

[1225] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی دو رکعتوں میں بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اپنی نماز پوری کرنے کے قریب تھے تو دو سجدے کیے۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

(٢) بَابٌ: إِذَا صَلَّى خَمْسًا

١٢٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. [راجع: ٤٠١]

باب: 2- نمازی جب (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھ لے

[1226] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ آپ سے عرض کیا گیا: آیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' عرض کیا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

(٣) بَابٌ: إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

١٢٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَقَصَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَحَقٌّ مَا يَقُولُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ سَعْدٌ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٤٨٢]

باب: 3- جب دوسری یا تیسری رکعت میں سلام پھیر دے تو نماز کے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل دو سجدے کرے

[1227] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو ذوالیدین نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: ''آیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں (صحیح کہتا ہے)۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر دو سجدے کیے۔ (راوئ حدیث) سعد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر ؒ کو دیکھا، انھوں نے نماز مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر گفتگو بھی کی، اس کے بعد بقیہ نماز ادا کی اور دو سجدے کیے اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسے کیا تھا۔

(٤) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: 4- جو شخص سجدۂ سہو کے بعد تشہد نہیں پڑھتا

وَسَلَّمَ أَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے (سجدۂ سہو کے بعد) سلام پھیرا اور تشہد نہیں پڑھا۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ان کے بعد تشہد نہ پڑھے۔

وضاحت: اگر سلام سے پہلے سجدۂ سہو کیا جائے تو جمہور کا موقف ہے کہ تشہد کا اعادہ نہ کیا جائے۔ اور اگر سلام کے بعد ادا کیے جائیں تو اس میں اختلاف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ تشہد کے بغیر ہی سلام پھیر دیا جائے کیونکہ کسی صحیح حدیث میں تشہد پڑھنے کا ذکر نہیں۔ اور جن روایات میں تشہد کا ذکر ہے وہ قابل حجت نہیں ہیں۔

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. [راجع: ٤٨٢]

[1228] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو آپ سے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے (حاضرین سے) پوچھا: ''ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور مزید دو رکعتیں ادا کیں پھر سلام پھیرا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور پہلے دو سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدے کیے، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ: فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سلمہ بن علقمہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا: کیا سجدۂ سہو کے بعد تشہد ہے؟ انھوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔

(٥) بَابٌ: يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب:5- سجدۂ سہو میں اللہ أکبر کہنا

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى

[1229] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سہ پہر کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی...... راویٔ حدیث محمد بن

صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ ﷺ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ». قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ٤٨٢]

سیرین نے کہا: میرا غالب گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی...... سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مسجد کے اگلے حصے میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی پر اپنا دست مبارک رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انھیں بھی آپ سے ہم کلام ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ جلد باز لوگ مسجد سے باہر جا کر کہنے لگے: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ ایک شخص، جسے نبی ﷺ ذوالیدین کہتے تھے، نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ تو میں نسیان کا شکار ہوا ہوں اور نہ نماز ہی میں کمی ہوئی ہے۔'' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور آپ کو بھول لگی ہے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا۔ اس کے بعد پھر اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ بھی معمول کے مطابق یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سر مبارک اٹھایا۔

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ. تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ.

[1230] حضرت عبداللہ ابن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ، جو بنوعبدالمطلب کے حلیف تھے، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے جبکہ آپ کو بیٹھ کر تشہد پڑھنا تھا۔ جب آپ نماز مکمل کرنے کے قریب تھے تو آپ نے بیٹھے بیٹھے ہی سلام سے قبل دو سجدے کیے اور ان کے لیے اللہ اکبر بھی کہا۔ مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو سجدے کیے۔ یہ اس تشہد کی جگہ تھے جسے آپ بھول گئے تھے۔

امام ابن شہاب سے تکبیر کا لفظ بیان کرنے میں ابن جریج نے لیث کی متابعت کی ہے۔

(٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

باب: 6- جب نمازی کو معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

١٢٣١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٦٠٨]

[1231] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے اور (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ) اذان کی آواز نہیں سن پاتا۔ جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب تکبیر پوری ہوجاتی ہے تو پھر واپس آکر نمازی اور اس کے دل میں وسوسہ اندازی کرتا ہے اور کہتا ہے: فلاں فلاں چیز یاد کر، جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتی، حتی کہ نمازی ایسا ہوجاتا ہے کہ نہیں جانتا اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، اس لیے اگر تم میں سے کسی کو معلوم نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو بیٹھے بیٹھے دو سہو کے سجدے کرے۔''

(٧) بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

باب: 7- فرائض اور نوافل میں سجدۂ سہو کرنا

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ

[1232] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر اس کی نماز کو خلط ملط کر دیتا ہے حتی کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسی حالت سے دوچار ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سہو کے سجدے کرے۔''

سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٦٠٨]

(٨) بَابٌ: إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَّهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا - قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ

باب: 8- جب نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر ہاتھ سے اشارہ کر دے

[1233] حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر ؓ نے انھیں ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انھیں سلام کہنا اور ان سے نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرنا، نیز ان سے عرض کرنا کہ ہماری اطلاع کے مطابق آپ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے یہ بھی کہا کہ میں حضرت عمر فاروق ؓ کے ہمراہ یہ دو رکعتیں پڑھنے والوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس گیا اور انھیں وہ خبر پہنچا دی جس کے لیے انھوں نے مجھے بھیجا تھا، حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: حضرت ام سلمہ ؓ سے اس کے متعلق دریافت کرو، چنانچہ میں ان حضرات کے پاس گیا اور انھیں حضرت عائشہ ؓ کی بات سے آگاہ کر دیا۔ پھر انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ ؓ کی طرف وہی پیغام دے کر بھیجا جو میں حضرت عائشہ ؓ کی طرف لے کر گیا تھا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ان سے منع فرماتے تھے، پھر میں نے آپ کو عصر کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے جبکہ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی تھیں۔ میں نے ایک لڑکی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے

عَنْهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ». [انظر: ٤٣٧٠]

پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا: ام سلمہ ؓ دریافت کرتی ہیں: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے جبکہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ خود آپ یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیں تو پیچھے ہٹ جانا، چنانچہ اس لڑکی نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے جب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی، پھر آپ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: ''ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق دریافت کیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ قبیلۂ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آ گئے تھے۔ انھوں نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں مجھے دیر کرا دی، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

فائدہ: عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کیونکہ آپ نے دو رکعتیں پڑھنے کا آغاز بطور قضا کیا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں ہمیشہ پڑھتے تھے، حالانکہ قضا صرف ایک بار پڑھی جاتی ہے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی کام کو شروع کرتے تو پھر اس پر ہمیشگی کرتے۔

(٩) بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب:9- دوران نماز میں اشارہ کرنا

قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت کریب نے ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٢٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَّعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1234] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ چند صحابۂ کرام ؓ کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کو وہاں دیر ہو گئی اور ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور عرض کیا: ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو وہاں دیر ہو گئی ہے۔ جبکہ نماز کا وقت قریب آ گیا ہے۔ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟

عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَّكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، إِلَّا الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٨٤]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے تکبیر تحریمہ کہی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں بالکل کسی طرف بھی متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بکثرت تالیاں پیٹنا شروع کر دیں تو متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا جس کے ذریعے سے آپ انھیں نماز پڑھانے کا حکم دے رہے تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور الٹے پاؤں واپس ہوئے تا آنکہ صف میں کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! تمھیں کیا ہو گیا، جب نماز میں کوئی بات پیش آئی تو تم نے تالیاں پیٹنا شروع کر دیں؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ جسے نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے، اس لیے کہ جو شخص بھی سبحان اللہ سنے گا تو ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں (نماز پڑھاتے رہنے کا) اشارہ کر دیا تھا تو پھر کس چیز نے تمھیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے باز رکھا؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

فائدہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تواضع اور انکسار کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ آپ کی امامت پر راضی تھے اور آپ نے اس کے متعلق اشارہ بھی فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خیال فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لائے ہیں، اس لیے آپ امامت کرانا چاہتے ہیں، بصورت دیگر آپ آگے تشریف نہ لاتے بلکہ پیچھے ہی ان کی امامت میں نماز ادا کر لیتے جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پیچھے ہی نماز ادا کر لی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کا امر وجوب کے لیے نہیں تھا وگرنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی مخالفت نہ کرتے۔

١٢٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ. [راجع: ٨٦]

[1235] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جبکہ وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا ماجرا ہے؟ تو انھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں نے کہا: (قدرت کی) کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے پھر اپنے سر سے اشارہ کر کے فرمایا: ہاں۔

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ - وَهُوَ شَاكٍ - جَالِسًا، وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا». [راجع: ٦٨٨]

[1236] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز ادا فرمائی جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ کی اقتدا میں لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی تو آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔''

فائدہ: ان احادیث سے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ دوران نماز میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کرنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی، چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوران نماز میں دو مرتبہ اپنے سر سے اشارہ فرمایا۔ اسی طرح آخری حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دوران نماز لوگوں کو اشارہ کیا کہ بیٹھ کر نماز پڑھو۔ واضح رہے کہ مرض وفات کے وقت نماز پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو ایسے حالات میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ اس وقت آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ مقتدی حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ اس کی وضاحت ہم پہلے کر

آئے ہیں۔ اس حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو دوران نماز میں اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینے کو منع کہتے ہیں کیونکہ اگر لوگوں کو اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا جاسکتا ہے تو اشارے سے سلام کا جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔[1]

1 فتح الباري : 3/140.